صحیح

"الأدب المفرد للإمام البخاری"

بقلم

محمد ناصر الدین الألبانی

دار العلم ممبئی

"الأدب المفرد للإمام البخاری"

بقلم

محمد ناصر الدین الألبانی

ترجمہ

سید عبد القدوس ہاشمی

ترتیب وتہذیب

رفیق احمد رئیس سلفی

سلسلہ مطبوعات دار العلم نمبر ۴۰

نام کتاب	:	صحیح "الأدب المفرد للإمام البخاري"
بقلم	:	محمد ناصر الدین الألبانی
صفحات	:	448
ناشر	:	دار العلم، ممبئی
طابع	:	اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	ستمبر ۲۰۰۷ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی
قیمت	:	Rs. 165/-

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road), Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel.: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231 fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

فن حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ کی مہارت اوران کے استناد کا اس سے بڑھ کر ثبوت کیا ہوگا کہ ان کی ترتیب فرمودہ کتاب حدیث ”أصح الكتب بعد كتاب الله“ کے خطاب سے سرفراز کی گئی اور تمام امت کا اس کی صحت وثقاہت پر اجماع رہا ہے۔ الجامع الصحيح کی ترتیب، اس کے تراجم ابواب اور اس کے شذرات حدیثیہ پر آج تک علمائے اسلام لکھتے چلے آرہے ہیں، لیکن اس بحر ذخار کے موتی کم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ ہر شخص اپنی وسعت ظرف کے مطابق اس سے سیرابی حاصل کرتا ہے اور دوسروں کی تشنگی بجھانے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔

الجامع الصحيح کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسلامی آداب واطوار کے موضوع پر ایک مستقل کتاب مرتب فرمائی ہے، جو ”الأدب المفرد“ کے نام سے معروف ومشہور ہے۔ اس میں تفصیل کے ساتھ ان احادیث کو پیش فرمایا ہے جن سے ایک اسلامی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ ایک مسلمان کے روز وشب کیسے گزرتے ہیں، وہ اپنے قریبی اعزہ واقارب کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے، دوست واحباب اور پاس پڑوس کے تعلق سے اس کا برتاؤ کیا ہوتا ہے، ذاتی اعتبار سے اسے کس مضبوط کردار واخلاق کا حامل ہونا چاہیے، سلام ودعا، گفتگو اور طرز تخاطب میں اس کا انداز کیا ہوتا ہے، ان جیسے بیسیوں موضوعات پر امام بخاریؒ نے احادیث جمع فرمائی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعثت کا ایک اہم مقصد حسن اخلاق کی تکمیل بتایا ہے۔ نفوس انسانی کی تربیت اور تزکیہ آپ کی رسالت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انسانی زندگی میں اخلاقی بلندی اور کردار کی عظمت کا کیا مقام ہے۔ اخلاقی اعتبار

سے شکست وریخت سے دوچار قومیں زمین پر ایک بار ہیں۔ ان سے خلق خدا کو کوئی فیض نہیں پہنچتا۔ اس کے برعکس بااخلاق اور مہذب قوموں سے دوسروں کو حیات تازہ ملتی ہے اور انسانی زندگی تہذیب وشائستگی سے ہم کنار ہوتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی زیر مطالعہ کتاب پر محدث عصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے علمی وتحقیقی کام کر کے اس کی افادیت دوچند فرمادی ہے۔ جن روایات کی استنادی حیثیت کمزور تھی، ان کو علیحدہ کر کے الگ سے شائع فرمایا ہے جبکہ صحیح اور حسن احادیث کو "صحیح الادب المفرد" کے نام سے علیحدہ مجموعہ میں مرتب کیا ہے۔ مکمل کتاب کا اردو ترجمہ سید عبدالقدوس ہاشمی نے کافی پہلے کیا تھا جو صاحب تحفۃ الاحوذی مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔ یہ کتاب مترجم نے صاحب تحفہ سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔

پیش نظر ایڈیشن میں "صحیح الادب المفرد" کے متن کو سامنے رکھ کر سید عبدالقدوس ہاشمی کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔ ترجمہ میں جہاں کہیں متن سے عدم موافقت نظر آئی ہے، اس کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے ان تمام مقامات پر مکمل حدیث کو نقل کیا گیا ہے جہاں علامہ البانی نے مکرر ہونے کی وجہ سے ان کی طرف صرف اشارہ کر دیا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ دارالعلم کی خواہش اور مطالبے پر مولانا رفیق احمد رئیس سلفی (علی گڑھ) نے موجودہ ایڈیشن کو اس شکل میں ترتیب دیا ہے اور اردو ترجمے پر نظر ثانی کی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبول عطا کرے اور مؤلف، محقق، مترجم اور جملہ معاونین کی حسنات میں اضافہ فرمائے۔
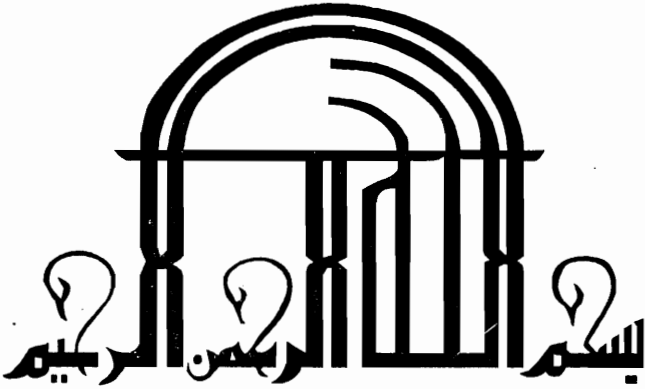
سند کتاب

الأدب المُفرد

أخبرنا أبونصر؛ أحمد بن محمد بن الحسن بن حامد بن هارون بن عبد الجبار البخاری، المعروف بابن النيازكي - قراءة عليه فأقرّ به، قدم علينا حاجّا فی صفر سنة سبعين و ثلاث مئة - قال: أخبرنا أبوالخير؛ أحمد بن محمد بن الجليل بن خالد بن حريث البخاری الكرمانی العبقسی البزار - سنة اثنين وعشرين وثلاث مئة - قال: حدثنا أبو عبدالله؛ محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة بن الأحنف الجعفی البخاری قال:

١– باب قوله تعالیٰ: ووصينا الانسان بوالديه حسنا

فرمان الٰہی: ہم نے لوگوں کو والدین کے ساتھ احسان کی ہدایت کی ہے

١. عن أبی عمرو الشيبانی قال: حدثنا صاحب هذا الدار وأومأ بيده إلى دار عبدالله - قال: سألت النبی ﷺ: أیّ العمل أحبّ إلى الله عز وجل؟ قال: الصلاة على وقتها، قلت: ثمّ أیّ؟ قال: ثمّ بر الوالدين، قلت: ثمّ أیّ؟ قال: ثمّ الجهادُ فی سبيل الله، قال: حدثنی بهنّ، ولو استزدته لزادنی۔ (صحيح)

١۔ ابوعمرو شیبانی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے اس گھر کے مالک نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: باپ ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا: (راوی نے) مجھ سے انھوں نے یہ حدیث بیان کی اور اگر میں زیادہ چاہتا تو وہ اور زیادہ بیان کرتے۔

٢. عن عبدالله بن عمر، قال: رضا الربّ فی رضا الوالد، وسخط الربّ فی سخط الوالد۔ (حسن موقوف وصحّ مرفوعاً)۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں اور اللہ تعالیٰ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

٢– باب برّ الأمّ

ماں کے ساتھ نیک سلوک

٣. عن بهز بن حكيم، عن أبيه، عن جدّه، قلت: يا رسولَ

بہز بن حکیم اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے

الله! من أبرّ؟ قال: أمّك، قلت: من أبر؟ قال: أمّك، قلت: من أبر؟ قال: أمّك، قلت: من أبرّ؟ قال: أباك، ثمّ الأقرب فالأقرب۔

(حسن)

کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، پھر عرض کیا: کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، پھر عرض کیا: کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ، پھر درجہ بدرجہ دیگر قرابت داروں کے ساتھ۔

٤. عن ابن عباس، أنه أتاه رجل فقال: إنى خطبتُ امرأةً فأبت أن تنكحنى، وخطبها غيرى فأحبت أن تنكحه، فغرت عليها فقتلتها، فهل لى من توبة؟ قال: أمك حية؟ قال: لا، قال: تب إلى الله عزوجل، وتقرب إليه ما استطعت. [قال عطاء بن يسار:] فذهبتُ فسألت ابن عباس: لِمَ سألته عن حياة أمه؟ فقال: إنّى لا أعلم عملاً أقرب إلى الله عزوجل من بر الوالدة۔

(صحيح)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا: میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیام دیا، اُس نے انکار کر دیا اور ایک دوسرے آدمی نے پیام دیا، عورت نے اُس سے نکاح کرنا پسند کر لیا۔ مجھے بڑی غیرت آئی اور میں نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ کیا میرے لیے توبہ ممکن ہے؟ کہا: کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، کہا: تو جا اللہ سے توبہ کر اور جس قدر ممکن ہو خدا کا تقرب حاصل کر۔

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں گیا اور میں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا: آپ نے اُس سے یہ کیوں پوچھا تھا کہ ماں زندہ ہے؟ کہا: میں نہیں جانتا کہ ماں کے ساتھ نیک سلوک سے زیادہ اللہ سے قریب تر کرنے والا کوئی دوسرا عمل ہو سکتا ہے۔

٣- باب برّ الأب

٥. عن أبي هريرة قال:قيل: يا رسول الله ﷺ! مَن أبرّ؟ قال: أمّك، قال: ثم من؟ قال: أمّك، قال: ثم من؟ قال: أمّك، قال: ثم من؟ [ثمّ عاد الرابعه فـ] قال: أباك۔ (صحيح)

باپ کے ساتھ نیک سلوک

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ چوتھی مرتبہ عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ۔

٤- باب لين الكلام لوالديه

٦. عن طَيسلة بن مَيَّاس، قال: كنت مع النَّجدات، فأصبت ذنوباً لا أراها إلا من الكبائر، فذكرت ذلك لابن عمر قال: ما هي؟ قلت: كذا و كذا۔ قال ليست هذه من الكبائر، هن تسع: الإشراك بالله وقتل نسمة والفرار من الزحف وقذف المحسنة وأكل الربا وأكل مال اليتيم وإلحاد في المسجد والذي يستسخر وبكاء الوالدين من العقوق۔ قال لي ابن عمر: أتفرق من النار وتحب أن تدخل الجنة؟ قلت: أي، والله! قال: أحيّ والدك؟ قلت: عندي أمي۔

والدین سے نرم گفتگو

طیسلہ بن میاس کہتے ہیں کہ میں جنگ میں تھا، وہاں مجھ سے بعض گناہ سرزد ہوئے جو گناہِ کبیرہ ہی معلوم ہوتے تھے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا ذکر کیا۔ کہا وہ گناہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: اِس اِس طرح کے گناہ ہیں۔ کہا: یہ تو گناہ کبیرہ نہیں ہیں۔ گناہ کبیرہ تو نو ہیں: شرک، قتل نفس، جہاد سے فرار، شریف عورت پر الزام زنا، سودخواری، مال یتیم کھانا، مسجد میں الحاد، (دین کا) مذاق اُڑانا اور والدین کا بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے رو پڑنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم جہنم سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ؟ کہا: خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ کہا: تمہارے والد زندہ ہیں؟ کہا: والدہ ہیں۔ کہا: خدا کی قسم! اگر تم

قال: فو الله! لو ألنت لها الكلام وأطعمتها الطعام لتدخلنَّ الجنَّة ما اجتنبت الكبائر. (صحيح)

اُن سے نرمی سے باتیں کرو اور ان کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے، بشرطیکہ گناہِ کبیرہ سے اجتناب کرلو۔

٧. عن عروة قال: ﴿واخفض لهما جناح الذلِّ من الرَّحمة﴾ [الاسراء: ٢٤] لا تمنع من شيء أحباه. (صحيح الاسناد)

عروہ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی: (رحمت سے اپنے عاجزی کے بازو ان کے سامنے جھکا دو) اور کہا کہ ان سے کوئی ایسی چیز جو وہ چاہیں، دریغ نہ کرو۔

٥- باب جزاء الوالدين

والدین کا بدلہ

٨. عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: لا يجزي ولد والده، إلا أن يجده مملوكا، فيشتريه فيعتقه. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بیٹا اپنے والدین کو اس کے سوا کوئی جزا نہیں دے سکتا کہ اگر انھیں غلام و لونڈی پائے تو خرید کر آزاد کردے۔

٩. عن أبي بُردة أنّه شهد ابن عمر، ورجل يمانيّ يطوف بالبيت، حمل أمه وراء ظهره يقول:

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار ایک یمنی کو دیکھا کہ اپنی پیٹھ پر ماں کو لیے ہوئے طواف کعبہ کررہا ہے اور یہ شعر پڑھتا جاتا ہے:

إني لها بعيرُها المذلّل
إن أذعرت ركابها لم أذعر

"میں اس کے لیے ایک سواری کا اونٹ ہوں،
جب سواروں کو ڈرایا جائے تو میں ڈرتا نہیں۔"

ثم قال: يا ابن عمر! أتراني جزيتها؟ قال: لا، ولا بزفرة واحدة، ثم طاف ابن عمر فأتى المقام فصلى ركعتين ثم قال:

پھر اُس نے کہا: اے ابن عمر! کیا میں نے ماں کا بدلہ دے دیا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اس کی ایک آہ کا بدلہ بھی نہ ہوا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف کیا۔ مقام

يـا ابـن أبـي مـوسـى! إنّ كـل ركعتين تكفران ما أمامهما. (صحيح الإسناد)

ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں اور کہا کہ ہر دو رکعتیں اس سے پہلے سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جاتی ہیں۔

١٠. عـن عبدالله بن عمرو قـال: جـاءَ رجل إلى النبي ﷺ يبايعهُ على الهجرة، وترك أبويه يبـكيـان، فـقـال: ارجع إليهمـا وأضحكهما كما أبكيتهما. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کو حاضر ہوا اور اپنے والدین کو گھر میں روتے ہوئے چھوڑ آیا تو آپ نے فرمایا: واپس جاؤ، جیسے تم نے انھیں رلا دیا ہے، انھیں ہنسا دو۔

١١. عن أبي مُرّة، مولى أم هـانـيء بـنـت أبي طـالـب: أنّـهُ ركـب مع أبي هريرة إلى أرضه بـ (الـعـقـيق) فإذا دخل أرضه صـاح بـأعـلـى صوتـه: عليكِ السـلام ورحـمة الله وبركاته يا أمَّـتـاه! تـقـول: وعـليك السلام ورحـمة الـلـه وبـركـاتـه، يقول: رحمكِ الله كما ربيتني صغيراً. فتـقـول: يـا بنيّ! وأنت، فجزاك الـلـه خيـراً ورضـى عنك كمـا بررتني كبيراً. (حسن الاسناد)

ہانی بنت ابی طالب کے آزاد کردہ غلام ابومرہ نے بیان کیا کہ ایک بار وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سواری پر ان کے وطن العقیق میں گئے۔ جب ابو ہریرہ اپنے وطن میں پہنچے تو بڑی اونچی آواز میں کہا: اماں جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ پر اللہ رحم فرمائے، جیسا کہ آپ نے بچپن میں میری پرورش فرمائی ہے۔ ان کی والدہ نے جواب دیا: فرزند عزیز! اور تم کو اللہ تعالیٰ جزا دے اور تم سے راضی ہو، جیسا کہ تم نے بڑھاپے میں نیک سلوک کیا ہے۔

٦ – باب عقوق الوالدين

والدین کی نافرمانی کرنا

١٢. عن أبي بكرة قال: قـال رسـول الـلـه ﷺ: ألا

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: سنو! کیا سب

أنبئكم بأكبر الكبائر؟ (ثلاثا)، قالوا: بلى يا رسول الله! قال: الإشراك بالله، وعقوق الوالدين - وجلس وكان متكئاً- ألا وقول الزور، ما زال يكررها حتى قلت: ليته سكت. (صحيح)

سے بڑے گناہ کبیرہ تمہیں نہ بتادوں؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: ہاں اور جھوٹی باتیں بنانا، اس کو بار بار کہتے رہے، حتی کہ میں نے دل میں کہا: کاش حضور خاموش ہو جاتے۔

۷- باب لعن الله من لعن والديه

جو اپنے والدین پر لعنت کرے اُس پر خدا کی لعنت

۱۳. عن أبي الطفيل قال: سُئل عليّ: هل خصّكم النبيّ ﷺ بشيء لم يخصّ به النّاس كافة؟ قال: ماخصّنا رسول الله ﷺ بشيء لم يخصّ به الناس، إلّا ما في قراب سيفي، ثم أخرج صحيفة فإذا فيها مكتوب: لعن الله من ذبح لغير الله، لعن الله من سرق منارَ الأرض، لعن الله من لعن والديه، لعن الله من آوى محدثاً. (صحيح)

ابوالطفیل سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی بات بھی بتائی ہے جو دوسروں کو نہیں بتائی؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسی بات تو نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو، بجز اس کے جو میری تلوار کے میان میں ہے، پھر ایک نوشتہ نکالا (تلوار کی میان سے) اس میں لکھا ہوا تھا کہ جو اللہ کے سوا کسی نام پر ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت، جو زمین کی حدبندی کا نشان چرالے اُس پر اللہ کی لعنت، جو اپنے والدین پر لعنت کرے اُس پر اللہ کی لعنت اور دین میں کسی نئی بات کی پرورش کرے اس پر اللہ کی لعنت۔

٨- باب برّ الوالديه ما لم يكن معصية

اگر گناہ نہ ہو تو والدین کی اطاعت کی جائے

١٤. عن أبي الدرداء قال: أوصاني رسول الله ﷺ بتسع: لا تشرك بالله شيئاً وإن قطعت أو حرقت، ولا تتركنّ الصلاة المكتوبة متعمداً، ومن تركها متعمداً برئت منه الذمة، ولا تشربنّ الخمر، فإنّها مفتاح كل شر، وأطع والديك، وإن أمراك أن تخرجَ من دنياك، فاخرج لهما، ولا تُنازعنّ ولاة الأمر، وإن رأيت أنّك أنت، ولا تفرَّ من الزَّحف، وإن هلكت وفرَّ أصحابك، وأنفق من طولك على أهلك ولا ترفع عصاك عن أهلك، وأخفهم في الله عزوجل. (حسن)

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نو باتوں کی وصیت فرمائی ہے، وہ یہ ہیں: اگر تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے، پھر بھی شرک نہ کرنا۔ فرض نماز کبھی عمداً نہ چھوڑنا، جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اُس سے (میری) ذمے داری ختم ہو گئی۔ کبھی شراب نہ پینا، شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔ اپنے والدین کی اطاعت کرنا، اگر یہ کہیں کہ دنیا چھوڑ دو تو اُن کے لیے دنیا چھوڑ دینا۔ والیانِ حکومت سے جھگڑے نہ کرنا، اگر چہ دیکھو کہ تم ہی حق پر ہو۔ جنگ سے کبھی نہ بھاگنا، اگر چہ تم ہلاک ہو جاؤ اور تمہارے ساتھی بھاگ جائیں۔ اپنی بیوی کو اپنے پاس سے خرچ دینا، اپنے اہل و عیال سے تربیت کا ڈنڈا جدا مت کرنا اور اللہ عزوجل سے اُنھیں ڈراتے رہنا۔

١٥. عن عبدالله بن عمرو قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ يريد الجهاد فقال: أحيّ والداك؟ قال: نعم، فقال: ففيهما فجاهد. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص جہاد کے لیے آیا، آپ نے فرمایا: تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: جاؤ اُن کی خدمت کرو، یہی جہاد ہے۔

۹- باب من أدرك والديه فلم يدخل الجنة

۱٦. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: رَغِمَ أنفه، رغم أنفه، رغم أنفه. قالوا: يا رسول الله! من؟ قال: من أدرك والديه عند الكبر، أو أحدهما، فدخل النار.

(صحيح)

والدین کو پائے اور جنت میں نہ جائے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کی؟ فرمایا: جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اس کی زندگی میں بوڑھے ہو گئے اور وہ جہنم میں جائے۔

۱۰- باب لا يستغفر لأبيه المشرك

۱۷. عن ابن عباس، في قوله عزوجل: ﴿إما يبلغنَّ عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف﴾ [الإسراء: ۲۳] إلى قوله ﴿كما ربياني صغيرا﴾ [الإسراء: ۲٤] فنسختها الآية التي في براءة ﴿ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى من بعد ما تبيّن لهم أنَّهم أصحاب الجحيم﴾ [التوبة: ۱۱۳]. (حسن الاسناد)

مشرک باپ کے لیے دعائے مغفرت نہ کرے

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت: ''اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا۔ ...... جیسا انھوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔'' سورہ توبہ کی آیت: ''پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں'' سے منسوخ ہو گئی۔

۱۱- باب برّ الوالد المشرك

مشرک باپ سے بھلائی کرنا

١٨. عن سعد بن أبي وقاص قال: نزلت فيَّ أربع آيات من كتاب الله تعالىٰ: كانت أمي حلفت أن لا تأكل ولا تشرب حتى أفارق محمداً ﷺ، فأنزل الله عزوجل ﴿وإن جاهداك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما في الدنيا معروفا﴾ [لقمان: ١٥].

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میرے بارے میں قرآن مجید کی چار آیتیں نازل ہوئی ہیں: میری والدہ نے قسم کھائی تھی کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑوں گا وہ کچھ نہ کھائیں گی اور نہ پئیں گی۔ اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر والدین اس کی کوشش کریں کہ تم جہالت سے میرا کسی کو شریک بناؤ تو تم ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں اُن کے ساتھ نیکی کرتے رہنا۔''

(والثانية): إني كنت أخذت سيفاً أعجبني، فقلت: يا رسول الله هب لي هذا، فنزلت: ﴿يسئلونك عن الأنفال﴾.

دوسری بار ہوا یہ کہ مالِ غنیمت میں ایک تلوار پائی، مجھے یہ تلوار بڑی پسند آئی، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے بخش دیں، اس پر آیت نازل ہوئی: ''لوگ تم سے مالِ غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔''

(والثالثة): إنّي مرضت فأتاني رسول الله ﷺ، فقلت: يا رسول الله! إني أريد أن أقسم مالي، أفأُوصي بالنصف؟ فقال: لا، فقلت: الثلث؟ فسكت، فكان الثلث بعده جائزاً.

تیسری بار یہ ہوا کہ میں بیمار پڑا۔ رسول اللہ ﷺ عیادت کو آئے تو میں نے اپنے آدھے مال کی وصیت کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ نے منع فرمایا، پھر میں نے ایک تہائی کے لیے کہا، آپ خاموش رہ گئے اور یہی تہائی مال کی وصیت کا حکم جاری ہوگیا۔

(والرابعة): إني شربت

چوتھی آیت اس طرح نازل ہوئی کہ ایک بار

الخمر مع قوم من الأنصار فضرب رجل منهم أنفي بلحيي جمل، فأتيت النبي ﷺ فأنزل الله عزوجل تحريمَ الخمر. (صحيح)

میں نے انصار کے چند لوگوں کے ساتھ شراب پی، ایک شخص نے اونٹ کے نچلے جبڑے کی ہڈی سے میری ناک پر مار دیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت والی آیت نازل فرمائی۔

١٩. عن أسماء بنت أبي بكر قالت: أتتني أمّي راغبةً، في عهد النبي ﷺ، فسألت النبي ﷺ: أفأصلها؟ قال: نعم. قال ابن عيينة: فأنزل الله عزوجل فيها: ﴿لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين﴾ [الممتحنة: ٨] (صحيح)

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس میری ماں کسی خواہش کے ساتھ آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ آیت: ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے سے تمھیں منع نہیں کرتا، جنھوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی ہے۔'' اس سلسلے میں اللہ نے نازل کی۔

٢٠. عن ابن عمر قال: رأى عمر رضي الله عنه حُلّة سِيَراء تباع، فقال: يا رسول الله! ابتع هذه فالبسها يوم الجمعة، وإذا جاءك الوفود. قال: إنّما يلبس هذه من لاخلاق له. فأتي النبي ﷺ منها بحُلَل، أرسل إلى

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قابل دید پیراہن فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ یارسول اللہ! اس پیراہن کو خرید لیجئے اور جمعہ کے دن یا جب کوئی وفد آئے اسے پہنا کیجئے۔ فرمایا: اسے وہ لوگ پہنا کرتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس ویسے ہی کئی پیراہن

عمر بحُلّة، فقال: كيف ألبسُها وقد قلتَ فيها ما قلت؟ قال: إنّي لم أعطكها لتلبسها، ولكن تبيعها أو تكسوها. فأرسل بها عمر إلى أخ له من أهل مكة، قبل أن يُسلم. (صحيح)

آ گئے، آپ نے ایک ان میں سے حضرت عمر کو بھیج دیا۔ عمر نے عرض کیا: میں اسے کیسے پہنوں گا، آپ نے تو اس کے متعلق ایسا کہا تھا۔ فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے نہ دیا تھا کہ تم خود پہنو، بلکہ اس لیے کہ فروخت کردو یا کسی کو دے دو۔ اس کے بعد عمر نے اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ میں تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

۱۲- باب لا يسبُّ والديه

والدین کو گالی نہ دی جائے

۲۱. عن عبدالله بن عمرو قال: قال النبي ﷺ: من الكبائر أن يشتم الرجل والديه. فقالوا: كيف يشتم؟ قال: يشتم الرجل، فيشتم أباه وأمه. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے والدین کو گالی کوئی کیسے دے گا؟ فرمایا: وہ کسی اور شخص کو گالی دے گا اور وہ شخص اس کے والدین کو گالی دے گا۔

۲۲. عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال: من الكبائر عند الله تعالىٰ أن يستسبَّ الرجل لوالده. (حسن الاسناد)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باپ کو گالی سنوائے، یہ اللہ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

۱۳-باب عقوبة عقوق الوالدين

والدین کی نافرمانی کا عذاب

۲۳. عن أبي بكرة، عن النبي ﷺ قال: ما من ذنب أجدرُ أن يعجَّل لصاحبه العقوبةُ مع

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (والدین) کی نافرمانی اور قطع رحم سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں،

ما يدخر له، من البغي وقطيعة الرحم. (صحيح)

جس کا عذاب فوراً ہی ہونا چاہیے اور جو عذاب باقی رہ جاتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

١٤- باب دعوة الوالدين

والدین کی بدعا

٢٤. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: ثلاث دعوات مستجابات لهن، لاشك فيهن: دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالدين على ولدهما. (حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں وہ ہیں جن کی مقبولیت میں کوئی شبہ نہیں۔ مظلوم کی بددعا، مسافر کی بددعا اور والدین کی اپنی اولاد کے لیے بددعا۔

٢٥. عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما تكلَّم مولود من الناس في مهدٍ إلا عيسى ابن مريم ﷺ و صاحبُ جريج. قيل: يا نبي الله! وما صاحبُ جريج؟ قال: فإنَّ جريجاً كان رجلًا راهباً في صومعة له، وكان راعي بقر يأوي إلى أسفل صومعته، وكانت امرأة من أهل القرية تختلف إلى الراعي، فأتت أمه يوما فقالت: يا جريج! وهو يصلي، فقال في نفسه، وهو يصلي: أمي وصلاتي؟ فرأى أن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بچہ بجز عیسیٰ بن مریم اور جریج والے بچہ کے اپنے پالنے میں نہیں بولا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! جریج والا بچہ کون ہے؟ فرمایا: جریج ایک عابد و زاہد تھا، جو اپنی خانقاہ میں رہا کرتا تھا۔ ایک گائے چرانے والا اس کی خانقاہ کے نیچے ٹھہرا کرتا تھا۔ گاؤں میں ایک عورت تھی جو اس چرواہے کے پاس آتی جاتی تھی۔ ایک دن ہوا یہ کہ جریج نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی ماں آ گئی، اُس نے پکارا: جریج! جریج نے دل میں سوچا کہ ایک طرف ماں ہے اور دوسری طرف نماز، اس نے نماز کو ترجیح دی۔ ماں نے دوبارہ پکارا،

يؤثر صلاته، ثم صرخت به الثانية، فقال في نفسه: أمي وصلاتي؟ فرأى أن يؤثر صلاته ثم صرخت به الثالثة، فقال: أمي وصلاتي؟ فرأى أن يؤثر صلاته، فلما لم يجبها قالت: لأماتك الله يا جريج! حتى تنظر في وجه المومسات، ثم انصرفت.فأُتِيَ الملكُ بتلك المرأة ولدت، فقال: ممن؟ قالت: من جريج، قال: أصاحب الصومعة؟ قالت: نعم، قال: اهدموا صومعته وأتوني به، فضربوا صومعته بالفئوس حتى وقعت. فجعلوا يده إلى عنقه بحبلٍ ثم انطُلقَ به، فمر به على المومسات فرآهن فتبسم وهن ينظرن إليه في الناس، فقال الملك: ما تزعمُ هذه؟ قال: ما تزعم؟ قال: تزعم أن ولدها منك، قال: أنتِ تزعمين؟ قالت: نعم، قال: أين هذا الصغير؟ قالوا:

جریج نے دل میں کہا کہ نماز ہے اور ماں ہے، پھر اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ جریج نے ماں کو جواب نہیں دیا۔ ماں نے تیسری مرتبہ پکارا، جریج نے دل میں کہا کہ نماز ہے اور ماں ہے، پھر اُس نے نماز کو ترجیح دی۔ جریج نے ماں کو جواب نہیں دیا تو ماں نے کہا: جریج! خدا تجھے موت نہ دے جب تک کہ تو کسبیوں کا منہ نہ دیکھے۔ یہ کہہ کر واپس چلی گئی۔ اس کے بعد ہوا یہ کہ (گاؤں والی) اس عورت کو بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ اس کے بچہ ہوا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا: یہ لڑکا کس کا ہے؟ اُس نے کہہ دیا کہ جریج کا۔ بادشاہ نے کہا: خانقاہ والے جریج کا؟ اُس نے کہا: ہاں، بادشاہ نے حکم دیا کہ جریج کی خانقاہ توڑ دو، اسے میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے جریج کو مارا پیٹا اور پھاوڑے سے اُس کی خانقاہ کو توڑ کر منہدم کر دیا۔ لوگوں نے جریج کا ہاتھ رسّی سے اُس کی گردن میں باندھ دیا اور لے کر چلے۔ جب وہ رنڈیوں کے پاس سے گزرے تو اُس نے انھیں دیکھا اور مسکرایا۔ رنڈیاں بھی جریج کو دیکھنے لگیں۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ رنڈیاں کیا کہتی ہیں؟ جریج نے کہا: کیا کہتی ہیں؟ بادشاہ نے کہا کہ یہ کہتی ہیں کہ اُس عورت کے تجھ سے بچہ ہوا ہے۔ کسبیوں سے جریج نے

هو ذا في حجرها، فأقبل عليه فقال: من أبوك؟ قال: راعي البقر، قال الملك: أنجعل صومعتك من ذهب؟ قال: لا، قال: من فضة؟ قال: لا، قال: فما نجعلها؟ قال: ردوها كما كانت، قال: فما الذي تبسمت؟ قال: أمراً عرفته، أدركتني دعوة أمي، ثم أخبرهم.

(صحيح)

پوچھا: کیا تم یہی کہتی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، اب تو جریج نے کہا کہ کہاں ہے وہ بچہ، لوگوں نے کہا: عورت کی گود میں۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوا اور بچہ سے پوچھا: تیرا باپ کون ہے؟ بچہ بولا: گائے کا چرواہا۔ بادشاہ نے کہا: کیا میں خانقاہ سونے کی بنوادوں؟ جریج نے کہا: نہیں۔ کہا چاندی کی بنوادوں؟ کہا: نہیں، پھر کیا کروں؟ کہا: جیسی تھی ویسی ہی بنوادو۔ بادشاہ نے کہا کہ کیوں مسکرائے تھے؟ جریج نے کہا: ایک بات تھی جسے میں جانتا ہوں، میری ماں کی بددعا مجھے لگ گئی تھی، پھر اُس نے لوگوں کو پورا قصہ سنایا۔

١٥-باب عرض الاسلام على الأم النصرانية

عیسائی ماں کے سامنے اسلام پیش کرنا

٢٦. عن أبي هريرة قال: ما سمع بي أحد يهودي ولا نصراني إلا أحبَّني، إن أمي كنت أريدها على الاسلام فتأبى، فقلت لها: فأبت، فأتيتُ النبي ﷺ فقلت: ادعُ الله لها فدعا، فأتيتها وقد أجافت عليها الباب، فقالت: يا أباهريرة! إني أسلمت، فأخبرتُ النبي ﷺ، فقلت: ادعُ الله لي ولأمي،

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جو یہودی ونصرانی مجھے جانتا ہے، مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں اس فکر میں تھا کہ میری والدہ مسلمان ہوجائیں۔ ایک بار میں نے ان سے مسلمان ہونے کے لیے کہا، انھوں نے انکار کیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا فرمائی، اس کے بعد میں والدہ کے پاس آیا۔ انھوں نے دروازہ بند کررکھا تھا۔ کہنے لگیں: اے ابوہریرہ میں مسلمان ہوگئی۔

فقال: اللهم! عبدُك أبوهريرة وأمه، أحبهما إلى الناس.

(حسن)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر کر دی اور عرض کیا کہ میرے لیے اور میری ماں کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ تیرا بندہ ابوہریرہ ہے اور وہ اس کی ماں ہے، تو ان دونوں کو محبوبِ خلائق بنا دے۔

١٦-باب برّ الوالدين بعد موتهما

والدین کی وفات کے بعد حسنِ سلوک

٢٧. عن أبي هريرة قال: تُرفع للميت بعد موته درجتُه، فيقول: أي ربّ! أيّ شيء هذه؟ فيقال: ولدك استغفر لك.

(حسن الاسناد)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: بعد موت کے مرنے والے کا درجہ بلند کیا جاتا ہے، یہ دیکھ کر وہ کہتا ہے کہ پروردگار یہ کیوں کر ہوا، اسے بتایا جاتا ہے کہ تیرے فرزند نے تیرے لیے طلب مغفرت کی ہے۔

٢٨. عن محمد بن سيرين قال: كنا عند أبي هريرة ليلةً فقال: اللهم اغفر لأبي هريرة ولأمي، ولمن استغفر لهما. قال محمد: فنحن نستغفر لهما حتى ندخلَ في دعوة أبي هريرة.

(صحيح الاسناد)

محمد بن سیرینؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: ایک رات ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے پروردگار! ابوہریرہ کی اور میری والدہ کی اور جو ان کے لیے طلب مغفرت کرے، ان سب کی مغفرت فرما دے۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم اُن کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں تا کہ ابوہریرہ کی دعا میں داخل ہو جائیں۔

٢٩. عن أبي هريرة، أنَّ رسول الله ﷺ قال: إذا مات العبد انقطع عنه عمله إلا من ثلاث: صدقة جارية، أو علم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ مرگیا تو اس کے اعمال منقطع ہو گئے، بجز تین کے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس

ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له. (صحيح)

سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور وہ اولاد جو اُس کے لیے دعا کرے۔

۳۰. عن ابن عباس، أنَّ رجلًا قال: يا رسول الله! إنَّ أمي توفيت ولم توص، أفينفعها أن أتصدق عنها؟ قال: نعم. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی، کیا اس سے اُن کو نفع ہوسکتا ہے کہ میں اُن کی طرف سے صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۱۷- باب برّ من كان يَصِلُهُ أبوه

جس کے ساتھ باپ سلوک کرتا تھا اُس کے ساتھ حسنِ سلوک

۳۱. عن ابن عمر عن رسول الله ﷺ قال: إنَّ أبرَّ البرّ أن يصل الرجل أهل ودّ أبيه. (صحيح)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ ایک شخص اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے۔

۱۸- باب لا يسمّي الرجل أباه، ولا يجلس قبله، ولا يمشي أمامه

باپ کا نام نہ لو، اس سے پہلے نہ بیٹھو اور اُس کے آگے نہ چلو

۳۲. عن عروة - أو غيره - أن أبا هريرة أبصر رجلين، فقال لأحدهما: ما هذا منك؟ فقال: أبي، فقال: لا تسمه باسمه، ولا تمش أمامه، ولا تجلس قبله. (صحيح الاسناد)

عروہ یا کوئی دوسرے صاحب بیان کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو اشخاص کو دیکھا، ایک سے پوچھا: ان سے تمھارا کیا رشتہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ میرے والد ہیں۔ اس پر ابوہریرہ نے کہا: ان کا نام نہ لو، ان سے آگے نہ چلو اور نہ ان سے پہلے بیٹھو۔

۱۹- باب هل يُكنى أباه؟

کیا باپ کا کنیت سے ذکر کیا جائے

٣٣. عن ابن عمر قال: لكن أبوحفص عمر قضى.

(صحيح الاسناد)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: لیکن ابوحفص عمر نے فیصلہ کیا۔

۲۰- باب وجوب صِلة الرحم

قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے

٣٤. عن أبي هريرة قال: لما نزلت هذه الآية: ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين﴾ [الشعراء: ٢١٤] قام النبي ﷺ فنادى: يا بني كعب بن لؤى! أنقذوا أنفسكم من النار، يا بني عبد مناف! أنقذوا أنفسكم من النار، يا بني هاشم! أنقذوا أنفسكم من النار، يا بني عبد المطلب! أنقذوا أنفسكم من النار، يا فاطمة بنت محمد! أنقذي نفسك من النار، فإني لا أملك لك من الله شيئاً، غير أنَّ لكم رحماً سأبُلّها ببلالها. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (اور اپنے قریب کے قبیلہ والوں کو ڈراؤ) نازل ہوئی تو آپ نے کھڑے ہوکر آواز دی: اے بنی کعب بن لوی! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی عبدمناف! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ اے محمد کی بیٹی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچا، تیرے لیے میں اللہ کے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں رکھتا، بجز اس قدر کہ تمہارا حق رشتہ داری ہے اور میں اس کو حق کی حد تک پورا کروں گا۔

۲۱- باب صلة الرحم

رشتہ داروں کے حقوق کی حق شناسی

٣٥. عن أبي أيوب الأنصاري أن أعرابيا عرض

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں بہ دورانِ سفر

للنبی ﷺ فی مسیره، فقال: أخبرنی ما یقربنی من الجنة ویباعدنی من النار، قال: تعبد الله ولا تشرك به شیئا، وتقیم الصلاة وتؤتی الزکاة وتصل الرحم. (صحیح)

راستہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: آپ مجھے ایسی بات بتائیے، جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کردے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نمازوں کی پابندی کرو، زکوۃ ادا کرو اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو۔

۳۶۔ عن أبی هریرة أنَّ رسول الله ﷺ قال: خلق الله عزَّ وجل الخلق، فلما فرغ منه قامت الرحم، فقال: مَه! قالت: هذا مقام العائذ بك من القطیعة قال: ألا ترضین أن أصلَ من وصلك وأقطع من قطعك؟ قالت: بلی یا ربّ! قال: فذلك لك. ثم قال أبوهریرة: اقرؤوا إن شئتم ﴿فهل عسیتم إن تولیتم أن تفسدوا فی الأرض وتقطعوا أرحامکم﴾ [محمد: ۲۲] (صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا تو رحم کھڑا ہوگیا۔ حکم ہوا: کیا ہے؟ عرض کیا کہ یہ ہے قطع رحم سے تیری پناہ چاہنے والے کی جگہ۔ حکم ہوا کہ کیا تو اس سے راضی نہیں ہے، جو تجھے ملائے گا میں اُسے ملاؤں گا، جو تجھے توڑے گا اُسے توڑ دوں گا۔ رحم نے کہا: پروردگار! ہاں راضی ہوں، یہ سب تیرے لیے ہو۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو "کیا اگر تم بااختیار ہوجاؤ تو زمین میں فساد کرنے اور رحمی تعلقات کو کاٹنے چلے ہو۔"

۲۲-باب فضل صلة الرحم

رشتہ داروں سے نیک سلوک کی فضیلت

۳۷. عن أبی هریرة قال: أتی رجل النبی ﷺ فقال: یا رسول الله! إنَّ لی قرابةً أصلُهم ویقطعون، وأحسن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے قرابت دار ہیں، میں ان کے ساتھ حسنِ

إليهم ويسيئون إلي، ويجهلون وأحلم عنهم، قال: لئن كان كما تقول كأنّما تسفهم المل، ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك.
(صحيح)

سلوک کرتا ہوں، وہ میرے حق میں برائی کرتے ہیں، وہ میرے خلاف جہالت کرتے ہیں اور میں برداشت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر بات وہی ہے جو تم کہہ رہے ہو تو گویا ان کے لیے باعثِ ملال ہو، جب تک تم اس طریقہ پر قائم ہو، اُن کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری امداد ہوتی رہے گی۔

۳۸. عن عبدالرحمن بن عوف، أنّه سمع رسول الله ﷺ يقول: قال الله عزوجل: أنا الرحمن، وأنا خلقت الرحم واشتققت لها من اسمي، فمن وصلها وصلته، ومن قطعها بتته. (صحيح)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں اور میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کے لیے نام اپنے نام سے مشتق کر کے دیا ہے۔ جو اسے جوڑے گا اُسے جوڑوں گا اور جو توڑے گا اُسے توڑوں گا۔

۳۹. عن أبي العنبس قال: دخلت على عبدالله بن عمرو في الوهط - يعني أرضاً له بالطائف - فقال: عطف لنا النبي ﷺ إصبعه فقال: الرحم شَجنة من الرحمن، من يصلها يصله، ومن يقطعها يقطعه؛ لها لسان طلق ذلق يوم القيامة.
(صحيح)

ابوالعنبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پاس اُن کی طائف والی اراضی الوہط میں گیا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی انگلی موڑی اور فرمایا: رحم رحمٰن کا ایک شعبہ ہے، جو اُسے جوڑے گا خدا اسے جوڑے گا اور جو اسے توڑے گا خدا اسے توڑ دے گا۔ قیامت کے دن رحم کو تیز گفتار اور فصیح زبان دے دی جائے گی۔

٤٠. عن عائشة رضى الله عنها أنّ النبى ﷺ قال: الرحم شجنة من الله، من وصلها وصله الله، ومن قطعها قطعه الله. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم اللہ کا ایک شعبہ ہے، جو اسے جوڑے گا، خدا اسے جوڑے گا اور جو اسے توڑے گا خدا اُسے توڑے گا۔

۲۳-باب صلة الرحم تزيد في العمر

صلہ رحمی سے عمر بڑھ جاتی ہے

٤١. عن أنس بن مالك أنّ رسول الله ﷺ قال: من أحب أن يُبسط له في رزقه، وأن يُنسأ له في أثره، فليصل رحمه. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر طویل کر دی جائے، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

٤٢. عن أبى هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من سرّه أن يبسط له رزقه، وأن يُنسأ له في أثره، فليصل رحمه. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور اس کی عمر بڑھا دی جائے، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کیا کرے۔

۲۴-باب من وصل رحمه أحبه الله

جس نے صلہ رحمی کیا اُس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

٤٣. عن ابن عمر قال: من اتقى ربَّه، ووصل رحمه، نُسّىء في أجله (وفى لفظ: أنسىء له في عمره) وثرا مالُه

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: جو اللہ سے ڈرتا ہو اور صلہ رحمی کرتا ہو، اس کی موت میں تاخیر کر دی جاتی ہے، اس کے مال میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اس

وأحبه اهله. (حسن)

کے اہل خانہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

۲۵-باب بر الأقرب فالأقرب

قریب سے قریب تر کے ساتھ حسنِ سلوک

٤٤. عن المقدام بن معدی کرب أنه سمع رسول الله ﷺ یقول: إن الله یوصیکم بأمهاتکم ثم یوصیکم بأمهاتکم ثم یوصیکم بآبائکم ثم یوصیکم بالأقرب فالأقرب. (صحیح)

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں تمھاری ماؤں کے ساتھ (حسنِ سلوک کی) ہدایت فرماتا ہے، پھر تمھاری ماؤں کے بارے میں ہدایت فرماتا ہے، پھر تمھارے باپوں کے بارے میں ہدایت فرماتا ہے، پھر تمھیں قریب سے قریب تر کے بارے میں ہدایت فرماتا ہے۔

۲۶- باب إثم قاطع الرحم

قاطع رحم کا گناہ

٤٥. عن جبیر بن مطعم أنّه سمع رسول الله ﷺ یقول: لا یدخل الجنة قاطع رحم. (صحیح)

جبیر بن مطعمؓ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: قاطع رحم جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

٤٦. عن أبی هریرة عن رسول الله ﷺ قال: إن الرحم شجنة من الرحمن، تقول: یا رب! إنی ظلمتُ، یا رب! إنی قطعت، یا رب! إنی إنی. فیجیبها: ألا ترضین أن أقطع من قطعك، وأصل من وصلك؟ (حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رحم رحمٰن کا ایک شعبہ ہے، کہتا ہے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا ہے، مجھے توڑا گیا۔ پروردگار! میرے ساتھ یہ ہوا، (اللہ تعالیٰ) اسے جواب دیتا ہے: کیا تو اس سے راضی نہیں کہ جو تیرا (حق) توڑے گا، میں اس سے ناطہ توڑوں گا اور جو تیرا ناطہ جوڑے گا میں اس سے ناطہ جوڑوں گا۔

٤٧. عن سعید بن سَمعان

سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ

قال: سمعت أبا هريرة يتعوذ من إمارة الصبيان والسفهاء. (صحيح)

ابوہریرہ لڑکوں اور بے عقلوں کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۷-باب عقوبة قاطع الرحم في الدنيا

قاطع رحم کی دنیا میں سزا

٤٨. عن أبي بكرة قال: قال رسول الله ﷺ: ما من ذنب أحرى أن يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا، مع ما يُدّخر له في الآخرة من قطيعة الرحم والبغي. (صحيح)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ دنیا میں اس سے زیادہ فوری سزا کا مستحق نہیں ہے جتنا کہ قطع رحم اور اللہ سے بغاوت اور آخرت میں عذاب اس کے علاوہ ہے۔

۲۸-باب ليس الواصل بالمكافىء

بدلے میں صلہ رحمی

٤٩. عن عبد الله بن عمرو عن النبي ﷺ قال: ليس الواصل بالمكافىء، ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا صحیح معنوں میں صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا، بلکہ قطع رحمی کے باوجود ناطہ جوڑنے والا صلہ رحمی کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۹-باب فضل من يصل ذا الرحم الظالم

جو ظالم قرابت دار سے سلوک کرتا ہے، اُس کی فضیلت

٥٠. عن البراء قال: جاء أعرابي فقال: يا نبيّ الله! علمني عملاً يدخلني الجنّة؟ قال: لئن كنت أقصرتَ

البراء ابن العازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل سکھایئے: جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ فرمایا: مختصر سوال میں

حُـلَّة سيراء فقال: يا رسول الله ﷺ! لو اشتريتَ هذه فلبستها يـوم الجمعة وللوفود إذا أتوك. فـقـال: يـا عمر! إنما يلبس هذه مـن لا خلاق له. ثـم أُهدىَ للنبى ﷺ مـنهـا حـلـل، فأهدى إلى عـمـر مـنها حلة، فجاء عمر إلى رسـول الـلـه ﷺ فـقـال: يـا رسـول الـلـه! بـعثت إلى هذه، وقد سمعتك قلت فيها ما قلت! قال: إني لـم أهدها لك لتلبسها. إنـمـا أهديتهـا إليك لتبيعهـا أو لتـكسـوها. فأهداها عمر لأخ له من أمه مشرك.

(صحيح)

رضی اللہ عنہ نے ایک قابل دید پیراہن دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر کے جب وفد آتے تو پہنا کرتے، آپ نے فرمایا: اسے تو صرف وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس ہدیہ میں چند ویسے ہی پیراہن آئے۔ آپ نے ان میں سے ایک عمر کے پاس ہدیتاً بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے یہ پیراہن میرے پاس بھیج دیا، حالانکہ اس کے بارے میں آپ سے میں یہ سن چکا ہوں، آپ نے فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم پہنو، بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ بیچ دو یا کسی کو دے دو۔ عمر نے اسے اپنے ایک سوتیلے بھائی کو ہدیتاً دے دیا جو مشرک تھے۔

۳۲-باب تعلموا من أنسابكم ما تصلون بـه أرحامكم

اپنے نسب ناموں کو یاد رکھو تا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرسکو

٥٣. عن جبير بن مُطعم، أنه سـمـع عمر بن الخطاب رضى الـلـه عـنـه يقول على المنبر: تـعـلـمـوا أنسـابـكـم، ثم صلوا أرحـامكم، والله إنّه ليكون بين

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ اپنے نسب ناموں کو یاد رکھو، پھر رشتے داروں کے ساتھ سلوک کرو۔ اللہ کی قسم! دو بھائیوں کے مابین ایک

الخطبة لقد أعرضتَ المسألة، أعتق النسمة، وفكَّ الرقبة، قال: أو ليستا واحداً؟ قال: لا، عتق النسمة أن تعتق النسمة، وفك الرقبة أن تعين على الرقبة، والمنيحة الرغوب، والفيء على ذى الرحم، فإن لم تطق ذلك، فأمر بالمعروف، وانه عن المنكر فإن لم تطق ذلك فكف لسانك، إلا من خير. (صحيح)

تو نے بڑی بات دریافت کی ہے۔ غلام کو آزاد کرو اور غلامی سے گردن چھڑاؤ، اس نے کہا: کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں ہیں؟ فرمایا: نہیں، غلام آزاد کرنا تو یہ ہے کہ تم کسی غلام کو آزاد کرو اور غلامی سے گردن چھڑانا یہ ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی حاصل کرنے میں امداد کرو۔ پسندیدہ چیز عطیہ میں دو، رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر یہ نہ ہوسکے تو اچھی باتوں کا حکم دو، بری اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرو اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو نیکی کے سوا ہر بات سے اپنی زبان کو روکے رہو۔

۳۰-باب من وصل رَحمه فى الجاهلية ثم أسلم

حالت کفر میں رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا اور اس کے بعد مسلمان ہوگیا

۵۱. عن حكيم بن حزام أنّه قال للنّبى ﷺ: أرأيت أموراً كنت أتحنَّث بها فى الجاهلية من صلة وعتاقة وصدقة، فهل لى فيها أجر؟ قال حكيم: قال رسول الله ﷺ: أسلمتَ على ما سلف من خير. (صحيح)

حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں دین داری سمجھ کر جاہلیت میں جو صلہ رحمی، غلاموں کی آزادی اور صدقے کیا کرتا تھا، کیا ان کا اجر بھی مجھے ملے گا؟ حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جب مسلمان ہوئے تو اپنے اعمال خیر کے ساتھ مسلمان ہوئے۔

۳۱-باب صلة ذى الرحم المشرك والتَّهدية

مشرک رشتہ دار کو تحفہ دینا اور اُس کے ساتھ سلوک

۵۲. عن ابن عمر: رأى عمر

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر

. الرجل بين أخيه الشيء، ولو يعلم الذی بينه وبينه من داخل الرحم، لأوزعه ذلك من انتهاكه. (حسن الاسناد)

بات ہوتی ہے، اگر آدمی یہ جان جائے کہ دونوں ایک ہی ماں کے بطن سے ہیں تو یہ علم اسے اپنے بھائی کی تذلیل سے روک دے گا۔

٥٤. عن ابن عباس، أنه قال: احفظوا أنسابكم، تصلوا أرحامكم فإنه لا بعد بالرحم إذا قربت، وإن كانت بعيدة، ولا قرب بها إذا بعدت، وإن كانت قريبة، وكل رحم آتية يوم القيامة أمام صاحبها، تشهد له بصلة إن كان وصلها، وعليه بقطيعة إن كان قطعها. (صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: اپنے نسب ناموں کو یاد رکھو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرو، دور کے رشتہ دار کو بھی اگر قریب کرو تو قریب تر ہوتے ہیں اور قریبی رشتہ دار بھی اگر دور کرو تو دور تر ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن رحم اپنے مالک کے حضور میں آ کر شہادت دے گا کہ کس نے اُسے جوڑا اور کس نے اُسے توڑا۔

٣٣- باب مولى القوم من أنفسهم

کسی قوم کے موالی اُن کے جزو ہوتے ہیں

٥٥. عن رفاعة بن رافع، أن النبی ﷺ قال لعمر رضی الله عنه: اجمع لی قومك. فجمعهم، فلما حضروا باب النبی ﷺ دخل عليه عمر فقال: قد جمعتُ لك قومی، فسمع ذلك الأنصار، فقالوا: قد نزل فی قريش الوحی،

رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو تو عمر نے لوگوں کو بلایا۔ جب سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر جمع ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ حضور کے پاس گئے اور عرض کیا: اپنی قوم کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا ہے۔ انصار نے سنا تو کہا کہ شاید قریش کے بارے میں کوئی وحی

فجاء المستمع والناظر ما يقال لهم، فخرج النبي ﷺ، فقام بين أظهرهم فقال: هل فيكم من غيركم؟ قالوا: نعم، فينا حليفنا وابن أختنا وموالينا، قال النبي ﷺ: حليفنا منا، وابن أختنا منا، وموالينا منا، وأنتم تسمعون: إن أوليائي منكم المتقون، فإن كنتم أولئك فذاك، وإلا فانظروا لا يأتي الناس بالأعمال يوم القيامة وتأتون بالأثقال فيعرض عنكم. ثم نادى فقال: يا أيها الناس! - ورفع يده يضعها على رؤوس قريش - أيها الناس! إن قريشاً أهل أمانة، من بغى بهم - قال زهير: أظنه قال: العواثر - كبّه الله لمنخريه. يقول ذلك ثلاث مرات.

(حسن)

آئی ہے۔ سننے اور دیکھنے کے لیے لوگ آگئے کہ دیکھئے قریش کو کیا کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے اور اُن ہی کے درمیان میں کھڑے ہوکر آپ نے پوچھا: تم میں کوئی غیر تو نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، ہم میں حلیف بھی ہیں۔ ہماری بہنوں کی اولاد بھی ہے اور ہمارے موالی بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا: حلیف اپنے ہیں، بہنوں کی اولاد بھی ہم ہی میں سے ہے اور ہمارے موالی بھی ہم ہی میں سے ہیں۔ سن رکھو کہ میرے دوست تم میں سے صرف متقی لوگ ہیں، اگر تم لوگ ویسے ہو تو بہت اچھا ورنہ پھر سمجھ لو، یہ نہ ہو کہ قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال لے کر حاضر ہوں اور تم (گناہوں کی) گٹھریاں لے کر آؤ اور وہی پیش کی جائے۔ پھر آپ نے پکارا: اے لوگو! آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ملا دیے (گویا کہ) قریش کے سروں پر ہاتھ رکھ رہے ہوں۔ فرمایا: اے لوگو! قریش اہل امانت ہیں جو ان سے بغاوت کرے گا، زہیر کہتے ہیں کہ شاید فرمایا: مصائب پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل گرائے گا۔ آپ نے اسے تین بار فرمایا۔

۳۴-باب من عال جاريتين أو واحدة

دو یا ایک بیٹی کی پرورش کرنے والا

٥٦. عن عقبة بن عامر قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من كان له ثلاث بنات، وصبر عليهن وكساهن من جدته، كن له حجاباً من النار. (صحيح)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں، وہ انھیں بوجھ نہ سمجھے اور انھیں اچھا پہنائے۔ یہ لڑکیاں اپنے باپ کے لیے بمقابلہ جہنم حجاب بن جائیں گی۔

٥٧. عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: ما من مسلم تدركه بنتان، فيحسن صحبتهما إلا أدخلتاه الجنة. (حسن لغيره)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور انھیں اچھی طرح رکھے تو یہ بیٹیاں اسے جنت میں پہنچا دیں گی۔

٥٨. عن جابر بن عبدالله حدثهم قال: قال رسول الله ﷺ: من كان له ثلاث بنات، يؤويهنَّ ويكفيهنَّ ويرحمهنَّ فقد وجبت له الجنَّة البتَّة. فقال رجل من بعض القوم: وثنتين يا رسول الله؟ قال: وثنتين. (حسن)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش کرے، ان سے محبت کا سلوک کرے اور ان کی پرورش کا بوجھ اٹھائے، وہ یقیناً جنت میں جائے گا۔ کسی نے عرض کیا اور جس کی دو بیٹیاں ہوں وہ یا رسول اللہ؟ فرمایا: اور جس کی دو بیٹیاں ہوں وہ بھی۔

۳۵-باب من عال ثلاث أخوات

تین بہنوں کا بار اُٹھانا

٥٩. عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ قال: لا

ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کے

يكون لأحد ثلاث بنات أو ثلاث أخوات فيحسن إليهن إلا دخل الجنّة. (حسن)

تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

٣٦-باب فضل من عال ابنته المردودة

شوہر کے گھر سے نکالی ہوئی بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت

٦٠. عن المقدام بن معدى كرب أنّه سمع رسول الله ﷺ يقول: ما أطعمتَ نفسك فهو لك صدقة وما أطعمت ولدك فهو لك صدقة وما أطعمت زوجك فهو لك صدقة، وما أطعمتَ خادمك فهو لك صدقة. (صحيح)

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو تم خود کھاؤ وہ بھی صدقہ ہے، جو اپنی اولاد کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے، جو اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

٣٧-باب الولد مبخلة مجبنة

اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل بنا دیتی ہے

٦١. عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال أبوبكر رضى اللّه عنه يوماً: واللّه! ما على وجه الأرض رجل أحب إليّ من عمر، فلما خرج رجعَ فقال: كيف حلفتُ أى بُنيّة؟ فقلت له، فقال: أعزّ عليّ والولد ألوطُ. (حسن الاسناد)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم! اس زمین پر کوئی شخص مجھے عمر سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ وہ باہر گئے اور واپس آئے تو میں نے کہا کہ آپ نے اولاد کے ہوتے ہوئے ایسی قسم کیسے کھالی، کہا کہ (عمر) ہمارے نزدیک عزیز تر ہیں اور لڑکے تو بہر حال دل سے لگے ہی ہوئے ہیں۔

٦٢. عن ابن أبى نُعُم قال: كنتُ شاهداً ابن عمر، إذ سأله

ابن ابی نعم کہتے ہیں کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک

رجل عن دم البعوضة؟ فقال: ممّن أنت؟ فقال: من أهل العراق، فقال: انظروا إلى هذا يسألني عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن النبيّ ﷺ، سمعت النبيّ ﷺ يقول: هما رَيحانَتَيَّ من الدنيا.

(صحيح)

شخص نے مچھر کے خون سے متعلق سوال کیا، انھوں نے پوچھا: تم ہو کہاں کے؟ کہا: عراق کا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ذرا اس شخص کو دیکھنا، یہ مچھر مارنے کو پوچھ رہا ہے، حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرزند کو قتل کر دیا جن کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دونوں میرے لیے دنیا کے دو پھول ہیں۔

۳۸-باب حمل الصبيّ على العاتق

بچے کو کاندھے پر اُٹھانا

٦٣. عن البراء قال: رأيت النبيّ ﷺ والحسنُ - صلوات الله عليه - على عاتقه وهو يقول: اللهم إنّي أحبّه فأحبّه.

(صحيح)

براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور حضرت حسن صلوات اللہ علیہ ان کے کاندھے پر تھے، آپ فرماتے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

۳۹-باب الولد قرّة العين

اولاد آنکھ کی ٹھنڈک ہے

٦٤. عن جُبير بن نُفير قال: جلسنا إلى المقداد بن الأسود يوماً، فمر به رجل فقال: طوبى لهاتين العينين اللتين رأتا رسول الله ﷺ، والله! لودِدنا أنا رأينا ما رأيتَ، وشهدنا ما شهدت، فاستُغضِبَ فجعلت

جبیر بن نفیر سے مروی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک دن ہم مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص گزرا اور اس نے کہا کہ کیا مبارک ہیں یہ دونوں آنکھیں، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، واللہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ کاش ہم بھی وہ دیکھتے جو آپ نے دیکھا اور اُن معرکوں میں شریک ہوتے جن

أعجب ما قال إلّا خيراً! ثم أقبل عليه فقال: ما يحمل الرجل على أن يتمنّى محضراً غيّبه الله عنه؟ لا يدري لو شهده كيف يكون فيه؟ والله! لقد حضر رسول الله ﷺ أقوامٌ كبَّهم الله على مناخرهم في جهنم لم يجيبوه ولم يصدقوه! أولا تحمدون الله عزّوجلّ إذ أخرجكم لا تعرفون إلا ربكم، فتصدقون بما جاء به نبيكم ﷺ، [قد كفيتم البلاء بغيركم، والله! لقد بُعث النبيّ ﷺ] على أشد حال بعث عليها نبي قط، فتي فترة وجاهلية، ما يرون أنَّ ديناً أفضل من عبادة الأوثان! فجاءَ بفرقانٍ فرق به بين الحق والباطل، وفرق به بين الوالد وولده، حتى إن كان الرجل ليرى والده أو ولده أو أخاه كافراً، وقد فتح الله قفل قلبه بالإيمان، ويعلم أنّه إن هلك دخل النار، فلا تقرّ عينه

میں آپ شریک ہوئے ہیں۔ اس پر مقدادؓ ناخوش ہوئے، ہمیں تعجب ہوا کہ اس نے تو اچھی ہی بات کہی۔ (یہ ناخوشی کیا معنی) اس کے بعد مقداد رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور انھوں نے کہا: لوگ ایسی باتوں کی تمنا کیوں کرتے ہیں جن سے اللہ نے ان کو غائب کردیا ہے، کیا معلوم کہ اگر ان حالات میں ہوتے تو کیا کرتے۔ واللہ رسول اللہ ﷺ کو ایسے لوگوں نے بھی دیکھا جنھیں خدا نے منھ کے بل جہنم میں جھونک دیا، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بات نہ مانی، ان کی تصدیق نہ کی اور اللہ عزوجل کی حمد نہ کی۔ تم کو اللہ نے ایسے حالات میں پیدا کیا ہے کہ تم اپنے پروردگار کے سوا کسی اور کو جانتے ہی نہیں ہو۔ رسول اللہ ﷺ جو پیغام لائے تھے، اس کی تصدیق کرتے ہو، اچھا ہی ہوا کہ تم ان امتحانوں سے بچ گئے جو دوسروں نے جھیل لیے۔ واللہ، نبی ﷺ بہت ہی سخت حالات میں مبعوث ہوئے تھے، کوئی نبی دنیا میں نہ آیا تھا، ایسی شدید جاہلیت تھی کہ لوگ بت پرستی سے بہتر کسی دین کے قائل ہی نہ ہوتے تھے۔ ان حالات میں رسول اللہ ایک فرقان لے کر آئے جس کے ذریعہ آپ نے حق و باطل کے مابین فرق کردیا، باپ اور بیٹے کے مابین فرق کردیا، حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے باپ کو، بیٹے کو اور

وهو يعلم أنَّ حبيبه في النار وأنّها للتي قال الله عزّ وجلّ: ﴿والّذين يقولون ربّنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا قرّة أعين﴾. [الفرقان:٧٤]

(صحيح)

اپنے بھائی کو حالت کفر میں دیکھتا تھا، حالانکہ خود اس کے دل کا قفل ایمان کی وجہ سے کھل چکا ہوتا تھا اور جانتا تھا کہ (اس کا عزیز) مرگیا تو جہنم میں جائے گا۔ اس منظر سے کسی آدمی کی آنکھوں میں ٹھنڈک نہیں آتی تھی اور یہی وہ بات ہے جس کیلیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔''

۴۰- باب مَن دعا لصاحبه أن أكثِر ماله وولده

کسی دوست کے لیے مال واولاد میں کثرت کی دعا

٦٥. عن أنس قال: دخلت على النبي ﷺ يوماً، وما هو إلّا أنا وأمي وأم حرام خالتي، إذ دخل علينا فقال لنا: ألا أصلي بكم؟ وذاك في غير وقت صلاة فقال رجل من القوم: فأين جعل أنساً منه؟ فقال: جعله عن يمينه ثم صلى بنا، ثم دعا لنا - أهل البيت - بكل خير من خير الدنيا والآخرة، فقالت أمي: يا رسول الله! خويدمُك ادع الله له، فدعا لي بكل خير، كان في آخر دعائه أن قال:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے بیان کیا: ایک دن نبی ﷺ کی خدمت میں میں، میری والدہ اور میری خالہ اُمّ حرام حاضر ہوئے۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں نماز نہ پڑھاؤں، حالانکہ یہ کسی نماز کا وقت نہ تھا۔ کسی نے کہا اور انس کو کہاں کھڑا کیا: کہا کہ دائیں طرف، پھر ہم سب کو نماز پڑھائی اور ہمارے لیے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کے لیے دعا کی۔ میری والدہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا یہ ادنیٰ خادم ہے انس، اس کو دعا دیجئے۔ آپ نے اس پر میرے لیے ہر طرح بھلائی کی دعا فرمائی اور آخر دعا میں فرمایا: اے اللہ! اس

اللهم أكثر ماله وولده وبارك له. (صحيح)

کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت دے اور اس کو برکت عطا فرما۔

۴۱-باب الوالدات رحيمات

مائیں رحم دل ہوتی ہیں

٦٦. عن أنس بن مالك: جاءت امرأة إلى عائشة رضي الله عنها فأعطها عائشة ثلاث تمرات، فأعطت كل صبي لها تمرة، وأمسكت لنفسها تمرة، فأكل الصبيان التمرتين ونظرا إلى أمهما، فعمدت إلى التمرة فشقتها فأعطت كل صبي نصف تمرة، فجاء النبي ﷺ فأخبرته عائشة فقال: وما يعجبك من ذلك؟ لقد رحمها الله برحمتها صبيها. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے تین کھجوریں عطا کیں، اُس نے اپنے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری اپنے لیے رکھ لی۔ بچوں نے کھجوریں کھالیں اور اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے، اُس نے تیسری کھجور کو دو ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا دونوں بچوں کو دے دیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے یہ قصہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا، کیونکہ اُس نے اپنے دونوں بچوں پر رحم کیا۔

۴۲-باب قُبلة الصبيان

بچوں کا بوسہ لینا

٦٧. عن عائشة رضي الله عنها قالت: جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: أتقبلون صبيانكم؟! فـ[والله] ما نقبلهم! فقال النبي ﷺ: أو أملك لك أن نزع الله من قلبك

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا کہ کیا آپ لوگ اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہیں، ہم لوگ تو بوسہ نہیں لیتے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہے تو

الرحمة؟!. (صحيح)

٦٨. عن أبي هريرة قال: قبّل رسول الله ﷺ حسن بن علي، وعنده الأقرع بن حابس التميمي جالس، فقال الأقرع: إنّ لي عشرة من الولد ما قبّلت منهم أحداً! فنظر إليه رسول الله ﷺ ثمّ قال: من لا يَرحم لا يُرحم. (صحيح)

میں کیا کروں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی کا بوسہ لیا، اس وقت آپ کے پاس الاقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

۴۳-باب أدب الوالد وبرّه لولده

باپ کی طرف سے ادب آموزی اور اولاد سے حسنِ سلوک

٦٩. عن النُعمان بن البشير، أنّ أباه انطلق به إلى رسول الله ﷺ يحمله فقال: يا رسول الله! إنّي أشهدك أنّي قد نحلت النعمان كذا وكذا، فقال: أكلَّ ولدِك نحلت؟ قال: لا، قال: فأشهد غيري، ثم قال: أليس يسرّك أن يكونوا في البرّ سواء؟ قال: بلى. قال: فلا إذا.

(صحيح)

نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ اُن کے والد انھیں گود میں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے نعمان کو یہ یہ چیزیں دے دیں، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے سارے بچوں کو دیا ہے۔ عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر کسی اور کو گواہ بناؤ۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تمھیں یہ پسند نہیں ہے کہ تمہارے سارے بچے تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کرنے میں برابر ہوں، عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: تو پھر ایسا نہ کرو۔

۴۴-باب من لا يَرحَم لايُرحَم

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۷۰. عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ قال: مَن لا يَرحم لا يُرحَم. (صحيح بما بعده)

ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا، اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۷۱. عن جرير بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: لا يرحم الله من لا يرحم الناس، (وفي طريق أخرى بلفظ: من لا يرحم الناس لا يرحمه الله). (صحيح)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر اللہ رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ دوسری سند سے ان ہی جریر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا۔

۷۲. عن أبي عثمان، أن عمر رضي الله عنه استعمل رجلًا فقال العامل: إنَّ لي كذا وكذا من الولد، ما قبلت واحداً منهم! فزعم عمر، أو قال عمر: إن الله عزَّ وجلَّ لا يرحم من عباده إلّا أبرَّهم. (حسن الاسناد)

ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عامل مقرر کیا، اُس نے کہا کہ میرے اتنے لڑکے ہیں، میں نے کسی کا بوسہ نہیں لیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے خیال کیا یا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے صرف ان ہی پر رحم فرماتا ہے جو سب سے بہتر سلوک کرتا ہو۔

۴۵-باب الرحمة مائة جزء

رحمت کے سو حصے ہیں

۷۳. عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: جعل الله عزّ وجلّ الرحمةَ مائة جزء، فأمسك عنده تسعة

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے، ننانوے حصے تو رکھ لیے اور

وتسعين، وأنزل في الأرض جزءاً واحداً، فمن ذلك الجزء يتراحم الخلق، حتى ترفع الفرس حافرها عن ولدها خشية أن تصيبه. (صحيح)

صرف ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا۔ اسی کی بنا پر لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، یہاں تک کہ گھوڑی اپنے کھر کو اٹھالیتی ہے کہ اس کے بچے پر نہ پڑ جائے۔

۴۶- باب الوصاة بالجار

ہمسایہ کے متعلق تاکید

۷٤. عن عائشة رضي الله عنها، عن النبيّ ﷺ قال: ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنّه سيورّثه. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ ہمسایہ کو وارث قرار دیں گے۔

۷٥. عن أبي شُريح الخُزاعي، عن النبي ﷺ قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن إلى جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت. (صحيح)

ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ پر احسان کرے، جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات بولے ورنہ چپ رہے۔

۴۷- باب حق الجار

ہمسایہ کا حق

۷٦. عن المِقداد بن الأسود قال: سأل رسول الله ﷺ أصحابه عن الزنى؟ قالوا:

مقداد بن الاسود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے زنا کے متعلق سوال کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ حرام

حرام، حرّمه الله ورسوله، فقال: لأن يزني الرجل بعشر نسوة، أيسر عليه من أن يزني بامرأة جاره. (صحيح)

ہے، اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا دس عورتوں سے زنا کرنا اس سے کمتر ہے کہ اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۸- باب يبدأ بالجار

(بھلائی کی) ہمسایہ سے ابتدا کرنا

۷۷. عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: مازال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورّثه. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریلؑ مجھے ہمسایہ کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ ہمسایہ کو وارث قرار دیں گے۔

۷۸. عن عبد الله بن عمرو، أنه ذبحت له شاة، فجعل يقول لغلامه: أهديت لجارنا اليهودي؟ أهديت لجارنا اليهودي؟ سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک بکری ذبح کی تو اپنے غلام سے کہنے لگے: ہمسایہ یہودی کو گوشت دیا، ہمسایہ یہودی کو دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جبریل مجھے ہمسایہ کے متعلق مسلسل تاکید کرتے رہے، حتیٰ کہ میں نے یہ گمان کیا، شاید وہ ہمسایہ کو وارث قرار دیں گے۔

۴۹- باب يُهدى إلى أقربهم باباً

اُسے ہدیہ دینا چاہیے جس کا دروازہ قریب تر ہو

۷۹. عن عائشة قالت: قلت يا رسول الله! إنّ لي جارين، فإلى أيهما أهدى؟ قال: إلى

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرے دو ہمسائے ہیں، ان میں سے کسے ہدیہ بھیجوں۔

أقربهما منكِ باباً. (صحيح)

آپ نے فرمایا: جس کا دروازہ قریب تر ہو۔

۵۰- باب الأدنى فالأدنى من الجيران

ہمسایوں میں قریب سے قریب تر (کا لحاظ رکھا جائے)

٨٠. عن الحسن أنه سئل عن الجار؟ فقال: أربعين داراً أمامه وأربعين خلفه وأربعين عن يمينه وأربعين عن يساره.

(حسن الاسناد)

حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اُن سے ہمسایہ کے متعلق سوال کیا گیا تو کہا: چالیس گھر (اپنے گھر کے) آگے، چالیس گھر پیچھے، چالیس گھر دائیں اور چالیس گھر بائیں۔

۵۱- باب من أغلق الباب على الجار

ہمسایہ کے مقابلہ میں دروازہ بند رکھا

٨١. عن ابن عمر قال: لقد أتى علينا زمان - أو قال: حين - وما أحد أحق بديناره ودرهمه من أخيه المسلم، ثم الآن الدينار والدرهم أحب إلى أحدنا من أخيه المسلم، سمعت رسول الله ﷺ يقول: كم من جارٍ متعلق بجاره يوم القيامة، يقول: يا ربّ! هذا أغلق بابه دوني، فمنع معروفه.

(حسن لغيره)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک زمانہ یا یہ فرمایا کہ ایک وقت ہم پر وہ بھی آیا تھا کہ اس وقت ایک شخص اپنے درہم و دینار کا حق دار اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ کسی اور کو نہ سمجھتا تھا۔ اب وہ وقت آ گیا کہ درہم و دینار ہمارے نزدیک مسلمان بھائی سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہت سے لوگ قیامت کے دن اپنے ہمسایہ سے لٹکے رہیں گے، ہمسایہ کہے گا کہ اے پروردگار! اس شخص نے میرے مقابلہ میں اپنا دروازہ بند رکھا تھا اور مجھے اپنے رواجی حسنِ سلوک سے محروم کر دیا کرتا تھا۔

۵۲-باب لا یشبع دون جاره

ہمسایہ کو چھوڑ کر پیٹ بھر کھانا

۸۲. عن عبد الله بن المساور قال: سمعت ابن عباس یخبر ابن الزبیر یقول: سمعت النبی ﷺ یقول: لیس المؤمن الذی یشبع وجاره جائع. (صحیح)

عبداللہ بن مساور کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور ہمسایہ بھوکا ہو۔

۵۳-باب یکثر ماء المرق فیقسم فی الجیران

شوربے میں پانی بڑھا کر ہمسایہ میں تقسیم کردے

۸۳. عن أبی ذرّ قال: أوصانی خلیلی ﷺ بثلاث: اسمعْ وأطِعْ ولو لعبد مجدّع الأطراف. وإذا صنعت مَرَقةً فأكثر ماءَها ثم انظر أهلَ بيت من جيرانك فأصبهم منه بمعروف. وَصَلِّ الصلاةَ لوقتها فإن وجدتَ الإمام قد صلّى، فقد أحرزت صلاتك وإلا فهي نافلة.

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست ﷺ نے مجھے تین باتوں کی ہدایت فرمائی ہے، بات سنوں اور اطاعت کروں، اگرچہ کان کٹے غلام ہی کی بات ہو۔ جب شوربہ پکاؤں تو اس میں پانی زیادہ کرکے اپنے ہمسایہ گھروں کو دیکھ لوں اور ان کو دے دوں اور نماز پڑھ لوں اپنے وقت پر اور اس کے بعد اگر دیکھو کہ امام نماز پڑھا رہا ہے، پھر یا تو اپنی نماز پر قائم رہو اور پچھلی نماز تمہاری نفل نماز ہو جائے گی۔

(وفی روایة بلفظ: یا أباذر! إذا طبخت مرقةً فأكثر ماءَ المرقة، وتعاهد جیرانك، أو اقسم فی جیرانك). (صحیح)

ایک دوسری روایت میں ہے: اے ابوذر! جب شوربہ پکاؤ تو شوربہ کا پانی زیادہ کرکے اپنے ہمسایوں کو دے دو یا اپنے ہمسایوں کو تقسیم کردو۔

۵۴- باب خير الجيران

بہترین ہمسایہ

٨٤. عن عبدالله بن عمرو بن العاص عن رسول الله ﷺ أنه قال: خير الأصحاب عند الله تعالى خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بہترین ساتھی اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو اور بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے لیے بہتر ہو۔

۵۵- باب الجار الصالح

نیک ہمسایہ

٨٥. عن نافع بن عبد الحارث، عن النبي ﷺ قال: من سعادة المرء المسلم: المسكن الواسع والجار الصالح والمركب الهنيء. (صحيح لغيره)

نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان کی خوش بختیوں میں سے ہے، وسیع مکان، نیک ہمسایہ اور پسندیدہ سواری۔

٥٦- باب الجار السوء

برا ہمسایہ

٨٦. عن أبي هريرة قال: كان من دعاء النبيّ ﷺ: اللهم إنّي أعوذ بك من جار السوء. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے ہمسایہ سے۔

٨٧. عن أبي موسى: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتى يقتل الرجل جاره وأخاه وأباه. (حسن)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک کہ لوگ اپنے ہمسایوں، اپنے بھائیوں اور اپنے باپ کو قتل نہ کرنے لگیں۔

۵۷- باب لا یؤذی جاره

ہمسایہ کو دُکھ نہیں دینا چاہیے

۸۸. عن أبی هریرة قال: قیل للنبی ﷺ: یا رسول الله! إنَّ فلانة تقوم اللیل وتصوم النهار وتفعل وتصدق وتؤذی جیرانها بلسانها؟ فقال رسول الله ﷺ: لا خیر فیها، هی من أهل النار. قالوا: وفلانة تصلی المکتوبة وتصدّق بأثوار ولا تؤذی أحداً؟ فقال رسول الله ﷺ: هی من أهل الجنة.

(صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! فلاں عورت ساری رات نمازیں پڑھتی ہے، دن کو روزے رکھتی ہے، عمل کرتی ہے، صدقہ دیتی ہے اور اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے دکھ پہنچاتی ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں، وہ جہنمیوں میں سے ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: فلاں عورت فرض نمازیں پڑھتی ہے، پنیر کا صدقہ بھی دیتی ہے اور کسی کو دُکھ نہیں پہنچاتی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جنتیوں میں سے ہے۔

۸۹. عن أبی هریرة، أن رسول الله ﷺ قال: لا یدخل الجنة من لا یأمن جاره بوائقه.

(صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی چیرہ دستیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

۵۸-باب لا تحقرنَّ جارة لجارتها ولو فِرسِن شاة

کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کی ذرّہ برابر تحقیر نہ کرے

۹۰. عن عمرو بن معاذ الأشهلی، عن جدته أنها قالت: قال لی رسول الله ﷺ: یا نساء المؤمنات! لا تحقرن امرأةٌ منکن لجارتها ولو کراع

عمرو بن معاذ الاشہلی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کی تحقیر نہ کرے، چاہے وہ بکری کے

شاة محرق. (صحيح بما بعده)

جلے ہوئے پائے ہی کے سلسلہ میں ہو۔

٩١. عن أبي هريرة: قال النبيّ ﷺ: يا نساء المسلمات يا نساء المسلمات! لا تحقرنّ جارة لجارتها ولو فرسِن شاة. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کی تحقیر نہ کرو، چاہے بکری کے کھر کے بارے میں ہو۔

٥٩-باب شكاية الجار

ہمسایہ کی شکایت

٩٢. عن أبي هريرة قال: قال رجل: يا رسول الله! إنّ لي جاراً يؤذيني، فقال: انطلق فأخرج متاعك إلى الطريق. فانطلق فأخرج متاعه، فاجتمع الناس عليه، فقالوا: ما شأنك؟ قال: لي جار يؤذيني، فذكرت للنّبي ﷺ فقال: انطلق فأخرج متاعك إلى الطريق فجعلوا يقولون: اللّهم العنه، اللهم أخزه، فبلغه فأتاه فقال: ارجع إلى منزلك، فوالله! لا أوذيك. (حسن صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا ایک ہمسایہ ہے جو مجھے دکھ پہنچاتا ہے، آپ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستہ پر رکھ دو، وہ گیا اور اس نے سامان نکال کر راستہ پر رکھ دیا۔ اب لوگ وہاں جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے: یہ کیا ہوا، اُس نے کہا کہ میرا ہمسایہ مجھے دکھ پہنچاتا ہے۔ میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان نکال کر راستہ پر رکھ دو۔ اب لوگ کہنے لگے: اُس ہمسایہ پر خدا کی لعنت، خدا اُسے رسوا کرے۔ یہ بات ہمسایہ تک پہنچی، وہ آیا اور اُس نے کہا: اپنے گھر میں جاؤ، خدا کی قسم اب کبھی دکھ نہ پہنچاؤں گا۔

٩٣. عن أبي جُحيفة قال: شكا رجل إلى النبي ﷺ جاره، فقال: احمل متاعك

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے اپنے ہمسایہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: اپنا سامان اٹھاؤ

فضعه على الطريق فمن مر به يلعنه. فجعل كل من مرَّ به يلعنه، فجاء إلى النبي ﷺ فقال: ما لقيتَ من الناس؟ فقال: إن لعنة الله فوق لعنتهم. ثم قال للذى شكا: كُفيتَ أو نحوه. (حسن صحيح)

اور راستہ پر رکھ دو، اب جو شخص وہاں سے گزرتا اس ہمسایہ پر لعنت کرتا۔ وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: یہ تو تجھے انسانوں سے ملا اور خدا کی طرف سے لعنت، انسانوں کی لعنت سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد شکایت کرنے والے سے فرمایا: تمہارا بدلہ ہوگیا یا اسی قسم کا کوئی جملہ فرمایا۔

٦٠-باب مَن آذى جاره حتى يخرج

ہمسایہ کو اتنا ستایا کہ وہ گھر چھوڑ کر بھاگ گیا

٩٤. عن أبى عامر الحِمصى قال: كان ثوبان يقول: ما من رجلين يتصارمان فوق ثلاثة أيام، فيهلك أحدهما، فماتا وهما على ذلك من المصارمة إلا هلكا جميعاً وما من جار يظلم جارَه ويقهره حتى يحمله ذلك على أن يخرج من منزله إلا هلك. (صحيح الاسناد)

ابوعامر حمصی بیان کرتے ہیں کہ ثوبان رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جب کبھی دو آدمی ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ رکھیں تو اُن میں سے ایک برباد ہوجاتا ہے اور اگر دونوں اسی حالت مقاطعہ میں مر گئے تو دونوں ہی ہلاک ہوئے اور کوئی شخص اپنے ہمسایہ پر ظلم و چیرہ دستی کرتا ہے اتنا کہ ہمسایہ گھر چھوڑ کر بھاگ جائے تو ایسا شخص ہلاک ہوجاتا ہے۔

٦١-باب جار اليهودى

یہودی ہمسایہ

٩٥. عن مجاهد قال: كنت عند عبد الله بن عمرو و غُلامه يسلخ شاة، فقال: يا غلام! إذا فرغتَ فابدأ بجارنا

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پاس تھا اور اُن کا غلام بکری کی کھال اُتار رہا تھا، انھوں نے کہا کہ لڑکے! جب اس کام سے فارغ ہوجانا تو سب سے پہلے گوشت ہمارے

اليهودی، فقال رجل من القوم: اليهودیُّ أصلحك الله؟ قال: سمعت النبیّ ﷺ يوصی بالجار، حتى خشينا أو رؤينا أنّه سيورثه. (صحيح).

ہمسایہ یہودی کو دینا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہودی کو، اللہ آپ کا بھلا کرے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ہمسایہ کے بارے میں اتنی تاکید فرماتے تھے کہ ہم ڈرے یا کہا کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

٦٢-باب الكرم

کرم (اعزاز وامتیاز)

٩٦. عن أبی هريرة قال: سئل رسول الله ﷺ: أی الناس أكرم؟ قال: أكرمهم عند الله أتقاهم. قالوا: ليس عن هذا نسألك، قال: فأكرم الناس (وفی رواية: إنه الكريم ابن الكريم ابن الكريم) يوسف نبی الله ابن نبی الله ابن خليل الله. قالوا: ليس عن ذلك نسألك، قال: فعن معاذن العرب تسألونی؟. قالوا: نعم، قال: فخياركم فی الجاهلية خياركم فی الإسلام إذا فقهوا. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اکرم ترین کون شخص ہے؟ فرمایا: اکرم ترین اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: سوال یہ نہیں ہے، فرمایا: اکرم ترین حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خود نبی ہیں، نبی اللہ کے فرزند اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم یہ بھی نہیں پوچھتے، فرمایا: تو کیا تم عرب کی کانوں سے متعلق پوچھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: جو تم میں سے جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ دین میں سوجھ بوجھ بھی حاصل کرلیں۔

٦٣-باب الإحسان إلى البرّ والفاجر

نیکوکار اور بدکار، دونوں کے ساتھ احسان کرو

٩٧. عن محمد بن علی (ابن

محمد بن علی بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ

الحَنَفِيّة): ﴿هل جزاء الإحسان إلا الإحسان﴾ [الرحمن: ٦٠] قال: هي مسجّلة للبرّ والفاجر. (حسن الاسناد)

قرآن کا حکم: هل جزاء الإحسان إلا الإحسان (کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا بھی ہوسکتا ہے؟) ایک ضابطہ ہے نیکوکار کے لیے بھی اور بدکار کے لیے بھی۔

٦٤-باب فضل من يعول يتيماً

یتیم کی پرورش کرنے والے کی فضیلت

٩٨. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ: الساعي على الأرملة والمساكين كالمجاهدين في سبيل الله وكالذي يصوم النهار ويقوم الليل. (صحيح).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوہ اور مساکین کی خدمت کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے برابر ہے یا اس کے برابر ہے جو تمام دن روزے رکھے اور ساری رات نمازیں پڑھا کرے۔

٦٥-باب فضل من يعول يتيماً له

اپنے یتیم کا بار اُٹھانے کی فضیلت

٩٩. عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: جاءتني امرأة معها ابنتان لها، فسألتني فلم تجد عندي إلا تمرة واحدة فأعطيتها، فقسمتها بين ابنتيها ثم قامت، فخرجت فدخل النبي ﷺ فحدثته، فقال: من بلي من هذه البنات شيئاً فأحسن إليهن كنّ له ستراً من النار. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت میرے پاس آئی، اُس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، مجھ سے اُس نے سوال کیا: میرے پاس سے اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ مل سکا، میں نے اسے کھجور دے دی۔ اس نے دو ٹکڑے کرکے اپنی بچیوں کو دیا۔ اس کے بعد اٹھی اور چلی گئی، پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اُن سے یہ قصہ بیان کیا، فرمایا: جو ذرا بھی ان بچیوں کے بارے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا اور اُن کے ساتھ احسان کرے گا۔ یہ بچیاں اس کیلیے بمقابلہ جہنم ایک حجاب بن جائیں گی۔

٦٦-باب فضل من يعول يتيماً بين أبويه

یتیم کے اخراجات برداشت کرنے کی فضیلت

١٠٠. عن أمّ سعيد بنت مُرّة الفهری عن أبيها عن النبی ﷺ قال: أنا وكافل اليتيم فی الجنة كهاتين أو كهذه من هذه، شك سفيان فی الوسطى والتی تلی الإبهام. (صحيح)

اُمّ سعید بنت مرۃ الفہری اپنے والد سے اور ان کے والد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح، یا یوں ہوں گے (سفیان کا شک) اس کے بعد آپ نے بیچلی انگلی اور شہادت کی انگلی (سے اشارہ فرمایا)۔

١٠١. عن سهل بن سعد عن النبی ﷺ قال: أنا وكافل اليتيم فی الجنّة هكذا، وقال باصبعيه السبابة والوسطى. (صحيح)

سہل بن سعد نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں اور یتیم کا کفیل جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگشت شہادت اور بیچلی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

١٠٢. عن أبی بكر بن حفص: أنَّ عبد الله كان لا يأكل طعاماً إلا وعلى خِوانه يتيم. (صحيح الاسناد)

ابوبکر بن حفص روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے دسترخوان پر کسی یتیم کو ساتھ لیے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

٦٧-كن لليتيم كالأب الرحيم

یتیم کیلیے رحم دل باپ کی طرح بن جاؤ

١٠٣. عن عبدالرحمن بن أبزى قال: قال داود: كن لليتيم كالأب الرحيم واعلم أنّك كما تزرع كذلك تحصد، ما أقبح الفقر بعد الغنى! وأكثر من ذلك

عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے کہ داوٗد نے فرمایا: یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح بن جاؤ اور یہ جان لو کہ جیسا بوؤ گے ویسا ہی کاٹو گے۔ مرفہ الحالی کے بعد مفلسی کیسی بری چیز ہے اور اس سے بھی زیادہ بلکہ

أو أقبح من ذلك الضلالة بعد الهدى وإذا وعدت صاحبك فأنجز له ما وعدته، فإن لا تفعل يورث بينك وبينه عداوة، وتعوذ بالله من صاحب إن ذكرتَ لم يعنك وإن نَسيتَ لم يُذكّركَ. (صحيح الاسناد)

اس سے بھی بڑی چیز ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ جب کسی ساتھی سے وعدہ کرو تو پورا کرو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو اس کے اور تمہارے درمیان عداوت ہو جائے گی اور ایسے دوست سے خدا کی پناہ مانگو جسے تم یاد کرو تو تمہاری مدد نہ کرے اور جب بھول جاؤ تو تمہیں یاد نہ کرے۔

۱۰۴. عن أسماء بن عُبيد قال: قلت لابن سيرين: عندي يتيم، قال: اصنع به ما تصنع بولدك اضربه ما تضرب ولدك. (صحيح الاسناد)

اسماء بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین سے اس یتیم سے متعلق پوچھا جو میری کفالت میں تھا۔ انھوں نے فرمایا: اپنی اولاد جیسا برتاؤ اس کے ساتھ کرو اور جس طرح اپنی اولاد کو تنبیہ کرتے ہو اسے بھی کرو۔

٦٨-باب أدب اليتيم

یتیم کی تادیب

۱۰۵. عن شُميسة العتكية قالت: ذكر أدب اليتيم عند عائشة رضى الله عنها فقالت: إنّى لأضرب اليتيم حتى ينبسط. (صحيح الاسناد)

شمیسہ العتکیہ کہتی ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یتیم کی تادیب کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا کہ میں یتیم کو مارتی ہوں کہ لوٹ جاتا ہے۔

٦٩-باب فضل من مات له الولد

جس کا بچہ مر گیا ہو

۱۰٦. عن أبى هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: لا يموت لأحد من المسلمين ثلاثة من الولد، فتمسه النار، إلا تحلة القسم. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں تو جہنم کی آگ اُسے نہیں چھو سکتی، بجز قسم کھانے والے کی قسم کے برابر۔

۱۰۷. عن أبي هريرة، أنّ امرأة أتت النبي ﷺ بصبي، فقالت: ادع [الله] له، فقد دفنت ثلاثة، فقال: احتظرتِ بحظار شديد من النار. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے لیے دعا فرمائیں، میں تین بچوں کو دفن کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: جہنم کے سامنے تو نے مضبوط دیوار بنا دی ہے۔

۱۰۸. عن خالد العَبسي قال: مات ابن لي فوجدت عليه وجداً شديداً، فقلت: يا أباهريرة! ما سمعت من النبي ﷺ شيئاً تسخى به أنفسنا عن موتانا؟ قال: سمعت من النبي ﷺ يقول: صغاركم دعاميص الجنّة. (صحيح)

خالد العبسی کہتے ہیں کہ میرا ایک لڑکا مر گیا، مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا تو میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے دلوں کو مردوں کے غم سے تسلی دے سکیں۔ کہا: میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ نے فرمایا: تمہارے چھوٹے بچے جنت کی تتلیاں ہیں۔

۱۰۹. عن جابر بن عبدالله قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من مات له ثلاثة من الولد، فاحتسبهم دخل الجنة. قلنا: يا رسول الله! واثنان؟ قال: واثنان، قلت لجابر: والله! أرى لو قلتم واحد لقال. قال: وأنا أظنه، والله! (حسن)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں: جس کے تین بچے مر جائیں اور صبر کرے وہ جنت میں جائے گا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! اور دو بچے، فرمایا: اور دو بچے بھی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے جابر سے کہا کہ اللہ کی قسم! اگر آپ لوگ ایک بچہ کہتے تو آپ ایک بچہ بھی فرما دیتے۔ جابر نے کہا: واللہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

۱۱۰. عن أبي هريرة: جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله! إنا لا نقدر عليك في مجلسك، فواعدنا يوماً نأتك فيه، فقال: موعدكنّ بيت فلان. فجاء هنّ لذلك الوعد وكان فيما حدّثهن: ما منكن امرأة، يموت لها ثلاثة من الولد فتحتسبهم، إلا دخلت الجنة، فقالت امرأة: واثنان؟ قال: واثنان. كان سهيل يتشدّد في الحديث في الحفظ، ولم يكن أحد يكتب عنده. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی مجلس میں ہم لوگ تو حاضر ہو نہیں سکتے، اس لیے ہمارے واسطے الگ دن مقرر فرما دیں، تاکہ اس دن ہم لوگ آپ کے پاس آجائیں، فرمایا: فلاں کے گھر، فلاں وقت۔ اس وقت آپ ان عورتوں کے ہاں گئے اور آپ نے ان کو جو کچھ ہدایت فرمائی اس میں ایک یہ بات بھی تھی، آپ نے فرمایا: تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو جنت میں جائے گی۔ ایک عورت نے کہا: اور دو بچے یا رسول اللہ؟ فرمایا: اور دو بچے بھی۔ اس روایت میں سہیل ہیں یہ بڑی سختی سے حدیثیں یاد کرتے تھے، کوئی اُن کے سامنے لکھنے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔

۱۱۱. عن أم سُليم قالت: كنت عند النبي ﷺ فقال: يا أم سُليم! ما من مُسلمين يموت لهما ثلاثة أولاد، إلا أدخلهما الله الجنة بفضل رحمته إياهم، قلت: واثنان؟ قال: واثنان. (صحيح)

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھی کہ آپ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں وہ اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے۔ ان پر اللہ کی رحمت و فضل کی وجہ سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اور دو بچے، فرمایا اور دو بچے بھی۔

۱۱۲. عن صَعصَعة بن

صعصعہ بن معاویہ نے بیان کیا کہ اُن

معاوية أنّه لقي أباذر متوشحاً قربة، قال: مالك من الولد يا أباذر؟ قال: ألا أحدثك؟ قلت: بلى، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من مسلم يموت له ثلاثة من الولد لم يبلغوا الحنث إلا أدخله الله الجنة بفضل رحمته إياهم. وما من رجل أعتق مسلماً إلا جعل الله عزوجل كل عضو منه، فكاكه لكل عضو منه. (صحيح)

سے ابوذرؓ سے ملاقات ہوئی، وہ ایک مشکیزہ حمائل کیے ہوئے تھے۔ صعصعہ نے کہا: ابوذر آپ کو بچے سے کیا کام، کہا تم سے حدیث نہ بیان کردوں، کہا ضرور بیان کیجئے۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس مسلمان کے تین ایسے لڑکے مرگئے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے، ان بچوں پر اپنی رحمت وفضل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت میں جگہ دے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم سے نجات دے گا۔

١١٣. عن أنس بن مالك، عن النبي ﷺ قال: من مات له ثلاثة لم يبلغوا الحنث، أدخله الله وإياهم بفضل رحمته الجنّة. (صحيح)

انس بن مالک نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس کے تین لڑکے ایسے مرگئے جو ابھی بالغ نہ ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت وفضل کی وجہ سے اس شخص کو بھی جنت میں داخل کردے گا۔

٧٠-باب من مات له سِقط

جس کسی کا حمل ساقط ہوجائے

١١٤. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: قال رسول الله ﷺ: أيّكم مال وارثه أحبّ إليه من ماله؟ قالوا: يا رسول الله! ما منّا أحد إلا ماله أحبّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ عزیز ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی نہیں جسے اپنا مال اپنے وارث کے

إليه من مال وارثه، فقال رسول الله ﷺ: اعلموا أنه ليس منكم أحد إلا مال وارثه أحب إليه من ماله، مالك ما قدمت ومال وارثك ما أخرت. (صحيح)

مال سے زیادہ عزیز نہ ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں جس کو اپنا مال وارث کے مال سے زیادہ عزیز نہ ہو، تمہارا اپنا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا ہو اور تمہارے وارث کا مال وہ ہے جو تم نے آئندہ کے لیے اٹھا رکھا ہو۔

۱۱۵۔ قال: وقال رسول الله ﷺ: ما تعدون فيكم الرقوب؟ قالوا: الرقوب: الذى لا يولد له، قال: لا، ولكن الرقوب: الذى لم يقدم من ولده شيئاً. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بانجھ تم کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: بانجھ وہ ہے جس کے کوئی اولاد نہ ہوتی ہو۔ فرمایا: بانجھ وہ ہے جس نے اپنی کسی اولاد کو آگے نہ بھیجا ہو۔

۱۱۶۔ قال: وقال رسول الله ﷺ: ما تعدون فيكم الصرعة؟ قالوا: هو الذى لا تصرعه الرجال، فقال: لا، ولكن الصرعة الذى يملك نفسه عند الغضب. (صحيح)

کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ شخص جسے کوئی زیر نہ کر سکے، آپ نے فرمایا: نہیں، پہلوان وہ ہے جو غضب کی حالت میں اپنے آپ کو سنبھالے رہے۔

۷۱-باب حُسن المَلكة

۷۱۔ حسن ملکہ

۱۱۷۔ عن عبدالله [هو ابن مسعود] عن النبى ﷺ قال: أجيبوا الداعى ولا تردوا الهدية ولا تضربوا المسلمين. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دعوت دینے والے کی دعوتیں قبول کیا کرو، ہدیہ واپس نہ کرو اور مسلمانوں کو مارا نہ کرو۔

۱۱۸۔ عن علی صلوات الله

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عليه قال: كان آخر كلام النبي ﷺ: الصلاة، الصلاة! اتقوا الله فيما ملكت أيمانكم. (صحيح)

نبی علیہ السلام کی حیات کے آخری کلمات تھے: نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔

۱۱۹. عن أبي الدرداء أنّه كان يقول للناس: نحن أعرف بكم من البياطرة بالدواب قد عرفنا خياركم من شراركم. أما خياركم فالذي يرجى خيره ويؤمن شره. وأما شراركم فالذي لا يرجى خيره ولا يؤمن من شره، ولا يعتق محرره. (صحيح الاسناد موقوفاً وقد صحّ منه مرفوعاً جملة الخيار والشرار دون العتق)

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگوں سے کہا کرتے تھے: ہم تم کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جتنا کہ جانوروں کے ڈاکٹر جانوروں کو پہچانتے ہیں۔ ہم نے تم میں سے اچھوں، بروں کو پہچان لیا۔ تمہارے اچھے وہ ہیں جن سے بھلائی کی اُمید رکھی جائے اور برائی سے مامون رہا جائے اور برے وہ ہیں جن سے بھلائی کی نہ اُمید رکھی جائے نہ برائی سے مامون سمجھا جائے اور جو نہ مکاتب غلام کو آزادی دے۔

٧٢- باب بيع الخادم من الأعراب

خادم کو بدوی کے ہاتھ فروخت کردینا

۱۲۰. عن عمرة أنّ عائشة رضي الله عنها دبّرت أمةً لها، فاشتكت عائشة فسأل بنو أخيها طبيباً من الزّط، فقال: إنكم تخبروني عن امرأة مسحورة سحرتها أمةٌ لها، فأخبرت عائشة، قالت:

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر کیا، اس کے بعد عائشہ کی طبیعت خراب ہوگئی۔ آپ کے بھتیجوں نے ایک زطی طبیب سے مشورہ کیا، اس نے کہا کہ تم لوگ ایک ایسی عورت کے متعلق پوچھ رہے ہو جس پر ان کی لونڈی نے سحر کردیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر کی گئی تو

سحرتيني؟ فقالت: نعم، فقالت: ولم؟! لا تنجبين أبداً، ثم قالت: يبعوها من شر العرب ملكة.

(صحيح الاسناد)

انھوں نے لونڈی سے پوچھا: اس نے اقرار کیا کہ ہاں سحر کیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور تو مجھے کبھی کیوں اس سحر سے اسے نجات نہیں دیتی ہے، پھر کہا کہ اسے کسی بدخو بدوی کے ہاتھ بیچ دو۔

۷۳-باب العفو عن الخادم

خادم کو معاف کر دینا

۱۲۱. عن أبي أمامة قال: أقبل النبي ﷺ معه غلامان فوهب أحدهما لعلي صلوات الله عليه وقال: لاتضربه فإني نُهيت عن ضرب أهل الصلاة وإني رأيته يصلي منذ أقبلنا. وأعطى أبا ذر غلاماً وقال: استوصِ به معروفاً فأعتقه، فقال: ما فعل؟ قال: أمرتني أن أستوصي به خيراً فأعتقته.

(حسن)

ابوامامہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو غلام لے کر آئے، ایک تو علی کو دے دیا اور کہا: اسے مارنا نہیں، ہمیں نمازی کو مارنے کی ممانعت کی گئی ہے اور میں نے دیکھا کہ جس وقت سے ہم آئے ہیں یہ غلام نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا ابوذر کو دے دیا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ پسندیدہ سلوک کرنا تو انھوں نے آزاد کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا: ابوذر نے کہا: آپ نے حکم دیا تھا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۲۲. عن أنس قال: قدم النبي ﷺ وليس له خادم فأخذ أبوطلحة بيدي، فانطلق بي حتى أدخلني على النبي ﷺ فقال: يا نبي الله! إنَّ أنساً غلامٌ كيس لبيب فليخدمك، قال:

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہ تھا۔ ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لا کر کہا: اے اللہ کے نبی! انس ہوشیار اور سمجھ دار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ انس کا بیان

فخدمته في السفر والحضر، مقدمه المدينة حتى توفي ﷺ، ما قال لي عن شيء صنعتُه: لم صنعت هذا هكذا؟ ولا قال لي لشيء لم أصنعه: ألا صنعت هذا هكذا؟. (صحيح)

ہے کہ پھر میں نے مدینہ میں تشریف آوری سے وفات تک سفر وحضر میں آپ کی خدمت کی، لیکن آپ نے کبھی مجھ سے کسی کام کے کرنے پر یہ نہ کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور نہ کسی کام کے نہ کرنے پر کبھی یہ فرمایا کہ ایسا کیوں نہ کیا۔

۷۴- باب الخادم يذنب

خادم قصور بھی کرتا ہے

۱۲۳. عن لَقيط بن صبرة، قال: انتهيتُ إلى النبي ﷺ، ودفع الراعي في المُراح سخلةً فقال النبي ﷺ: لا تحسِبنَّ - ولم يقل: لا تحسبن - إن لنا غنماً مائة لا نُريد أن تزيد، فإذا جاء الراعي بسخلة ذبحنا مكانها شاة. فكان فيما قال: لا تضرب ظعينتك كضربك أمتك، وإذا استنشقت فبالغ إلا أن تكون صائماً. (صحيح)

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، باڑے میں گڈریے نے ایک بکری کا بچہ چھوڑ دیا تھا، آپ نے فرمایا: چلو جانے دو، یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے پاس سو بکریاں ہیں اور ہم ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتے، پھر جب گڈریا بکری کے بچے کو لے کر آیا تو ہم نے ایک بکری ذبح کر دی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا تھا ان میں سے ایک یہ بات بھی تھی: اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارو جیسے تم اپنی لونڈی کو مارتے ہو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو خوب اچھی طرح ڈالو، البتہ جب روزہ دار ہو تو ایسا نہ کرو۔

۷۵- باب من ختم على خادمه مخافة سوء الظن

مہر لگا کر خادم کے کچھ سپرد کرنا

۱۲٤. عن أبي العالية قال: كنا نؤمر أن نختم على الخادم

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم خادموں کو کوئی چیز حوالہ کرنے سے

وتكيل ونعدها كراهية أن يتعودوا خُلُق سوء أو يظن أحدُنا ظنَّ سوء. (صحيح الاسناد)

پہلے اس پر مہر لگادیں، اس کو ناپ کر اور گن کر چیز حوالہ کریں، تا کہ ان کی عادت بھی خراب نہ ہو اور ہمیں بھی بدگمانی نہ ہو۔

٧٦-باب من عدّ على خادمه مخافة الظن

خادم کو سامان گن کر دینا

١٢٥. عن سلمان قال: إنى لأعدُّ العُراق على خادمي مخافة الظن. (صحيح الاسناد)

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے خادم کو گن کر کوئی چیز حوالہ کرتا ہوں تا کہ بدگمانی کا کوئی موقع نہ رہے۔

٧٧-باب أدب الخادم

خادم کو ادب آموزی

١٢٦. عن يزيد بن عبدالله بن قسيط قال: أرسل عبدالله بن عمر غلاماً له بذهب أو بورق فصرفه فأنظر بالصرف فرجع إليه فجلده جلداً وجيعاً، وقال: اذهب فخذ الذى لى ولا تصرفه. (حسن الاسناد)

یزید بن عبداللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ ایک دفعہ عبداللہ بن عمر نے اپنے غلام کو سونا یا چاندی لے کر بازار بھیجا، اس نے اسے خرچ کرنا شروع کیا۔ اس نے ایک مدت طے کر لی، جب وہ ابن عمر کے پاس لوٹا تو ابن عمر نے اسے دردناک حد تک مارا اور کہا کہ جا میری رقم واپس لا دے، اسے خرچ نہ کر۔

١٢٧. عن أبى مسعود قال: كنت أضرب غلاماً لى فسمعت من خلفى صوتاً: اعلم أبامسعود! للّه أقدرُ عليك منك عليه، فالتفت فإذا هو رسول الله ﷺ، قلت: يا رسول الله! فهو حرٌّ لوجه

ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا، پیٹھ پیچھے سے آواز سنی: ابو مسعود جان لو کہ جتنی قدرت تمہیں اس غلام پر حاصل ہے، اللہ کو تم پر اس سے بھی زیادہ قدرت حاصل ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ غلام اللہ کی رضا

الـلـه، فقال: أما لو لم تفعل لـمستك الـنـار، أو لـلـفـحتك النار. (صحيح)

کے لیے آزاد ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم آزاد نہ کر دیتے تو جہنم تمہیں پالیتی یا شاید لپک لیتی۔

٧٨- باب لا تقل: قبح الله وجهه

یہ کبھی نہ کہو کہ اللہ تیرے چہرے کو داغ دار کرے

١٢٨. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لا تقولوا: قبح الله وجهه. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہرگز نہ کہا کرو کہ اللہ تیرے چہرے کو داغ دار کرے۔

١٢٩. عن أبي هريرة قال: لاتقولن: قبح الله وجهك ووجه من أشبه وجهك، فإن الله عزوجل خلق آدم ﷺ على صورته. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہرگز نہ کہا کرو کہ اللہ تیرے چہرے کو داغ دار کرے اور اس کے چہرے کو بھی جو اس کے مشابہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

٧٩- باب ليجتنب الوجه في الضرب

چہرے پر مت مارو

١٣٠. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: إذا ضرب أحدكم خادمه فليجتنب الوجه. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے تو اس کے چہرے کو بچا کر مارے۔

١٣١. عن جابر قال: مرَّ النبي ﷺ بدابة قد وسم يدخن منخراه، قال النبي ﷺ: لعن الله من فعل هذا

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جانور کے پاس سے گزرے، جس کے تھوتھنے پر دھوئیں کا داغ دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا: جس نے ایسا کیا اس پر اللہ

لاَ يسمنَّ أحد الوجه ولا يضربنَّه. (صحيح)

کی لعنت، نہ کوئی چہرے کو پھلائے اور نہ چہرے پر کبھی مارے۔

٨٠- باب من لطم عبده فليعتقه من غير إيجاب

جو غلام کو طمانچہ مارے اُسے چاہیے کہ آزاد کردے

١٣٢. عن هلال بن يَسَاف قال: كنا نبيع البزَّ في دار سويد بن مُقَرّن، فخرجت جارية فقالت لرجل، فلطمها ذلك الرجل فقال له سويد ابن مُقرن: ألطمتَ وجهها؟! لقد رأيتُني سابع سبعة وما لنا إلا خادم، فلطمها بعضنا، فأمره النبي ﷺ أن يُعتقها. (صحيح)

ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ سوید بن مقرن کے گھر میں ہم پارچہ فروشی کرتے تھے۔ ایک لونڈی نکلی، اس نے ایک شخص سے کچھ کہا، اس شخص نے لونڈی کو طمانچہ ماردیا تو سوید بن مقرن نے کہا: کیا تم نے اس کے منہ پر طمانچہ ماردیا۔ میں نے اپنے آپ کو سات اشخاص میں ایک پایا ہے (یعنی ہم سات آدمی تھے) اور ہمارے پاس ایک ہی خادمہ تھی۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اُسے طمانچہ ماردیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے آزاد کردیا جائے۔

ومن طريق مُعاوية بن سُويد بن مقرن قال: لطمت مولى لنا فقير، فدعاني أبي فقال [له]: اقتص، كنا ولد مقرن سبعة، لنا خادم فلطمها أحدنا، فذكر ذلك للنبي ﷺ فقال: مرهم فليعتقوها. فقيل للنبي ﷺ: ليس لهم خادم غيرها.

ایک دوسری سند سے معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک غریب غلام کو طمانچہ ماردیا، اس پر میرے والد نے مجھے بلایا اور اس سے کہا کہ بدلہ لو۔ ہم لوگ مقرن کے بیٹے سات تھے اور ایک ہی خادمہ تھی۔ ہم میں سے ایک نے اس کو طمانچہ ماردیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا: اُن سے کہہ دو کہ اسے آزاد کردیں، عرض کیا گیا کہ اس کے سوا اُن کے

قال: فليستخدموها، فإذا استغنوا خلوا سبيلها. (صحيح)

پاس کوئی خادم نہیں ہے، فرمایا کہ تو ایسی صورت میں اس سے خدمت لیں اور جب ضرورت نہ رہے تو اُسے آزاد کر دیں۔

عن أبي شُعبة عن سُوید بن مقرن المزني - ورأى رجلاً لطم غلامه - فقال: أما علمتَ أنّ الصورة محرمة؟ رأيتُني وإني سابع سبعة إخوة، على عهد رسول الله ﷺ، مالنا إلا خادم، فلطمه أحدُنا، فأمرنا النبي ﷺ أن نعتقه. (صحيح)

ابوشعبہ سوید بن مقرن المزنی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اپنے غلام کو طمانچہ مار دیا، کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ صورت (انسانی) واجب الاحترام ہے۔ میں سات بھائیوں میں ساتواں تھا، رسول اللہ ﷺ کا زمانہ تھا، ہمارے پاس ایک ہی خادم تھا، ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اُسے آزاد کر دیں۔

۱۳۳. عن زاذان أبي عمر، قال: كنا عند ابن عمر، فدعا بغلام له كان ضربه فكشف عن ظهره، فقال: أيوجعك؟ قال: لا. فأعتقه، ثم رفع عوداً من الأرض فقال: ما لي فيه من الأجر ما يَزِنُ هذا العود؟ فقلت: يا أبا عبد الرحمن! لم تقول هذا؟ قال: سمعت النبي ﷺ يقول - أو قال - : من ضربَ مملوكه حداً لم يأته، أو لطم

ابو عمر زاذان بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے، انھوں نے اپنے غلام کو بلایا جسے انھوں نے مارا تھا، اُس کی پیٹھ کھول کر دیکھی، کہا کہ تمھیں تکلیف ہو رہی ہے۔ اس نے کہا: نہیں، اس کے بعد ابن عمر نے غلام کو آزاد کر دیا اور ایک تنکا زمین سے اٹھایا اور کہا کہ مجھے اس کا اتنا بھی اجر نہیں ملے گا جتنا اس تنکے کا وزن ہے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کو بے

وجهه (وفي لفظ: من لطم عبده أو ضربه حداً لم يأته) فكفارته أن يعتقه. (صحيح)

قصور حد شرعی تک مارے یا اس کے چہرے پر طمانچہ مار دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

٨١- باب قصاص العبد

غلام کا قصاص

١٣٤. عن عمار بن ياسر قال: لا يضرب أحد عبداً له، وهو ظالم له، إلا أقيد منه يوم القيامة. (صحيح الاسناد)

حضرت عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو ظلماً مار پیٹ کرے گا تو قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس سے قصاص لیا جائے گا۔

١٣٥. عن أبي ليلى قال: خرج سلمان فإذا علف دابته يتساقط من الآريّ، فقال لخادمه: لولا أني أخاف القصاص لأوجعتك. (صحيح الاسناد)

ابولیلیٰ نے بیان کیا کہ سلمانؓ سفر پر نکلے، جانور کو چارہ دیتے تھے تو ہودنے سے گرتا رہتا، اس پر اپنے خادم سے کہا: اگر مجھے اس کا ڈر نہ ہوتا کہ قصاص واجب ہوگا تو میں تجھے تکلیف دہ مار مارتا۔

١٣٦. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لتؤدّنّ الحقوق إلى أهلها، حتى يقاد للشاة الجمّاء من الشاة القرناء. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اہل حقوق کے حقوق ضرور ادا کردو، یاد رکھو کہ بن سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

١٣٧. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من ضرب ضرباً (ظلماً) اقتُصَّ منه يوم القيامة. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کو ظالمانہ طور پر مارے گا، قیامت کے دن اُس سے بدلہ لیا جائے گا۔

٨٢- باب اكسوهم مما تلبسون

١٣٨. عن عُبادة بن الوليد بن عُبادة بن الصامت قال: خرجت أنا وأبي نطلب العلم في هذا الحي من الأنصار، قبل أن يهلكوا، فكان أولُ من لقينا أبا اليَسَر، صاحبَ النبيّ ﷺ ومعه غلام له، وعلى أبي اليَسَر بُردة ومعافِري، وعلى غلامه بردة ومعافري، فقلت له: يا عمي! لو أخذت بردة غلامك وأعطيته معافريّك، أو أخذت معافريَّه وأعطيتهُ بردتَك كانت عليك حلَّة وعليه حلَّة! فمسح رأسي وقال: اللهم بارك فيه يا ابن أخي! بصر عَينيّ هاتين، وسمع أذني هاتين، ووعاه قلبي - وأشارَ إلى مناط قلبه - النبي ﷺ يقول: أطعموهم مما تأكلون، وألبسوهم مما تلبسون، وكان أن أعطيتُه من متاع الدنيا أهون عليّ من أن

غلاموں کو ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد دونوں انصار کے قبائل میں قبل اس کے کہ یہ لوگ ختم ہوچکیں، تحصیل علم کے لیے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے جن بزرگ سے ملاقات ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوالیسر تھے، ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ دونوں آقا و نوکر کے لباس ایک ہی سے بردہ (چادر) اور معافری (خاکی نمدہ) تھے۔ میں نے اُن سے کہا: چچا جان! اگر آپ غلام سے چادر لے لیتے اور اپنی معافری اسے دے دیتے یا اس سے معافری لے لیتے اور چادر دے دیتے، تو آپ کا بھی ایک جوڑا ہوجاتا اور غلام کا بھی ایک جوڑا۔ انھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: اللہ برکت دے، بھتیجے! میری دونوں آنکھوں نے دیکھا، ان دونوں کانوں نے سنا اور قلب کی طرف اشارہ کرکے، میرے اس قلب نے یاد رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: غلاموں کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا پہنتے ہو۔ میرے لیے دنیا کی کوئی نعمت اسے دے دینا، اس سے آسان تر

يأخذ من حسناتي يوم القيامة. (صحيح)

ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں سے یہ کچھ لے لے۔

١٣٩. عن جابر بن عبدالله قال: كان النبي ﷺ يوصي بالمملوكين خيراً، ويقول: أطعموهم مما تأكلون، وألبسوهم من لبوسكم، ولا تُعذّبوا خلق الله عزّوجلّ. (صحيح)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلاموں کے بارے میں حسنِ سلوک کی ہدایت فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جیسا کھاؤ، ان کو کھلاؤ اور جیسا پہنو ویسا انھیں پہناؤ اور اللہ عزوجل کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

٨٣- باب سباب العبيد

غلاموں کو گالی دینا

١٤٠. عن المعرور بن سُويد قال: رأيت أباذر وعليه حلّة، وعلى غلامه حلَّة (وفي رواية: وعليه ثوب وعلى غلامه حلَّة)، فقلنا: لو أخذت هذا وأعطيت هذا غيره كانت حلة) فسألناه عن ذلك؟ فقال: إني ساببت رجلًا فشكاني إلى النبي ﷺ، فقال لي النبي ﷺ: أعيَّرته بأمه؟ قلت: نعم، ثم قال: إنَّ إخوانكم خَولُكم، جعلهم الله تحت أيديكم، فمن كان أخوه تحت يديه، فليطعمهُ مما يأكل، ويُلبسه مما يلبس، ولا تكلفوهم

المعرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر کو دیکھا، وہ جیسا جوڑا پہنے تھے ویسے ہی ان کا غلام بھی پہنے تھا۔ ہم نے اُن سے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے: میں نے ایک بار ایک شخص کو گالی دی، اس نے نبی ﷺ سے شکایت کردی، آپ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم نے اس کو ماں کی گالی دی۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ نے فرمایا: تمہارے خدام تمہارے بھائی ہیں، جنھیں خدا نے تمہارے قبضہ میں دے دیا ہے۔ جس کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہیے کہ جیسا خود کھائے ویسا اسے کھلائے اور جیسا خود پہنے ویسا اسے پہنائے اور اُس سے ایسا کام نہ لے جو اس کے بس کا نہیں۔ اگر ایسے کام

ما يغلبهم فإن كلفتموهم ما يغلبهم فأعينوهم. (صحيح)

کے لیے کہے تو کام کی تکمیل میں خود بھی اس کی امداد کرے۔

٨٤- باب لا يُكلَّف العبد من العمل ما لا يطيق

غلام پر اُس کی طاقت سے زائد کام کا بوجھ نہ ڈالو

١٤٢. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: للمملوك طعامه وكسوته، ولا يكلف من العمل ما لا يطيق. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کا حق اس کی خوراک و لباس ہے اور یہ کہ اس پر طاقت سے زائد کام نہ ڈالا جائے۔

٨٥- باب نفقة الرجل على عبده وخادمه صدقة

کسی شخص کا اپنے غلام اور خادم پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

١٤٣. عن المقدام سمع النبي ﷺ يقول: ما أطعمت نفسك فهو صدقة، وما أطعمت ولدك وزوجتك وخادمك فهو صدقة. (صحيح)

مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو خود کھاؤ وہ بھی صدقہ ہے، جو اپنے بچوں کو، بیوی کو اور خادم کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے۔

١٤٤. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: خير الصدقة ما بقّى غنىً، واليد العليا خير من اليد السفلى، وابدأ بمن تعول... (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو مال داری باقی رکھتے ہوئے کیا جائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والے کا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے اور صدقہ کی ابتدا کرو اُن سے جن کے اخراجات تمہارے ذمہ ہیں۔

١٤٥. عن أبي هريرة قال: أمر النبي ﷺ بصدقةٍ، فقال

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ایک شخص

رجل: عندی دینار؟ قال: أنفقه علی نفسك. قال: عندی آخر؟ قال: أنفقه علی زوجتك. قال: عندی آخر؟ قال: أنفقه علی خادمك، ثم أنت أبصر.

(حسن)

نے کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے، فرمایا: اپنی ذات پر خرچ کرو۔ اُس نے کہا: میرے ایک اور دینار بھی ہے، فرمایا: اپنی بیوی پر خرچ کرو۔ کہا: میرے پاس اس کے علاوہ ایک اور بھی ہے، فرمایا: اپنے خادم پر خرچ کرو اور اس کے بعد تم خود دانا و بینا ہو۔

٨٦- باب إذا كره أن يأكل مع عبده

اگر کوئی اپنے غلام کے ساتھ کھانا ناپسند کرے

١٤٦. عن ابن جريج قال: أخبرنی ابو الزبير: أنه سمع رجلًا يسأل جابراً عن خادم الرجل، إذا كفاه المشقة والحر أمر النبی ﷺ أن يدعوه؟ قال: نعم، فإن كره أحدكم أن يطعم معه، فليطعمه أكلةً فی يده. (صحيح)

ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے ابوالزبیر نے بتایا کہ انھوں نے ایک شخص کو جابر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: اگر کسی کا خادم اسے کھانا بنانے کی مشقت اور اس کی گرمی سے بے نیاز کر دے تو کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ کھانے پر اسے بلا لے، کہا کہ ہاں اور اگر کوئی شخص خادم کے ساتھ کھانا نہ پسند کرے تو اسے ہاتھ ہی میں ایک لقمہ دے دے۔

٨٧- باب هل يُجلس خادمه معه إذا أكل

خادم کو کھانے پر ساتھ بٹھانا

١٤٧. عن أبی هريرة، عن النبی ﷺ قال: إذا جاء أحدكم خادمهُ بطعامه، فليجلسه فإن لم يقبل، فليناوله منه.

(صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے تو اسے چاہیے کہ خادم کو بھی ساتھ بٹھا لے اور اگر خادم راضی نہ ہو تو کھانے میں سے کچھ اسے دے دے۔

١٤٨. عن أبي محذورة قال: كنت جالساً عند عمر رضي الله عنه، إذ جاء صفوان بن أميّة بجفنة، يحملها نفر في عبائة، فوضعوها بين يدي عمر، فدعا عمر ناساً مساكين وأرقاء من أرقاء الناس حوله، فأكلوا معه، ثم قال عند ذلك: فعل الله بقوم - أو قال: لحا الله قوماً - يرغبون عن أرقائهم أن يأكلوا معهم. فقال صفوان: أما والله! ما نرغب عنهم، ولكنا نستأثر عليهم، لا نجد - والله! - من الطعام الطيب ما نأكل ونُطعمهم. (صحيح الاسناد)

ابومحذورہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صفوان بن اُمیہ ایک بڑا سا برتن لے کر آئے جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا اور چند لوگ اسے اٹھائے ہوئے تھے۔ انھوں نے لاکر عمر کے سامنے رکھ دیا۔ عمرؓ نے بہت سے مساکین اور لوگوں کے غلام جو اُن کے قریب تھے، ان سب کو بلالیا اور سب نے اُن کے ساتھ ہی کھایا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو برباد کردیا یا شاید یہ کہا کہ رسوا کردیا جس نے اپنے غلاموں کو ساتھ کھلانے سے نفرت کی۔ صفوان نے کہا: بخدا ہم ان سے نفرت نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنی ذات پر انھیں ترجیح دیتے ہیں، بلکہ خدا کی قسم ہم اچھے قسم کا کھانا پاتے ہی نہیں جسے خود کھائیں اور اُنھیں بھی کھلائیں۔

٨٨-باب إذا نصح العبد لسيده

غلام اپنے آقا کی بہی خواہی کرے

١٤٩. عن عبدالله بن عمر، أن رسول الله ﷺ قال: إن العبد إذا نصح لسيده، وأحسن عبادة ربّه، فله أجره مرتين. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر غلام نے اپنے آقا کی بہی خواہی کی اور اپنے پروردگار کی عبادت بھی اچھی طرح کی تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

١٥٠. عن أبي موسى: قال لهم رسول الله ﷺ: ثلاثة لهم

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ وہ ہیں جنھیں دوہرا

أجـران: رجـل من أهل الكتاب آمن بنبيّه، وآمن بمحمد ﷺ، فله أجران. والعبد المملوك إذا أدّى حـق الـلـه وحـق مواليـه، ورجـل كـانـت عـنـده أمـة يطأهـا، فأدبها فأحسن تأديبهـا وعـلّمهـا فـأحسـن تعليمهـا ثـم أعتقهـا فتـزوجهـا فلـه أجـران. (صحيح)

اجر ملے گا: ایک تو اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا، اس کے لیے دو اجر ہیں۔ دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی، تیسرا وہ شخص جس کی کوئی لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستر بھی ہوتا ہو، اُس نے اسے اچھا ادب سکھایا، اچھی تعلیم دی، پھر اُسے آزاد کر دیا، پھر اس سے نکاح کر لیا۔ اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

وفـي رواية أخـرى عـنه قال: قال رسول الله ﷺ: المملوك الذي يحسن عبادة ربه، ويؤدي إلـى سيـده الـذي فرض (عليـه مـن) الـطـاعة والـنـصيحة لـه أجـران. (صحيح)

ایک دوسری روایت میں ابوموسیٰ سے ہی مروی ہے، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس غلام نے اللہ کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے آقا کا وہ حق ادا کر دیا جو اس پر اطاعت و بہی خواہی کا ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔

۸۹- باب العبد راع

غلام چرواہا (ذمہ دار) ہے

۱۵۱. عـن ابـن عـمـر أنّ رسـول الـلـه ﷺ قـال: [ألا] كـلـكم راع وكلكم مسؤول عن رَعيته، والـرجـل راع على أهل بيتـه، وهـو مسؤول عـن رعيتـه، وعبد الـرجل [وفـي طـريق: والـخادمُ] راع على مال

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص راعی (چرواہا یعنی ذمہ دار) ہے اور تم میں سے ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حاکم جو لوگوں پر مقرر ہے، راعی ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ اور ایک شخص اپنے گھر والوں کا راعی ہے اور اپنی رعیت

سیــده، وهــو مسـؤول عـنــه، [والــمــرأة راعية فــى بيــت زوجهــا]، [وهــى مسـؤولة]، ألا كـلـكم راع وكلكم مسؤول عن رعيتــه. (صحيح)

کا جواب دہ اور کسی کا غلام راعی ہے اور اپنے آقا کے مال کا جواب دہ ہے۔ (اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے اور اس سلسلے میں جواب دہ) یاد رکھو، تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے۔

٩٠- باب من أحب أن يكون عبداً

غلام ہونے کو پسند کیا

١٥٢. عـن أبـى هـريــرة أن رسـول الـلــه ﷺ قـال: العبد الـمسلم إذا أدّى حق الله وحق سيده، له أجران. والذى نفس أبـى هـريـرة بيـده! لولا الجهـاد فــى سبيـل الـلـه والحج وبــر أمــــى، لأحببـــت أن أمـــوت مملوكاً. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان جب اللہ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کر دے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور اپنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو میں اسے پسند کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔

٩١- باب لا يقول: عبدى

غلام کو میرا بندہ نہ کہو

١٥٣. عـن أبـى هـريـرة، عن الـنبى ﷺ قال: لا يقُل أحدكم: عبدى؛ أمتـى، كلكم عبيد الله، وكـل نسـائكم إماء الله، وليقل: غــلامــى، جــاريتـى، وفتـــاى، وفتاتــى. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ "میرا بندہ، میری بندی" تم سب اللہ کے بندے ہیں اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ میرا غلام، میری لونڈی، میرا چھوکرا، میری چھوکری کہا کرو۔

٩٢- باب هل يقول: سيدى؟

کیا "میرے آقا" کہے

١٥٤. عـن أبـى هـريـرة، عن

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے

النبی ﷺ قال: لا یقولنّ أحدکم: عبدی وأمتی، ولا یقولن المملوك: ربی وربتی، ولیقل: فتای وفتاتی، وسیدی وسیدتی، کلکم مملوك، والرب الله عزّ وجلّ. (صحیح)

روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری بندی ہرگز نہ کہے اور نہ غلام اپنے آقا کو میرا پالنہار اور میری پالنہار کہے، چاہیے کہ میرا چھوکرا اور میری چھوکری کہے اور میرا آقا اور میری آقا کہے۔ تم سب کے سب بندے ہو اور پروردگار اللہ عز وجل ہے۔

۱۵۵۔ عن مطرف قال: قال أبی: انطلقت فی وفد بنی عامر إلی النبی ﷺ، فقالوا: أنت سیدنا، قال: السید الله. قالوا: وأفضلنا فضلاً، وأعظمنا طولاً، قال: فقال: قولوا بقولکم، ولا یستجرینّکم الشیطان. (صحیح)

مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا۔ لوگوں نے حضور سے عرض کیا: آپ ہمارے آقا ہیں، فرمایا: آقا تو اللہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ ہم سے افضل ہیں، سب سے زیادہ بڑا مرتبہ رکھتے ہیں، فرمایا: جو کہو سو کہو، مگر شیطان تمہیں بہکانے نہ پائے۔

۹۳- باب الرجل راع فی أهله

مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے

۱۵۶۔ عن أبی سلیمان مالك بن الحویرث قال: أتینا النبی ﷺ ونحن شَبَبَة متقاربون، فأقمنا عنده عشرین لیلةً، فظن أنّا اشتهینا أهلینا، فسألنا عمّن ترکنا من أهلینا؟ فأخبرناه وکان رفیقاً رحیماً، فقال:

ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم متعدد ہم سِن نوجوان تھے۔ آپ کی خدمت میں بیس راتیں گزاریں تو آپ نے یہ خیال فرمایا کہ اب ہمیں اپنی گھر والیاں یاد آرہی ہیں، آپ نے ہم سے پوچھا کہ گھر میں کن کن کو چھوڑ آئے ہیں؟ ہم نے تفصیل بتائی، آپ بڑے نرم دل اور بڑے

ارجعوا إلى أهليكم، فعلموهم ومروهم، وصلوا كما رأيتموني أصلي، فإذا حضرت الصلاةُ فليؤذن لكم أحدكم، وليؤمكم أكبركم.

(صحيح)

رحیم تھے۔ فرمایا: اچھا اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤ، ان کو تعلیم دو اور اچھی باتیں بتاؤ، جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی نماز پڑھا کرو۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی ایک آدمی اذان کہہ دیا کرے اور امامت وہ کرے جو سب سے بڑا ہو۔

۹۴- باب من صُنع إليه معروف فليكافئه

جس کے ساتھ نیکی کی جائے اُس کا بدلہ دے

١٥٧. عن جابر بن عبدالله الأنصاري قال: قال النبي ﷺ: من صُنعَ إليه معروف فليجزه، فإن لم يجد ما يجزه، فليُثنِ عليه فإنه إذا أثنى عليه، فقد شكره، وإن كتمه فقد كفره، ومن تحلى بما لم يعط، كأنما لبس ثوبي زور.

(صحيح)

جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ نیکی کی جائے اُسے چاہیے کہ بدلہ دے، اگر بدلہ نہ دے سکے تو اس کی تعریف کرے۔ جب اُس نے تعریف کی تو اُس نے شکریہ ادا کیا۔ اگر اس کے احسان کو چھپایا تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا اور جس نے اپنی وہ صفت بیان کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ ایسا ہے جیسے دو جھوٹے کپڑے پہن لیے۔

١٥٨. عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: من استعاذَ بالله فأعيذوه، ومن سأل بالله فأعطوه، ومن أتى إليكم معروفاً فكافئوه، فإن لم تجدوا، فادعوا له، حتى يعلم أن قد

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی پناہ چاہے اُسے پناہ دو اور جو اللہ کے نام پر مانگے اسے عطا کرو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اس کا بدلہ دو اور اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو تاکہ وہ جان لے کہ تم نے

كافأتموه. (صحيح)

بدلہ ادا کر دیا۔

۹۵- باب من لم يجد المكافأة فليدْعُ له

جو بدلہ نہ ادا کر سکے وہ دعا کرے

١٥٩. عن أنس أن المهاجرين قالوا: يا رسول الله! ذهب الأنصار بالأجر كله؟ قال: لا، ما دعوتم الله لهم، وأثنيتم عليهم به. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! سارا اجر انصار لے گئے، فرمایا: نہیں جب تک کہ تم ان کے لیے دعائے خیر کرتے رہو اور ان کی تعریف کرتے رہو، تم کو بھی اجر ملے گا۔

۹۶-باب من لم يشكر للناس

جو لوگوں کا شکریہ نہ ادا کرے

١٦٠. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لا يشكر الله من لا يشكر الناس.

(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

١٦١. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ: قال الله تعالى للنّفس: أخرجي، قالت: لا أخرج إلا كارهة (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نفس سے فرمایا: نکل، عرض کیا: میں بغیر جبر بدن سے نہیں نکلوں گا۔

۹۷-باب معونة الرجل أخاه

کسی شخص کی اپنے بھائی کو امداد

١٦٢. عن أبي ذر، عن النبي ﷺ قيل: (وفي رواية عنه أنّه سأل رسول الله ﷺ) أي الأعمال خير (وفي الرواية الأخرى: أي العمل أفضل)؟ قال: إيمان بالله

ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے عرض کیا گیا: (یا ابوذر نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا) کون سا عمل بہتر (افضل) ہے؟ فرمایا: اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد۔ پھر عرض کیا

وجهاد في سبيله. قيل: (وفي الأخرى: قال:) فأى الرقاب أفضل؟ قال: أغلاها ثمناً وأنفسها عند أهلها. قال: أفرأيت إن لم أستطع بعض العمل؟ قال: فتعين صانعاً أو تصنع لأخرق. قال: أفرأيت إن ضعفت؟ قال: تدع الناس من الشر؛ فإنها صدقة؛ تصدق بها على نفسك. (صحيح)

گیا: کون سا غلام بہتر ہے، فرمایا: سب سے قیمتی اور اپنے لوگوں میں سب سے پسندیدہ۔ عرض کیا کہ اگر بعض عمل کی استطاعت نہ ہو تو؟ فرمایا: کسی ضرورت مند کی امداد کرو، کسی مجبور کے ساتھ نیکی کرو۔ عرض کیا: اور اگر کمزور ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ برائی نہ کرو، یہ بھی ایک صدقہ ہے جس کے ذریعہ تم اپنی ذات پر صدقہ ادا کرو گے۔

٩٨- باب أهل المعروف في الدنيا أهل المعروف في الآخرة

دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے

١٦٣. عن قَبيصة بن بُرمة الأسدي قال: كنت عند النبي ﷺ، فسمعته يقول: أهل المعروف في الدنيا، هم أهل المعروف في الآخرة، وأهل المنكر في الدنيا هم أهل المنكر في الآخرة. (صحيح لغيره)

قبیصہ بن برمۃ الاسدی کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں برائی والے ہی آخرت میں برائی والے ہوں گے۔

١٦٤. عن مُعتمِر قال: ذكرت لأبي حديث أبي عثمان عن سلمان أنّهُ قال: إن أهلِ المعروفِ في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة، فقال: إني سمعته من

معتمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے حدیث ابی عثمان عن سلمان کہ دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوتے ہیں، بیان کی تو انھوں نے کہا کہ میں نے اُسے ابوعثمان سے سنا ہے اور وہ سلمان

أبي عثمان يحدثه عن سلمان، فعرفت أنّ ذاك كذاك، فما حدثت به أحد قط. (وفي رواية عن أبي عثمان، قال رسول الله ﷺ مثله). (صحيح موقوفاً، وصحيح لغيره مرفوعاً)

سے روایت کرتے ہیں، تو میں نے یہ بات سمجھ لی اور کسی سے یہ حدیث میں نے قطعاً بیان نہیں کی۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ابوعثمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی فرماتے تھے۔

٩٩-باب إن كل معروف صدقة

ہر بھلائی ایک صدقہ ہے

١٦٥. عن جابر بن عبدالله، عن النبي ﷺ قال: كل معروف صدقة. (صحيح)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر بھلائی ایک صدقہ ہے۔

١٦٦. عن أبي موسى قال: قال النبي ﷺ: على كل مسلم صدقة. قالوا: فإن لم يجد؟ قال: فليعتمل بيديه، فينفع نفسه ويتصدق. قالوا: فإن لم يستطع، أو لم يفعل؟ قال: فيعين ذا الحاجة الملهوف. قالوا: فإن لم يفعل؟ قال: فيأمر بالخير، أو يأمر بالمعروف. قالوا: فإن لم يفعل؟ قال: فيمسك عن الشر، فإنّه له صدقة.

(صحيح)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو؟ فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے، اس سے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر کسی سے نہ ہو سکا یا نہ کر سکا تو؟ فرمایا: کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا: اچھی باتوں کا حکم دیا کرے یا فرمایا: پسندیدہ باتوں کا حکم دیا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جو یہ بھی نہ ہو سکے تو؟ فرمایا: بری باتوں سے رکا رہے۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

١٦٧. عن أبي ذر قال: قيل: يا رسول الله! ذهب أهل الدثور بالأجور، يصلون كما نصلي، ويصومون كما نصوم، ويتصدقون بفضول أموالهم؟ قال: أليس قد جعل الله لكم ماتصدقون؟ إنّ بكل تسبيحة وتحميدة صدقة، وبُضع أحدكم صدقة، قيل: في شهوته صدقة؟ قال: لووضع في الحرام، أليس كان عليه وزر؟ فكذلك إن وضعها في الحلال كان له أجر.

(صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اہل ثروت اجر لے گئے، وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے فاضل اموال کو صدقہ میں دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں کچھ نہیں دیا ہے کہ تم صدقہ کرسکو، ہر سبحان اللہ اور ہر الحمدللہ کہنے کے ساتھ ایک صدقہ ہے اور تم میں سے ہر آدمی کی شرم گاہ میں صدقہ (کی گنجائش) موجود ہے۔ عرض کیا گیا: کیا شہوت میں بھی؟ فرمایا: اگر حرام جگہ پر شہوت کو استعمال کرے تو گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جب کسی نے حلال جگہ پر اس قوت کو استعمال کیا تو اس کا اجر ملے گا۔

١٠٠- باب إماطة الأذى

راہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا

١٦٨. عن أبي برزة الأسلمي قال: قلت: يا رسول الله! دلني على عمل يُدخلني الجنة، قال: أمِط الأذى عن طريق الناس.

(صحيح)

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں پہنچادے۔ فرمایا: عام راستوں پر سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادو۔

١٦٩. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: مرَّ رجل بشوك في الطريق، فقال: لأميطنَّ هذا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ پر گزرا، اس نے وہاں کانٹا دیکھا، کہا کہ

الشوك؛ لا يضر رجلاً مسلماً، فغُفر له. (صحيح)

اسے ضرور ہٹادوں، ورنہ کسی مسلمان کو دکھ دے گا تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی۔

١٧٠. عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: عُرضت عليّ أعمال أمتي - حسنُها وسيئُها- فوجدتُ في محاسن أعمالها أنّ الأذى يماط عن الطريق، ووجدت في مساوي أعمالها النخاعة في المسجد لا تُدفن. (صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، اچھے بھی اور برے بھی، تو میں نے اُن کے اچھے اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹانا اور برے اعمال میں مسجد میں بلغم پایا جس کو زمین کے اندر نہیں دبایا گیا تھا۔

١٠١- باب قول المعروف

پسندیدہ بات

١٧١. عن عبدالله بن يزيد الخطمي قال: قال رسول الله ﷺ: كل معروف صدقة. (صحيح)

عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پسندیدہ بات ایک صدقہ ہے۔

١٧٢. عن أنس قال: كان النبي ﷺ إذا أتي بالشيء يقول: اذهبوا به إلى فلانة، فإنّها كانت صديقة خديجة، اذهبوا إلى بيت فلانة، فإنها كانت تُحب خديجة. (حسن)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تھی تو فرماتے تھے: یہ فلاں خاتون کے پاس لے جاؤ، وہ خدیجہ کی دوست تھی۔ یہ فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ، وہ خدیجہ سے محبت کرتی تھی۔

١٧٣. عن حذيفة قال: قال نبيكم ﷺ: كل معروف صدقة. (صحيح)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تمہارے نبی نے فرمایا ہے کہ ہر پسندیدہ بات ایک صدقہ ہے۔

۱۰۲- باب الخروج إلى المبقلة وحمل الشيء على عاتقه إلى أهله بالزّبيل

ترکاریوں کی کیاری پر جانا اور کاندھے پر تھیلا اُٹھانا

١٧٤. عن عمرو بن أبى قرّة الكندى قال: عَرض أبى على سلمان أخته فأبى، وتزوج مولاةً له يقال لها بُقَيرة، فبلغ أباقرّة أنّه كان بين حذيفة وسلمان شيء، فأتاه يطلبه فأخبر أنّه فى مبقلة له، فتوجه إليه، فلقيه معه زَبيل فيه بقل؛ قد أدخل عصاه فى عروة الزبيل وهو على عاتقه، فقال: يا أبا عبدالله، ما كان بينك وبين حذيفة؟ قال: يقول سلمان: ﴿وكان الإنسان عجولًا﴾ [الاسراء: ١١)، فانطلقا حتى أتيا دار سلمان، فدخل سلمان الدار فقال: السلام عليكم، ثم أذنَ لأبى قرة، فدخل فإذا نمط موضوع على باب وعند رأسه لبنات، وإذا قُرطاط فقال: اجلس على فراش مولاتك التى

عمرو بن ابی قرۃ الکندی کہتے ہیں کہ میرے والد نے سلمانؓ کو اپنی بہن کا رشتہ پیش کیا، انھوں نے انکار کیا اور اپنی ایک آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرلیا جس کا نام بقیرہ تھا۔ ابوقرہ کو یہ بات پہنچی کہ حذیفہ اور سلمان کے مابین کوئی بات ہے، وہ سلمان کی تلاش میں آئے، انھیں بتایا گیا کہ وہ اپنی ترکاریوں کی کیاری پر ہیں۔ وہ اسی طرف چلے تو سلمان سے ملاقات ہوئی۔ وہ ایک تھیلے میں ترکاریاں لیے ہوئے تھے، تھیلے کے کنڈے میں ڈنڈا لگا کر کاندھے پر اٹھا رکھا تھا۔ ابوقرہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کے اور حذیفہ کے مابین کیا بات ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ سلمان کہنے لگے: آدمی بڑا عجلت پسند واقع ہوا ہے۔ دونوں چلتے رہے، یہاں تک کہ سلمان کے گھر پہنچے، سلمانؓ گھر میں گئے: السلام علیکم کہا اور ابوقرہ کو بلایا۔ ابوقرہ اندر گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک بستر پڑا ہے، سرہانے پر اینٹیں رکھی ہیں، جس پر چراغ کے گل گرے پڑے ہیں۔ سلمان نے اپنی لونڈی کے بستر پر جو اس نے اپنے لیے بچھا رکھا تھا انھیں بیٹھنے کو

تمهّد لنفسها، ثم أنشأ يحدثه فقال: إنَّ حذيفة كان يحدث بأشياء، كان يقولها رسول الله ﷺ في غضبه لأقوام، فأوتى فأسأل عنها، فأقول: حذيفة أعلم بما يقول، وأكره أن تكون ضغائن بين أقوام، فأتى حذيفة فقيل له: إنّ سلمان لا يصدقك ولا يكذبك بما تقول! فجاء نى حذيفة فقال: يا سلمان بن أمّ سلمان! فقلت: يا حذيفة بن أم حذيفة! لتنتهين أو لأكتبنَّ فيك إلى عمر، فلما خوفته بعمر تركنى، وقد قال رسول الله ﷺ: مِن ولد آدم أنا، فأيما عبد من أمتى لعنته لعنة، أو سببته سبة، فى غير كنهه، فأجعلها عليه صلاةً. (حسن)

کہا، پھر باتیں کرنے لگے۔ کہا کہ حذیفہ وہ باتیں بیان کیا کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں پر غصہ کی حالت میں فرمائی تھیں۔ یہ باتیں میرے پاس لائی گئیں اور مجھ سے سوال کیا گیا تو میں نے کہہ دیا کہ حذیفہ جو بیان کرتے ہیں، اسے وہی جانتے ہیں، میں اسے ناپسند کرتا تھا کہ لوگوں میں کینہ پھیلے۔ حذیفہ سے لوگوں نے جا کر کہا کہ سلمان نہ تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور نہ تکذیب، اس کے بعد حذیفہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے سلمان بن اُم سلمان! میں نے بھی کہا: اے حذیفہ ابن اُمّ حذیفہ! یا تو اس حرکت سے باز آجاؤ، ورنہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجوں گا۔ جب میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرایا تو انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اولاد آدم میں سے جس کسی شخص پر میں لعنت کروں یا اس کی ناپسندیدگی کے باوجود برا بھلا کہوں تو میں اس پر رحمت کر رہا ہوں۔

۱۰۳- باب الخروج إلى الضيعة

جائیداد کی طرف جانا

۱۷۵. عن أبى سلمة قال: أتيت أبا سعيد الخدرى - وكان لى صديقاً - فقلت: ألا تخرج بنا إلى النخل؟ فخرج، وعليه

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں ابوسعید خدری کے پاس آیا، وہ میرے دوست تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ نخلستان کی طرف نہ چلیں، پھر وہ نکلے، اس وقت وہ اپنی سیاہ چادر

خَميصة لـه. (صحيح)

اوڑھے ہوئے تھے۔

١٧٦. عن علي صلوات الله عـليـه قال: أمر النبي ﷺ عبد الله بن مسعود أن يصعد شجرةً فيأتيه منها بشيء، فنظر أصحابه إلى ساق عبدالله، فضحكوا من حموشة ساقيه! فقال رسول الله ﷺ: ما تضحكون؟ لَرِجْلُ عبدِالله أثقلُ في الميزان من أحد. (صحيح لغيره)

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ درخت پر چڑھ کر پھل توڑ لائیں تو آپ کے دوستوں نے عبداللہ بن مسعود کی پنڈلیوں کو دیکھا اور ان کی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر ہنس پڑے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہنستے کیا ہو، عبداللہ کا ایک پیر میزان (حشر) میں احد (پہاڑ) سے بھی زیادہ بھاری ہے۔

١٠٤-باب المسلم مرآة أخيه

ایک مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے

١٧٧. عن أبي هريرة قال: المؤمن مرآة أخيه، إذا رأى فيه عيباً أصلحه. (حسن الاسناد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب اس میں کوئی عیب دیکھے تو اس کی اصلاح کر دے۔

١٧٨. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: المؤمن مرآة أخيه، المؤمن أخو المؤمن، يكفُّ عليه ضيعته، ويحوطه من ورائه. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اس کی چیز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے پیٹھ پیچھے اس کی حمایت کرتا ہے۔

١٧٩. عن المستورد عن النبي ﷺ قال: من أكل بمسلم أكلةً فإن الله يُطعمه مثلها من جهنم، ومن كُسِيَ

مستورد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کسی مسلم کا ایک نوالہ کھائے گا، اللہ تعالیٰ ویسا ہی نوالہ اسے جہنم کا کھلائے گا اور جو

برجل مسلم، فإن الله عزوجل يكسوه من جهنم ومن قام برجل مسلم مقام رياءٍ وسمعة فإن الله يقوم به مقام رياء وسمعة يوم القيامة. (صحيح)

کسی مسلمان کا کپڑا پہن لے گا، اسے اللہ تعالیٰ جہنم کا لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے مقابلہ کے مقام پر کھڑا ہوگا، اللہ قیامت کے دن اسے اپنے مقابلہ پر کھڑا کرے گا۔

۱۰۵- باب ما لا يجوز من اللعب والمزاح

ناجائز کھیل اور مذاق

۱۸۰. عن عبدالله بن السائب عن أبيه، عن جده [يزيد بن سعيد] قال: سمعت رسول الله - يعني - يقول: لا يأخذ أحدكم متاعَ صاحبه لاعباً ولا جادّاً فإذا أخذ أحدكم عصا صاحبه، فليردها إليه. (حسن)

عبداللہ بن سائب اپنے باپ، وہ اُن کے داد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست کی کوئی چیز نہ لے نہ مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے۔ اگر کوئی اپنے دوست کی چھڑی لے لے تو اسے واپس کردے۔

۱۰۶-باب الدال على الخير

اچھے کام کی راہ بتانے والا

۱۸۱. عن أبي مسعود الأنصاري، قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إني أُبدِعَ بي فاحملني، فقال: لاأجد ولكن ائت فلاناً فلعله أن يحملك. فأتاه، فأتى النبي ﷺ فأخبره، فقال: مَن دلَّ على خيرٍ، فلهُ

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں پریشان ہوں، مجھے ایک سواری عطا کیجیے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس تو نہیں ہے، فلاں کے پاس چلے جاؤ، شاید وہ تم کو سواری دے دے۔ انھوں نے سواری دے دی۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی تو آپ نے

مثل أجر فاعله.

(صحيح)

فرمایا: جس نے اچھے کام کی راہ بتائی اس کو عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

۱۰۷- باب العفو والصفح عن الناس

لوگوں سے درگزر کرنا اور معاف کرنا

۱۸۲. عن أنس: أن يهودية أتت النبي ﷺ بشاة مسمومة، فأكل منها فجيء بها فقيل: ألا نقتلها؟ قال: لا. قال: فما زلت أعرِفُها في لهوات رسول الله ﷺ.

(صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں زہرآلود بکری لے کر آئی۔ آپ نے اس بکری کا گوشت کھایا، آپ بیمار پڑ گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اس یہودیہ کو قتل نہ کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں۔ انس کہتے ہیں کہ ہم اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے حلقوم میں ہمیشہ دیکھتے تھے۔

۱۸۳. عن وَهب بن كيسان قال: سمعت عبدالله بن الزبير يقول على المنبر: ﴿خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين﴾ [الأعراف: ۱۹۹] قال: والله! ماأمر بها أن تؤخذ إلا من أخلاق الناس، والله! لآخذنّها منهم ما صحبتهم. (صحيح الاسناد)

وہب بن کیسان کی روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر منبر پر فرماتے تھے: ''معافی کی راہ اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو۔'' کہا: واللہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق سے حاصل کیا جائے، ہم جب تک کہ لوگوں کے ساتھ ہیں ضرور حاصل کریں گے۔

۱۸٤. عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: علموا ويسروا [علموا ويسّروا (ثلاث مرات)] ولا تعسروا، وإذا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعلیم دو، آسانی کرو (تین مرتبہ فرمایا)، سختی نہ کرو اور جب کوئی تم میں سے غصہ ہو، چاہیے کہ چپ

غضب أحدكم فليسكت [مرتين]. (صحيح لغيره)

ہو جائے (دو مرتبہ فرمایا)۔

۱۰۸-باب الانبساط إلى الناس

لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا

۱۸۵. عن عطاء بن يَسار قال: لقيتُ عبدالله بن عمرو بن العاص فقلت: أخبرني عن صفة رسول الله ﷺ في التوراة، قال: فقال: أجل، والله! إنه لموصوف في التوراة ببعض صفته في القرآن: ﴿يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهدا ومبشراً ونذيراً﴾ [الأحزاب: ٤٥] وحرزاً للأميين، أنت عبدي ورسولي، سميتك المتوكل، ليس بفظ و لا غليظ، ولا صخاب في الأسواق، ولا يدفع بالسيئة السيئة، ولكن يعفو ويغفر، ولن يقبضه الله تعالى، حتى يقيم به الملة العوجاء، بأن يقولوا: لا إله إلا الله، ويفتحوا بها أعيناً عمياً، وآذاناً صماً، وقلوباً غُلفا. (صحيح)

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میری عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی اس صفت کو بیان کیجئے جس کا ذکر تورات میں ہے۔ کہا: ہاں واللہ آپ کی بعض وہ صفتیں جو قرآن مجید میں ہیں، تورات میں بھی ان کا ذکر ہے۔ ”اے نبی! ہم نے تم کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے“ اور اَن پڑھوں کی پناہ بنا کر، تم میرے بندے ہو، رسول ہو، تم کو میں نے متوکل کا نام دیا ہے۔ نہ کھرے ہو نہ سخت دل ہو، نہ بازار میں شور وشغب کرنے والے ہو اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہو، بلکہ معاف کرتے اور درگزر کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا سے اس وقت تک ہرگز نہ اٹھائے گا جب تک کہ وہ کج رو قوم کو سیدھی راہ پر نہ لے آئے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں روشن ہو جائیں۔ بہرے کان سننے لگیں اور وسعتِ قلب پیدا ہو جائے۔

۱۸۶. عن معاوية قال: سمعت من النبي ﷺ كلاماً

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جس

نفعني الله به سمعته يقول - أو قال -: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إنك إذا اتبعت الريبة في الناس أفسدتهم. (صحيح)

سے اللہ نے مجھے نفع پہنچایا یا کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کے معاملہ میں شک وشبہ کی روش اختیار کروگے تو لوگوں کو خراب کردوگے۔

۱۰۹- باب التبسُّم

تبسم (مسکراہٹ)

۱۸۷. عن جرير قال: ما رآني رسول الله ﷺ منذ أسلمت إلا تبسم في وجهي. (صحيح)

جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے میں مسلمان ہوا، رسول اللہ ﷺ نے جب کبھی مجھے دیکھا تو میرے سامنے مسکرائے۔

۱۸۸. وقال رسول الله ﷺ: يدخل من هذا الباب رجل من خير ذي يَمَن، على وجهه مسحة ملك فدخل جرير. (صحيح)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دروازے سے ایک شخص داخل ہوگا جو خیر و برکت والا ہے اور اس کے چہرے پر فرشتے کے پوچھنے کا نشان ہے، اس کے بعد جریر داخل ہوئے۔

۱۸۹. عن عائشة، زوج النبيْ ﷺ قالت: ما رأيتُ رسول الله ﷺ ضاحكاً قط حتى أرى منه لهواته وإنما كان يتبسَّم ﷺ. قالت: وكان إذا رأى غيماً أو ريحاً عرف في وجهه (وفي طريق: إذا رأى مَخِيلة دخل وخرج، وأقبل وأدبر وتغير وجهه، فإذا أمطرت السماء سرّي

نبی ﷺ کی اہلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اتنا کھل کر ہنستے کبھی نہیں دیکھا کہ حلقوم نظر آجاتا، آپ صرف مسکراتے تھے۔ آپ جب کبھی گہرا بادل یا تیز ہوا دیکھتے تھے تو آپ کے چہرے پر اس کے اثرات معلوم ہوتے تھے۔ (ایک دوسری سند میں ہے: جب بادل دیکھتے تو گھر کے اندر داخل ہوتے اور باہر نکلتے، آگے ہوتے پیچھے ہوتے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا، پھر جب آسمان سے بارش ہونے لگتی تو

عـنـه) فقالت: يا رسول الله! إن الـنـاس إذا رأوا الـغيم، فرحوا، رجـاء أن يـكـون فيـه الـمطـر، وأراك إذا رأيتـه، عـرفـت فـي وجهك الـكـراهة؟ فـقـال: يـا عـائشـة! مـا يؤمنـي أن يكـون فيـه عـذاب؟ عذب قوم بالريح، وقـد رأى قـوم الـعـذاب فقالوا: ﴿هـذا عـارض مـمطـرنـا﴾ [الأحقاف: ٢٤].

(ومـن الـطريق الأخرى: ومآ أدري لـعـلـه كـمـا قـال الـلـه عـزوجـل: ﴿فـلـما رأوه عارضاً مستقبلَ أوديتهم﴾ الآيـة).

(صحيح)

آپ خوش ہوجاتے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یارسول اللہ! لوگ جب گھرا بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ شاید پانی برسے گا اور آپ جب دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے پر انقباض کے اثرات نمایاں ہوجاتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے اس کا اطمینان نہیں ہوتا کہ اس میں عذاب نہیں ہے۔ ایک قوم پر ہوا سے عذاب آچکا ہے اور ایک قوم نے بادل کا عذاب دیکھا ہے تو کہنے لگے "یہ تو برسنے والا بادل ہے، اس سے پانی برسے گا۔"

روایت کی دوسری سند میں ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ بادل شاید وہی ہو جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: "جب انھوں نے اس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا۔"

١١٠- باب الضحک

ضحک (کھل کے ہنسی)

١٩٠. عنْ أبـي هـريـرة قال: قال النبي ﷺ: أقلَّ (وفي رواية: لا تُكثروا) الـضـحك، فإنَّ كثرة الضحك تميت القلب. (حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہنسی کم کرو، (اور ایک دوسری روایت کے مطابق: زیادہ مت ہنسو) بہت ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے۔

١٩١. عـن أبـي هـريرة قال: خـرج النبي ﷺ على رهط من أصـحـابـه، يـضـحـكـون

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ برآمد ہوئے تو چند لوگ صحابہ میں سے ہنس رہے تھے اور باتیں کررہے تھے، اس پر

ويتحدثون، فقال: والذي نفسي بيده! لو تعلمون ما أعلم، لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً. ثم انصرف وأبكى القوم، وأوحى الله عزّوجلّ إليه: يا محمد! لِمَ تُقنط عبادي؟ فرجع النبي ﷺ فقال: أبشروا، وسدّدوا، وقاربوا. (صحيح)

آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنسا کرتے اور بہت رویا کرتے، پھر آپ تو واپس چلے گئے اور لوگوں کو رُلا دیا اور اللہ عزوجل نے وحی بھیجی: اے محمد! میرے بندوں کو مایوس نہ کرو تو نبی ﷺ واپس آئے اور فرمایا: بشارت ہو، سیدھی راہ پر چلو اور ایک دوسرے سے قریب آجاؤ۔

۱۱۱- باب إذا أقبل أقبل جميعاً وإذا أدبر أدبر جميعاً

جب سامنے آئے تمام تر آئے اور جب منہ پھیرے تمام تر پھیرے

۱۹۲. عن موسى بن مسلم مولى ابنه قارظ، عن أبي هريرة، أنّه ربما حدث عن النبي ﷺ فيقول: حدثنيه أهدب الشفرين، أبيض الكشحين، إذا أقبل أقبل جميعاً وإذا أدبر أدبر جميعاً، لم تر عين مثله، ولن تراه. (صحيح)

موسیٰ بن مسلم اپنے بیٹے کے غلام قارظ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اکثر نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے بیان کیا ہے، اس نے جس کی بھنویں طویل اور باریک، رنگ سفیدی مائل تھا، وہ جب سامنے آتے تھے تو تمام تر اور جب منہ پھیرتے تھے تو تمام تر، نہ کسی آنکھ نے ان جیسا کبھی دیکھا ہے اور نہ کبھی دیکھ سکے گی۔

۱۱۲- باب المستشار مؤتمن

جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے

۱۹۳. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ لأبي الهيثم: هل

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ابوالہیثم سے فرمایا: تمہارے پاس

لك خادم؟ قال: لا، قال: فإذا أتانا سبى، فأتنا. فأتى النبى ﷺ برأسين ليس معهما ثالث، فأتاه أبوالهيثم، قال النبى ﷺ: اختر منهما، قال: يا رسول الله! اختر لى، فقال النبى ﷺ: إن المستشار مؤتمن، خذ هذا، فإنى رأيته يصلى، واستوصِ به خيراً. فقالت امرأته: ما أنت ببالغ ما قال فيه النبى ﷺ إلا أن تعتقه، قال: فهو عتيق، فقالِ النبى ﷺ: إن الله لم يبعث نبياً ولا خليفةً إلا وله بطانتان: بطانة تأمره بالمعروف وتنهاه عن المنكر، وبطانة لا تألوه خَبالاً، ومن يوقَ بطانة السوء فقد وُقىَ. (صحيح)

کوئی خادم ہے؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: جب میرے پاس قیدی آئیں تو آنا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے، صرف دو، اس وقت ابوالہیثم بھی آئے۔ نبی ﷺ نے ان سے کہا کہ ایک چن لو، عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہی میرے لیے چن دیجئے۔ فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے۔ اس کو لے جاؤ، میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور لے جا کر اس کو بہت اچھی طرح رکھو۔ ابوالہیثم کی بیوی نے کہا کہ رسول اللہ نے جتنی اچھی طرح رکھنے کو فرمایا ہے، تم نہ رکھ سکو گے، اس لیے بہتر ہے کہ اسے آزاد کر دو۔ ابوالہیثم نے کہا: اچھا تو وہ آزاد ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کوئی ایسا نبی یا جانشین نہیں بھیجا جس کے دو اندرونی داعیے نہ ہوں۔ ایک داعیہ تو اسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ دوسرا داعیہ وہ ہے جو اس کو دکھ نہیں پہنچنے دیتا (یا اس کی بہی خواہی کرتا ہے) اور جو برے اندرونی داعیہ سے بچ گیا، وہ واقعتاً بچ گیا۔

۱۱۳- باب المشورة

مشورہ

۱۹٤. عن عمرو بن دينار قال: قرأ ابن عباس: ﴿وشاورهم فى [بعض] الأمر﴾ [آل عمران:

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عباس نے قرآن کی یہ آیت اس طرح پڑھی: اور اُن سے بعض معاملات میں مشورہ

١٥٩]. (صحيح الاسناد).

کرلیا کرو۔

١٩٥. عن الحسن قال: والله! ما استشارَ قوم قط إلا هدوا لأفضل ما بحضرتهم، ثم تلا: ﴿وأمرهم شورى بينهم﴾ [الشورى: ٣٨] (صحيح الاسناد)

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: واللہ جب کسی قوم نے مشورہ کا طریقہ اختیار کیا تو سامنے نظر آنے والے سے زیادہ سیدھی راہ کی طرف اس کی رہنمائی ہوتی، پھر یہ آیت تلاوت کی اور ان کے معاملات اُن کے آپس کے مشورے پر ہوتے ہیں۔

١١٤- باب إثم من أشار على أخيه بغير رُشد

بھائی کو غلط مشورہ دینے والے کا گناہ

١٩٦. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: من تقوّل عليّ مالم أقل، فليتبوأ مقعده من النار. (صحيح لغيره)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف منسوب کرکے ایسی جھوٹی بات بنائی جو میں نے کہی نہیں ہے، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

١١٥- باب التحابّ بين الناس

لوگوں میں آپس کی محبت

١٩٧. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: والذي نفسي بيده! لا تدخلوا الجنة حتى تُسلموا، ولا تُسلموا حتى تحابّوا، وأفشوا السلام تحابوا، وإياكم والبغضة فإنّها هي الحالقة، لا أقول لكم: تحلق الشعر، ولكن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم لوگ جنت میں اس وقت تک نہیں جاسکتے جب تک کہ مسلمان نہ ہوجاؤ اور مسلمان اس وقت تک نہ ہوسکوگے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ سلام کو خوب پھیلاؤ، اس سے آپس کی محبت پیدا ہوگی اور بغض سے ہمیشہ بچتے رہو، یہ تو مونڈ دینے والا ہے۔ میں تم سے یہ نہیں کہتا

تحلق الدين.

(حسن لغيره)

کہ بغض بالوں کو مونڈ دیتا ہے، البتہ یہ دین کو مونڈ لیتا ہے۔

۱۱۶- باب الألفة

اُلفت

١٩٨. عن ابن عباس قال: النّعم تُكفر، والرحم تُقطع، ولم نرَ مثل تقارب القلوب.

(صحيح الإسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نعمتوں کو جھٹلایا جاتا ہے، ناطوں کو قطع کیا جاتا ہے اور ہم نے دلوں کی قربت کے مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۱۱۷- باب المزاح

دل لگی

١٩٩. عن أنس بن مالك قال: أتى النبيّ ﷺ على بعض نسائه ومعهن أمّ سُليم (وفي طريق أخرى عنه: أنّ البراء بن مالك كان يحدو بالرجال، وكان أنجشة يحدو بالنساء، وكان حسن الصوت). فقال [النبي ﷺ]: يا أنجشة! رويداً سوقك بالقوارير. قال أبو قِلابة: فتكلم النبي ﷺ بكلمة لو تكلّم بعضكم لعبتموها عليه: قوله: سؤقك بالقوارير. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور اُن کے ساتھ اُمّ سلیم بھی تھیں۔ (اور ایک دوسری سند میں انس سے مروی ہے کہ براء بن مالک مردوں کے لیے حدی خوانی کرتے تھے اور انجشہ عورتوں کے لیے، ان کی آواز بہت اچھی تھی) تو فرمایا: اے انجشہ! ارے ٹھہر بھی، تمہاری سواریاں کانچ ہیں۔ ابوقلابہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی ایسی بات کہتا تو تم اس کے قول کو کہ تمہاری سواریاں کانچ ہیں، کھیل بنا لیتے۔

٢٠٠. عن أبي هريرة، قالوا: يا رسول الله! إنك تُداعبنا؟ قال: إني لا أقول

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو ہم سے تفریح کی باتیں بھی کرتے ہیں، فرمایا:

إلا حقاً. (صحيح)

لیکن جو کہتا ہوں، بالکل حق ہی کہتا ہوں۔

۲۰۱. عن بكر بن عبدالله قال: كان أصحاب النبي ﷺ يتبادحون بالبطيخ، فإذا كانت الحقائق كانوا هم الرجال. (صحيح)

بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ ویسے تو آپس میں ایک دوسرے پر خربوزے بھی اُچھالتے تھے، مگر جب حقائق کا سامنا ہوتا تھا تو پھر وہ مرد ہوتے تھے مرد۔

۲۰۲. عن أنس بن مالك قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ يستحمله، فقال: أنا حاملك على ولد ناقة! قال: يا رسول الله! وما أصنع بولد ناقة؟ فقال رسول الله ﷺ: وهل تلد الإبل إلا النوق. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے سواری کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: اچھا تمہیں اونٹنی کے بچہ پر سوار کردوں گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ تو سب اونٹنی ہی کے بچے ہوتے ہیں۔

۱۱۸- باب المِزاح مع الصبيّ

بچوں سے دل لگی کی باتیں

۲۰۳. عن أنس بن مالك قال: [إنْ] كان النبي ﷺ ليُخالطنا، حتى يقول لأخ لي صغير: يا أبا عُمير! ما فعل النُّغير. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم لوگوں میں گھل مل جاتے تھے، یہاں تک کہ میرے ایک چھوٹے بھائی سے کہتے تھے: ارے ابو عمیر! بلبل نے کیا کیا۔

۱۱۹- باب حُسن الخُلُق

حسن اخلاق

۲۰۴. عن أبي الدرداء، عن النبي ﷺ قال: ما من شيء في الميزان أثقل من حسن

ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میزان (حشر) میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی

الخلق. (صحيح)

اور چیز نہیں۔

٢٠٥. عن عبدالله بن عمرو قال: لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً ولا مُتفحشاً، وكان يقول: خياركُم أحاسنكم أخلاقاً. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نہ خود فحش کبھی بولتے تھے اور نہ کسی کی فحاشی کی کھوج لگایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو حسن اخلاق رکھتے ہیں۔

٢٠٦. عن عمرو بن شُعيب عن أبيه عن جده أنّه سمعَ النبي ﷺ يقول: أخبركم بأحبكم إليّ، وأقربكم مني مجلساً يوم القيامة؟ فسكت القوم، فأعادها مرتين أو ثلاثاً، قال القوم: نعم يا رسول الله! قال: أحسنكم خُلُقاً. (صحيح)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تمھیں بتاؤں کہ تم میں سے کون مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے اور کس کا مقام قیامت میں مجھ سے قریب ترین ہوگا؟ تمام لوگ اس پر خاموش رہے، آپ نے دو بار یا تین بار یہی فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: تم میں سے سب سے اچھے اخلاق جس کے ہوں۔

٢٠٧. عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: إنّما بُعثت لأتمم صالحَ الأخلاق. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بہترین اخلاق کی تکمیل ہی کے لیے خدا کی طرف سے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

٢٠٨. عن عائشة رضي الله عنها، أنّها قالت: ما خُيّر رسول الله ﷺ بين أمرين

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کبھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کا موقع دیا

إلا اختارَ أيسرهما ما لم يكن إثماً، فإذا كان إثماً كان أبعد الناس منه، وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه، إلا أن تُنتَهك حرمة الله تعالى، فينتقم للّه عزّوجلّ بها.

(صحيح)

گیا تو آپ نے ان دونوں میں سے آسان تر ہی کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر گناہ ہوا تو پھر آپ تمام لوگوں سے زیادہ دور تر اُس سے ہوتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے تو کبھی کوئی انتقام نہیں لیا، مگر جب بات ایسی ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کی بے عزتی اس سے ہوتی ہو تو اللہ عزوجل کے لیے انتقام لیا کرتے تھے۔

۲۰۹. عن عبدالله بن مسعود قال: إن الله قسم بينكم أخلاقكم، كما قسم بينكم أرزاقكم، وإن الله تعالىٰ يعطي المال مَن أحب ومن لا يحب، ولا يُعطى الإيمان إلا من يحب، فمن ضن بالمال أن ينفقه، وخاف العدو أن يجاهده، وهاب الليل أن يكابده، فليكثر من قول: لا إله إلا الله وسبحان الله، والحمد لله، والله أكبر. (صحيح موقوف في حكم المرفوع)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق کو بھی تمہارے مابین تقسیم فرمایا، جیسے تمہارے رزق کو تقسیم کیا اور اللہ تعالیٰ مال اُسے بھی دیتا ہے جس کو دوست رکھتا ہے اور اُسے بھی دیتا ہے جسے دوست نہیں رکھتا اور ایمان بجز اُس کے جس کو دوست رکھتا ہے، کسی اور کو نہیں دیتا ہے۔ پھر جو شخص اپنے مال کو خرچ سے بچائے اور عزیز رکھے، جو دشمن سے مقابلہ کرنے سے ڈرے اور جو رات سے خوف کھائے کہ اس میں کوئی پریشانی نہ لاحق ہو تو اُسے بہ کثرت یہ پڑھنا چاہیے: لا الٰہ الا اللہ وسبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر۔

۱۲۰- باب سخاوة النفس

سخاوتِ نفس (دل کا سخی ہونا)

۲۱۰. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ليس الغنى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: غنا (سخاوت

عن كثرة العَرَض، ولكن الغنى غنى النفس. (صحيح)

دلی اور خالی از طمع ہونا) ساز وسامان کی کثرت سے نہیں ہوتا، اصلی غنا، دل کا غنی ہونا ہے۔

٢١١. عن أنس قال: خدمت النبي ﷺ عشر سنين، فما قال لي أف قط، وما قال لي لشيء لم أفعله: ألا كنت فعلته؟ ولا لشيء فعلته: لم فعلته؟. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے دس سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی ہے، لیکن آپ نے کسی ایسے کام کے لیے جو میں نے نہیں کیا ہو یہ نہ کہا کہ خبردار تم اس کام کو کر لیے ہوتے اور نہ کسی ایسے کام کے لیے جسے میں نے کر لیا ہو، یہ کہا کہ تم نے اسے کیوں کر لیا۔

٢١٢. عن أنس بن مالك قال: كان النبي ﷺ رحيماً، وكان لا يأتيه أحد إلا وعده، وأنجز له إن كان عنده، وأقيمت الصلاة، وجاءه أعرابي فأخذ بثوبه فقال: إنّما بقي من حاجتي يسيرة وأخاف أنساها، فقام معه حتى فرغَ من حاجته، ثم أقبل فصلى. (حسن)

انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بڑے رحم دل تھے۔ جب کوئی آپ کے پاس آتا تو آپ اس سے وعدہ کر لیتے اور اسے پورا کرتے، بشرطیکہ آپ کے پاس ہوتا۔ ایک بار ہوا یہ کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور ایک اعرابی نے آپ کے پاس آ کر کپڑا پکڑ لیا اور بولا کہ میرا اک ذرا سا کام رہ گیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسے بھول نہ جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ چلے گئے، اس کی ضرورت پوری کر دی اور اس کے بعد آ کر نماز پڑھی۔

٢١٣. عن جابر قال: ما سئل النبي ﷺ شيئاً فقال: لا. (صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی سوال کے جواب میں "نہیں" کبھی نہیں فرمایا۔

٢١٤. عن عبدالله بن الزبير

عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے،

قـال: مـا رأيـت امرأتين أجودَ مـن عـائشة وأسماء، وجودُهما مـختلف، أمـا عـائشة فـكانت تـجمع الشيء إلى الشيء، حتى إذا كـان اجتمع عندها قسمت، وأمـا أسـمـاء فـكانت لا تمسك شيئاً لغد. (صحيح الإسناد)

انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت بی بی اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے زیادہ سخی عورتیں نہیں دیکھیں۔ ان کی سخاوتیں دو طرح کی تھیں۔ عائشہ ذرا ذرا جمع کیا کرتی تھیں، جب کچھ جمع ہوجاتا تو تقسیم کردیا کرتی تھیں اور اسماء کا طریقہ یہ تھا کہ وہ کل کے لیے کچھ اٹھا نہیں رکھتی تھیں۔

١٢١- باب الشُّحّ

بخل اور کنجوسی

٢١٥. عـن أبـي هـريرة قال: قال رسول الله ﷺ: لا يجتمع غبـار فـي سبيـل الـلـه ودخـان جهـنـم فـي جـوف عبد أبداً ولا يجتمع الشح والإيمان في قلب عبد أبداً. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندۂ خدا کے اندر ایک ساتھ کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح کنجوسی اور ایمان کسی بندۂ خدا میں کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔

٢١٦. عـن عبدالله بن رُبيعة قـال: كنا جلوساً عند عبدالله - فذكروا رجلًا فذكروا من خُلُقه- فـقـال عبدالله: أرأيتم لوقطعتم رأسـه أكـنـتـم تستـطـيـعون أن تـغـيـروا خُـلُـقـه حتـى تـغـيـروا خَـلـقــه؟! إن الـنطفـة لتستقر فـي الـرحـم أربـعين ليلة ثـم تـنـحـدرُ دمـاً، ثـم تكـون علقـة

عبداللہ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص کا ذکر ہوا، لوگوں نے اس کے اخلاق کا ذکر کیا۔ عبداللہ نے کہا کہ اگر تم اس شخص کا سر قلم کردو تو کیا تم پھر اسے جوڑ بھی سکو گے، لوگوں نے کہا: نہیں، پھر اس کے جوڑنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ عبداللہ نے کہا: تو اسی طرح تم اس کے اخلاق کو اس وقت تک نہیں بدل سکتے جب تک کہ تم اُس کی خلقت ہی کو نہ بدل دو۔ نطفہ

ثم تكون مضغة، ثم يبعث الله ملكاً فيكتب رزقه، وخُلُقه وشقياً أو سعيداً.
(حسن الإسناد موقوفاً)

نوعِ انسانی رحمِ مادر میں چالیس دن ٹھہر کر خون پھر لوتھڑا، پھر دلمہ ہو جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کا رزق اور اُس کے اخلاق لکھتا ہے اور یہ لکھتا ہے کہ یہ خوش نصیب ہوگا یا بدنصیب۔

١٢٢- باب حسن الخُلُق إذا فقُهوا

حسن خلق اگر لوگ سمجھیں

٢١٧. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إن الرجلَ ليُدرك بحسن خلقه، درجة القائم بالليل. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے حسنِ اخلاق سے اس شخص کا درجہ پاتا ہے جو ساری رات نماز پڑھتا رہے۔

٢١٨. عن أبي هريرة قال: سمعت أبا القاسم ﷺ يقول: خيركم إسلاماً أحاسنكم أخلاقاً إذا فقُهوا. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے اسلام اس کا بہترین ہے جس کے اخلاق بہترین ہوں، اگر لوگ سمجھیں۔

٢١٩. عن ثابت بن عُبيد قال: ما رأيت أحداً أجلّ إذا جلسَ مع القوم، ولا أفكه في بيته، من زيد بن ثابت. (صحيح الاسناد)

ثابت بن عبید کہتے ہیں: میں نے زید بن ثابت سے زیادہ مجلس میں باوقار اور گھر میں خوش مزاج آدمی نہیں دیکھا۔

٢٢٠. عن ابن عباس قال: سئل النبي ﷺ أيّ الأديان أحب إلى الله عزوجلّ؟ قال: الحنيفيّة السمحة. (حسن لغيره)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا دین پسند ہے، فرمایا: سادگی کے ساتھ خدا کی طرف یک سو ہو جانے کا طریقہ۔

۲۲۱. عن عبدالله بن عمرو قال: أربع خلال إذا أُعطيتهنَّ فلا يضرك ما عُزِلَ عنك من الدنيا: حُسن خليقة، وعفاف طعمة، وصدق حديث، وحفظ أمانة. (صحيح موقوفاً، وصح مرفوعاً)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چار خصلتیں ہیں کہ یہ اگر تمھیں مل جائیں تو باقی دنیا کی دوسری باتوں سے تمہارا خالی ہونا تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حسنِ اخلاق، پاک و حلال غذا، صدق کلام اور حفظ امانت۔

۲۲۲. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: أتدرون ما أكثر ما يدخل النار؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: الأجوفان: الفرج والفم، وما أكثر ما يدخل الجنّة؟ تقوى الله وحسن الخلق. (حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی چیزیں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ دونوں گڑھے، شرم گاہ اور منھ اور اکثر جنت میں لے جانے والی خصلت اللہ کا ڈر اور حسنِ اخلاق ہے۔

۲۲۳. عن أسامة بن شَريك قال: كنت عند النبي ﷺ وجاءت الأعراب ناسٌ كثير من هاهُنا وهاهُنا، فسكت الناس لا يتكلمون وغيرهم، فقالوا: يا رسول الله! أعلينا حرج في كذا وكذا؟ في أشياء من أمور الدين لا بأس بها، فقال: يا عبادَ الله! وضع الله الحرجَ، إلا امرأً اقترضَ امرءاً

اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بہت سے بدوی، اِدھر اُدھر سے آپ کی خدمت میں آئے۔ سب لوگ چپ ہو گئے، صرف وہی لوگ باتیں کرنے لگے۔ اُنھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا کرنے میں حرج ہے، ویسا کرنے میں حرج ہے۔ انھوں نے بعض ایسے دینی امور کے متعلق سوال کیا جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے سب حرج ختم

ظُلماً، فذاك الذی حرج وهلك، قالوا: یا رسول الله أنتداوی؟ قال: نعم یا عباد الله! تداووا فإن الله عزوجل لم یضع داءً إلا وضعَ له شفاءً غیر داءٍ واحد. قالوا: وما هو یا رسول الله؟ قال: الهرم. قالوا: یا رسول الله! ماخیر ما أعطی الإنسان؟ قال: خُلُقٌ حسن. (صحیح).

کردیے بجز اس کے کہ کوئی شخص اپنے اوپر خود ہی ظلماً کوئی قرض عائد کرلے، یہی حرج ہے اور اسی سے وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم دوائیں نہ کھایا کریں؟ فرمایا: اے اللہ کے بندو! دوائیں کھایا کرو، اللہ عزوجل نے کوئی ایسا مرض نہیں پیدا کیا جس کی دوا نہ پیدا کی ہو، بجز ایک مرض کے۔ عرض کیا: اور وہ کیا مرض ہے یا رسول اللہ! فرمایا: بڑھاپا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انسان کو سب سے بہتر کیا چیز عطا ہوئی ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق۔

۲۲٤. عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ أجودَ الناس بالخیر وكان أجودَ ما یكون فی رمضان، حین یلقاه جبریل، وكان جبریل یلقاه فی كل لیلة من رمضان یعرض علیه رسول الله ﷺ القرآن، فإذا لقیه جبریل كان رسول الله ﷺ أجودَ بالخیر من الریح المرسلة. (صحیح)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ داد و دہش میں سب سے سخی آدمی تھے اور خصوصاً رمضان میں جب کہ اُن سے جبریل علیہ السلام ملاقات کرتے تھے اور جبریل ان سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے قرآن دہراتے تھے۔ جبریل سے ملاقات کے موقع پر آپ خیرات میں ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۲۲٥. عن أبی مسعود الأنصاری قال: قال رسول الله

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ: حُوسبَ رجلٌ ممن كان قبلكم، فلم يوجد له من الخير شيء، إلا أنّه قد كان رجلاً يخالط الناس، وكان موسراً، فكان يأمر غلمانه أن يتجاوزوا عن المعسر، قال الله عزّوجل: نحن أحق بذلك منه تجاوزوا عنه. (صحيح)

فرمایا: تم سے قبل کی اقوام میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا تو اُس کی کوئی نیکی نہ ملی، البتہ یہ تھا وسیع تعلقات والا اور خوش حال اپنے غلاموں کو کہہ رکھا تھا کہ غریبوں تنگ دستوں سے درگزر کر دیا کرو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ہم اس سے زیادہ درگزر کرنے کا حق رکھتے ہیں، چنانچہ اس کے گناہوں سے درگزر کر دیا گیا (اور اُس کی نجات ہوگئی۔)

٢٢٦. عن نوّاس بن سَمعان الأنصاری أنّه سأل رسول الله ﷺ عن البرّ والإثم؟ قال: البرّ حسن الخُلُق، والإثم ما حكّ فی نفسك، وكرهتَ أن يطّلعَ عليه الناس. (صحيح)

نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی تو حسنِ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس کو ناپسند کرو کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

۱۲۳- باب البخل

بخل

٢٢٧. عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: من سيّدكم يا بنی سلمة؟ قلنا: جُدُّ بن قيس، علی أنا نُبَخّلُهُ، قال: وأی داءٍ أدوی من البخل؟ بل سيدكم عمرو بن الجموح. وكان عمرو علی أصنامهم فی الجاهلية، وكان يولم عن رسول الله ﷺ

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنوسلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ابن قیس کا دادا، اگرچہ ہم لوگ اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ فرمایا: اور بخل سے زیادہ برا مرض ہی کیا ہوگا۔ تمہارا سردار عمرو بن الجموح ہے۔ عمرو جاہلیت میں ان کے بتوں کا پروہت تھا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جب آپ نکاح

إذا تزوَّج. (صحيح)

کرتے تو ولیمہ کرتا تھا۔

٢٢٨. عن ورّاد كاتب المغيرة قال: كتب معاوية إلى المغيرة بن شعبة: أن اكتب إليّ بشيء سمعتَه من رسول الله ﷺ فكتب إليه المغيرة (وفي رواية قال ورّاد: فأملى عليّ وكتبتُ بيدي). أنّ رسول الله ﷺ كان (وفي الأخرى: سمعته) ... ينهى عن قيلْ وقال، وإضاعة المال، وكثرة السؤال، وعن منع وهات، وعقوق الأمهات، وعن وأد البنات. (صحيح)

مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کچھ ایسی باتیں اُنھیں لکھ بھیجیں جو اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوں تو مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیل و قال (حجت بے جا)، اضاعۃ مال (دولت کو برباد کرنا) اور کثرتِ سوال سے منع فرمایا ہے اور ضرورت کی چھوٹی چیزیں منع کرنے سے، ماؤں کی نافرمانی سے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٢٤- باب المال الصالح للمرء الصالح

اچھا مال اچھے آدمی کے لیے (ہوتا ہے)

٢٢٩. عن عمرو بن العاص قال: بعث إليّ النبي ﷺ فأمرني أن آخذَ عليّ ثيابي وسلاحي، ثم آتيه، ففعلتُ، فأتيته وهو يتوضأ، فصعَّد إليّ البصر ثم طأطأ، ثم قال: يا عمرو! إنّي أريد أن أبعثك على جيش فَيُغنِمُكَ الله، وأرغب لك

عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتھیار لے کر آؤں، چنانچہ میں نے تعمیل کی اور آپ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے، آپ نے میری طرف نظر اٹھائی اور پھر سر جھکا لیا، اس کے بعد فرمایا: اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ تمھیں ایک لشکر کا سردار بنا کر بھیجوں اور تمھیں اللہ تعالیٰ مال

رغبةً من المال صالحة. قلت: إنّي لم أسلم رغبة في المال، إنّما أسلمت رغبة في الإسلام فأكون مع رسول الله ﷺ، فقال: يا عمرو! نِعمَ المال الصالح للمرء الصّالح. (صحيح)

غنیمت عطا فرمائے اور تمہیں اچھے مال کا ایک حصہ دے دوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مال کی طلب میں اسلام نہیں لایا ہوں، میں تو اسلام کی طلب میں مسلمان ہوا ہوں، میں تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ فرمایا: اے عمرو! بہتر ہے وہ اچھا مال جو صالح آدمی کو ملے۔

۲۳۰. عن عبيدالله بن مِحصَن الأنصاري عن النبي ﷺ قال: مَن أصبحَ آمناً في سِربه، معافى في جسده، عنده طعام يومِه، فكأنّما حيزَت له الدنيا. (حسن)

عبیداللہ بن محصن انصاری، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کا نفس پرسکون ہو، بدن عافیت میں ہو، اس دن کا کھانا اس کے پاس ہو تو سمجھو دنیا اسے حاصل ہے۔

۱۲۵- باب طِيب النفس

طیب نفس (اطمینانِ قلب وفارغ البالی)

۲۳۱. عن عبدالله بن خُبَيث الجُهني عن عمه، أنَّ رسول الله ﷺ خرج عليهم وعليه أثر غُسل، وهو طيب النفس، فظننا أنّه ألمّ بأهله، فقلنا: يا رسول الله! نراكَ طيب النفس؟ قال: أجل، والحمد لله. ثمّ ذكر الغنى، فقال رسول الله ﷺ: إنّه لا بأسَ بالغنى

عبداللہ بن خبیث الجہنی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار ان لوگوں کے سامنے برآمد ہوئے اور آپ پر اُس وقت غسل کا اثر تھا اور آپ اس وقت کچھ خاموش سے تھے، ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ کو اپنے گھر والوں سے کوئی تکلیف پہنچی ہوگی، عرض کیا: یارسول اللہ! اس وقت آپ خود کو بڑا مطمئن پاتے ہیں۔ فرمایا: ہاں، الحمدللہ پھر غنا کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میں

لمن اتّقى، والصحة لمن اتّقى خيرٌ من الغنى، وطيب النفس من النعم. (صحيح)

تقویٰ ہو اس کے لیے غنا میں کوئی حرج نہیں اور جس کو تقویٰ حاصل ہو اس کے لیے صحت غنا سے بہتر ہے اور اطمینان قلبی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

۲۳۲. عن أنس قال: كان النبي ﷺ أحسن الناس، وأجود الناس، وأشجع الناس، ولقد فزع أهل المدينة، فانطلق النّاس قِبَلَ الصّوتِ، فاستقبلهم النبي ﷺ - قد سبق الناسَ إلى الصوت - وهو يقول: لن تُراعوا. لن تُراعوا وهو على فرس لأبي طلحة عُرى، ما عليه سرج، وفي عنقه السيف، فقال: لقد وجدته بحراً أو إنّه لبحر. (صحيح الإسناد)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سب سے سخی اور سب سے بہادر آدمی تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ پریشان ہوئے تو لوگ (خوفناک) آواز کی طرف چلے، نبی ﷺ نے ان لوگوں کا استقبال کیا۔ وہ آواز سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے۔ آپ لوگوں سے فرماتے جاتے تھے، گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں، آپ اس وقت ابوطلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین ہی کھلی پیٹھ پر سوار تھے، تلوار آپ کے گلے میں پڑی تھی۔ انس نے کہا: میں نے آپ کو ایک سمندر پایا یا کہا کہ آپ ایک سمندر تھے۔

۲۳۳. عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: كل معروف صدقة، وإنّ من المعروف أن تلقى أخاكَ بوجه طلق، وأن تفرغ من دلوك في إناء أخيك. (حسن)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بھلائی ایک صدقہ ہے اور یہ بھی بھلائی ہے کہ تم اپنے بھائی سے بہ کشادہ پیشانی ملو اور اپنے ڈول سے بھائی کے برتن میں (پانی) اُنڈیل دو۔

۱۲۶- باب ما يجب من عَون الملهوف

پریشان حال کی اعانت واجب ہے

عن أبي ذر، عن النبي ﷺ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں

قيل: (وفي رواية عنه أنّه سأل رسول الله ﷺ) أي الأعمال خير (وفي الرواية الأخرى: أي العمل أفضل)؟ قال: إيمان بالله و جهاد في سبيله. قيل: (وفي الأخرى: قال:) فأي الرقاب أفضل؟ قال: أغلاها ثمناً وأنفسها عند أهلها. قال: أفرأيت إن لم أستطع بعض العمل؟ قال: فتعين صانعاً أو تصنع لأخرق. قال: أفرأيت إن ضعفت؟ قال: تدع الناس من الشر؛ فإنها صدقة؛ تصدق بها على نفسك. (صحيح)

نے کہا کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا (دوسری روایت کے مطابق: ابوذر نے پوچھا) کہ سب سے بہتر اعمال کیا ہیں؟ (ایک روایت کے مطابق: افضل عمل کیا ہے؟) فرمایا: اللہ پر ایمان، اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کیا گیا: کون سے غلام (کو آزاد کرنا) بہتر ہے؟ فرمایا: جو سب سے قیمتی ہو، آقا جس سے سب سے زیادہ مانوس ہو۔ عرض کیا: اگر بعض پر عمل نہ کرسکوں؟ فرمایا: کسی پریشاں حال کی اعانت کرو یا کسی حاجت مند کے ساتھ بھلائی کرو۔ عرض کیا: اگر کمزوری سے یہ بھی نہ کرسکوں؟ فرمایا: لوگوں کو اپنی ذات سے تکلیف نہ ہونے دو۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو اپنی جان پر کروگے۔

عن أبي موسى قال: قال النبي ﷺ: على كل مسلم صدقة. قالوا: فإن لم يجد؟ قال: فليعتمل بيديه، فينفع نفسه ويتصدق. قالوا: فإن لم يستطع، أو لم يفعل؟ قال: فيعين ذا الحاجة الملهوف. قالوا: فإن لم يفعل؟ قال: فيأمر بالخير، أو يأمر بالمعروف.

ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، کہا کہ اگر نہ ہو تو؟ فرمایا کہ عمل کرے، آپ بھی نفع اٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ کہا: اور اگر کسی سے نہ ہوسکے یا اس نے نہ کیا تو؟ فرمایا: کسی پریشان ضرورت مند کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر کسی سے یہ نہ ہوسکے تو؟ فرمایا: تو پھر امر بالمعروف (اچھی باتوں کا حکم) کرے۔ کہا: اگر کسی سے نہ ہوسکے یا

قالوا: فإن لم يفعل؟ قال: فيمسك عن الشر، فإنه له صدقة. (صحيح)

اس نے یہ بھی نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: برائی سے بچا رہے، یہ بھی اُس کے لیے ایک صدقہ ہے۔

۱۲۷- باب من دعا الله أن يحسن خُلُقه

حُسنِ اخلاق کے لیے دُعا

۲۳۴. عن يزيد بن بابنوس قال: دخلنا على عائشة فقلنا: يا أم المؤمنين! ما كان خُلُق رسول الله ﷺ؟ قالت: كان خُلُقه القرآن .... (صحيح لغيره)

یزید بن بابنوس سے روایت ہے کہ ہم اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیا تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کے اخلاق وہی تھے جو قرآن مجید میں ہے۔

۱۲۸- باب ليس المؤمن بالطعّان

مومن کا کام طعن کرنا نہیں ہے

۲۳۵. عن سالم بن عبدالله قال: ما سمعت عبدالله لاعناً أحداً قط ليس إنساناً. وكان سالم يقول: قال عبدالله بن عمر: قال رسول الله ﷺ: لا ينبغي للمؤمنين أن يكون لعّاناً. (حسن صحيح)

سالم بن عبداللہ سے مروی ہے، اُنھوں نے کہا: میں نے عبداللہ (ابن عمر) رضی اللہ عنہما کو انسان تو کیا کبھی کسی چیز پر لعنت کرتے نہیں سنا۔ سالم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کو نہیں چاہیے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

۲۳۶. عن عائشة رضي الله عنها أن يهود أتوا النبي ﷺ فقالوا: السّام عليكم، فقالت عائشة: وعليكم،

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بار چند یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اُنھوں نے السام علیکم (تم پر تباہی آئے) کہا۔ اس پر عائشہ نے کہا کہ اور تم پر بھی تباہی،

ولعنكم الله وغضب الله عليكم، قال: مهلاً يا عائشة عليك بالرفق، وإياك والعُنف والفحش. قالت: أو لم تسمع ما قالوا؟ قال: أو لم تسمعي ما قلتُ؟ رَدَدْتُ عليهم فيستجاب لي فيهم، ولا يستجاب لهم فيّ. (صحيح)

اللہ تم پر لعنت کرے اور اللہ کا غضب تم پر ہو، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو عائشہ، تمھیں نرمی اختیار کرنی چاہیے، سختی اور فحش کلامی سے پرہیز کرو۔ عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے جو کچھ اس کے جواب میں میں نے کہا نہیں سنا؟ میری بات تو ان کے حق میں قبول ہوجائے گی اور ان کی بددعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔

۲۳۷. عن عبدالله [هو ابن مسعود]، عن النبي ﷺ قال: ليس المؤمن بالطعّان ولا اللعّان ولا الفاحش ولا البذيء. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مومن نہ تو طعنے دینے والا ہوتا ہے اور نہ لعنتیں کرنے والا، نہ فحش کلامی کرنے والا ہوتا اور نہ گالی گلوچ کرنے والا۔

۲۳۸. عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: لا ينبغي لذي الوجهين أن يكون أميناً. (حسن صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دورخے آدمی کے لیے امین ہونا ممکن نہیں ہے۔

۲۳۹. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: ألأم أخلاق المؤمن الفحش. (صحيح الإسناد).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: مومن کے لیے زیادہ قابلِ ملامت اخلاق فحش کلامی ہے۔

۱۲۹- باب اللّعّان

لعنت کرنا

۲٤۰. عن أبي الدرداء قال:

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

قال النبی ﷺ: إنّ اللعانین لا یکونون یومَ القیامة شهداء ولا شفعاء. (صحیح)

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شہیدوں میں ہوں گے اور نہ شفاعت والوں میں ہوں گے۔

۲۴۱. عن أبی هریرة قال: قال النبی ﷺ: لا ینبغی للصدیق أن یکون لعاناً. (صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی راست گو آدمی کو بہت لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔

۲۴۲. عن حذیفة قال: ما تلاعن قوم قط إلا حُقّ علیهم اللعنة. (صحیح الاسناد)

حذیفہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: کوئی قوم جب لعنت کرتی ہے تو اسی پر لعنت عائد ہو جاتی ہے۔

۱۳۰- باب من لعن عبده فأعتقه

غلام پر لعنت کی تو اُس کو آزاد کر دیا

۲۴۳. عن عائشة، أن أبابکر لعن بعض رقیقه، فقال النبی ﷺ: یا أبابکر! اللعانون والصدیقون؟ کلا ورب الکعبة. (مرتین أو ثلاثاً). فأعتق أبوبکر یومئذ بعض رقیقه، ثم جاء النبی ﷺ فقال: لا أعود.

(صحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض غلاموں پر لعنت کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! لعنت کرنے والوں اور صدیقوں کا کوئی جوڑ نہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم، ہرگز نہیں۔ آپ نے یہ دو تین مرتبہ فرمایا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض غلاموں کو اسی دن آزاد کر دیا اور اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اب پھر ایسا نہیں کروں گا۔

۱۳۱- باب لعن الکافر

کافر پر لعنت کرنا

۲۴۴. عن أبی هریرة قال: قیل: یا رسول الله! أُدعُ الله

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا

على المشركين. قال: إنّي لم أبعث لعّاناً، ولكن بعثت رحمة. (صحيح)

گیا: یا رسول اللہ! مشرکین کے حق میں بددعا کیجئے، فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے، بلکہ میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

۱۳۲- باب النّمّام

چغل خور

۲٤٥. عن همام: كنا مع حذيفة، فقيل له: إنّ رجلًا يرفع الحديث إلى عثمان! فقال حذيفة: سمعت النبي ﷺ يقول: لا يدخل الجنّة قتّات. (صحيح)

ہمام کہتے ہیں کہ ہم لوگ حذیفہ کے پاس تھے، حذیفہ سے کہا گیا کہ ایک شخص باتیں عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا ہے تو حذیفہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۲٤٦. عن أسماء بنت يزيد قالت: قال النبي ﷺ: ألا أخبركم بخياركم؟ قالوا: بلى، قال: الذين إذا رُؤوا ذُكِرَ الله، أفلا أخبركم بشراركم؟ قالوا: بلى، قال: المشاؤون بالنميمة، المفسدون بين الأحبّة، الباغون البُرآءَ العَنَت. (حسن)

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو میں، تم میں سے بہترین اشخاص کے متعلق نہ بتادوں۔ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: وہ لوگ جنھیں دیکھ کر خدا کی یاد آجائے۔ کیا میں تم میں سے بدترین اشخاص کے متعلق نہ بتادوں۔ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، فرمایا: چغلی کرنے والے، دوستوں میں فساد پھیلانے والے، باغی، بے بس اور ٹیڑھے لوگ۔

۱۳۳- باب من سمع بفاحشة فأفشاها

جس نے فحش بات سُنی اور پھیلا دیا

۲٤٧. عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: القائلُ الفاحشةَ والذي يُشيع بها، في

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: فحش باتیں کرنے والا اور اس کو پھیلانے والا دونوں کے گناہ

الإثم سواء. (حسن الاسناد)

برابر ہیں۔

٢٤٨. عن شُبَيل بن عوف قال: كان يقال: من سمع بفاحشة فأفشاها، فهو فيها كالذى أبداها. (صحيح الاسناد)

شبیل بن عوف سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: یہ کہا جاتا تھا کہ جس شخص نے کوئی فحش بات سنی اور اُسے پھیلا دیا تو وہ بھی اس معاملہ میں ویسا ہی ہے جیسے اس کی ابتدا کرنے والا۔

٢٤٩. عن عطاء: أنّه كان يرى النَّكال على من أشاع الزنى، يقول: أشاع الفاحشة. (صحيح الاسناد)

عطاء سے مروی ہے کہ ان کی رائے میں عذاب اُس شخص پر ہوگا جو زنا کو عام کرے اور فحش بات کو پھیلائے۔

۱۳۴- باب العيّاب

عیب لگانا

٢٥٠. عن علي قال: لا تكونوا عُجُلاً مذاييع بُذراً فإنّ من ورائكم بلاءً مُبرّحاً مُبلحاً، وأموراً متماحلةً ردحاً. (صحيح الاسناد)

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیج ڈالنے والے پہیہ نہ بن جاؤ، تمہارے پیچھے تلخ تھکا دینے والی بلائیں اور سخت و ثقیل معاملات آرہے ہیں۔

٢٥١. عن أبي جُبيرة بن الضحاك قال: فينا نزلت - في بني سلمة- ﴿ولا تنابزوا بالألقاب﴾ [الحجرات: ١١] قال: قدم علينا رسول الله ﷺ وليس منا رجل إلا له اسمان، فجعل النبى ﷺ يقول: يا فلان! فيقولون: يا رسول الله! إنّه يغضب منه. (صحيح)

ابوجبیرہ بن الضحاک نے کہا کہ ہمارے یعنی بنی سلمہ کے بارے میں یہ آیت اُتری ہے (اور آپس میں ایک دوسرے کو برے القاب نہ دیا کرو) انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو ہم میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے دو نام نہ ہوں، تو رسول اللہ ﷺ فرماتے یا فلاں، اور لوگ کہتے یا رسول اللہ وہ اس (نام) سے غصہ میں آجاتے ہیں۔

٢٥٢. عن عكرمة قال: لا

عکرمہ کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ابن

أدری أيهما جعل لصاحبه طعاماً ابن عباس أو ابن عمه، فبينما الجارية تعمل بين أيديهم إذ قال أحدهم لها: يا زانية! فقال: مه! إن لم تحُدَّك فی الدنيا تحُدّك فی الآخرة، قال: أفرأيت إن كان كذاك؟ قال: إن الله لا يحبُّ الفاحش والمتفحش. - ابن عباس الذی قال: إنّ الله لا يحب الفاحش المتفحش -.

(حسن الاسناد)

عباس یا اُن کے چچازاد بھائی دونوں میں سے کس نے اپنے ساتھی کے لیے کھانا تیار کیا تھا، لونڈی لوگوں کے سامنے کام کر رہی تھی کہ کسی نے اُن میں سے لونڈی کو زانیہ کہہ کر پکار لیا تو کہا کہ چپ رہ اگر تم پر دنیا حد نہیں لگائے گی تو آخرت میں حد ضرور لگے گی۔ اُس نے کہا: کیا ایسی بات ہے۔ کہا: اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے والوں اور فحاشی کی تلاش کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ ابن عباس وہی ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے والے اور فحش کی تلاش کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۳۵- باب ما جاء فی التمادح

جھوٹی تعریفیں کرنا

۲۵۳. عن أبی بكرة أنّ رجلًا ذُكر عند النبی ﷺ فأثنی عليه رجل خيراً. فقال النبی ﷺ: ويحك قطعت عنق صاحبك، (يقوله مراراً)، إن كان أحدكم مادحاً لا محالة، فليقل: أحسِبُ كذا و كذا - إن كان يری أنّه كذلك - وحسيبه الله، ولا يزكی علی الله أحداً. (صحيح)

ابی بکرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کی اچھی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو، تو نے تو اپنے دوست کی گردن ہی کاٹ دی۔ اس جملہ کو آپ نے بار بار کہا۔ اگر کسی کی تعریف کرنا ہی ضروری ہو تو یہ کہے کہ میں اُسے ایسا ایسا سمجھتا ہوں۔ اگر وہ شخص تعریف کرنے والے کی زائے میں ایسا ہی ہو، باقی حساب کتاب اللہ جانے اور کسی شخص کی اللہ کے مقابلہ میں صفائی نہ پیش کیا کرے۔

۲۵٤. عن أبي موسى قال: سمع النبي ﷺ رجلًا يثني على رجل ويطريه، فقال النبي ﷺ: أهلكتم، أو قطعتم ظهر الرجل. (صحيح)

ابوموسیٰ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کوکسی کی تعریف کرتے ہوئے سنا، وہ شخص تعریف میں مبالغہ کررہا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے تو اسے مار ہی ڈالا یا اس کی کمر ہی توڑ دی۔

۲۵۵. عن إبراهيم التيمي، عن أبيه قال: كنا جلوساً، عند عمر، فأثنى رجل على رجل في وجهه، فقال: عقرتَ الرجل، عقرك الله. (حسن الاسناد)

ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ہم لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی اُس کے منہ پر تعریف کردی، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تجھے مارے تو نے تو اُس کے گلے پر چھری ہی پھیردی۔

۲۵٦. عن عمر قال: المدح ذِبح. (صحيح الاسناد)

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تعریف کرنا (گویا) ذبح کردینا ہے۔

۱۳٦- باب من أثنى على صاحبه إن كان آمناً به

اپنے دوست کی تعریف کرنا اگر وہ (اس تعریف کی خرابی سے) مامون ہو

۲۵۷. عن أبي هريرة، أن النبي ﷺ قال: نِعم الرجل أبوبكر، نعم الرجل عمر، نعم الرجل أبوعبيدة، نعم الرجل أسيد بن حُضير، نعم الرجل ثابت بن قيس بن شَمَّاس، نعم الرجل معاذ ابن عمرو بن الجَموح، نعم الرجل معاذ بن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا بہتر آدمی ہیں ابوبکر، کیا بہتر آدمی ہیں عمر، کیا بہتر آدمی ہیں ابوعبیدہ، کیا بہتر آدمی ہیں اسید بن حضیر، کیا بہتر آدمی ہیں ثابت بن قیس بن شماس، کیا بہتر آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن الجموح، کیا بہتر آدمی ہیں معاذ بن جبل اور کیا برا آدمی ہے فلاں اور کیا برا آدمی

جبل. قال: وبئس الرجل فلان، وبئس الرجل فلان حتى عدَّ سبعة. (صحيح)

ہے فلاں، یہاں تک کہ آپ نے سات آدمی گنے۔

۱۳۷- باب یَحثی فی وجوه المداحین

تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈالنا

٢٥٨. عن أبي مَعْمَر قال: قام رجل يثني على أمير من الأمراء، فجعل المقداد يحثي في وجهه التراب وقال: أمرنا رسول الله ﷺ أن نحثي في وجوه المدّاحين التراب. (صحيح)

ابو معمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص ایک امیر کی تعریف کرنے کو کھڑا ہوا تو حضرت مقداد نے مٹھی بھر مٹی لی اور اس کے منہ پر خاک ڈال دی اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈال دیں۔

٢٥٩. عن عطاء بن أبي رباح، أنَّ رجلاً كان يمدح رجلاً عند ابن عمر، فجعل ابن عمر يحثو التراب نحوَ فيه، وقال: قال رسول الله ﷺ: إذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب. (صحيح)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر کے سامنے ایک دوسرے آدمی کی مدح بیان کرنے لگا تو ابن عمر مٹھی میں خاک لے کر اس کے منہ کی طرف پھینکنے لگے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مداحوں کو دیکھو تو اُن کے منہ پر خاک ڈال دو۔

٢٦٠. عن مِحجَن الأسلمي، قال رجاء: أقبلت مع محجن ذات يوم حتى انتهينا إلى مسجد أهل البصرة، فإذا بريدة الأسلمي على باب من أبواب

محجن الاسلمی نے کہا کہ رجاء نے بیان کیا، میں محجن کے ساتھ ایک دن چلا اور بصرہ کی مسجد میں پہنچا، وہاں بریدۃ الاسلمی کو مسجد کے ایک دروازے پر بیٹھا ہوا پایا۔ مسجد میں ایک شخص سکبہ نامی تھا جو نماز کو بہت طول دے رہا

المسجد جالس، قال: وكان في المسجد رجل يقال له سكبة، يطيل الصلاة، فلما انتهينا إلى باب المسجد - وعليه بردة - وكان بريدة صاحب مزاحات، فقال: يا محجن! أتصلّي كما يصلي سكبة؟ فلم يرد عليه محجن ورجع، قال: قال محجن: إنّ رسول الله ﷺ أخذ بيدي فانطلقنا نمشي حتى صعدنا أُحداً، فأشرف على المدينة فقال: ويل أمها من قرية، يتركها أهلها كأعمر ما تكون يأتيها الدجال فيجد على كل باب من أبوابها ملكاً، فلا يدخلها. ثم انحدر حتى إذا كنا في المسجد رأى رسول الله ﷺ رجلاً يصلي ويسجد ويركع، فقال لي رسول الله ﷺ: من هذا؟ فأخذت أُطريه، فقلت يا رسول الله! هذا فلان وهذا. فقال: أمسك، لا تُسمعه

تھا۔ ہم لوگ مسجد کے اندر آئے، اس وقت بریدہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ یہ بڑے پُر مذاق آدمی تھے۔ انھوں نے کہا کہ محجن کیا ایسی نماز پڑھتے ہو جیسی سکبہ پڑھتا ہے۔ محجن نے اس کا جواب نہ دیا اور لوٹ آئے۔ محجن نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا، ہم ساتھ ٹہلتے رہے، حتیٰ کہ ہم اُحد کے اوپر چڑھ گئے، آپ مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا: خرابی ہے جس کی ابتدا اس قریہ سے ہوگی جس کے رہنے والے بہترین حالت آبادی میں اُسے چھوڑ دیں گے۔ مدینہ کو دجال آئے گا اور اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ کو متعین پائے گا۔ اس لیے مدینہ میں نہ داخل ہو سکے گا، پھر آپ اُحد سے اُترے اور ہم لوگ مسجد میں آگئے۔ وہاں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا، سجدہ اور رکوع کر رہا تھا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے مبالغہ کے ساتھ اس کی تعریف شروع کر دی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فلاں ہے اور فلاں ہے۔ فرمایا: چپ رہو، اس کو نہ سناؤ ورنہ اسے ہلاک کردو گے۔ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد چلے

فتهلكه. قال فانطلق يمشي حتى إذا كان عند حُجَرِه، لكنّه نفض يديه ثم قال: إنّ خير دينكم أيسره، إنّ خير دينكم أيسره (ثلاثاً). (حسن)

اور حجرہ کے قریب پہنچ گئے، لیکن اس جگہ آپ نے اپنے کو جھٹکا دیا اور فرمایا: تمہارے دین میں بہتر وہ ہے جو آسان تر ہو، تمہارے دین میں بہتر وہ ہے جو آسان تر ہو۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔

۱۳۸- باب لا تُكرِم صديقك بما يشقُّ عليه

اپنے دوست کی ایسی تکریم نہ کرو کہ اُس پر بار ہو جائے

٢٦١. عن محمد [بن سيرين] قال: كانوا يقولون: لا تُكرم صديقك بما يشق عليه. (صحيح الاسناد موقوف)

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: لوگ کہا کرتے تھے کہ اپنے دوست کی ایسی تکریم نہ کرو کہ اس پر بار ہو جائے۔

۱۳۹- باب الزيارة

ملاقات

٢٦٢. عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: إذا عاد الرجل أخاه أو زاره، قال الله له: طبتَ وطابَ ممشاك، وتبوأت منزلاً في الجنّة. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پسندیدہ ہوا تو اور پسندیدہ ہوئی تیری چال، تو نے جنت میں گھر بنالیا۔

٢٦٣. عن أم الدرداء، قالت: زارنا سلمان من المدائن إلى الشام ماشياً، وعليه كساء واندَروَرد، (قال: يعني سراويل مشمرة)، قال ابن شوذب: رُؤي سلمان وعليه كساء

اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سلیمان مدائن سے ہماری ملاقات کے لیے شام پیدل چل کر آئے، وہ چادر اوڑھے اور نیکر پہنے ہوئے تھے۔ ابن شوذب کہتے ہیں: سلمان کو دیکھا گیا اس حال میں کہ اوڑھنا اوڑھے، بالوں کو سر پر

مَطمومَ الرأس، ساقط الأذنين، يعني أنَّه كان أرفش، فقيل له: شوهت نفسك! قال: إن الخير خير الآخرة. (حسن)

باندھے، کان جھکائے یعنی ان کے کان بڑے بڑے تھے، تو ان سے کہا گیا: آپ نے اپنے آپ کو بدنما بنالیا ہے! فرمایا: اچھائی تو آخرت ہی کی اچھائی ہے۔

۱۴۰- باب من زار قوماً فَطَعِم عندهم

جو کسی جماعت سے ملنے آئے اور وہیں کھانا کھالے

٢٦٤. عن أنس بن مالك، أنّ رسول الله ﷺ زار أهل بيت من الأنصار، فطعم عندهم طعاماً، فلما خرج أمر بمكان من البيت، فنُضِحَ له على بساط، فصلى عليه ودعا لهم. (صحيح الاسناد)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کے یہاں جا کر اُن سے ملاقات کی اور اُن کے پاس کھانا کھایا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ کے حکم سے گھر میں ایک طرف کو صاف کر کے فرش کر دیا گیا، آپ نے وہاں نماز پڑھی اور اُن کے لیے دعا فرمائی۔

٢٦٥. عن أبي خَلدَة قال: جاء عبدالكريم أبو أمية إلى أبي العالية، وعليه ثياب صوف، فقال له أبو العالية: إنّما هذه ثياب الرهبان، إن كان المسلمون إذا تزاوروا تجمّلوا. (صحيح مقطوع)

ابوخلدہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالکریم ابوامیہ ابوالعالیہ کے پاس آئے۔ اس وقت وہ اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے تو اُن سے ابوالعالیہ نے کہا کہ یہ لباس راہبوں کا ہے، اگرچہ مسلمان بھی جب ملاقاتوں کو جاتے ہیں تو پہنا کرتے ہیں۔

٢٦٦. عن عبدالله مولى أسماء قال: أخرجت إليّ أسماء جَبة من طيالسة عليها لبنة شبر من ديباج، وإن فرجيها

عبداللہ، اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ بیان کرتے ہیں کہ اسماء نے گہرے رنگ کی اطلس کا ایک جبہ نکالا جس پر ایک بالشت چمک دار مغزی چڑھی ہوئی تھی، جس کے

مكفوفان به، فقالت: هذه جُبة رسول الله ﷺ، كان يلبسها للوفود، ويوم الجمعة.
(حسن)

ذریعہ جبہ کے دونوں کنارے جوڑ دیے گئے تھے۔ اسماء نے کہا کہ یہ ہے رسول اللہ ﷺ کا جبہ جو آپ وفود کی آمد پر اور جمعہ کو پہنا کرتے تھے۔

۲٦٧. عن عبدالله بن عمر قال: وجد عمر حُلَّة إستبرق، فأتى بها النبي ﷺ فقال: اشتر هذه والبسها عند الجمعة أو حين تقدم عليك الوفود، فقال عليه السلام: إنّما يلبسها من لا خَلاق له في الآخرة. وأتى رسول الله ﷺ بحلل، فأرسل إلى عمر بحُلّة، وإلى أسامة بحُلَّة، وإلى عليّ بحُلّة، فقال عمر: يا رسول الله! أرسلت بها إليّ، لقد سمعتك تقول فيها ما قلت؟ فقال النبي ﷺ: تبيعها، أو تقضي بها حاجتَك.
(صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک پیراہن دیکھا۔ اسے نبی ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: حضور اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن یا اس وقت جبکہ آپ کی خدمت میں وفود آئیں پہنا کریں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس قسم کے پیراہن وہ لوگ پہنا کرتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر آپ کی خدمت میں ایسے کئی پیراہن لائے گئے، آپ نے ان میں سے ایک پیراہن عمر کو، ایک پیراہن اسامہ کو اور ایک علی کو بھیج دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے میرے پاس یہ پیراہن بھیج دیا، حالانکہ میں نے آپ سے اس کے بارے میں ایسا کہتے سنا ہے۔ فرمایا: تم اسے بیچ دو اور اپنی کسی ضرورت کی اس سے تکمیل کرلو۔

۱۴۱- باب فضل الزيارة

ملاقاتوں کی فضیلت

۲٦٨. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: زار رجل أخاً

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک شخص اپنے

لـــه فـى قرية، فأرصـد الله لـه مَـلَـكـاً عـلـى مَدْرَجَتِـه، قـال: أيـن تـريـد؟ قـال: أخاً لـى فـى هـذه الـقـريـة، فـقـال: هل لـه عـليك مـن نعمة ترُبُّها؟ قال: لا، إنّـى أحبـه فـى الله. قال: فإنّى رسـول الـلـه إليــك أنّ الله أحبَّك كـمـا أحببتَـه.

(صحيح)

ایک بھائی کی ملاقات کے لیے ایک بستی میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اس کی راہ میں متعین کر دیا۔ اس نے پوچھا: کدھر کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: میرا اس بستی میں ایک بھائی ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس نے کچھ احسان کیا ہے، جو بدلہ چکانے جا رہے ہو۔ اس نے جواب دیا: نہیں، میں اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ میں اللہ کا تیرے پاس فرستادہ ہوں۔ اللہ نے بھی تجھ سے محبت کی، جیسا کہ تو نے اُس شخص سے محبت کی۔

۱۴۲- باب الرجل يحب قوماً ولما يلحق بهم

ایک شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اُن تک پہنچ نہیں پاتا

٢٦٩. عـن أبـى ذر، قـلـت: يـارسـول الـلـه! الرجـلُ يحـب الـقـوم ولا يستـطيـعُ أن يـلـحق بعملهم؟ قال: أنت يـا أباذر! مع مـن أحببـت. قـلـت: إنّى أحـب الله ورسوله. قال: أنت مع من أحبَبت، يا أباذر!.

(صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص کسی جماعت سے محبت کرتا ہے، لیکن اس کے بس کی بات نہیں کہ ان لوگوں تک پہنچے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابوذر! تم اسی کے ساتھ ہو جس سے تم کو محبت ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، فرمایا: ابوذر! تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم کو محبت ہے۔

٢٧٠. عـن أنــس بن مـالك، أن رجــلًا ســأل الـنبـى ﷺ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

فقال: يا نبي الله! متى الساعة؟ فقال: وما أعددتَ لها؟ قال: ماأعددت من كبير، إلا أنّي أحب الله ورسوله، فقال: المرء مع من أحب. (صحيح)

سے سوال کیا: اے اللہ کے نبی! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا: اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے، اُس نے عرض کیا: میں نے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کر رکھی ہے، مگر میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

۱۴۳- باب فضل الكبير

بڑی عمر والے کی فضیلت

۲۷۱. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: من لم يرحم صغيرنا، ويعرف حق كبيرنا، فليس منا. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۷۲. عن عبدالله بن عمرو بن العاص، يبلُغ به النبي ﷺ قال: من لم يرحم صغيرنا، ويعرف حقَّ (وفي لفظ: ويوقر) كبيرنا فليس منا. (صحيح

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے، ایک روایت کے مطابق: ان کی عزت نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

۲۷۳. عن أبي أمامة: أنَّ رسول الله ﷺ قال: من لم يرحم صغيرنا، ويُجلَّ كبيرنا، فليس منا. (حسن صحيح)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور ہمارے بڑے کی تکریم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۴۴- باب إجلال الكبير

بڑے کی تکریم کرنا

۲۷۴. عن الأشعري [وهو أبوموسى] قال: إنَّ من إجلال

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: اللہ کی تعظیم میں سے

الله إكرامَ ذی الشيبة المسلم وحامل القرآن غير الغالی فيه، ولا الجافی عنه، وإكرامَ ذی السلطان المُقسِط.

(حسن)

سفید بالوں والے بوڑھے مسلمان اور ایسے حامل قرآن کی بھی تکریم کرنا ہے جسے نہ بہت غلو ہو اور نہ بالکل اثرات قرآنی سے خالی ہو اور اس صاحبِ اقتدار کی تکریم کرنا بھی ہے جو انصاف پرور ہو۔

۱۴۵- باب يبدأ الكبير بالكلام والسؤال

گفتگو اور سوال میں بڑا آدمی ابتدا کرے

۲۷۵. عن رافع بن خديج وسهل بن أبی حَثمَة، أنّهما حدثا - أو حدثاه - أن عبدالله بن سهل ومُحَيصة بن مسعود أتيا خيبرَ، فتفرقا فی النخل، فقتل عبدالله بن سهل، فجاء عبدالرحمن بن سهل، وحُوَيصة ومحيصة ابنا مسعود، إلی النبی ﷺ، فتكلموا فی أمر صاحبهم، فبدأ عبدالرحمن - وكان أصغر القوم - فقال له النبی ﷺ: كبّر الكُبر قال يحيی: لِيَلِیَ الكلامَ الأكبر، فتكلموا فی أمر صاحبهم، فقال النبی ﷺ: أتستحقون قتيلكم - أو قال: صاحبكم -

رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں آئے اور ایک دوسرے سے نخلستان میں بچھڑ گئے۔ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ تینوں مل کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے (مرحوم) ساتھی کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ گفتگو کی ابتدا کی عبدالرحمٰن نے اور وہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے کی بڑائی رکھو۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) سب سے بڑا گفتگو کرے تو ان لوگوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنے مقتول کی یا اپنے ساتھی کی دیت کا حق اپنے پچاس

بأيمان خمسين منكم:. قالوا: يا رسول الله! أمر لم نره. قال: فتبرئكم يهود بأيمان خمسين منهم؟ قالوا: يا رسول الله! قوم كفّار، فوداهم رسول الله من قبله. قال سهل: فأدركتُ ناقة من تلك الإبل، فدخلتُ مِربداً لهم، فركَضَتني برجلها.

(صحيح)

آدمیوں کی قسم سے پا سکتے ہو۔ ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ایک ایسی بات ہے جس کی ہمیں امید نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: پچاس یہودیوں کی قسم بھی دیت دلا سکتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ تو کفار ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کردی۔ سہل بیان کرتے ہیں: اس میں ایک اونٹنی میرے حصہ میں آئی تھی، میں ایک بار اس کے باڑے میں گیا تو اُس نے مجھے لتاڑ ماردی۔

۱۴۶- باب إذا لم يتكلم الكبير هل للأصغر أن يتكلم؟

جب بڑے نہ بولیں تو چھوٹے کو بولنے کا حق حاصل ہے؟

۲۷۶. عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: أخبروني بشجرة، مَثلها مثل المسلم، تؤتي أكلها كل حين بإذن ربها، لا تُحتّ ورقُها فوقع في نفسي النخلة، فكرهت أن أتكلم، وثَمّ أبوبكر و عمر رضي الله عنهما، فلما لم يتكلما، قال النبي ﷺ: هي النخلة، فلما خرجت مع أبي قلت: يا أبت! وقع في نفسي النخلة، قال: ما

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ درخت بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے۔ ہمیشہ اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے اور اس پر کبھی پت جھڑ کا موسم موسم نہیں آتا۔ میرے دل میں آیا کہ ایسا درخت تو کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے بولنا پسند نہیں کیا۔ وہیں ابوبکر بھی تھے اور عمر بھی رضی اللہ عنہما جب یہ دونوں بھی نہ بولے تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے۔ میں جب وہاں سے اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں

منعك أن تقولها؟ لو كنت قلتها كان أحب إلي من كذا وكذا، قال: ما منعني إلا لم أرك، ولا أبا بكر تكلمتما، فكرهت. (صحيح)

نے کہا: ابا جی! میرے دل میں تو آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، کہا کہ تم کو بولنے سے کون روکتا تھا، اگر تم کہہ دیتے تو مجھے یہ بات بڑی پسند آتی۔ میں نے کہا: آپ اور ابوبکر تو بولے ہی نہیں تو مجھے بولنا اچھا نہ معلوم ہوا۔

۱۴۷- باب تسويد الأكابر

سب سے بڑے کو سردار بنانا

۲۷۷. عن حكيم بن قيس بن عاصم أنَّ أباه أوصى عند موته بنيه فقال: اتّقوا الله وسوّدوا أكبركم، فإنّ القوم إذا سوّدوا أكبرهم خلفوا أباهم، وإذا سوّدوا أصغرهم أزرى بهم ذلك في أكفائهم، وعليك بالمال واصطناعه، فإنّه منبهة للكريم، ويستغنى به عن اللئيم، وإياكم ومسألةَ الناس، فإنّها من آخر كسب الرجل، فإذا متّ فلا تنوحوا، فإنّه لم ينح على رسول الله ﷺ، وإذا متّ فادفنوني بأرض لا تشعر بدفني بكر بن وائل، فإني كنت أغافلهم في الجاهلية. (حسن الاسناد)

حکیم بن قیس بن عاصم نے بیان کیا کہ ان کے والد (یعنی قیس بن عاصمؓ) نے اپنی موت کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی: اللہ کا خوف قائم رکھو، اپنے سب سے بڑے کو سردار بناؤ۔ جب کوئی قوم اپنے بڑے کو سردار بناتی ہے تو سپوت اولاد قرار پاتی ہے اور اپنے چھوٹے کو سردار بناتی ہے تو اپنے ہم نشینوں میں باعث ننگ بن جاتی ہے اور دیکھو مال میں کاروبار کو قائم رکھنا اس سے سخی آدمی کی توجہ حاصل ہوتی ہے اور بخیل سے بے نیازی نصیب ہوتی ہے، اور دیکھو! لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرنا، یہ روزی کا سب سے آخری ذریعہ ہے۔ اور جب میں مرجاؤں تو نوحہ نہ کرنا، رسول اللہ ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور میرے مرنے کے بعد مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جس کی بکر بن وائل کو خبر نہ ہو، میں جاہلیت میں انھیں بے خبر رکھا کرتا تھا۔

۱۴۸- باب يُعطى الثمرة أصغر مَن حضر مِن الوِلدان

بچوں میں سے سب سے چھوٹے کو پھل دے

۲۷۸. عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ إذا أتي بالزهو قال: اللهم! بارك لنا في مدينتنا ومُدّنا وصاعنا، بركة مع بركة. ثم ناوله أصغر من يليه من الولدان. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کھجور کا ادھ پکا پھل لایا جاتا تھا تو فرماتے تھے: اے اللہ! ہمارے شہر، ہمارے مد اور صاع میں برکت دے۔ اس کے بعد کھجور آپ کے قریب جو سب سے چھوٹا بچہ ہوتا اُسے دے دیتے۔

۱۴۹- باب مُعانقة الصبي

بچے کو گلے لگانا

۲۷۹. عن يعلى بن مُرّة، أنّه قال: خرجنا مع النبي ﷺ، ودعينا إلى طعام فإذا حسين يلعب في الطريق، فأسرع النبي ﷺ أمام القوم ثم بسط يديه، فجعل الغلام يفر هاهُنا وهاهُنا ويضاحكه النبي ﷺ حتى أخذه، فجعل إحدى يديه في ذقنه والأخرى في رأسه، ثم اعتنقه، ثم قال النبي ﷺ: حسين مني وأنا من حسين، أحبّ الله من أحبّ حسيناً، الحسين سبط من الأسباط. (حسن)

یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، ایک جگہ کھانے کی دعوت تھی۔ راستہ میں حسین کھیلتے ہوئے مل گئے۔ رسول اللہ ﷺ لپک کر آگے بڑھے اور آپ نے ہاتھ پھیلا دیے۔ اب حسین اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ آپ اُنھیں ہنسانے لگے، یہاں تک کہ آپ نے اُن کو پکڑ لیا، ایک ہاتھ ان کی تھوڑی پر اور دوسرا سر پر رکھ کر انھیں گلے لگایا، بوسہ لیا اور فرمایا: حسین میرا ہے، میں حسین کا ہوں۔ جو حسین کو پیار کرے گا اُس کو اللہ بھی پیار کرے گا۔ حسین بہترین قبیلوں میں سے ایک قبیلہ ہیں۔

۱۵۰- باب قُبلة الرجل الجارية الصغيره

کسی شخص کا چھوٹی بچی کا بوسہ لینا

۲۸۰. عن بُکیر: أنّه رأی عبدالله بن جعفر یقبل زینب بنت عمر بن أبی سلمة، وهی ابنة سنتین أو نحوه. (صحیح الاسناد)

بکیر سے مروی ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن جعفر کو دیکھا ہے کہ انھوں نے زینب بنت عمر بن ابی سلمہ کا بوسہ لیا جب کہ زینب کی عمر دو سال یا اس کے قریب تھی۔

۲۸۱. عن الحسن [وهو البصری] قال: إن استطعت أن لا تنظرَ إلی شعر أحد من أهلك إلا أن یکون أهلك أو صبیة، فافعل. (صحیح الاسناد)

حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اگر ہو سکے تو کسی کے بال بھی نہ دیکھو، مگر یہ کہ وہ تمہاری بیوی ہو یا ننھی بچی ہو تو ایسا کرو۔

۱۵۱- باب مسح رأس الصبی

بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۲۸۲. عن یوسف بن عبدالله بن سَلام قال: سمّانی رسول الله ﷺ یوسف، وأقعدنی علی حِجره، ومسح علی رأسی. (صحیح الاسناد)

یوسف بن عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

۲۸۳. عن عائشة قالت: کنت ألعب بالبنات عند النبی ﷺ، وکان لی صواحب یلعبن معی، فکان رسول الله ﷺ إذا دخل ینقمعن منه، فیُسرّبهن إلیّ،

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے تھے تو ادھر اُدھر بھاگ جاتی تھیں۔ آپ انھیں میرے پاس

فيلعبن معي. (صحيح)

١٥٢- باب قول الرجل للصغير: يا بني

٢٨٤. عن أبي العَجلان المحاربي قال: كنت في جيش ابن الزبير، فتوفي ابن عم لي وأوصى بجمل له في سبيل الله، فقلت لابنه: ادفع إليّ الجمل فإني في جيش ابن الزبير، فقال: اذهب بنا إلى ابن عمر حتى نسأله، فأتينا ابن عمر فقال: يا أبا عبدالرحمن! إنّ والدي توفي وأوصى بجمل له في سبيل الله، وهذا ابن عمي، وهو في جيش ابن الزبير، أفأدفع إليه الجمل؟ قال ابن عمر: يا بني! إنّ سبيل الله كل عمل صالح، فإن كان والدك إنما أوصى بجمله في سبيل الله عزوجل، فإذا رأيت قوماً مسلمين يغزون قوماً من المشركين، فادفع إليه الجمل فإنّ هذا وأصحابه في سبيل

بلا دیتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلنے لگتی تھیں۔

کسی کا کسی چھوٹے کو پیارے بیٹے کہنا

ابوالعجلان المحاربی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ابن الزبیر کی فوج میں تھا، میرے ایک چچازاد بھائی کا انتقال ہوا اور اُنھوں نے خدا کی راہ میں ایک اونٹ دینے کی وصیت کی۔ میں نے اُن کے لڑکے سے کہا کہ اونٹ مجھے دے دو، میں ابن الزبیر کی فوج میں ہوں۔ اُس نے کہا کہ میرے ساتھ ابنِ عمر کے پاس چلو کہ اُن سے پوچھ لیں۔ ہم اُن کے پاس آئے، اُس نے ابنِ عمر سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرے باپ کا انتقال ہوگیا، انھوں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹ دینے کی وصیت کی ہے۔ یہ میرے چچا ہیں اور ابن الزبیر کی فوج میں ہیں، کیا اُنھیں اونٹ دے دوں؟ ابنِ عمر نے کہا: پیارے بیٹے! ہر عمل صالح اللہ کی راہ ہے، اگر تمہارے والد نے اللہ عزوجل کی راہ میں اپنا اونٹ دینے کی وصیت کی ہے تو جب کسی مسلمان گروہ کو مشرک گروہ کے مقابلہ میں جہاد کرتے ہوئے دیکھو، اسے اونٹ دے دو اور یہ صاحب اور ان کے ساتھی تو قوم کے

غلمان قوم أيهم يضع الطابع! (حسن الاسناد)

نوعمروں کی راہ میں لڑ رہے ہیں کہ مہر لگانے کا حق کسے حاصل ہے۔

۲۸۵. عن جرير، عن النبي ﷺ قال: من لا يرحم الناس، لا يرحمه الله عزوجل. (صحيح)

جریر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو انسانوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرتا ہے۔

۲۸۶. عن عمر أنه قال: من لا يَرحم لا يُرحم، ومن لا يَغفر لا يُغفر، ولا يُعفَ عمّن لا يَعفُ، [ولا يُتاب على من لا يتوب] ولا يُوقّ من لا يتوقّ. (حسن)

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: جو شخص رحم نہیں کرتا اُس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا، جو درگزر نہیں کرتا اُس سے بھی درگزر نہیں کیا جاتا، جو معاف نہیں کرتا اُسے معافی نہیں ملتی اور جو پرہیز نہیں کرتا اسے بچایا نہیں جاتا۔

۱۵۳- باب اِرحَم من في الأرض

اہلِ زمیں پر رحم کرو

۲۸۷. عن قرّة قال: قال رجل: يا رسول الله! إنّي لأذبح الشاة فأرحمها، أو قال: إني لأرحم الشاة أن أذبحها، قال: والشاة إن رحمتها، رحمك الله مرتين. (صحيح)

قرہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آتا ہے یا یہ کہا کہ مجھے رحم آتا ہے، اگر میں بکری کو ذبح کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تم کو بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ یہ جملہ آپ نے مکرر ارشاد فرمایا۔

۲۸۸. عن أبي هريرة قال: سمعت النبي ﷺ الصادق المصدوق أبا القاسم ﷺ يقول: لا تُنزع الرحمة إلا من شقي. (حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صادق، مصدوق ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رحمت صرف بدبخت ہی کے قلب سے خارج کی جاتی ہے۔

۱۵۴- باب رحمة العيال
بال بچوں کے ساتھ محبت واُلفت

۲۸۹. عن أنس بن مالك قال: كان النبي ﷺ أرحم الناس بالعيال، وكان له ابنٌ مسترضعٌ في ناحية المدينة وكان ظئرهُ قيناً، وكنا نأتيه، وقد دخن البيت بإذخر فيقبله ويشمُّه.

(صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنھوں نے کہا کہ نبی ﷺ عیال (بال بچوں) کے حق میں سب سے زیادہ رحم دل تھے۔ آپ کا ایک شیر خوار بچہ تھا، شہر سے باہر، اُس کی دایہ کا شوہر ایک لوہار تھا۔ ہم اس بچے کے پاس آیا کرتے تھے، گھر میں اذخر کا دھواں بھرا ہوتا تھا۔ آپ بچے کا بوسہ لیتے تھے اور اُسے منہ سے لگاتے تھے۔

۲۹۰. عن أبي هريرة قال: أتى النبي ﷺ رجلٌ ومعه صبي، فجعل يضمه إليه، فقال النبي ﷺ أترحمه؟ قال: نعم، قال: فالله أرحم بك، منك به، وهو أرحم الرَّاحمين.

(صحيح الاسناد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، اُس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ شخص بچہ کو سینے سے لگانے لگا تو آپ نے فرمایا: کیا تم کو اس پر رحم آتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ تم پر رحم آتا ہے اور وہ رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۵۵- باب رحمة البهائم
جانوروں پر رحم کرنا

۲۹۱. عن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: بينما رجل يمشي بطريق اشتد به العطش، فوجد بئراً فنزل فيها، فشرب ثم خرج، فإذا كلب يلهث، يأكل الثرى من

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کو راہ چلتے چلتے بڑی شدید پیاس لگی۔ اسے ایک کنواں ملا، وہ کنویں میں اُتر پڑا اور اُس نے پانی پی لیا۔ باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے مارے خاک چاٹ رہا ہے۔ اُس شخص نے کہا کہ اس

العطش، فقال الرجل: لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذی كان بلغنی، فنزل البئر فملأ خفه ثم أمسكه بفيه فسقى الكلب فشكر الله له، فغفر له. قالوا: يا رسول الله! وإنّ لنا فی البهائم أجراً؟ قال: فی كل كبد رطبة أجر. (صحيح)

کتے کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ اس کے بعد وہ پھر کنویں میں اُترا، اپنے موزوں میں پانی بھرا اور اس کا منہ پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کے منہ میں پانی ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس شخص کی مغفرت فرما دی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں جانوروں (کے ساتھ بھلائی) کا بھی اجر ملتا ہے۔ فرمایا: ہر جگر تر (کے ساتھ بھلائی) کا اجر ملتا ہے۔

۲۹۲. عن عبدالله بن عمر، أن رسول ﷺ قال: عذّبت امرأة فی هرّة حسبتها حتى ماتت جوعاً، فدخلت فيها النّار يقال - والله أعلم - : لا أنتِ أطعمتيها، ولا سقيتيها حين حبستيها، ولا أنتِ أرسلتيها فأكلت من خَشاش الأرض. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت نے بلی کو بند کر رکھا تھا، یہاں تک کہ بلی بھوک سے مرگئی تو یہ عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ اس سے کہا جائے گا اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ تو نے جب اُسے بند کر رکھا تھا تو نہ کھلایا نہ پلایا، نہ اسے چھوڑ ہی دیا کہ زمین پر گری پڑی چیز کھالیتی۔

۲۹۳. عن عبدالله بن عمرو بن العاص، عن النبی ﷺ قال: ارحموا ترحموا، واغفروا يغفر الله لكم، ويل لأقماع القول، ويل للمصرّين الذين يصرون على ما فعلوا وهم

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رحم کیا کرو، تم پر رحم کیا جائے گا۔ درگزر کیا کرو، اللہ تم سے درگزر کرے گا۔ خرابی ہے سخت گوئی کے لیے، خرابی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے فعل پر اصرار کرتے ہیں، حالانکہ

يعلمون. (صحيح)

وہ جانتے ہیں (کہ وہ ناحق پر ہیں)۔

٢٩٤. عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ: من رحم ولو ذبيحة، رحمه الله يوم القيامة. (حسن)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی پر رحم کیا چاہے ذبح کیے جانے والے جانور ہی پر ہو، اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن رحم فرمائے گا۔

١٥٦- باب أخذ البيض من الحُمَّرة

پرندہ کے انڈے اُٹھانا

٢٩٥. عن عبدالله [وهو ابن مسعود]: أنّ النبي ﷺ نزل منزلًا فأخذ رجل بيض حمّرة، فجائت تَرِفّ على رأس رسول الله ﷺ، فقال: أيُكم فَجَعَ هذه بيضتها؟. فقال رجل: يا رسول الله! أنا، أخذت بيضتها، فقال النبي ﷺ: اردده، رحمةً لها. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مقام پر اُترے تو کسی شخص نے پرندہ کے انڈے اٹھائے۔ چڑیا رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر آکر پھڑ پھڑانے لگی۔ آپ نے فرمایا: تم میں کس نے اس کے انڈے اٹھا کر اس کو دکھ پہنچایا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے انڈے لے لیے ہیں۔ فرمایا: اس پر رحم کر کے وہیں انڈے رکھ دو۔

١٥٧- باب الطير في القفص

چڑیوں کو پنجرے میں رکھ چھوڑنا

٢٩٦. عن أنس قال: دخل النبي ﷺ فرأى ابناً لأبي طلحة - يقال له: أبوعمير-، وكان له نُغير يلعب به فقال: يا أبا عمير! ما فَعل النُّغير؟. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے۔ ابوطلحہ کے ایک بچہ تھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا، اُس کے پاس ایک بلبل تھا۔ آپ نے اس بچہ سے فرمایا: اے ابوعمیر! بلبل کیا ہوا یا فرمایا: بلبل کہاں ہے؟

۱۵۸- باب يُنمي خيراً بين الناس

اچھی باتوں کی سعی کرنا

۲۹۷. عن حُميد بن عبد الرحمن، أنّ أمّه - أم كلثوم ابنة عقبة ابن أبی معيط - أخبرته أنّها سمعت رسول الله ﷺ يقول: ليس الكذاب الذی يصلح بين الناس فيقول خيراً أو يُنمی خيراً. قالت: ولم أسمعه يرخص فی شیء مما يقول النّاس من الكذب إلاّ فی ثلاث: الإصلاح بين النّاس، وحديث الرجل امرأته، وحديث المرأة زوجها.

(صحيح)

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ان کی والدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ اُنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص کذاب (بڑا جھوٹا) نہیں ہے، جو لوگوں کے مابین صلح صفائی کراتا ہے، اس کے لیے اچھی باتیں بیان کرتا ہے یا اچھی باتیں پہنچاتا ہے۔ ان ہی بی بی نے کہا کہ میں نے گفتگو میں خلاف واقعہ بیان کرنے کی رخصت دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں سنا، بجز تین باتوں کے، ایک تو لوگوں میں صلح صفائی کرانے کو، دوسری شوہر کی بات بیوی سے، تیسری بیوی کا بیان شوہر سے۔

۱۵۹- باب لا يَصلُحُ الكذب

جھوٹ (کسی طرح) مناسب نہیں

۲۹۸. عن عبدالله [هو ابن مسعود] عن النبی ﷺ قال: عليكم بالصدقِ فإنَّ الصدقَ يهدی إلی البر، وإنّ البر يَهدی إلی الجنَّة، وإنَّ الرجل يصدق حتی يكتب عند الله صديقاً، وإياكم والكذب فإنَّ الكذب يهدی إلی الفجور، والفجور يهدی إلی النّار،

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سچ پر ہمیشہ قائم رہو، کیونکہ سچائی نیکی تک اور نیکی جنت تک پہنچاتی ہے۔ ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اُسے اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا، کیونکہ جھوٹ فجور (گناہ) تک پہنچاتا ہے اور فجور جہنم تک۔ ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے

وإنّ الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذاباً. (صحيح)

حتیٰ کہ اسے اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

۲۹۹. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: لا يصلح الكذب في جد ولا هزل، ولا أن يعد أحدكم ولده شيئاً ثم لا ينجز له. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ جھوٹ کسی مقام پر اچھا نہیں، نہ سنجیدگی میں اور نہ مذاق وتفریح میں اور نہ اس جگہ کہ کوئی اپنے بچہ سے کسی بات کا وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے۔

۱۶۰- باب الذي يصبر على أذى الناس

جو لوگوں کے دُکھ دینے پر صبر کرے

۳۰۰. عن ابن عمر، عن النبي ﷺ قال: المؤمن الذي يخالط الناس ويصبر على أذاهم، خير من الذي لا يخالط النّاس ولا يصبر على أذاهم. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایسا مومن جو لوگوں سے ملے جلے اور لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرے، اس شخص سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور نہ لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کرے۔

۱۶۱- باب الصبر على الأذى

ایذا رسانی پر صبر

۳۰۱. عن أبي موسى، عن النبي ﷺ قال: ليس أحد - أو ليس شيء - أصبر على أذى يسمعه من الله عزّ وجل إنّهم ليدعون له ولداً، وإنّه ليعافيهم ويرزقهم. (صحيح)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی شخص کسی تکلیف دہ بات پر جسے وہ سُنے اللہ عزوجل سے زیادہ صاحب برداشت نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا بیٹا پکارتے ہیں اور اس کے باوجود وہ انھیں عافیت دیتا ہے اور انھیں رزق پہنچاتا ہے۔

۳۰۲. عن عبدالله [هو ابن

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی

مسعود] قال: قسم النبي ﷺ قسمة - كبعض ما كان يقسم - فقال رجل من الأنصار: والله! إنّها لقسمة ما أريد بها وجه الله عزّ وجلّ! قلت أنا: لأقولنّ للنبي ﷺ، فأتيته - وهو في أصحابه - فساررته، فشق ذلك عليه ﷺ وتغير وجهه، وغضب حتى وددت أني لم أكن أخبرته، ثم قال: قد أُوذي موسى بأكثر من ذلك فصبر. (صحيح)

ہے کہ انھوں نے کہا: ایک بار نبی ﷺ نے کچھ تقسیم کیا، اسی طرح جیسے آپ تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا کہ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ عزوجل کی رضا مقصود نہ تھی۔ میں نے کہا کہ میں نبی ﷺ سے ضرور کہہ دوں گا، چنانچہ میں آیا، آپ اپنے صحابہ میں بیٹھے تھے۔ میں نے آپ سے آہستہ کہہ دیا، آپ پر بہت بار ہوا، چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ غصہ ہو گئے، حتیٰ کہ مجھے افسوس ہوا کہ کاش میں نے نہ کہا ہوتا، پھر آپ نے فرمایا: موسیٰ (علیہ السلام) کو اس سے بھی زیادہ دُکھ پہنچایا گیا تھا اور اُنھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۶۲- باب إصلاح ذات البين

لوگوں میں صلح صفائی کرانا

٣٠٣. عن أبي الدرداء، عن النبي ﷺ قال: ألا أُنبّئكم بدرجة أفضل من الصلاة والصيام والصدقة؟ قالوا: بلى، قال: صلاح ذات البين، وفساد ذات البين هي الحالقة. (صحيح)

ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل درجہ نہ بتادوں۔ لوگوں نے عرض کیا: ضرور، ارشاد فرمایا: لوگوں میں صلح صفائی کرادینا اور لوگوں میں فساد پھیلانا یہ (عادت) تو مونڈ دینے والی ہے۔

٣٠٤. عن ابن عباس: ﴿اتّقوا الله وأصلحوا ذات بينكم﴾ [الأنفال: ١]. قال: هذا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت قرآنی (اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح صفائی رکھو) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

تحريج من الله على المؤمنين أن يتّقوا الله وأن يصلحوا ذات بينهم. (صحيح الاسناد موقوفاً)

سے اہلِ ایمان کے لیے یہ تنگی ہے کہ خدا سے ڈریں اور آپس میں صلح صفائی رکھا کریں۔

١٦٣- باب الطعن في الأنساب

کسی کے نسب میں طعن کرنا

٣٠٥. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: شعبتان لا تتركهما أمتي: النياحة، والطعن في الأنساب. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دو باتیں وہ ہیں جنھیں میری اُمت نہیں چھوڑے گی۔ ایک نوحہ کرنا اور دوسرے نسب میں طعن کرنا۔

١٦٤- باب هجرة الرجل

کسی سے قطع تعلق کر لینا

٣٠٦. عن عوف بن الحارث بن الطفيل - وهو ابن أخي عائشة لأمها - أنَّ عائشة رضي الله عنها حدثت: أنَّ عبدالله بن الزبير قال في بيع - أو عطاء - أعطته عائشة: والله لتنتهينَّ عائشة أو لأحجُرَنَّ عليها فقالت: أهو قال هذا؟ قالوا: نعم، قالت عائشة: هو لله عليّ نذر أن لا أكلّم ابن الزبير أبداً فاستشفعَ ابن الزبير بالمهاجرين حين طالت هجرتها إياه، فقالت: والله! لا أشفع فيه أحداً أبداً، ولا

عوف بن حارث بن طفیل جو عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوتیلے بھائی کے بیٹے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن الزبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی خرید وفروخت یا عطیہ پر کہا کہ عائشہ اس سے باز آئیں، ورنہ میں اُنھیں روک دوں گا۔ یہ بات جب عائشہ کو پہنچی تو اُنھوں نے کہا کہ کیا عبداللہ بن الزبیر نے یہ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں ان ہی نے کہا ہے، اس پر عائشہ نے کہا کہ اللہ کی نذر مانتی ہوں کہ آئندہ کبھی ابن الزبیر سے ایک بات بھی نہیں کروں گی۔ جب یہ بات ابن الزبیر کو شاق گزری تو انھوں نے مہاجرین سے سفارش کرائی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ واللہ میں اس بارے میں کسی کی سفارش قبول

أتحنث إلى نذري، فلما طال ذلك على ابن الزبير كلم المِسوَر بن مَخرمة، وعبدالرحمن بن الأسود بن عبد يغوث، وهما من بني زهرة، فقال لهما: أنشدكما بالله لما أدخلتماني على عائشة فإنّها لا يحل لها أن تنذر قطيعتي، فأقبل به المِسوَر و عبدالرحمن، مشتملين عليه بأرديتهما حتى استأذنا على عائشة فقالا: السلام عليكِ ورحمة الله وبركاته، أندخل؟ فقالت عائشة: ادخلوا، قالا: كلنا؟ يا أم المؤمنين! قالت: نعم، ادخلوا كلكم، ولا تعلم أنّ معهما ابن الزبير، فلما دخلوا دخل ابن الزبير الحجاب فاعتنق عائشة وطفق يناشدها يبكي، وطفق المِسوَر و عبدالرحمن يناشدانها إلا ما كلمته وقبلت منه، ويقولان: إنّ النبي ﷺ: نهى عن -

نہ کروں گی، اپنی نذر کبھی نہ توڑوں گی۔ اس پر ابن الزبیر نے بنوزہرہ کے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث سے بات کی اور ان سے کہا کہ تم سے میں خدا کے لیے درخواست کرتا ہوں کہ عائشہ کے پاس جاؤ، اُن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ مجھ سے قطع تعلق کی نذر مان لیں۔ مسور اور عبدالرحمٰن اپنی چادر میں عبداللہ بن الزبیر کو چھپا کر وہاں پہنچے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم لوگ اندر آسکتے ہیں۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم لوگ آجاؤ۔ ان دونوں نے پھر کہا: ہم سب لوگ آجائیں؟ کہا: ہاں تم سب لوگ آجاؤ۔ عائشہ کو اس کی خبر نہ تھی کہ ان کے ساتھ ابن الزبیر بھی ہیں۔ جب سب لوگ اندر آئے تو ابن الزبیر پردہ کے اندر گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے شانہ پر سر رکھ کر منت کرنے اور رونے لگے اور پردہ کے باہر سے مسور اور عبدالرحمٰن عائشہ رضی اللہ عنہا پر اصرار کرنے لگے کہ ضرور عذر قبول کرلیں اور باتیں کریں اور ان دونوں نے کہنا شروع کیا: آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قطع تعلق کر لینے کی ممانعت فرمائی ہے اور کسی شخص کے

ماعلمت من - الهجرة فإنّه لايحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال. قال: فلما أكثروا على عائشة من التذكرة والتحريج طفقت تذكرهما وتبكي وتقول: إنّي قد نذرت، والنذر شديد، فلم يزالا بها حتى كلمت ابن الزبير، وأعتقت في نذرها أربعين رقبة، وكانت تذكر نذرها بعد ذلك فتبكي حتى تبل دموعُها خمارَها. (صحيح)

لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ عوف نے بیان کیا کہ جب ان لوگوں نے بہت سمجھایا اور ان کو پریشان کردیا تو وہ بھی سمجھانے لگیں اور رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے اور نذر سخت ہے۔ یہ لوگ منت کرتے ہی رہے، یہاں تک کہ اُنھوں نے عبداللہ بن الزبیر سے باتیں کیں، پھر اپنی نذر کے کفارہ کے طور پر چالیس نفوس کو آزاد کیا، اس کے بعد جبکہ چالیس نفوس کو آزاد کرچکی ہیں، پھر بھی جب اس کا ذکر کرتی تھیں تو اُن کے آنسو اُن کی اوڑھنی کو تر کردیتے تھے۔

١٦٥- باب هجرة المسلم

کسی مسلمان سے ترکِ تعلق کرنا

٣٠٧- عن أنس بن مالك أنّ رسول الله ﷺ قال: لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، وكونوا عباد الله! إخواناً، ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ آپس میں بغض رکھو، نہ حسد کرو، نہ پیٹھ پیچھے برا کہو اور اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بن کر رہا کرو۔ کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ کسی بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

٣٠٨. [عن أبي أيوب الأنصاري] أنّ رسول الله ﷺ قال: لا يحل لأحد أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے کسی بھائی سے تین راتوں سے زیادہ عرصہ تک مقاطعہ قائم

يلتقيان فيَصُدُّ هذا ويصُدُّ هذا، وخيرهما الذى يبدأ بالسلام. (صحيح)

رکھے، دونوں ملیں اور یہ اس کو روکے رہے اور وہ اسے، ان میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو سلام میں پیش قدمی کرے۔

۳۰۹. عن أبى هريرة عن النبى ﷺ قال: لا تباغضوا، ولا تنافسوا، وكونوا عباد الله إخواناً. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھا کرو اور نہ حسد کیا کرو۔ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

۳۱۰. عن أنس أن رسول الله ﷺ قال: ما توادَّ اثنان فى الله جلّ وعزّ أو فى الإسلام، فيفرق بينهما أوّل ذنب يحدثه أحدهما. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اشخاص جب آپس میں اللہ عزوجل کیلیے یا فرمایا کہ اسلام کیلیے محبت کرتے ہیں تو ان کے درمیان تفرقہ وہ پہلا گناہ ڈالتا ہے جس کا ارتکاب ان میں سے کوئی ایک کرتا ہے۔

۳۱۱. عن هشام بن عامر الأنصارى - ابن عمّ أنس بن مالك، وكان قُتل أبوه يوم أحد - أنّه سمع رسول الله ﷺ قال: لا يحل لمسلم أن يصارم مسلماً فوقَ ثلاث، فإنّهما ناكبان عن الحق ما داما على صِرامهما، وإن أولهما فيئاً يكون كفارته عند سبقه بالفىء، وإن ماتا على صرامهما لم يدخلا الجنّة

ہشام بن عامر الانصاری حضرت انس بن مالک کے چچازاد بھائی جن کے والد اُحد کے دن شہید ہوئے تھے، بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ کے لیے بول چال ترک کردے، جب تک یہ دونوں اپنے ترک پر قائم ہیں، حق سے برگشتہ ہیں۔ ان دونوں میں جس نے پہلے اس صورت حال کو ختم کیا، اس کا یہ فعل پچھلی غلطی کا کفارہ ہوجائے گا اور اگر ان دونوں کی اسی حالت میں موت ہوگئی تو یہ دونوں ہی

جـميعــاً أبـداً، وإن سلّم عليه فـأبى أن يقبل تسليمه وسلامه، رد عـليه الملك، ورد على الآخر الشيطـان. (صـحيح)

جنت میں کبھی نہ جاسکیں گے اور اگر ایک نے سلام کیا اور دوسرے نے اس کا سلام قبول کرنے سے انکار کیا تو فرشتہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے۔

۳۲۱. عـن عـائشة رضي الله عنهـا قــالت: قـال رسول الله ﷺ: إنّـــي لأعـــرف غــضبكِ ورضـــاكِ. قــالــت: قلت: وكيف تـعـرف ذلك يـا رسول الله؟ قال: إنّك إذا كـنتِ راضية، قلتِ: بلى، ورب محـمد، وإذا كنتِ ساخطةً! قـلـتِ: لا، ورب إبـراهـيـم. قالت: قـلـت: أجـل! لسـت أهـاجر إلّا اسمك. (صـحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے غصہ کو اور تمہاری رضامندی کو پہچانتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: اور آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: ہاں، محمد کے رب کی قسم اور جب ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: ہاں، ابراہیم کے رب کی قسم، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! میں صرف آپ کے نام کا مقاطعہ کرتی ہوں۔

١٦٦- بـاب مـن هـجـر أخـاه سنـة

جس نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑ دیا

۳۱۳. عــن أبــي خــراش السّـلمي، أنّه سمع رسول الله ﷺ يقول: من هـجر أخاه سنة فهـو كسـفكِ دمِـه. وفـي رواية: عـن عـمـران بـن أبي أنـس، أن رجلًا مِـن أسـلـمَ من أصـحاب الـنبـي ﷺ حـدثــه، عن النبي

ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے ترکِ تعلق رکھا، اُس نے اُس کا خون کیا۔ ایک دوسری روایت میں عمران بن ابی انس بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ اسلم کے ایک صحابی رسول نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

ﷺ قال: (فذكر نحوه). وفي المجلس محمد بن المنكدر وعبدالله بن أبي عتّاب فقالا: قد سمعنا هذا عنه. (صحيح)

نے فرمایا: کسی مومن سے ایک سال تک ترک تعلق قائم رکھنا اُس کا خون کرنے کے برابر ہے۔ اسی مجلس میں محمد بن المنکدر اور عبداللہ بن ابی عتاب بھی تھے۔ دونوں نے کہا کہ ہم نے بھی اسی شخص سے یہ سنا تھا۔

١٦٧- باب المهتجرين

مقاطعہ کرنے والے لوگ

٣١٤. عن أبي أيوب الأنصاري، أنّ رسول الله ﷺ قال: لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاثة أيام، يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا، وخيرهما الذي يبدأ بالسلام. (صحيح)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ مدت تک مقاطعہ کر رکھے، دونوں ایک دوسرے سے ملیں وہ اس سے کترا جائے اور یہ اس سے کترا جائے۔ ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پیش قدمی کرے۔

١٦٨- باب الشحناء

عداوت

٣١٥. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، وكونوا عباد الله إخواناً. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں نہ بغض رکھو، نہ حسد کیا کرو، اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

٣١٦. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: تجد مِن شرّ الناس يوم القيامة، عند الله، ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه، وهؤلاء بوجه. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا آدمی تمہیں وہ دو رُخا آدمی ملے گا جو اِن کے پاس ایک رُخ سے آتا ہے اور اُن کے پاس اُس رُخ سے۔

۳۱۷. عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ: إیّاکم والظنّ، فإنّ الظنَّ أکذبُ الحدیث، ولا تناجَشوا، ولا تحاسَدوا، ولا تباغضوا، ولا تنافسوا، ولا تدابَروا، وکونوا عبادَ الله إخواناً. (صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے ہمیشہ احتراز کرو، بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ آپس میں نہ جھگڑو، نہ حسد کرو، نہ بغض نہ منافقت اور نہ عداوت، اللہ کے بندے! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

۳۱۸. عن أبی هریرة أنَّ رسول الله ﷺ قال: تفتح أبواب الجنّة یوم الاثنین ویوم الخمیس، فیغفر لکل عبد لا یشرك بالله شیئاً، إلّا رجل کانت بینه وبین أخیه شحناء، فیقال: أنظِروا هذین حتی یصطلحا. (صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اُس بندے کی مغفرت کی جاتی ہے جس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو، بجز اس شخص کے جس کی اپنے بھائی سے عداوت ہو، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انتظار کرو، جب تک یہ آپس میں صفائی کرلیں۔

۳۱۹. عن أبی الدرداء قال: ألا أحدثکم بما هو خیر لکم من الصدقة والصیام؟ صلاح ذات البین، ألا وإنَّ البغضة هی الحالقة. (صحیح الاسناد)

ابودرداء سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ کیا تم سے ایسی حدیث نہ بیان کردوں جو صدقہ اور روزہ سے بھی بہتر ہے، (وہ چیز) آپس میں صلح صفائی کرادینا ہے اور بغض سے خبردار رہو، یہ تو مونڈ دینے والی بات ہے۔

۱۶۹- باب من أشار علی أخیه وإن لم یستَشِره

جس نے اپنے بھائی کو بلاطلب مشورہ دیا

۳۲۰. عن وهب بن کَیسان -

وہب بن کیسان جنھوں نے عبداللہ بن

وكان وهب أدرك عبدالله بن عمر-: أنّ ابن عمر رأى راعياً وغنماً في مكان قبيح ورأى مكاناً أمثل منه، فقال له: ويحك، يا راعي! حوّلها، فإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل راع مسئول عن رعيّته. (صحيح)

عمر کو پایا تھا، کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ایک بار ایک چرواہے اور بکریوں کو ایک بنجر جگہ پر دیکھا اور اُس سے بہتر جگہ بھی نظر آئی تو کہا: اللہ بھلا کرے، اے چرواہے! بکریوں کو ہانک لے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر چرواہا اپنی رعیت کے بارے میں مسئول (جواب دہ) ہے۔

۱۷۰- باب من كَرِهَ أمثال السّوء

جس نے بری مثال کو ناپسند کیا

۳۲۱. عن ابن عباس، عن النبي ﷺ قال: ليس لنا مثل السوء؛العائد في هبته، كالكلب يرجع في قيئه. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بری مثال ہمارے لیے نہیں ہے، اپنے ہبہ کو لوٹانے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو خود چاٹ لے۔

۱۷۱- باب ما ذُكر في المكر والخديعة

مکر اور دھوکہ

۳۲۲ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: المؤمن غرّ كريم، والفاجر خبّ لئيم. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن سادہ مزاج اور سخی ہوتا ہے جب کہ فاجر دغاباز اور بخیل ہوتا ہے۔

۱۷۲- باب السُّباب

گالیاں

۳۲۳. عن أم الدرداء [وهي الصغرى الفقيهة]: أنَّ رجلاً أتاها فقال: إن رجلاً نال منكِ عند عبد الملك، فقالت: أن نُؤبَن بما ليس فينا، فطالما زُكِينا

اُمّ درداء سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بیان کیا کہ ایک شخص نے عبدالملک کے نزدیک آپ کو برا بھلا کہا ہے تو انھوں نے کہا کہ اگر اس نے وہ بات کہی جو ہم میں نہیں ہے تو ایک مدت سے

بما ليس فينا. (حسن الاسناد)

ہم ان باتوں سے پاک ہیں جو ہم میں نہیں ہیں۔

٣٢٤. عن عبدالله [هو ابن مسعود]: إذا قال الرجل لصاحبه: أنت عدوي، فقد خرج أحدهما من الإسلام، أو بريء من صاحبه. قال قيس: وأخبرني - بعد - أبوجُحيفة، أنَّ عبدالله قال: ﴿إلا من تاب﴾. (صحيح الاسناد)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب ایک شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک ان میں سے اسلام سے خارج ہوگیا یا کہا کہ اپنے ساتھی سے بری ہوگیا۔ قیس نے کہا کہ اس کے بعد ابوجحیفہ نے مجھے خبر دی کہ عبداللہ بن مسعود نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: (ہاں مگر وہ شخص جس نے توبہ کرلی)۔

١٧٣- باب سَقي الماء

پانی پلانا

٣٢٥. عن ليث عن طاووس عن ابن عباس، أظنه رفعه (شك ليث) قال: في ابن آدم ستون و ثلثمائة سُلامى - أو عظم أو مفصل - على كل واحد في كل يوم صدقة كل كلمة طيبة صدقة، وعون الرجل أخاه صدقة والشّربة من الماء (يسقيها) صدقة، وإماطة الأذى عن الطريق صدقة. (صحيح لغيره)

لیث طاؤس سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: (لیث کو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے) اولاد آدم میں ۳۶۰ ٹکڑے، ہڈیاں یا جوڑ ہیں، ان میں سے ہر ایک پر ہر روز ایک صدقہ (کی گنجائش) ہے۔ ہر اچھی بات ایک صدقہ ہے۔ کسی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ پانی کا ایک گھونٹ جو کسی کو پلادے صدقہ ہے۔ دُکھ پہنچانے والی چیز کا راستہ سے ہٹا دینا ایک صدقہ ہے۔

١٧٤- باب المُستبّان ما قالا فعلى الأوّل

دو آدمی گالی گلوچ کریں تو گناہ اوّل کو ہوگا

٣٢٦. عن أبي هريرة، عن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت

النبی ﷺ قال: المُستبّان ما قالا فعلی البادیء، مالم یعتقد المظلوم. (صحیح)

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دو آدمی گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوگا، بشرطیکہ مظلوم نے حد سے تجاوز نہ کیا ہو۔

۳۲۷. عن أنس عن النبی ﷺ قال: المُستبّان ما قالا فعلی البادئ حتی یعتدی المظلوم.

(حسن صحیح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دو آدمی جب گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوگا، بشرطیکہ مظلوم نے حد سے تجاوز نہ کیا ہو۔

۳۲۸. وقال النبی ﷺ: أتدرون ما العَضَهُ؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: نقل الحدیث من بعض الناس إلی بعض، لیفسدوا بینهم. (صحیح)

اور نبی ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ عضۃ (دانت کاٹنا) کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: بات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا تا کہ لوگوں میں فساد برپا ہو جائے۔

۳۲۹. وقال النبی ﷺ: إن الله عزّ وجلّ أوحی إلیّ أن تواضعوا، ولا یبغِ بعضُکم علی بعض. (صحیح)

اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور ایک دوسرے کے خلاف سرکشی نہ کرو۔

۱۷۵- باب المُستبّان شیطانان یتهاتران و یتکاذبان

باہم گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں، ایک دوسرے کی آبروریزی کرتے اور جھوٹ بکتے ہیں

۳۳۰. عن عِیاض بن حِمار قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ الله أوحی إلیّ أن تواضَعوا

عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہے کہ عاجزی اختیار کرو، کوئی

حتی لا یبغی أحد علی أحد، ولا یفخر أحد علی أحد، فقلت: یا رسول الله! أرأیت لو أنّ رجلاً سبَّنی فی ملأ، هم أنقص منی، فرددت علیه، هل علیّ فی ذلك جناح؟ قال: المُستَبّان شیطانان یتهاتران ویتکاذبان. (صحیح)

کسی کے خلاف سرکشی نہ کرے اور نہ کسی کے مقابلہ میں تفاخر کرے۔ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی مجھے بھرے مجمع میں گالی دے جس میں مجھ سے کم تر لوگ ہوں، اس پر میں جواب دوں تو کیا اُس کا بھی مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا: باہم گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں۔ ایک دوسرے کی آبروریزی کرتے اور جھوٹ بکتے ہیں۔

۳۳۱. فقال عیاض: وکنت حرباً لرسول الله ﷺ، فأهدیتُ إلیه ناقة، قبل أن أُسلم، فلم یقبلها، وقال: إنّی أکره زَبد المشرکین. (صحیح)

عیاض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا مخالف تھا، میں نے اسلام لانے سے پہلے آپ کو ایک اونٹنی ہدیتاً پیش کی تو آپ نے قبول نہ فرمائی اور فرمایا کہ میں مشرکوں کے مال سے کراہیت کرتا ہوں۔

۱۷۶- باب سِباب المسلم فسوق

مسلمان کا گالی بکنا فسق ہے

۳۳۲. عن سعد بن مالك، عن النبی ﷺ قال: سِباب المسلم فسوق. (صحیح)

سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا گالی بکنا فسق ہے۔

۳۳۳. عن أنس قال: لم یکن رسول الله ﷺ فاحشاً، ولا لعّاناً، ولا سبّاباً، کان یقول عند المعتبة: ماله ترب جبینه؟. (صحیح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نہ فحش کلامی کرتے تھے، نہ لعنتیں بھیجا کرتے تھے، نہ گالی دیتے تھے۔ انتہائی غصہ کے وقت میں فرماتے تھے: اسے کیا ہوگیا ہے، اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

٣٣٤. عن عبدالله [هو ابن مسعود]، عن النبي ﷺ: سباب المسلم فسوق، وقتاله كُفر. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کو گالی بکنا فسق ہے اور اس کا قتل و خون کرنا کفر ہے۔

٣٣٥. عن أبي ذر قال: سمعت النبي ﷺ يقول: لا يرمي رجلٌ رجلاً [بالفسوق]، ولا يرميه بالكفر إلا ارتدت عليه إن لم يكن صاحبه كذلك. (صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کسی نے دوسرے پر کفر کا الزام لگایا، حالانکہ وہ کافر نہیں ہے تو کفر اسی پر لوٹے گا۔

٣٣٦. عن أبي ذرّ سمع النبي ﷺ يقول: من ادَّعى لغير أبيه وهو يعلم فقد كفر، ومن ادَّعى قوماً ليس هو منهم فليتبوّأ مقعده من النّار، ومن دعا رجلاً بالكفر، أو قال: عدوّ الله، وليس كذلك إلا حارت عليه. (صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا، اس نے کفر کیا اور جس نے دعویٰ کیا کہ وہ فلاں قوم سے ہے، حالانکہ وہ ان میں سے نہیں ہے تو اسے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالینا چاہیے اور جس نے کسی شخص کو کفر کی نسبت سے پکارا یا اللہ کا دشمن کہا، حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ بات کہنے والے ہی پر لوٹ آئے گی۔

٣٣٧. عن عَدِيّ بن ثابت قال: سمعت سليمان بن صُرَد - رجلاً من أصحاب النبي ﷺ - قال: استبّ رجلان عند النبي ﷺ، فغضب أحدهما،

عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی، ان میں سے ایک کو اتنا شدید غصہ آیا کہ اس کا منھ پھول گیا اور

فاشتدّ غضبه حتی انتفخ وجهه وتغیر، فقال النبی ﷺ: إنّی لأعلم کلمةً لو قالها لذهب عنه الذی یجد. فانطلق إلیه الرجل فأخبره بقول النبی ﷺ، وقال: (إنّ النبی ﷺ قال:) تعوّذ باللہ من الشیطان الرجیم، فقال: أتری بی بأساً! أمجنون أنا؟! اذهب! (صحیح)

چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک جملہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص وہ جملہ کہہ دے تو یہ کیفیت جو اسے دکھ دے رہی ہے رفع ہو جائے۔ ایک شخص اُس کے پاس گیا اور نبی ﷺ کے اس قول کی اسے خبر دی اور کہا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو، اس نے کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھ کو کوئی بیماری ہے یا میں پاگل ہوں، اچھا میں جاتا ہوں۔

۱۷۷- باب من لم یُواجه النَّاس بکلامه

کسی خاص شخص کو مخاطب کیے بغیر عام گفتگو کرنا

۳۳۸. عن عائشة قالت: صنع النبی ﷺ شیئاً، فرخص فیه، فتنزه منه قوم، فبلغ ذلك النبی ﷺ، فخطب فحمد اللہ ثم قال: ما بال أقوام یتنزهون عن الشیء أصنعه؟ فواللہ! إنّی لأعلم باللہ وأشدهم له خشیة. (صحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اسے کرنے کی اجازت عام دے دی۔ ایک جماعت نے اُس سے بہ نیت پرہیزگاری دوری اختیار کرلی۔ یہ بات جب آپ تک پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا، اللہ کی حمد بیان کی اور فرمایا: کچھ لوگوں کا عجب حال ہے، لوگ اس کام میں شرکت کو اپنی پرہیزگاری کے خلاف سمجھتے ہیں جسے میں نے کیا ہے، حالانکہ واللہ میں ان سے زیادہ اللہ کو جانتا اور ان سے بڑھ کر اللہ کا خوف رکھتا ہوں۔

۱۷۸- باب من قال لآخر: يا منافق! في تأويل تأوّله

کسی کو منافق کہنا اور اُس کی تاویلات کرنا

۳۳۹. عن علي رضي الله عنه قال: بعثني النبي ﷺ والزبير بن العوام، وكلانا فارس، فقال: انطلقوا حتى تبلغوا روضة كذا وكذا، وبها امرأة معها كتاب من حاطب إلى المشركين، فأتوني بها. فوافيناها تسير على بعير لها وحيث وصف لنا النبي ﷺ، فقلنا: الكتاب الذي معك؟ قالت: ما معي كتاب، فبحثناها وبعيرها، فقال صاحبي: ما أرى، فقلت: ما كذب النبي ﷺ، والذي نفسي بيده! لأجردنك أو لتخرجنه، فأهوت بيدها إلى حجرتها وعليها إزار صوف، فأخرجت، فأتينا النبي ﷺ، فقال عمر: خان الله ورسوله والمؤمنين، دعني أضرب

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ مجھے اور زبیر بن عوام کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، دونوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: چلے جاؤ، جب فلاں جگہ پر سرسبز علاقہ میں پہنچو گے تو وہاں ایک عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہے جو حاطب نے مشرکین کو لکھا ہے۔ جاؤ اسے میرے پاس لے آؤ۔ ہم لوگوں نے اس عورت کو اپنے اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا۔ اسی جگہ جہاں آپ نے بتایا تھا، ہم نے اُس عورت سے کہا کہ وہ خط کہاں ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کی اور اونٹ کی تلاشی لی، ہمارے ساتھی نے کہا: خط دکھائی تو نہیں دیتا، میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ نے غلط نہیں فرمایا ہے۔ ارے عورت! یا تو خط نکال، ورنہ میں تجھے ننگی کردوں گا، تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنی کمر سے نیچے لے گئی۔ وہ اونی تہبند باندھے ہوئی تھی، اس میں سے اس نے خط نکالا۔ ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں لا کر حاضر کر دیا۔ اس پر عمر نے کہا: اس شخص حاطب نے

عنقه! وقال: ماحملك؟ فقال: ما بي إلا أن أكون مؤمناً بالله، وأردت أن يكون لي عند القوم يد، قال: صدق، يا عمر! أو ليس قد شهد بدراً؟ لعلّ الله اطّلع إليهم فقال: اعمَلوا ماشئتم فقد وجبَت لكم الجنّة. فدمعت عينا عمر وقال: الله ورسوله أعلم. (صحيح)

اللہ، اُس کے رسول اور سارے مسلمانوں سے خیانت کی، مجھے اجازت ہو کہ اس کی گردن اڑادوں۔ آپ نے فرمایا: حاطب! ایسا تم نے کیوں کیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ ارادہ یہ تھا کہ قوم کے لوگوں کی مدد کردوں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! حاطب سچ کہتے ہیں۔ کیا وہ (حاطب) اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع تھی، اسی لیے تو اللہ نے فرمایا کہ جو چاہو کرو، جنت تمہارے لیے واجب ہو چکی۔ اس پر عمر کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور کہا کہ اللہ اور اُس کے رسول سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

١٧٩- باب من قال لأخيه: يا كافر

جس کسی نے اپنے بھائی کو کہہ دیا "اے کافر"

٣٤٠. عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله ﷺ قال: أيُما رجل قال لأخيه: كافر، فقد باء بها أحدهما. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اپنے بھائی کو کہہ دیا کہ "اے کافر!" تو ان دونوں میں سے ایک تو کفر لے کر ہی لوٹا۔

٣٤١. عن عبدالله بن عمر، أنّ رسول الله قال: إذا قال للآخر: كافر، فقد كفر أحدهما، إن كان الذي قال له كافراً فقد صدق وإن لم يكن كما قال له

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک نے تو کفر بہر حال کیا، جسے کافر کہا تھا، اگر وہ ایسا ہی ہے تب تو سچ ہی کہا اور

فـقـد بـاء الـذى قـال له بالكفر.
(صحيح)

اگر وہ کافر نہیں ہے تو جس نے کہا وہ کفر لے کر لوٹا۔

۱۸۰- باب شماتة الأعداء

دشمنوں کا ہنسی اُڑانا

۳٤۲. عـن أبـي هـريـرة، أنّ الـنـبـي ﷺ: كـان يتعوذ من سـوء الـقـضـاء، وشمـاتـة الأعـداء.
(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوء قضا اور شماتۃ الاعداء (قدرت کا کسی کے حق میں برا فیصلہ ہونے اور دشمنوں میں کسی کی ہنسی اڑائی جانے) سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۸۱- باب السَّرف فى المال

فضول خرچی

۳٤۳. عـن أبـي هـريـرة، أنّ رسـول الـلـه ﷺ قال: إنّ الله يـرضى لكم ثلاثاً، ويسخط لكم ثلاثاً يرضى لكم أن تعبدوه، ولا تشركوا به شيئاً، وأن تعتصموا بـحبـل الـلـه جميعـاً، وأن تـنـاصـحـوا من ولّاه الله أمركم، ويكـره لـكـم: قيل و قال، وكثرة السؤال، وإضاعة المـال.
(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم سے تین باتوں سے راضی اور تین باتوں سے ناراض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے کہ اس کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوط پکڑے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ جسے والی امر بنائے، اس کے بھی خواہ رہو اور نصیحت کیا کرو اور تمہارے لیے خداوند تعالیٰ قیل وقال، کثرت سوال اور بربادی مال کو ناپسند فرماتا ہے۔

۳٤٤. عـن ابـن عبـاس فـى قـوله عزّ وجل ﴿وما أنفقتم من شـىء فهـو يُـخـلـفـه وهو خير الرّازقين﴾ [النور: ۳۹] قال: فى

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ جل وعلا کے قول (اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا اور وہ بہترین روزی رساں ہے) کی تفسیر میں مروی ہے کہ فضول خرچی

غير إسراف ولا تقتير. (صحيح الاسناد)

اور کنجوسی کے ماسوا اخراجات ہی اس حکم میں داخل ہیں۔

۱۸۲- باب المُبذّرين

المبذّرين (وہ لوگ جو نا جائز امور میں دولت اُڑاتے ہیں)

٣٤٥. عن أبي العُبيدين قال: سألت عبدالله [هو ابن مسعود] عن ﴿المُبَذّرين﴾؟ قال: الذين ينفقون في غير حق. (صحيح الاسناد)

ابوالعبیدین کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مبذرین کے متعلق سوال کیا تو کہا وہ جو ناحق میں روپیہ خرچ کرتے ہیں۔

٣٤٦. عن ابن عباس: ﴿المُبَذّرين﴾ قال: المبذرين في غير حق. (حسن الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما "المبذرین" کی تفسیر ''ناحق راستوں میں مال خرچ کرنے والے'' سے فرماتے ہیں۔

۱۸۳- باب إصلاح المَنازل

مکانات کی درستگی

٣٤٧- عن أسلم قال: كان عمر يقول على المنبر: يا أيها الناس! أصلحوا عليكم مثاويكم وأخيفوا هذه الجِنّان قبل أن تخيفكم فإنّه لن يبدو لكم مسلموها، وإنا - والله - ما سالمناهم منذ عاديناهم. (حسن الاسناد)

اسلم کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ منبر پر فرماتے تھے کہ اپنی رہائش گاہوں کو درست کرلو، ان باغوں کو اس سے قبل ہی سنوار لو کہ وہ تم سے چھوٹ جائیں، کیونکہ اس کے قائم رکھنے والے تمہارے سامنے کبھی نہ آئیں گے اور میں نے تو جب سے ان سے دشمنی کی پھر صلح نہیں کی۔

۱۸۴- باب النفقة في البناء

تعمیر کے اخراجات

٣٤٨. عن خبّاب قال: إنّ الرجل ليؤجر في كل شيء إلّا البناء. (صحيح)

خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: آدمی کو ہر بات کا اجر ملتا ہے بجز تعمیر مکان کے۔

۱۸۵- باب عمل الرجل مع عماله

اپنے مزدوروں کے ساتھ کام کرنا

٣٤٩. عن نافع بن عاصم أنّه سمع عبدالله بن عمرو قال لابن أخ له خرج من الوَهط: أيعمل عُمالك؟ قال: لا أدرى! قال: أما لو كنتَ ثقفياً لعلمت ما يعمل عمالك، ثم التفت إلينا فقال: إنّ الرجل إذا عمل مع عماله فى داره (وقال أبوعاصم مرة: فى ماله) كان عاملاً من عمال الله عزّوجلّ.

(صحيح)

نافع بن عاصم سے روایت ہے، انھوں نے سنا کہ عبداللہ بن عمرو نے اپنے بھتیجے سے جو باغ سے نکل کر آئے تھے کہا کہ تمہارے مزدور کام کر رہے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ معلوم نہیں، کہا اگر تم بنی ثقیف کے ہوتے تو وہی کرتے ہوتے جو تمہارے مزدور کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ آدمی جب اپنے مزدوروں کے ساتھ خود بھی اپنے گھر میں کام کرتا ہے (اور راوی ابو عاصم نے ایک بار کہا کہ اپنے مال میں کام کرتا ہے) تو وہ اللہ عزوجل کے کارندوں میں سے ایک کارندہ ہوتا ہے۔

۱۸۶- باب التطاول فى البُنيان

عمارتیں بنانے میں فخر جتانا

٣٥٠. عن أبى هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتى يتطاول النّاس فى البنيان. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر فخر نہ کرنے لگیں۔

٣٥١. عن الحسن [وهو البصرى] قال: كنت أدخل بيوت أزواج النبى ﷺ فى خلافة عثمان بن عفان، فأتناول

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ازواج نبی ﷺ کے گھروں میں جایا کرتا تھا تو میں اپنے ہاتھوں سے ان کے

سقفها بيدى. (صحيح الاسناد)

چھپروں کو چھو لیتا تھا۔

٣٥٢. عن داود بن قَيس قال: رأيت الحجرات من جريد النخل مغشى من خارج بمسوح الشعر، وأظن عرض البيت من باب الحجرة إلى باب البيت نحوا من ست أو سبع أذرع، وأحزر البيت الداخل عشر أذرع، وأظن سمكه بين الثمان والسبع نحو ذلك، ووقفت عند باب عائشة فإذا هو مستقبل المغرب. (صحيح الاسناد)

داؤد بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں کو دیکھا ہے یہ کھجور کی جھوپڑیوں کے تھے باہر سے گھاس کی کھگل تھی اور میرا خیال ہے کہ حجرے کی چوڑائی دروازے سے حجرے تک چھ سات ہاتھ ہوگی، لمبائی اندر اندر دس ہاتھ اور بلندی سات اور آٹھ کے مابین یا اسی کے قریب قریب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑا ہوا۔ یہ دروازہ مغرب کی طرف تھا۔

١٨٧- باب من بَنى

عمل تعمیر

٣٥٣. عن قيس بن أبى حازم قال: دخلنا على خبّاب نعوده، وقد اكتوى سبع كيات، فقال: إنّ أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا، وإنّا أصبنا ما لا نجد له موضعاً إلّا التراب، ولولا أنّ النبى ﷺ نهانا أن ندعوَ بالموت لدعوت به. ثم أتيناه مرة أخرى وهو يبنى حائطاً له

قیس بن ابی حازم سے مروی ہے، انھوں نے کہا: ہم خباب کے پاس عیادت کے لیے آئے۔ انھوں نے سات داغ لگوائے تھے، انھوں نے کہا کہ ہمارے جو دوست گزر گئے وہ چلے گئے اور دنیا ان کے مرتبہ کو ذرہ بھر کم نہ کر سکی اور ہم نے اتنا پالیا کہ اب اس کے لیے مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پاتے، اگر نبی ﷺ نے موت مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔ اس کے بعد دوسری بار ہم آئے تو دیکھا کہ وہ اپنی ایک دیوار بنا رہے ہیں، کہا کہ ایک

فقال: إنّ المسلم يؤجر في كل شيء ينفعه إلّا في شيء يجعله في التراب. (صحيح)

مسلمان اپنے سارے ہی اخراجات کا اجر پاتا ہے، بجز اس کے جو مٹی میں ڈال دے۔ (مکان کی تعمیر میں خرچ کرے)

٣٥٤. عن عبدالله بن عمرو قال: مرَّ النبي ﷺ - وأنا أصلح خُصّاً لنا - فقال: ما هذا؟ قلت: أصلح خُصَّنا يا رسول الله! فقال: الأمر أسرع من ذلك. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر ہوا اور میں اپنی جھونپڑی درست کر رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنی جھونپڑی درست کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: موت اس سے کہیں زیادہ قریب ہے۔

١٨٨- باب المسكن الواسع

وسیع رہائش گاہ

٣٥٥. عن نافع بن عبد الحارث، عن النبي ﷺ قال: من سعادة المرء المسكن الواسع، والجار الصّالح، والمركب الهنيء. (صحيح)

نافع بن عبد الحارث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: انسان کی خوش بختی ہے، وسیع رہائش گاہ، نیک ہمسایہ اور پسندیدہ سواری۔

١٨٩- باب نقش البنيان

عمارتوں پر نقش ونگار بنانا

٣٥٦. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لا تقوم الساعة حتى يبنيَ النَّاس بيوتاً يشبهونها بالمراحل. قال إبراهيم: يعني الثياب المخططة. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں برپا ہوگی جب تک کہ لوگ ایسا گھر نہ بنانے لگیں جسے منقش چادروں کے مشابہ کر دیں۔ ابراہیم نے کہا کہ یعنی دھاری دار کپڑے۔

٣٥٧. عن ورّاد كاتب

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے

المغيرة قال: كتب معاوية إلى المغيرة: اكتب إليّ ما سمعت من رسول الله ﷺ. فكتب إليه: إنَّ نبي الله ﷺ كان يقول في دبر كل صلاة: لا إله إلا الله وحدَه لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على شيء قدير، اللهم لا مانع لما أعطيت، ولا معطي لما مَنعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد، وكتب إليه: إنّه كان ينهى عن قيل وقال، وكثرة السؤال، وإضاعة المال. وكان ينهى عن عقوق الأمهات، ووأد البنات، ومنع وهات. (صحيح)

کہ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے، اس میں سے کچھ لکھ بھیجیں تو مغیرہ نے انھیں لکھ بھیجا۔ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے لاشریک ہے، اسی کا یہ سارا جہان ہے اور اسی کی حمد، وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ جس کو تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور جس کو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور کسی ریاست والے کو تیرے مقابلہ میں ریاست نفع نہیں پہنچا سکتی ہے، اور ان کے پاس لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ قیل وقال سے، کثرت سوال سے اور بربادی مال سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ ماؤں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور ضرورت کی چھوٹی چھوٹی چیزیں نہ دینے سے منع کرتے تھے۔

٢٥٨. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: لن ينجي أحداً منكم عملهُ. قالوا: ولا أنتَ يا رسول الله ﷺ؟ قال: ولا أنا، إلّا أن يتغمَّدني الله منه برحمة، فسدِّدوا وقاربوا، واغدوا وروحوا، وشيء من

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں بخش سکتا، لوگوں نے عرض کیا اور آپ ﷺ کو یا رسول اللہ! فرمایا اور مجھ کو بھی نہیں، بجز اس کے کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانک لے، اس لیے سیدھی راہ اختیار کرو، آپس میں ایک دوسرے سے قریب رہو

الــدُّلــجة والـقـصـدَ الـقـصـدَ، تبلُغــوا. (صـحيح)

اور صبح کو (یاد حق) کرو، شام کو کرو اور کسی قدر پچھلی پہر رات کو یاد کرو، اور ہمت و ارادے سے یاد کرو، اللہ تک پہنچ جاؤ گے۔

۱۹۰- باب الرفق

نرم خوئی

۳۵۹. عن عائشة زوج النبی ﷺ قـالـت: دخـل رَهـطٌ مـن الیهـود عـلـی رسـول اللـه ﷺ فـقـالـوا: السـام عـلیکم، قالت عـائشة: ففهمتها، فقلت: علیکم السـام والـلـعـنة، قـالـت: فقال رسـول الـلـه ﷺ: مهلاً یـا عائشة! إنّ الله یحبّ الرّفق فی الأمـر کـلّـه. فـقـلـت: یا رسول الـله! أو لم تسمع ما قالوا؟ قال رسـول الـلـه ﷺ: وقـد قلت: وعلیکـم. (صـحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور انھوں نے السام علیکم (تم پر ہلاکت آئے) کہا، میں نے اس کو سمجھ لیا اور کہا: تم پر ہلاکت آئے اور لعنت ہو۔ کہتی ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو عائشہ، اللہ سارے ہی امور میں نرم خوئی کو پسند کرتا ہے، میں نے کہا کہ یا رسول اللہ؟ کیا آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا، فرمایا: اور میں نے انھیں کہہ دیا: وعلیکم (تم پر بھی وہی ہو)۔

۳۶۰. عـن جریر بن عبدالله قـال: قال رسول الله ﷺ: من یُحـرَم الرّفق یُحـرَم الـخیر. (صحیح)

جریر بن عبداللہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نرم خوئی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔

۳۶۱. عـن أبـی الـدرداء، عن الـنبی ﷺ قال: من أُعطِیَ حظّه مـن الـرّفـق فقد أُعطیَ حظّه من الـخیر ومن حُرم حظّه من الرفق

ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جسے نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا، اسے نیکی سے اس کا حصہ دیا گیا اور جو نرمی سے محروم رکھا گیا، اسے نیکی

فقد حرم حظّه من الخير. أثقل شيء في ميزان المؤمن يوم القيامة حسن الخلق، وإن الله ليبغض الفاحشَ البذيّ.(صحيح)

سے محروم رکھا گیا۔ قیامت کے دن مومن کے ترازو میں حسن اخلاق سب سے زیادہ وزنی چیز ہوگی۔ بدکلام اور فحش گفتار کو اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتا ہے۔

٣٦٢. عن عائشة: قال النبي ﷺ: أقيلوا ذوي الهيئات عَثَراتهم. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بھلے اور نیک لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو۔

٣٦٣. عن أنس، عن النبي ﷺ قال: لا يكون الخُرق في شيء إلّا شانه، وإنّ الله رفيقٌ يحب الرفق. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سختی جس چیز میں ہوتی ہے اسے معیوب بنا دیتی ہے۔ اللہ نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

٣٦٤. عن أبي سعيد الخُدري قال: كان رسول الله ﷺ أشدَّ حياء من العذراء في خِدرها، وكان إذا كره شيئاً عرفناه في وجهه. (صحيح)

ابوسعید الخدری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہو، اس سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ جب کوئی بات آپ کو ناگوار ہوتی تھی تو ہم لوگ آپ کے چہرے سے جان لیتے تھے۔

٣٦٥. عن عائشة رضي الله عنها قالت: كنت على بعير فيه صعوبة، فقال النبي ﷺ: عليكِ بالرفق فإنّه لا يكون في شيء إلّا زانَه، ولا يُنزَع من شيء إلا شانه. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی، اونٹ میں ذرا سختی تھی، اس پر آپ نے فرمایا، ہمیشہ نرم خوئی اختیار کرو، یہ وہ صفت ہے کہ جس میں ہوگی اس کی زینت قرار پائے گی اور جس سے نکل جائے گی اس کو بدنما کر دے گی۔

٣٦٦. عن أبي هريرة قال:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں

قال رسول الله ﷺ: إياكم والشح فإنه أهلكَ من كان قبلكم سفكوا دمائهم، وقطعوا أرحامهم، والظلم ظلمات يوم القيامة. (وإياكم والفحش فإن الله لا يحبّ الفاحش المتفحش).

(صحيح)

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخل سے بچتے رہو۔ اس نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کردیا ہے۔ انھوں نے آپس میں خوں ریزیاں کیں، رشتے ناطے منقطع کیے اور ظلم قیامت کے دن تہ بہ تہ تاریکیوں کا باعث ہے۔ (ایک دوسری روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: فحش گوئی سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا ہے۔)

۱۹۱- باب الرفق فی المعیشة

رہائش میں سادگی

٣٦٧. عن كثير بن عُبَيد قال: دخلتُ على عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، فقالت: أمسك حتى أخبط نقبتي فأمسكت، فقلت: يا أمّ المؤمنين! لو خرجتُ فأخبرتهم لعدوه منكِ بُخلًا! قالت: أبصر شأنك إنّه لا جديد لمن لا يلبس الخَلَق.

(حسن الاسناد)

کثیر بن عبید کہتے ہیں کہ میں اُمّ المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا کہ ذرا پکڑو تو میں اپنا پردہ سی لوں، میں نے پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا، ام المومنین، اگر میں باہر جا کر لوگوں سے کہہ دوں تو لوگ اسے آپ کا بخل شمار کریں۔ فرمایا: اپنی حالت پر نظر رکھو، نئے کپڑے اس کے لیے نہیں ہیں جو پرانے نہ استعمال کرے۔

۱۹۲- باب ما يُعطى العبد على الرفق

بندے کو نرمی پر کیا عطا کیا جاتا ہے

٣٦٨. عن عبدالله بن مُغفَّل، عن النبي ﷺ قال: إنّ الله رفيق يحبّ الرّفق، ويعطي عليه مالا

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ نرم خو ہے، نرم خوئی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی

يعطى على العُنف. (صحيح)

پر وہ عطا کرتا ہے جو سختی پر نہیں عطا کرتا۔

۱۹۳- باب التسكين

سکون وطمانیت

٣٦٩. عن أنس بن مالك قال: قال النبي ﷺ: يسّروا ولا تُعسّروا، وسكنوا ولا تُنفّروا. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: آسانی اختیار کرو، سختی نہ کرو۔ سکون اختیار کرو، بھڑک نہ جاؤ۔

۱۹۴- باب الخُرق

سخت گیری (اکھڑپن)

عن عائشة رضى الله عنها قالت: كنت على بعير فيه صعوبة، فقال النبى ﷺ: عليكِ بالرفق فإنّه لا يكون فى شىء إلّا زانَه، ولا يُنزَع من شىء إلا شانه. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی، اس اونٹ میں سختی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ نرمی اختیار کرو، یہ وہ صفت ہے جس میں ہوگی اس کی زینت قرار پائے گی، اور جس سے نکل جائے گی اس کو بدنما بنا دے گی۔

۱۹۵- باب اصطناع المال

دولت پیدا کرنا

٣٧٠. عن الحارث [هو ابن لَقيط] قال: كان الرجل منّا تُنتَجُ فرسُه فينحرها، فيقول: أنا أعيش حتى أركب هذا؟ فجائنا كتاب عمر: أن أصلحوا ما رزقكم الله فإنَّ فى الأمر تنفساً. (صحيح)

حارث بن لقیط سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم میں سے کسی کی گھوڑی بچہ دیتی تو ہم مار ڈالتے تھے اور کہتے تھے، ہم جیتے رہیں گے جو اس پر سواری کریں گے، پھر ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ آیا کہ جو کچھ اللہ نے تمہیں عطا کیا ہے اسے اچھی طرح رکھو، اس کام میں خودغرضی و بخل ہے۔

٣٧١. عن أنس بن مالك، عن النبى ﷺ قال: إنّ قامت

انس بن مالکؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر قیامت بھی آجائے

الساعة وفي يد أحدِكم فَسيلَة فإن استطاعَ أن لا تقوم حتى يغرِسها، فَليَغرِسها. (صحيح)

اور تمہارے ہاتھ میں کسی پیڑ یا پودے کا ایک قلم ہو، تو اگر ہو سکے کہ بغیر اس قلم کو زمین میں لگائے ہوئے نہ جائے تو اسے ضرور زمین میں لگا دے۔

۱۹۶- باب دعوة المظلوم

مظلوم کی بد دعا

۳۷۲. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ثلاثُ دعوات مستجاباتٌ: دعوةُ المظلوم، ودعوةُ المسافر، ودعوةُ الوالد على ولده. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تین دعائیں مقبول ہیں، مظلوم کی بد دعا، مسافر کی بد دعا اور باپ کی بد دعا اپنی اولاد کے لیے۔

۱۹۷- باب الظلم ظُلُمات

ظلم تاریکی ہی تاریکی ہے

۳۷۳. عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: اتّقوا الظلمَ فإنَّ الظلم ظلماتٌ يومَ القيامة، واتّقوا الشحَّ فإنَّ الشحَّ أهلكَ مَن كان قبلكم، حملهم على أن سَفكوا دمائهم، واستحلّوا محارمهم. (صحيح)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی ہے۔ اور بخل سے بچو، بخل نے تم سے اگلوں کو ہلاک کر دیا اور انھیں آمادہ کر دیا کہ آپس میں خوں ریزی کریں اور اپنی محرم عورتوں کو حلال قرار دے لیں۔

۳۷٤. عن ابن عمر، عن النبي ﷺ قال: الظّلم ظلمات يوم القيامة. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی ہے۔

۳۷۵. عن أبي سعيد، عن رسول الله ﷺ قال: إذا خلص المؤمنون من النار،

ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب اہل ایمان جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت و دوزخ

حُبِســوا بـقـنطرة بين الجنَّـة والنّار، فيتقاصّون مظالِمَ بينهم فـي الـدنيـا، حتـى إذا نـقّـوا وهـذّبــوا، أُذِنَ لـهــم بدخــول الـجنّة فـوالـذى نـفـس محمد بيــده! لأحـدهـــم بـمنزلـه أدلّ منـه فى الدنيـا.

(صحيح)

کے مابین ایک پل پر روک دیے جائیں گے اور دنیا میں جو مظالم کیے ہوں گے اس کی سزا بھگتیں گے اور جب پاک صاف ہو چکیں گے تب انھیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی، تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، ان میں سے ہر شخص اپنی منزل کو اس سے زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا جتنا کہ وہ دنیا کو پہچانتا ہے۔

۳۷٦. عـن أبـي الـضُّحى قال: اجتمع مَسروق وشُتَير بن شكل فـى الـمسـجـد، فتقوّض إليهمـا حـلق المسجد، فقال مسروق: لا أرى هـؤلاء يـجتـمـعـون إلينـا، إلّا ليستـمـعـوا مـنّـا خيراً، فـإمّـا أن تحدّث عن عبدالله فأصدقك أنا، وإمــا أن أحـدّث عـن عـبـدالـلـه فتـصـدقـنـي؟ فقال: حدّث، يا أبا عائشة! قال: هل سمعت عبدالله يـقـول: الـعيـنـان يزنيان، واليدان تــزنيــان، والــرجـلان يـزنيـان، والـفـرج يـصـدق ذلك أو يكذبـه! فـقـال: نـعـم، قــال: وأنا سمعتـه، قـال: فهل سمعت عبدالله يقول:

ابوالضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ مسروق اور شتیر بن شکل مسجد میں اکٹھے ہو گئے تو مسجد کے حلقے سب ان دونوں کی طرف سمٹ آئے۔ اس پر مسروق نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ ہمارے پاس کوئی اچھی بات سننے ہی کو جمع ہوئے ہیں یا تو عبداللہ سے روایت کریں اور میں تصدیق کروں، یا میں عبداللہ سے روایت کروں اور آپ تصدیق کریں۔ انھوں نے کہا کہ اے ابوعائشہ! آپ روایت کریں، کہا: کیا آپ نے عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں، پیر زنا کرتے ہیں اور شرم گاہیں ان کو سچ کر دکھاتی ہیں یا جھوٹ کر دیتی ہیں؟ کہا: ہاں میں نے بھی سنا ہے۔ کہا: کیا آپ نے عبداللہ سے یہ بھی سنا ہے کہ قرآن مجید میں اس آیت سے بڑھ کر کوئی

ما في القرآن آية أجمع لحلال و حرام، وأمر ونهي، من هذه الآية: ﴿إنّ الله يأمرُ بالعدل والإحسانِ وإيتاءِ ذي القُربى﴾ [النحل: ۹۰]؟ قال: نعم، وأنا قد سمعته، قال: فهل سمعت عبدالله يقول: ما في القرآن آية أسرع فَرَجاً من قوله: ﴿ومن يتَّقِ الله يجعَل لهُ مَخرجاً﴾ [الطلاق: ۲]؟ قال: نعم، قال: وأنا قد سمعته، قال: فهل سمعت عبدالله يقول: ما في القرآن آية أشد تفويضاً من قوله: ﴿يا عبادىَ الّذينَ أسرَفوا على أنفُسهِم لا تَقنَطوا مِن رحمةِ الله﴾ [الزمر: ۵۳]؟ قال: نعم، وأنا سمعته. (حسن الاسناد)

آیت نہیں جس میں حلال وحرام اور امر و نہی سب ہی بیان کر دیے گئے ہیں، وہ آیت یہ ہے (بیشک اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے اور قرابت داروں کو دینے لینے کا حکم دیتا ہے) کہا: ہاں میں نے بھی سنا ہے۔ کہا: کیا آپ نے عبداللہ سے یہ بھی سنا ہے کہ قرآن مجید میں تنگی کو فوراً دور کرنے والی اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت نہیں (اور جو خدا سے ڈرتا ہے اس کے لیے مخمصہ سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہے) کہا: ہاں، میں نے بھی سنا ہے۔ کہا: کیا آپ نے عبداللہ سے یہ بھی سنا ہے کہ قرآن مجید میں کوئی آیت نہیں جس میں اس سے زیادہ شدید تفویض (سپردگی) ہو، (اے میرے وہ بندو! جو اپنی جانوں پر زیادتی کر چکے ہو، اللہ کی رحمت سے بالکلیہ مایوس نہ ہو جاؤ) کہا: ہاں میں نے بھی سنا ہے۔

۳۷۷. عن أبي ذر عن النبي ﷺ، عن الله تبارك و تعالى قال: يا عبادي! إنّي قد حرّمت الظلمَ على نفسي، وجعلته محرماً بينكم فلا تظالموا. يا عبادي! إنّكم الذين تخطئون بالليل والنّهار وأنا أغفر

ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اور آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر رکھا ہے، اور تمہارے لیے بھی اس کو حرام کر دیا ہے تو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم ہو کہ روزانہ دن رات خطاؤں کا ارتکاب کرتے ہو اور میں ہوں

الذنوب، ولا أبالي فاستغفروني أغفر لكم. يا عبادي! كلُّكم جائع إلّا من أطعمته فاستطعموني أطعمكم. [يا عبادي!] كلُّكم عارٍ إلّا من كسوته فاستكسوني أكسكُم. يا عبادي! لو أنَّ أوّلكم وآخركم، وإنسكم وجنّكم، كانوا على أتقى قلب عبد منكم لم يزد ذلك في ملكي شيئاً، ولو كانوا على أفجر قلب رجل لم ينقص ذلك من ملكي شيئاً، ولو اجتمعوا في صعيد واحد، فسألوني فأعطيت كل إنسان منهم ما سأل لم ينقص ذلك من ملكي شيئاً إلّا كما ينقص البحر أن يغمس فيه المخيط غمسة واحدة. يا عبادي! إنّما هي أعمالكم أجعلها عليكم فمن وجد خيراً فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلوم إلّا نفسه. كان أبو إدريس، إذا حدث بهذا الحديث جثى على ركبتيه. (صحيح)

کہ گناہوں کی مغفرت کرتا رہتا ہوں، لہٰذا تم مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو بجز ان کے جنھیں میں کھلادوں، لہٰذا تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ تم سب ننگے ہو، بجز ان کے جنھیں میں پہنا دوں، مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، اگر تمہارے انسان و جن سب کے سب بہترین متقی قلب ہو جائیں تو میری ملکیت میں ذرّہ برابر اضافہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر سب فاجر ترین شخص کے قلب ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں ذرّہ برابر کمی نہیں ہوگی۔ اگر یہ سارے ایک جگہ اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں انھیں دے دوں تو اس سے میری ملکیت میں اس سے زیادہ کمی نہ ہوگی جتنی کہ ایک سوئی کو سمندر میں ایک بار غوطہ دینے سے سمندر میں کمی ہو سکتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنھیں میں تم پر مسلط کر دیتا ہوں، اب جو شخص خیر پائے وہ اللہ کی حمد کرے اور جو اس کے برخلاف پائے وہ اپنی ذات کے علاوہ کسی اور پر ملامت نہ کرے۔ ابوادریس جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے زمین پر ٹیک دیتے تھے۔

١٩٨- باب كفّارة المريض

کفارۂ مریض

عن أبي سعيد الخُدري وأبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ما يصيب المسلمَ من نَصَب ولا وَصَب، ولا هم ولا حزن، ولا أذى ولا غَم، حتى الشّوكة يشاكها، إلّا كفّر الله بها خطاياه. (صحيح)

ابوسعید الخدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جب کوئی تکلیف، مصیبت، رنج، اندوہ، اذیت اور غم ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو اس کی خطاؤں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

٣٧٩. عن سعيد قال: كنت مع سلمان - وعاد مريضاً في كِندة - فلما دخل عليه قال: أبشر، فإنَّ مرضَ المؤمن يجعله الله له كفارةً ومُستعتَباً، وإن مرض الفاجر كالبعير عقله أهله، ثم أرسلوه، فلا يدري لم عقل ولم أرسل. (صحيح الاسناد)

سعیدؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں سلمان وعباد کے ساتھ بنی کندہ کے ایک مریض کے یہاں تھا، جب سلمان مریض کے پاس آئے تو انھوں نے کہا کہ بشارت ہو تمہیں، مومن کے مرض کو اللہ تعالیٰ کفارہ اور اپنی رضاء کا سبب بنا دیتا ہے۔ اور فاجر کا مرض ایسا ہے جیسے اونٹ کہ اس کے مالک نے چھانڈ ڈال دی، اور اس کے بعد چھوڑ دیا، اسے خبر نہیں کہ کیوں چھانڈ ڈالا اور کیوں ہانک دیا۔

٣٨٠. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: لا يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة، في جسده وأهله وماله، حتى يلقى الله عزوجلّ وما عليه خطيئة. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک صاحب ایمان مرد یا عورت کو اس کے بدن، اس کے اہل وعیال اور اس کے مال کے ساتھ بلا لگی رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملتا ہے، اس وقت اس کی کوئی خطا باقی نہیں رہتی ہے (یعنی ساری خطاؤں کا کفارہ ان بلاؤں سے ہو چکتا ہے۔)

٣٨١. عن أبي هريرة قال: جاء أعرابي، فقال النبي ﷺ: هل أخذتك أم مِلدَم؟ قال: وما أم مِلدَم؟ قال: حرّ بين الجلد واللحم، قال: لا، قال: فهل صُدِعتَ؟ قال: وما الصداع؟ قال: ريح تعترض في الرأس، تضرب العروق، قال: لا، قال: فلما قام قال: من سرّه أن ينظر إلى رجل من أهل النّار أي: فلينظره. (حسن صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی عرب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کبھی ام بلدم نے تجھے اپنی گرفت میں لیا ہے۔ اس نے کہا ام بلدم کیا شے ہے، فرمایا: کھال اور گوشت کے مابین حرارت، اس نے کہا کبھی نہیں۔ فرمایا: کبھی صداع ہوا ہے، اس نے کہا کہ صداع کیا چیز ہے۔ فرمایا: ایک ہوا ہے جو سر میں گھس جاتی ہے اور رگوں پر ضرب لگاتی ہے، کہا، کبھی نہیں۔ پھر جب وہ چلنے لگا تو آپ نے فرمایا جسے کسی جہنم والے کو دیکھنا پسند ہو، اسے دیکھ لے۔

١٩٩- باب العيادة جوف الليل

رات کو دیر گئے عیادت کرنا

٣٨٢. عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: إذا اشتكى المؤمن، أخلصه الله كما يخلص الكير خبث الحديد. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بیمار پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو زنگ سے پاک کر دیتی ہے۔

٣٨٣. عن عائشة رضي الله عنها، عن النبي ﷺ قال: ما من مسلم يصاب بمصيبة - وجع أو مرض - إلّا كان كفّارة ذنوبه حتى الشوكة يشاكها، أو النَّكبة. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان کو جب کوئی مصیبت، درد یا دکھ لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ کوئی کانٹا چبھتا یا حادثہ ہوتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

٣٨٤. عن عائشة بنت سعد أنَّ أباها قال: اشتكيت بمكة شكوى شديدة، فجاء النبي ﷺ يعودني، فقلت: يا رسول الله! إنّي لأترك مالاً، وإنّي لم أترك إلا ابنة واحدة، أفأوصي بثلثَي مالي وأترك الثلث؟ قال: لا، قال: أوصي بالنصف وأترك لها النصف؟ قال: لا، قلت: فأوصي بالثلث وأترك الثلثين؟ قال: الثلث، والثلث كثير، ثم وضع يده على جبهتي، ثم مسح وجهي وبطني ثم قال: اللهم! اشفِ سعداً، وأتمّ له هجرته. فمازلت أجد برد يده على كبدي فيما يخال إليّ، حتى الساعة. (صحيح)

سعد کی صاحبزادی عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا: مکہ میں میں ایک بار شدید بیمار پڑا نبی ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک ہی لڑکی ہے کیا میں اپنے مال میں سے دوتہائی کی وصیت کردوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں۔ فرمایا: نہیں میں نے کہا، نصف کی وصیت کردوں اور لڑکی کے لیے نصف چھوڑ دوں، فرمایا: نہیں، عرض کیا تو ایک تہائی کی وصیت کردوں اور دوتہائی لڑکی کے لیے چھوڑ دوں، فرمایا: ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بہت ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا، اور میرے منہ پر اور پیٹ پر پھیرا پھر دعا کی۔ اے اللہ سعد کو شفا عطا کر اور اس کی ہجرت کو مکمل فرما دے۔ اس کے بعد سے آج تک جب خیال کرتا ہوں آپ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں۔

٢٠٠- باب يُكتب للمريض ما كان يعمل وهو صحيح

مریض کے وہ اعمال لکھے جاتے ہیں جو حالتِ صحت میں وہ کرتا تھا

٣٨٥. عن عبدالله بن عمرو، عنِ النبي ﷺ قال: ما من أحد يمرض، إلّا كتب له مثل ما كان

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو اس کے وہ اعمال لکھے

يعمل وهو صحيح. (صحيح)

جاتے ہیں جو حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا۔

٣٨٦. عن أنس بن مالك عن النبي قال: ما من مسلم ابتلاه الله في جسده إلّا كتب له ما كان يعمل في صحته، ما كان مريضاً، فإن عافاه - أراه قال - غسله-

انس بن مالک نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو کسی بدنی ابتلا میں مبتلا کرتا ہے تو جب تک وہ بیمار رہتا ہے اس کے وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جو حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا، اگر مریض کو اللہ نے شفا عطا کر دی یا مجھے خیال آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسے گناہوں سے دھو دیا۔

(وفي رواية: وإن قبضه غفر له، وإن شفاه غسله).

(حسن صحيح)

ایک دوسری روایت میں ہے: اگر اللہ نے اسے اٹھا لیا تو اس کی مغفرت فرمادی اور اگر شفا دے دی تو اسے گناہوں سے دھو دیا۔

٣٨٧. عن أبي هريرة قال: جاءت الحمى إلى النبي ﷺ فقالت: ابعثني إلى آثر أهلك عندك، فبعثها إلى الأنصار، فبقيت عليهم ستّة أيّام ولياليهن، فاشتد ذلك عليهم، فأتاهم في ديارهم، فشكوا ذلك إليه، فجعل النبي ﷺ يدخل داراً داراً، وبيتاً بيتاً يدعو لهم بالعافية. فلمّا رجع تبعته امرأة منهم فقالت: والذي بعثك بالحق! إنّي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ مرض بخار نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے لوگوں کے پیچھے بھیجئے تو آپ نے انصار کے پاس بھیج دیا، ان کے یہاں چھ دن رات رہا۔ ان پر بخار بہت سخت ثابت ہوا۔ بخار ان کے گھروں میں گھس گیا تو ان لوگوں نے رسول ﷺ سے شکایت کی۔ اس پر رسول ﷺ نے ان کے ایک ایک گھر اور ایک ایک کمرے میں جانا شروع کیا اور ان کے لیے عافیت کی دعا فرمانے لگے۔ آپ جب لوٹ رہے تھے تو ایک عورت آپ کے پیچھے آئی اور اس نے عرض کیا: قسم اس ذات کی

لمـــن الأنصـــار، وإنَّ أبـى لمــــن الأنصار، فادع الله لى كمـــا دعـوت للأنصـار، قـال: مــا شـئـتِ، إن شئتِ دعـوتُ الـلـه أن يعـافيك، وإن شئـتِ صبــرت ولك الـجنّـة. قالت: بـــل أصبر، ولا أجـعــل الجنَّة خطـــراً.	جس نے آپ کوحق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں انصار میں سے ہوں اور میرے والد بھی انصار میں سے ہیں، جیسے آپ نے انصار کے لیے دعا کی ہے میرے لیے بھی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: کیا چاہتی ہو، اگر چاہوتو میں تمہارے لیے دعا کروں کہ تم بخار سے محفوظ رہو اور اگر چاہوتو برداشت کرو اور تمہیں جنت ملے گی۔ اس نے عرض کیا میں صبر کروں گی اور جنت کو خطرے میں نہیں ڈالوں گی۔
(صحيح)	
٣٨٨. عـن أبـى هـريرة قال: مـا مـن مـرض يصيبنى، أحب إلـىّ مـن الحمّى لأنها تدخل فى كـل عـضـو مـنى، وإنّ الـلـه عزَّ وجـلَّ يـعـطـى كل عضو قسطه من الأجر. (صحيح الاسناد)	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے کوئی مرض بخار سے زیادہ پسند نہیں۔ بخار میرے ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کو اجر میں سے اس کا حصہ عطا کرتا ہے۔
٣٨٩. عـن أبى نُحيلَة: قيل له: ادعُ الـلـه، قال: اللهم! انقُص من الـمـرض ولا تَـنـقُص من الأجر، فقيل له: ادعُ، ادعُ... فقال: اللهم! اجـعلنى من المقرّبين، واجعل أمى من الحور العين. (صحيح الاسناد)	ابونحیلہ سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تو کہا کہ اے اللہ! مرض کم کردے لیکن اجر میں کم نہ کر، پھر کہا گیا کہ دعا کیجئے، دعا کیجئے تو کہا کہ اے اللہ! مجھ کو مقربین میں سے بنادے اور میری والدہ کو حورعین بنادے۔
٣٩٠. عــن عــطـاء بـن أبـى ربـاح قـال: قـال لى ابن عباس:	عطا بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تمہیں ایک جنتی

ألا أريك امرأة من أهل الجنّة؟ قلت: بلى، قال: هذه المرأة السّوداء أتت النبي ﷺ فقالت: إنّي أصرع، وإنّي أتكشف، فادعُ الله لي، قال: إن شئتِ صبرت ولك الجنّة، وإن شئتِ دعوتُ الله أن يعافيك، فقالت: أصبر فقالت: إنّي أتكشَّف، فادعُ الله لي أن لا أتكشَّف، فدعا لها. عن عطاء: أنّه رأى أم زُفَر - تلك المرأة - طويلة سوداء على سُلَّم الكعبة. (صحيح)

عورت نہ دکھادوں، میں نے کہا کہ ضرور، کہا کہ یہ دیکھو کالی سی عورت جو ہے۔ یہ ایک بار نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں برہنہ ہوجاتی ہوں، تو اللہ سے میرے لیے دعا کیجئے۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تم کو اچھا کردے، اس پر اس عورت نے کہا کہ میں صبر کروں گی البتہ میں برہنہ ہوجاتی ہوں، اس کے لیے دعا فرمائیے کہ میں برہنہ نہ ہوجاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی۔ عطاء سے روایت ہے کہ انھوں نے اس کالی سی لمبی عورت ام زفر کو کعبہ کی سیڑھیوں پر دیکھا۔

٣٩١. وعن القاسم: أنَّ عائشة أخبرته: أنَّ النبي ﷺ كان يقول: ماأصاب المؤمن من شوكة فما فوقها فهو كفّارة. (صحيح الاسناد)

قاسم سے روایت ہے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ ایک صاحب ایمان کو جو مصیبت آتی ہے خواہ کانٹا چبھے یا کچھ اور، وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

٣٩٢. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يُشاك شوكة في الدنيا يحتسبها، إلّا قُصَّ بها من خطاياه يوم القيامة. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں کسی مسلمان کو اگر کانٹا بھی چبھتا ہے اور وہ صبر کرلیتا ہے تو قیامت کے دن اس کے بدلے میں بھی اس کی کوئی نہ کوئی خطا معاف کی جائے گی۔

۳۹۳. عن جابر قال: سمعت النبی ﷺ یقول: ما من مؤمن ولا مؤمنة، ولا مسلم ولا مسلمة، یمرض مرضاً، إلّا قصَّ الله به عنه من خطایاه. (صحیح)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مومن یا مومنہ، کوئی مسلم یا مسلمہ جب کسی مرض میں مبتلا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

۲۰۱- باب هل یکون قولُ المریض: إنّی وَجِع شکایةً؟

کیا کسی مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے شکایت شمار ہوگی

۳۹٤. عن هشام، عن أبیه قال: دخلت أنا و عبدالله بن الزبیر علی أسماء، قبل قتل عبدالله بعشر لیال وأسماء وجعة، فقال لها عبدالله: کیف تجدینك؟ قالت: وجعة، قال: إنّی فی الموت، فقالت: لعلّك تشتهی موتی فلذلك تتمنّاه؟ فلا تفعل، فوالله ما أشتهی أن أموت حتی یأتی علیّ أحد طرفیك، أو تقتل فأحتسبك، وإمّا أن تظفر فتقر عینی، فإیاك أن تُعرَض علیك خطة، فلا توافقك، فتقبلها کراهیة الموت. وإنّما عنی ابن

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں اور عبداللہ بن الزبیر عبداللہ کے قتل سے دس دن پہلے بی بی اسماء کے پاس گئے۔ اسماء کو بڑی تکلیف تھی، عبداللہ نے ان سے کہا: کیسی طبیعت ہے؟ کہا کہ مجھے تکلیف ہے۔ عبداللہ نے کہا اور مجھے موت درپیش ہے۔ اسماء نے کہا کہ شاید تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں، اس لیے تم اس کی تمنا کرتے ہو، ایسا نہ کرو۔ خدا کی قسم میں موت نہیں چاہتی جب تک تمہارا ایک فیصلہ نہ ہو جائے یا تم قتل کر دیے جاؤ اور میں اس پر صبر کروں یا تم فتح مند ہو جاؤ اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ خبردار کسی ایسی چیز پر جس سے تمہیں اتفاق نہ ہو موت کے ڈر سے راضی نہ ہو جانا۔ عبداللہ کے دل میں یہ تھا کہ

الزبير ليقتل فيحزنها ذلك. (صحيح الاسناد)

یہ قتل ہو جائیں گے تو اسماء (ان کی والدہ) کو صدمہ اٹھانا پڑے گا۔

۳۹۵. عن أبي سعيد الخدري: أنه دخل على رسول الله ﷺ وهو موعوك، عليه قطيفة فوضع يده عليه، فوجد حرارتها فوق القطيفة، فقال أبوسعيد: ما أشدّ حُمّاك يا رسول الله! قال: إنّا كذلك، يشتد علينا البلاء، ويضاعف لنا الأجر. فقال: يا رسول الله! أي الناس أشدُّ بلاءً؟ قال: الأنبياء، ثم الصّالحون، وقد كان أحدهم يبتلى بالفقر، حتى ما يجد إلّا العبائة يجوبها فيلبسها، ويبتلى بالقمل حتى يقتله، ولأحدهم كان أشد فرحاً بالبلاء، من أحدكم بالعطاء. (صحيح)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کو شدید بخار تھا، آپ ایک دھسّا اوڑھے ہوئے تھے۔ انھوں نے دھسے کے اوپر ہاتھ رکھا اور بخار کی حرارت اوپر محسوس ہوئی تو ابوسعید نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا بخار کتنا تیز ہے۔ فرمایا: ہم پر اسی طرح بلائیں تیز ہوتی ہیں اور ہمارا اجر بڑھتا ہے۔ اس پر ابوسعید نے عرض کیا: یا رسول اللہ کون لوگ سب سے زیادہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں؟ فرمایا: انبیاء، اس کے بعد صالحین۔ انبیاء میں سے ایک نبی فقر میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ ایک کپڑے کے سوا کچھ نہ تھا، اسی کو پھاڑتے اور پہنتے تھے اور اس قدر جوئیں میں مبتلا ہوئے کہ جوؤں نے ان کو مار ڈالا اور یہ لوگ آزمائش سے اتنے مسرور ہوتے ہیں جتنا کہ تم عطیہ سے بھی نہیں ہوتے۔

۲۰۲- باب عيادة المغمى عليه

اس کی عیادت کرنا جس پر غشی طاری ہو

۳۹۶. عن جابر بن عبدالله قال: مرضتُ مرضاً، فأتاني النبي ﷺ يعودني - وأبوبكر -

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بار بیمار پڑا تو نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کو تشریف لائے۔

وهما ماشيان، فوجداني أغمي عليّ، فتوضأ النَّبي ﷺ، ثمّ صبَّ وضوئه عليّ، فأفقتُ، فإذا النبي ﷺ، فقلت: يا رسول الله! كيف أصنع في مالي؟ [كيف] أقضي في مالي؟ فلم يجبني بشيء حتى نزلت آية الميراث. (صحيح)

مجھے انھوں نے اس حال میں پایا کہ غشی طاری تھی، تو نبی ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھینٹا دیا تو مجھے ہوش آ گیا، دیکھا کہ نبی ﷺ تشریف فرما ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا عمل کروں، میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۲۰۳- باب عيادة الصبيان

بچوں کی عیادت کرنا

۳۹۷. عن أسامة بن زيد: أنَّ صبيّاً لابنة رسول الله ﷺ ثقل، فبعث أمه إلى النبي ﷺ أنَّ ولدي في الموت، فقال الرسول: اذهب، فقل لها: إنّ الله ما أخذَ، وله ما أعطى، وكل شيء عنده إلى أجل مسمّى، فلتَصبر ولتَحتسِب. فرجع الرّسول فأخبرها، فبعثت إليه تقسم عليه لما جاء، فقام النبي ﷺ في نفر من أصحابه منهم سعد بن عبادة، فأخذ النبي ﷺ الصبيّ فوضعه

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کا ایک بچہ بہت ہی سخت بیمار پڑا تو انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ میرا بچہ موت کے قریب ہے تو آپ نے پیام لانے والے سے فرمایا: جاؤ اور لڑکی سے کہہ دو، اللہ کو حق حاصل ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دیدے اور ہر چیز کے لیے اس کے پاس وقت مقرر ہے، اس لیے صبر کرے اور برداشت کرے۔ پیامی نے جا کر صاحبزادی کو آپ کا پیغام سنایا، پھر انھوں نے بھیجا اور آپ کو قسم دلائی کہ ضرور تشریف لائیں تو رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کے ساتھ اٹھے جن میں سعد بن عبادہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچہ کو لیا اور اپنے سینے

بين ثندوتيه، ولصدره قعقعة كقعقعة الشنّة، فدمعت عينا رسول الله ﷺ، فقال سعد: أتبكي وأنت رسول الله؟ فقال: إنّما أبكي رحمة لها، إنّ الله لايَرحَم مِن عباده إلّا الرُّحماء. (صحيح)

سے چمٹا لیا، بچہ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے خشک مشکیزے کی کھڑکھڑاہٹ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، اس پر سعد نے کہا کہ آپ رو رہے ہیں، حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو صرف اس لڑکی پر رحم کھا کر رو رہا ہوں، اللہ تعالیٰ صرف اپنے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔

۲۰۴- باب -

— باب —

۳۹۸. عن إبراهيم بن أبي عَبلَة قال: مرضت امرأتي، فكنت أجيء إلى أم الدرداء فتقول لي: كيف أهلك؟ فأقول لها: مَرضى، فتدعو لي بطعام فآكل، ثم عدت فَفَعلت ذلك، فجئتها مرّة، فقالت: كيف؟ قلت: قد تماثَوا، فقالت: إنّما كنت أدعو لك بطعام أن كنت تخبرنا عن أهلك أنّهم مرضى، فأما أن تماثَلوا فلا نَدعوا لك بشيء. (صحيح الاسناد)

ابراہیم بن ابی عبلہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بیمار پڑ گئی۔ میں اس زمانہ میں بی بی اُمّ الدرداء کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں جاتا تو کہتیں: کیسی ہے تمہاری بیوی؟ میں کہتا: بیمار ہے، پھر وہ کھانا منگواتیں اور میں کھانا کھاتا، اس کے بعد واپس آتا۔ ایک بار میں اُن کے پاس آیا تو بولیں: کیسی ہے تمہاری بیوی؟ میں نے کہا کہ اب قریب قریب اچھی ہے، کہا کہ جب تم کہتے تھے کہ بیوی بیمار ہے تو میں تمہارے لیے کھانا منگواتی تھی، لیکن جب وہ قریب بہ صحت ہے تو اب نہیں منگواتی۔

۲۰۵- باب عيادة الأعراب

بدوی کی عیادت

۳۹۹. عن ابن عباس: أنَّ رسول الله ﷺ دخل على

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ

أعرابي يعوده: [قال: وكان النبي ﷺ إذا دخل على مريض يعوده] قال: لا بأس عليك، طهور إن شاء الله. قال: قال الأعرابي: [ذاك طهور؟ كلا] بل هي حمى كفور [أو تثور] على شيخ كبير، كيما تُزيره القبور! قال [النبي ﷺ]: فنعم إذاً. (صحيح)

ایک بدوی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق فرمایا کہ گھبرانے کی بات نہیں سب ٹھیک ہے انشاء اللہ۔ ابن عباس نے کہا کہ اس بدوی نے کہا: نہیں بلکہ یہ بخار اک بوڑھے پھوس پر آگ پھونک رہا ہے تا کہ اسے قبر کی سیر کرائے۔ فرمایا: تو اچھا یہی سہی۔

٢٠٦- باب عيادة المرضى

مریضوں کی عیادت

٤٠٠. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من أصبح اليوم منكم صائماً؟ قال أبوبكر: أنا، قال: من عادَ منكم اليوم مريضاً؟ قال أبوبكر: أنا، قال: من شهد منكم اليوم جنازة؟ قال أبوبكر: أنا، قال: من أطعم اليوم مسكيناً؟ قال أبوبكر: أنا. - قال مروان: بلغني أنّ النبي ﷺ - قال: ما اجتمع هذه الخصال في رجل في يوم، إلّا دخل الجنّة. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے، فرمایا: آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: آج کس نے جنازے میں شرکت کی ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے، آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں نے۔ مروان بن معاویہ (شیخ امام بخاری) نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص میں ایک ہی دن یہ سب خصلتیں جمع ہو جائیں گی تو وہ جنت میں ضرور جائے گا۔

٤٠١. عن جابر قال: دخل النبي ﷺ على أم السائب وهي تُزَفزِف، فقال: مالكِ؟ قالت: الحمّى أخزاها الله، فقال النبي ﷺ: مه، لا تسبيها فإنّها تُذهب خطايا المؤمن، كما يُذهب الكير خبث الحديد. (صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام السائب کے پاس آئے اور وہ بخار سے کانپ رہی تھیں۔ پوچھا: کیا حال ہے، عرض کیا بخار ہے خدا بخار کو رسوا کرے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: چپ رہو، بخار کو برا نہ کو، یہ مومن کی خطاؤں کو یوں زائل کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو۔

٤٠٢. عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: يقول الله: استطعمتك فلم تطعمني، قال: فيقول: يا رب! وكيف استطعمتني ولم أطعمك، وأنت رب العالمين؟ قال: أما علمت أنّ عبدي فلاناً استطعمك فلم تُطعمه؟ أما علمت أنّك لو كنت أطعمته لوجدت ذلك عندي؟ ابن آدم! استسقيتك فلم تسقني، فقال: يا رب! وكيف أسقيك وأنت ربّ العالمين؟ فيقول: إنّ عبدي فلاناً استسقاك فلم تسقه، أما علمت أنّك لو كنت سقيته لوجدت ذلك عندي؟ يا ابن

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے کھانا نہیں دیا۔ بندہ کہے گا: اے پروردگار! تو نے مجھ سے کیسے کھانا مانگا اور میں نے نہیں دیا، تو تو پروردگار عالم ہے۔ فرمائے گا: کیا تجھے خبر نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تم نے نہیں دیا۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو میرے پاس اس کا بدلہ پاتا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: اے ابن آدم! میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی پینے کو مانگا اور تو نے نہیں دیا۔ وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تجھے کیسے پلاتا تو تو پروردگار عالم ہے۔ اللہ کہے گا: کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو میرے پاس بدلہ پاتا۔ اے ابن آدم! میں بیمار پڑا اور

آدم! مرضت فلم تعدني، قال: يا ربّ! كيف أعودك وأنت ربّ العالمين؟ قال: أما علمت أنّ عبدي فلاناً مريض، فلو كنت عدته لوجدت ذلك عندي؟ أو وجدتني عنده؟. (صحيح)

تو نے میری عیادت نہ کی۔ بندہ کہے گا: اے رب! میں تیری کیوں کر عیادت کرتا تو ربّ العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو میرے پاس بدلہ پاتا یا مجھے اس کے پاس پاتا۔

٤٠٣. عن أبي سعيد، عن النبي ﷺ قال: عودوا المريض، واتّبِعوا الجنائز تذكركم الآخرة. (صحيح)

ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مریضوں کی عیادت کرو، جنازے میں شرکت کرو، یہ تم کو آخرت کی یاد دلائے گا۔

٤٠٤. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ثلاث كلهن حق على كل مسلم: عيادة المريض، وشهود الجنازة، وتشميت العاطس إذا حمد الله عزّ وجلّ. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تین باتیں وہ ہیں جو مسلمان پر حق ہیں: عیادت مریض، جنازے میں شرکت اور چھینکنے والے کا جواب دینا، اگر اس نے الحمدللہ کہا ہو۔

۲۰۷- باب دعاء العائد للمريض بالشفاء

مریض کے لیے عیادت کرنے والے کی دعائے شفا

٤٠٥. عن ثلاثة من بني سَعد - كلهم يحدث عن أبيه -: أنَّ رسول الله ﷺ دخل على سعد يعوده بمكة فبكى، فقال: ما يبكيك؟ قال: خشيت أن

سعد کے تین بیٹوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ مکہ میں سعد کی عیادت کے لیے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سعد رونے لگے، آپ نے پوچھا، کیوں روتے ہو، کہا کہ ڈر لگتا ہے کہ اس زمین میں نہ مرِ جاؤں جہاں

أموت بالأرض التی هاجرت منها، کما مات سعد، قال: اللهم! اشفِ سعداً (ثلاثاً)، فقال: لی مال کثیر، یرثنی ابنتی، أفأوصی بمالی کله؟ قال: لا، قال: فبالثلثَین؟ قال: لا، فقال: فالنصف؟ قال: لا، قال: فالثلث؟ قال: الثلث، والثلث کثیر، إنَّ صدقتك من مالك صدقة، ونفقتك علی عیالك صدقة، وما تأکل امرأتك من طعامك لك صدقة، وإنّك أن تدع أهلك بخیر (أو قال: بعیش) خیر من أن تدعهم یتکففون النّاس، وقال بیده. (صحیح)

سے میں نے ہجرت کی ہے جیسے کہ (وہ دوسرے) سعد (بن خولہ) انتقال کر گئے۔ آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ سعد کو شفا دے، پھر سعد نے کہا: میرے پاس بہت مال ہے، میری بیٹی وارث ہوگی کیا میں اپنے پورے مال وصیت کر جاؤں، فرمایا نہیں، کہا دو ثلث کی، فرمایا نہیں، کہا نصف مال کی، فرمایا نہیں، کہا اچھا ایک تہائی مال کی، فرمایا ہاں ایک تہائی کی اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ تم نے اپنے مال میں سے جو صدقہ دیا وہ صدقہ ہے جو اپنے عیال پر صرف کیا وہ صدقہ ہے اور جو تمہاری بیوی کھاتی رہی وہ صدقہ ہے، تم اپنے اہل و عیال کو مال و دولت کے ساتھ چھوڑو، یا فرمایا کہ مالدار زندگی بسر کرنے والے چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ بھیک مانگتے ہوں۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے ہاتھ پھیلایا۔

۲۰۸- باب فضل عیادة المریض

عیادت مریض کی فضیلت

۴۰۶. عن أبی أسماء قال: من عاد أخاه کان فی خُرفة الجنة. قلت لأبی قِلابة: ما خُرفة الجنة؟ قال: جَناها، قلت لأبی قِلابة: عن من حدثه أبو أسماء؟ قال: عن ثوبان، عن

ابو اسماء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا جس نے اپنے بھائی کی عیادت کی وہ خرفہ جنت میں ہوگا۔ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: خرفۂ جنت کیا ہے؟ فرمایا: جنت کے باغات۔ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: ابو اسماء کس سے روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ

رسول الله ﷺ. (صحیح)

ثوبان سے اور ثوبان رسول اللہ ﷺ سے۔

۲۰۹- باب الحديث للمريض والعائد

مریض اور عیادت کرنے والے کی باتیں

٤٠٧. عن أبي بكر بن حَزم ومحمد بن المُنكدر في ناس من أهل المسجد، عادوا عمر بن الحكم بن رافع الأنصاري، قالوا: يا أبا حفص! حدثنا، قال: سمعت جابر بن عبدالله قال: سمعت النبي ﷺ يقول: من عادَ مريضاً خاضَ في الرحمة، حتى إذا قعد استقرَّ فيها. (صحيح)

ابوبکر بن حزم اور محمد بن منکدر اہل مسجد کے چند لوگوں کے ساتھ عمر بن حکم بن رافع انصاری کی عیادت کو گئے۔ وہاں جا کر عرض کیا: اے ابوحفص! ہم سے حدیث بیان کریں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اس نے رحمت میں غوطہ لگایا، اور جو بیٹھ گیا تو رحمت میں جگہ بنالی۔

۲۱۰- باب من صلّى عند المريض

مریض کے قریب ہی نماز پڑھی

٤٠٨. عن عطاء قال: عادني عمر بن صفوان، فحضرت الصلاة، فصلى بهم ابن عمر ركعتين وقال: إنا سَفر. (صحيح الاسناد)

عطاء نے بیان کیا کہ عمر بن صفوان نے میری عیادت کی، نماز کا وقت آ گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور کہا کہ ہم مسافر ہیں (اس لیے نماز قصر کی یعنی نصف پڑھی)۔

۲۱۱- باب عيادة المشرك

مشرک کی عیادت

٤٠٩. عن أنس: أنَّ غلاماً من اليهود كان يخدم النّبي ﷺ، فمرض، فأتاه النبي

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا، یہ لڑکا بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت

ﷺ يعوده، فقعد عند رأسه فقال: أسلم فنظر إلى أبيه - وهو عند رأسه - فقال له: أطع أبا القاسم (ﷺ) فأسلم، فخرج النبي ﷺ وهو يقول: الحمد للّه الذي أنقذه من النار. (صحيح)

کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے پر بیٹھے اور فرمایا: مسلمان ہوجاؤ، اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے ہی کھڑا تھا، اس کے باپ نے کہا، ابوالقاسم کا کہا مان لے، چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہوگیا، آپ اس کے پاس سے یہ کہتے ہوئے نکلے، شکر ہے اس خدا کا جس نے اسے جہنم سے نجات بخشی۔

۲۱۲- باب ما يقول للمريض

مریض سے کچھ کہنا

٤١٠. عن عائشة أنّها قالت: لما قدم رسول الله ﷺ المدينة وعك أبوبكر وبلال، قالت: فدخلتُ عليهما، قلت: يا أبتاه! كيف تجدك؟ ويا بلال! كيف تجدك؟ قال: وكان أبوبكر إذا أخذته الحمى يقول:

كلُّ امرىء مُصَبَّحٌ في أهله
والموت أدنى من شِراك نعله

وكان بلال إذا أقلع عنه يرفع عقيرته فيقول:

ألا ليتَ شعري هل أبيتنَّ ليلةً
بوادٍ و حَولي إذخرٌ وجليلُ
وهل أرِدَنْ يَوماً مياهَ مِجَنَّةٍ

عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو سخت بخار ہوا۔ میں ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئی، کہا کہ بابا جان کیا حال ہے اور اے بلال کیا حال ہے، کہا کہ ابوبکر کو جب بخار آتا تھا تو کہتے تھے:

"ہر آدمی اپنے اہل وعیال میں صبح کرتا ہے، اور موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب تر ہے۔"

اور بلال جب بخار اتر جاتا تو اپنی راگ الاپتے اور کہتے:

"اے کاش کہ یہ ہوتا کہ میں ایک ایسی وادی میں رات گزارتا جہاں میرے گرد اذخر اور جلیل کی جھاڑیاں ہوتیں اور کیا وہ کسی دن مجنہ کے چشموں کا ارادہ کریں گی اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ میرے لیے

وهل يَبدُوَن لی شامةٌ وطفيلُ

قالت عائشة رضی الله عنها: فجئت رسول الله ﷺ فأخبرته، فقال: اللهم حبّب إلينا المدينة، كحبنا مكة أو أشد، وصححها وبارك لنا فی صاعها و مُدّها، وانقل حماها فاجعلها بالجُحفة. (صحيح)

شامہ وطفیل (دو پہاڑیاں) ظاہر ہوں گی۔"

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور انھیں اس حال کی خبر دی تو آپ نے کہا کہ اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور اس کو صحت بخش بنا دے، اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو وادی الجحفہ میں بھیج دے۔

۲۱۳- باب ما يجيب المريض

مریض کیا جواب دے

٤١١. عن سعيد بن عَمرو بن سعيد، قال: دخل الحجاج على ابن عمر - وأنا عنده، فقال: كيف هو؟ قال: صالح، قال: من أصابك؟ قال: أصابنی من أمر بحمل السلاح فی يومٍ لا يحل فيه حملُه، يعنی الحجاج. (صحيح الاسناد)

سعید بن عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: حجاج ابن عمر کے پاس آیا، میں وہیں تھا؟ اس نے سوال کیا کہ وہ کیسے ہیں؟ کہا: ٹھیک ہیں۔ کہا: کس نے دکھ دیا ہے؟ فرمایا: جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس دن ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اس سے ان کی مراد حجاج سے ہی تھی۔

۲۱۴- باب من كره للعائد أن ينظر إلى الفضول من البيت

عیادت کرنے والے کا گھر میں تاک جھانک کرنا مکروہ ہے

٤١٢. عن عبدالله بن أبی الهُذَيل قال: دخل عبدالله بن مسعود على مريض يعوده - ومعه قوم، وفی البيت امرأة -

عبداللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے، ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ گھر میں ایک عورت موجود

فجعل رجل من القوم ينظر إلى المرأة، فقال له عبدالله: لو انفقأت عينُك كان خيراً لكَ. (صحيح الاسناد)

تھی، ساتھ آنے والوں میں سے ایک شخص عورت کو دیکھے جا رہا تھا۔ اس سے عبداللہ نے کہا: اگر تیری آنکھ پھوٹ جائے تو بہتر ہوگا۔

۲۱۵- باب العيادة من الرمد

آشوب چشم پر عیادت

٤١٣. عن زيد بن أرقم قال: رمدت عيني، فعادني النبي ﷺ... (صحيح لغيره)

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری آنکھیں دکھنے آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی۔

٤١٤. عن أنس قال: سمعت النبي ﷺ يقول: قال الله عزَّ وجلَّ: إذا ابتليته بحبيبتيه (يريد عينيه) ثم صبر، عوَّضته الجنَّة. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میں نے اس کو اس کی پیاری چیزوں کے بارے میں (یعنی آنکھوں کے) آزمایا تو اس نے صبر کیا، میں نے اس کے عوض اس کو جنت بخشی۔

٤١٥. عن أبي أُمامة، عن النبي ﷺ: يقول الله: يا ابن آدم! إذا أخذت كريمتيك، فصبرت عند الصدمة واحتسبت لم أرض لك ثواباً دون الجنَّة. (حسن صحيح)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! جب میں نے تیری عزیز ترین چیز (آنکھیں) لے لیں تو اس صدمہ پر تو نے صبر کرلیا، اب میں تجھے جنت سے کم تر صلہ دینے پر راضی نہیں ہوں گا۔

۲۱۶- باب أين يقعد العائد؟

عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے

٤١٦. عن ابن عباس قال: كان النبي ﷺ إذا عاد

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت

المــريض جلس عند رأسـه، ثــم قـال (سبع مرات): أسـأل الـلـه الـعـظيـم، ربَّ الـعـرش الـعـظيـم أن يشـفيك، فإن كان فـي أجـلـه تـأخير عوفي من وجـعـه. (صحيح)

کو جاتے تھے تو اس کے سرہانے پر بیٹھتے تھے، اس کے بعد سات مرتبہ کہتے تھے: میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے، سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ اگر اس مریض کی وفات میں ابھی تاخیر ہوتی تو تکلیف سے نجات پا جاتا۔

٤١٧. عن الربيع بن عبدالله قـال: ذهبت مـع الـحسن إلى قتادة نعوده، فقعد عند رأسه، فسـألـه ثـم دعـا لـه قال: اللهم! اشف قلبه، واشف سقمه. (صحيح الاسناد)

ربیع بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حسن کے ساتھ قتادہ کی عیادت کو گیا تو حسن قتادہ کے سر کے پاس بیٹھے، ان سے حال پوچھا اور ان کے لیے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے قلب کو شفا دے اور ان کی بیماری کو دفع کردے۔

۲۱۷- باب ما يعمل الرجل في بيته

آدمی اپنے گھر میں کیا کرے

٤١٨. عـن الأسـود قـال: سألت عائشة رضي الله عنها: مـا كـان يـصـنع النبي في أهله؟ فـقـالـت: كـان يكون في مهنة أهـلـه، فـإذا حـضرت الصلاة خرج. (صحيح)

اسود سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے، کہا کہ آپ اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہوا کرتے تھے، جب نماز کا وقت آجاتا تو باہر چلے جاتے تھے۔

٤١٩. عن عُروة قال: سألت عائشة رضي الله عنها: ما كان النـبـي ﷺ يـعـمَـل فـي بيتـه؟

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے، فرمایا کوئی آدمی کیا کیا

قالت: يخصف نعله، ويعمل ما يعمل الرجل في بيته، وفي رواية: قالت: ما يصنع أحدكم في بيته: يخصف النعل، ويرقع الثوب، ويخيط. (صحيح)

کرتا ہے۔ اپنے جوتے گانٹھتے تھے، کپڑا اکھاڑ کر اسے سیتے تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کوئی آدمی کیا کیا کرتا ہے۔ اپنے جوتے گانٹھتے تھے، کپڑے میں پیوند لگاتے اور اسے سیتے تھے۔

٤٢٠. وعن عمرة: قيل لعائشة رضي الله عنها: ماكان رسول الله ﷺ يعمل في بيته؟ قالت: كان بشراً من البشر يَفلي ثوبه ويحلب شاتَه. (صحيح)

عمرة سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے، کہا کہ آپ انسانوں ہی میں سے ایک انسان تھے، اپنے کپڑے سے جوئیں نکالتے اور اپنی بکری کا دودھ دوہا کرتے تھے۔

٢١٨- باب إذا أحب الرجل أخاه فَليُعلِمهُ

جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے

٤٢١. عن حبيب بن عُبيد، عن المِقدام بن معديكرب - وكان قد أدركه - قال: قال النبي ﷺ: إذا أحبّ أحدكم أخاه، فليعلمه أنّه أحبَّه. (صحيح)

حبیب بن عبید، مقدام بن معدی کرب سے جنھیں انھوں نے پایا ہے، روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

٤٢٢. عن مجاهد قال: لقيني رجل من أصحاب النبي ﷺ فأخذ بمنكبي من ورائي قال: أما إني أحبّك، قال: أحبك الله الذي أحبَبتني له،

مجاہد سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب ملے، انھوں نے پیچھے سے میرے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا: میں تمہیں عزیز رکھتا ہوں، مجاہد نے کہا کہ آپ جس کی رضا کے لیے مجھے عزیز

فقال: لولا أنَّ رسول الله ﷺ قال: إذا أحبَّ الرجلُ الرجلَ فليخبره أنَّه أحبَّه ما أخبرتك. قال: ثم أخذ يعرض عليّ الخِطبة قال: أما إنَّ عندنا جارية، أما إنَّها عوراء. (حسن صحيح)

رکھتے ہیں اسی کے لیے میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، اس پر انھوں نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ یہ نہ فرماتے کہ جو شخص کسی کو پیار کرے اسے بتا دے کہ پیار کرتا ہے، تو میں تم سے یہ بات نہ کہتا۔ اس کے بعد وہ میرے سامنے ایک رشتہ پیش کر کے کہنے لگے کہ میرے یہاں ایک لڑکی ہے، لیکن وہ کانی ہے۔

٤٢٣. عن أنس قال: قال النبي ﷺ: ما تحابا الرجلان إلّا كان أفضلُهما أشدّهما حبّاً لصاحبه. (صحيح)

انس سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جب دو آدمی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان میں افضل وہ ہوتا ہے جو زیادہ محبت رکھتا ہو۔

٤٢٤. عن معاذ بن جبل قال: إذا أحببت أخاً فلا تماره، ولا تشاره، ولا تسأل عنه، فعسى أن توافي له عدواً فيخبرك بما ليس فيه، فيفرق بينك وبينه. (صحيح الاسناد موقوفاً و روى عنه مرفوعاً)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا جب کسی بھائی سے محبت کرو تو اس سے کشتی نہ لڑو، نہ مقابلہ کرو اور نہ کچھ مانگو، ممکن ہے کہ اس کے کسی دشمن سے تمھاری ملاقات ہو جائے اور وہ ایسی باتیں بیان کرے جو تمھارے محبوب میں نہیں ہیں، اس سے تمھارے اور اس کے مابین تفرقہ پڑ جائے گا۔

٢١٩- باب العقل في القلب

عقل قلب میں ہے

٤٢٥. عن عليّ رضي الله عنه أنّه قال في صفّين: إنّ العقل في القلب، والرّحمة في الكبد، والرأفة في الطحال، والنّفس في

علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے موقع پر فرمایا: عقل قلب میں ہوتی ہے اور رحمت جگر میں ہوتی ہے، رافت (ترس کھانا) طحال میں ہوتی ہے اور نفس

الرئة. (حسن الاسناد)

پھیپھڑے میں۔

۲۲۰- باب الكِبر

تکبر

٤٢٦. عن عبدالله بن عمرو قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ، فجاء رجل من أهل البادية عليه جبّة سيجان، حتى قام على رأس النّبي ﷺ، فقال: إنَّ صاحبكم قد وضع كل فارس (أو قال: يريد أن يضع كل فارس) ويرفع كل راع! فأخذ النبي بمجامع جبّته فقال: ألا أرى عليك لباس من لا يعقل. ثم قال: إنّ نبيّ الله نوحاً ﷺ لما حضرته الوفات، قال لابنه: إني قاص عليك الوصية، آمرك باثنتين، وأنهاك عن اثنتين: آمرك بلا إله إلا الله فإنَّ السماوات السبع والأرضين السبع، لو وضعت في كفة، ووضعت لا إله إلا الله في كفّة، لرجَحَت بهنّ، ولو أنَّ السماوات السَّبع، والأرضين سَبع، كن حَلقةً مبهمة

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بادیہ نشینوں میں سے ایک شخص آیا وہ ماہی رنگ جبہ پہنے ہوئے تھا۔ آکر وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہی کھڑا ہوگیا اور بولا کہ تمہارے ان صاحب نے ہر شہسوار کو گرادیا، یا کہا کہ تمہارے یہ صاحب چاہتے ہیں کہ ہر سوار کو اتار دیں اور ہر چرواہے کو بلند کردیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے جبہ کی چنوٹ کو پکڑلیا اور فرمایا کہ میں تم پر یہ بیوقوفوں کا لباس نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر فرمایا، اللہ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت جب آیا تو انھوں نے اپنے لڑکے سے کہا: میں تم سے ایک وصیت بیان کرنا چاہتا ہوں: میں دو باتوں کا تمہیں حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ (کا اقرار کرو) ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلے میں رکھ دی جائیں اور دوسرے پلے میں لا الہ الا اللہ تو اس کا پلہ بھاری رہے گا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں عقدۂ لاینحل

لَـقَـصَـمَتهـن لا إلــه إلا الــلــه، وسبـحـان الـلـه وبـحـمده فإنّها صلاة كل شيء، وبها يرزق كل شـيء. وأنهـاك عـن الشـرك والـكبـر. فـقـلـت - أو قيل - : يـا رسـول الـلـه! هـذا الشـرك قد عـرفـنـاه، فما الكبر هو أن يكون لأحـدنـا حُـلَّة يـلبسها؟ قال: لا، قال: فهو أن يكون لأحـدنا نعلان حسـنتـان لهـمـا شـراكـان حسـنـان؟ قـال: لا، قال: فهو أن يـكون لأحـدنا دابة يركبها؟ قال: لا، قـال: فهـو أن يـكـون لأحـدنا أصـحـاب يـجلسون إليه؟ قال: لا، قـال: يـا رسـول الـلـه! فمـا الـكبـر؟ قـال: سَـفَـهُ الـحـق، وغَمصُ الناس. (صحيح)

بن جائیں تو لا الہ الا اللہ وسبحان اللہ وبحمدہ سے یہ گرہ کھل جائے گی۔ یہی نماز ہے ہر چیز کی اور اسی سے سب کو رزق دیا جاتا ہے اور میں منع کرتا ہوں تمہیں شرک اور تکبر سے۔ اس پر میں نے عرض کیا یا عرض کیا گیا: یارسول اللہ! شرک کو تو ہم نے پہچان لیا، لیکن تکبر کیا ہے۔ کیا یہ بات کہ کسی کے پاس پورا لباس ہو اور وہ اسے پہنا کرے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا یہ کسی کے پاس بہت ہی خوبصورت جوتے ہوں، اس کے بہت ہی حسین تسمے ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: یہ کہ کسی کے پاس بہت اچھا جانور ہو جس پر وہ سواری کرے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: تو کیا یہ کسی شخص کے احباب ہوں جو اس کی مجلس میں بیٹھا کریں؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی نہیں، عرض کیا: تو پھر تکبر کیا ہے؟ فرمایا: حق کو جہالت قرار دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

٤٢٧. عـن ابـن عـمـر، عـن الـنبـي ﷺ قال: من تعظَّم في نفسـه، أو اختـال في مِشيتـه، لـقـي الـلـه عزَّ وجلَّ وهو عليـه غضبان. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے اپنی ذات کو بڑا سمجھا یا اپنی چال میں رعونت کی وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس حالت میں کہ اللہ تعالیٰ اس سے برافروختہ ہوگا۔

٤٢٨. عـن أبـي هـريرة قال:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

قال رسول الله ﷺ: ما استكبر من أكل معه خادمه، وركب الحمار بالأسواق، واعتقل الشاة فحلبها. (حسن)

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھا لیا اور گدھے پر بیٹھ کر بازار میں سے گزر گیا اور بکری کو چھاند لگا کر اس کو دوہ لیا اس نے تکبر نہیں کیا۔

٤٢٩. عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة عن النبي ﷺ قال: العزّ إزاره، والكبرياء رداؤه، فمن نازعني بشيء منهما، عذبته. (صحيح)

ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عزت اس کی ازار اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ خدا کہتا ہے کوئی مجھ سے اس میں سے کسی بات میں نزاع کرے گا تو میں اسے عذاب دوں گا۔

٤٣٠. عن الهيثم بن مالك الطائي قال: سمعت النعمان بن بشير يقول على المنبر قال: إنَّ للشيطان مصالي وفخوخاً، وإنَّ مصاليَ الشيطان وفخوخه البَطر بأنعم الله، والفخر بعطاء الله، والكبرياء على عباد الله، واتّباع الهوى في غير ذات الله.

ہیثم بن مالک الطائی کہتے ہیں کہ میں نے سنا، نعمان بن بشیر منبر پر کہتے تھے کہ شیطان کے پاس جالا ور شکنجے ہوتے ہیں اور شیطان کا جال اور شکنجہ اللہ کی نعمتوں پر مغرور ہو جانا اور اللہ کے عطیہ پر فخر کرنا ہے اور اللہ کے بندوں پر تکبر کرنا اور اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی اتباع کرنا ہے۔

٤٣١. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: احتجت الجنّة والنّار، (وقال سفيان أيضاً: اختصمت الجنّة والنّار)، قالت النار: يَلِجُني الجبارون، ويلجُني المتكبرون، وقالت: الجنّة يَلِجُني

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنت و دوزخ نے بحث کی (اور سفیان نے کہا کہ جنت و دوزخ نے جھگڑا کیا) جہنم نے کہا: میں جبروتوں اور متکبروں کا ٹھکانا ہوں، اور جنت نے کہا کہ میں کمزوروں اور فقیروں کا

الضعفاء، ويلجُني الفقراء، قال الله تبارك و تعالى للجنَّة: أنت رحمتي، أرحم بك من أشاء، ثم قال للنَّار: أنتِ عذابي أعذّب بكِ من أشاء، ولكل واحد منكما ملؤها. (صحيح)

ٹھکانا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے، جسے چاہوں گا میں تیرے ذریعہ اس پر رحم کروں گا اور جہنم سے کہا تو میرا عذاب ہے، جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کو بھر پیٹ ملے گا۔

٤٣٢. عن أبي سلمة بن عبدالرحمن قال: لم يكن أصحاب رسول الله ﷺ متحزّقين، ولا متماوتين، وكانوا يتناشدون الشعر في مجالسهم، ويذكرون أمر جاهليتهم، فإذا أريد أحد منهم على شيء من أمر الله، دارت حماليق عينيه كأنّه مجنون. (حسن)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ترش رو اور مردہ دل نہ تھے، وہ اپنی مجلسوں میں شعر شاعری کیا کرتے تھے اور جاہلیت کے اپنے دور کو یاد کرتے تھے، اور اگر ان میں سے کسی کو اللہ کے معاملہ میں راہ حق سے ہٹانے کی کوشش کی جاتی تو اس کی آنکھوں کے دیدے اس طرح پلٹ جاتے، جیسے وہ پاگل ہو۔

٤٣٣. عن أبي هريرة، أنَّ رجلًا أتى النبي ﷺ - وكان جميلًا - فقال: حبّب إليّ الجمال، وأعطيت ما ترى، حتى ما أحبّ أن يفوقني أحد (إما قال: بشراك نعل، وإما قال: بشسع) ألكبر ذاك؟ قال: لا ولكن

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، وہ خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے حسن و جمال بہت پسند ہے اور مجھے یہ عطا بھی ہوا ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، حتیٰ کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص مجھ سے اس میں بڑھ جائے چاہے جوتے کے ایک تسمہ میں یا چپل کی سرخ نتھنی میں، کیا یہ بھی تکبر ہے؟ آپ نے فرمایا:

الكبر من بطر الحق وغمط النّاس. (صحيح)

نہیں، لیکن یہ تکبر ہے کہ حق کے مقابلہ میں اکڑ دکھائی جائے اور لوگوں کو حقیر شمار کیا جائے۔

٤٣٤. عن عمرو بن شُعيب عن أبيه عن جده، عن النبی ﷺ قال: يُحشر المتكبرون يوم القيامة أمثال الذّر فی صورة الرجال، يغشاهم الذل من كل مكان، يساقون إلى سجن من جهنم يسمى (بُولَس)، تغلوهم نار الأنيار، ويُسقَون من عصارة أهل النار طينة الخبَال. (حسن)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن متکبروں کو ذرات بنا کر مردوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی اور ہنکا کر انھیں دوزخ کے ایک قید خانہ میں پہنچا دیا جائے گا جس کا نام ہے بولس، اس پر دہکتی ہوئی آگ چھائی رہتی ہے اور انھیں جہنمیوں کا نچوڑا ہوا بدبودار ناگوار پانی پلایا جائے گا۔

۲۲۱- باب من انتصر من ظلمه

ظلم کا جواب دینا

٤٣٥. عن عائشة رضى الله عنها، أنّ النبی ﷺ قال لها: دونك فانتصری. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں تم بھی جواب دو۔

٤٣٦. عن عائشة قالت: أرسل أزواج النبی ﷺ فاطمة إلى النبی ﷺ فاستأذنت - والنّبی ﷺ مع عائشة رضى الله عنها فی مِرطِها - فأذن لها فدخلت، فقالت: إنّ أزواجك أرسلنني يسألنك العدل فی بنت أبی قحافة،

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک بار رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ انھوں نے آپ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ عائشہ کے پاس ان کے فرش پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے فاطمہ کو اجازت دے دی۔ وہ آئیں اور انھوں نے آ کر کہا: آپ کی ازواج نے مجھے بھیجا ہے، وہ لوگ بنت ابی قحافہ

قال: أى بُنيَّة! [ألستِ] تحبّين ما أحبّ؟ قالت: بلى، قال: فأحبّى هذه. فقامت فخرجت فحدثتهن، فقلن: ما أغنيتِ عنا شيئاً فارجعى إليه، قالت: والله لا أُكلّمه فيها أبداً فأرسلن زينب - زوج النبى ﷺ - فاستأذنت، فأذِنَ لها، فقالت له ذلك، ووقعت فيّ زينب تسبّنى، فطفقتُ أنظر هل يأذن لى النبى ﷺ، فلم أزل حتى عرفت أنّ النبى ﷺ لا يكره أن أنتصر، فوقعتُ بزينب فلم أنشب أن أثخنتها غلبةً، فتبسم رسول الله ﷺ، ثم قال: أما إنّها ابنة أبى بكر.

(صحيح)

کے بارے میں آپ سے عدل چاہتی ہیں۔ فرمایا: بیٹی! کیا تم اس سے محبت کرتی ہو جس سے میں محبت کرتا ہوں، کہا کہ بلاشبہ، فرمایا: تو ان سے محبت کیا کرو۔ اس کے بعد وہ اٹھیں اور باہر جا کر انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو اطلاع دے دی۔ انھوں نے کہا کہ تم تو ہمارے کچھ بھی کام نہ آئیں پھر جاؤ، انھوں نے کہا: واللہ میں تو اس بارے میں آپ سے اب اور کچھ بھی نہ کہوں گی۔ اس کے بعد ان لوگوں نے زینب رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ ﷺ کو بھیجا۔ انھوں نے آپ سے اجازت چاہی۔ آپ نے انھیں بھی اجازت دے دی۔ انھوں نے بھی آ کر آپ سے وہی کہا اور اسی کے ساتھ ساتھ مجھے سخت سست کہا۔ میں رسول اللہ کی طرف اجازت کے لیے دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ اگر میں جواب دوں تو آپ کو برا نہ لگے گا، پھر میں نے بھی زینب کو کہا اور ان پر غالب ہو کر انھیں دبالیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا: ہے نہ آخر ابوبکر کی بیٹی۔

۲۲۲- باب المواساة فى السّنة والمجاعة

قحط سالی اور فاقہ کشی میں ہمدردی

٤٣٧. عن أبى هريرة: أنَّ الأنصار قالت للنبى ﷺ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ہمارے اور

اقسم بيننا وبين إخواننا النَّخيل، قال: لا، فقالوا: تكفونا المؤونة ونشرككم في الثمرة؟ قالوا: سمعنا وأطعنا. (صحيح)

ہمارے بھائی (مہاجرین) کے درمیان نخلستانوں کو تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: نہیں، اس پر ان لوگوں نے کہا کہ وہ ہماری جگہ پر محنت کریں، ہم ان کو پھل میں شریک کرلیں گے (آپ نے اسے پسند فرمایا) اور ان لوگوں نے عرض کیا: بہت اچھا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

٤٣٨. عن عبدالله بن عمر: أنَّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال عام الرمادة - وكانت سنة شديدة ملمة، بعدما اجتهد عمر في إمداد الأعراب بالإبل والقمح والزيت من الأرياف كلها مما جهدها ذلك - فقام عمر يدعو فقال: اللهمَّ! اجعل رزقهم على رؤوس الجبال، فاستجاب الله له وللمسلمين، فقال حين نزل به الغيث: الحمد لله، فوالله لو أنَّ الله لم يفرجها ما تركت أهل بيت من المسلمين لهم سَعة إلّا أدخلتُ معهم أعدادَهم من الفقراء، فلم يكن اثنان يهلكان من الطعام على ما يقيم الواحد. (صحيح الاسناد)

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عام الرمادہ میں جو شدید قحط کا سال تھا، حضرت عمر نے لوگوں کی امداد کے لیے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، بادیہ نشینوں کو اونٹ، گیہوں، تیل سے تمام دیہاتی آبادی کی امداد کی گئی۔ اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر دعا کرنے لگے: اے اللہ! ان کے رزقوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا کردے (یعنی برف اور بادل) اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ ان کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے، جب پانی برسا تو عمر رضی اللہ نے کہا کہ الحمدللہ خدا کی قسم اگر وہ اس آفت کو دفع نہ فرما دیتا تو میں ہر کھاتے پیتے مسلمان گھر میں گھر والوں کی تعداد کے برابر محتاجوں کو بٹھا دیتا۔ جتنی مقدار غذا پر ایک شخص آرام سے رہتا ہے، اتنی مقدار میں دو آدمی ہلاکت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

٤٣٩. عن سلمة بن الأكوع قال: قال النبى ﷺ: ضحاياكم، لا يصبح أحدكم بعد ثالثة وفى بيته منه شيء. فلما كان العام المقبل قالوا: يا رسول الله! نفعل كما فعلنا العام الماضى؟ قال: كلوا وادّخروا فإنّ ذلك العام كانوا فى جَهد، فأردت أن تعينوا. (صحيح)

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانیاں کرو، تم میں سے کسی کے گھر میں تین دن سے زیادہ کے لیے کچھ نہ رہنے پائے۔ دوسرے سال لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! جیسے ہم پچھلے سال کیا کرتے تھے ویسے ہی کر رہے ہیں۔ فرمایا: کھاؤ اور رکھ چھوڑو، پارسال قحط تھا لوگ پریشان تھے اور میں چاہتا تھا کہ تم لوگوں کی امداد کرو۔

۲۲۳- باب التجارِب

تجربات

٤٤٠. عن عروة قال: كنت جالساً عند معاوية فحدث نفسه، ثم انتبه فقال: لا حليم إلّا ذو تجربة يعيدها ثلاثاً. (صحيح موقوفاً)

عروہ روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ ایک بار میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کوئی بات ان کے دل میں آئی اس کے بعد چونکے اور کہا کہ بردبار صرف تجربہ کار ہوتا ہے۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔

۲۲۴- باب حِلف الجاهلية

زمانۂ جاہلیت کا معاہدہ

٤٤١. عن عبدالرحمن بن عوف [أن رسول الله ﷺ] قال: شهدت مع عمومتى حِلف المطيّبين، فما أحب أن أنكثه وأن لى حمر النعم. (صحيح)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے چچاؤں کے ساتھ حلف المطیبین (زمانۂ جاہلیت کا ایک معاہدۂ امن) میں شریک تھا، میں اسے سرخ اونٹوں جیسی بڑی سے بڑی نعمت کے مقابلہ میں بھی توڑ دینا پسند نہیں کرتا۔

۲۲۵- باب الإخاء

بھائی چارہ

٤٤٢. عن أنس قال: حالف رسول الله ﷺ بين قريش والأنصار في داري التي بالمدينة. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں جو مدینہ میں ہے، قریش اور انصار کے مابین بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

۲۲۶- باب لا حِلف في الإسلام

اسلام میں حلف نہیں

٤٤٣. عن عمرو بن شُعيب عن أبيه عن جده قال: جلس النبي ﷺ عام الفتح على دَرَج الكعبة، فَحمِدَ الله وأثنى عليه، ثم قال: من كان له حلف في الجاهليّة لم يزده الإسلام إلّا شدّة، ولا هجرة بعد الفتح. (صحيح)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فتح کے سال کعبہ کی سیڑھیوں پر بیٹھے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کی ثنا کی، پھر اس کے بعد فرمایا: جس کسی کا جاہلیت میں معاہدہ ہو تو اسلام اس کو اور سخت تر کرتا ہے اور فتح مکہ کے بعد اب ہجرت نہیں رہی۔

۲۲۷- باب من استمطر في أول المطر

پہلی بارش سے بھیگنا

٤٤٤. عن أنس قال: أصابنا مع النبي ﷺ مطر، فحسر النبي ﷺ ثوبه عنه حتى أصابه المطر، قلنا: لم فعلت؟ قال: لأنّه حديث عهد بربّه. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو جب کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے بارش نے آلیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اوپر سے کپڑا ہٹا دیا اور آپ پر مینہ پڑ گیا۔ ہم نے عرض کیا، آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ پروردگار کے پاس سے نیا نیا آیا ہے۔

۲۲۸- باب إنّ الغنم بركة

بکریاں برکت ہیں

٤٤٥. عن حُمَيد بن مالك

حمید بن مالک بن خثیم بیان کرتے ہیں

بـن خُثَيم أنّه قال: كنت جالساً مـع أبي هريرة بأرضه بالعقيق، فـأتاه قوم من أهل المدينة على دواب فـنزلوا، قال حميد: فقال أبـوهـريرة: اذهب إلى أمي وقل لهـا: إن ابـنك يُـقـرئك السـلام ويـقـول: أطـعـمـيـنـا شيئاً، قال: فـوضـعـت ثـلاثة أقـراص من شعير وشيئاً من زيت وملح في صَـحفَة، فوضعتها على رأسي، فـحـمـلتهـا إليهم، فلما وضعته بين أيديهم، كبّر أبوهريرة وقال: الـحـمـدلـلـه الذي أشبعنا من الخبز بعد أن لم يكن طعامنا إلّا الأسـودان؛ التـمـر والـمـاء، فلم يـصـب القوم من الطعام شيئاً فلما انصرفوا قال: يا ابن أخي! أحسـن إلـى غـنـمك، وامسـح الـرّغام عنها، واطلب مراحها، وصـل فـي نـاحيتهـا؟ فإنّها من دواب الـجـنّة، والـذي نـفسـي بيـده ليـوشك أن يـأتـي عـلـى الـنّـاس زمـان، تـكون الثّلّة من

کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عتیق میں ان کی زمین پر بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ مدینہ والے جانوروں پر سوار آئے اور اترے، حمید بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تمہارا بیٹا سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ کھانا کھلوائیے۔ اس پر ان کی والدہ نے جو کی تین روٹیاں اور کچھ تھوڑا زیتون کا تیل اور نمک ایک رکابی میں رکھا۔ میں نے اسے اپنے سر پر رکھ لیا اور ان لوگوں کے پاس لے آیا۔ جب میں نے ان لوگوں کے سامنے کھانا رکھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے بڑی چیز شمار کیا اور کہا حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمارا پیٹ روٹی سے بھرا، اس کے بعد کہ ہمارا کھانا دو سیاہ رنگ یعنی کھجور اور پانی کے سوا کچھ نہ تھا، یہ کھانا جماعت کو کچھ بھی نہ ہوا۔ جب یہ لوگ لوٹنے لگے تو کہا: اے بھائی کے بیٹے! اپنی بکریوں کو اچھی طرح رکھو اس پر سے گرد جھاڑ دیا کرو۔ اس کے باڑے کو صاف کر دیا کرو، اس کے قریب نماز پڑھو، یہ جنت کا جانور ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایک زمانہ ایسا آئے گا

الغنم، أحبّ إلى صاحبها من دار مروان. (صحيح الاسناد)

کہ ایک ریوڑ والے کو چند بکریاں مروان کے گھر سے بھی زیادہ عزیز ہوں گی۔

۲۲۹- باب الإبل عزّ لأهلها

اونٹ اپنے مالک کے لیے عزت ہے

٤٤٦. عن أبى هريرة، أنّ رسول الله ﷺ قال: رأس الكفر نحو المشرق، والفخر والخيلاء فى أهل الخيل والإبل؛ الفدّادين أهل الوبر، والسكينة فى أهل الغنم. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا سر مشرق میں ہے، فخر اور گھمنڈ گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ تکبر دیہاتیوں میں ہوتا ہے اور اطمینان بکری والوں میں ہوتا ہے۔

٤٤٧. عن ابن عباس قال: عجبت للكلاب والشاء، إنّ الشاء يذبح منها فى السنّة كذا وكذا، ويُهدى كذا و كذا، والكلب؛ تضع الكلبة الواحدة كذا وكذا، والشاء أكثر منها. (صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ تعجب ہے کتوں اور بکریوں پر، ہر سال اتنی بکریاں ذبح کی جاتی ہیں، اتنی قربانی میں جاتی ہیں اور ایک کتیا اتنے اتنے بچے دیتی ہے مگر بکریاں ان سے زیادہ ہی رہتی ہیں۔

٤٨. عن أبى ظِبيان قال: قال لى عمر بن الخطاب: يا أبا ظبيان! كم عطاؤك؟ قلت: ألفان وخمس مائة، قال له: يا أبا ظِبيان! اتّخذ من الحرث والسابياء من قبل أن تليكم غِلمة قريش، لا يعد العطاء معهم مالاً. (حسن الاسناد)

ابوظبیان کہتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوظبیان! تمہارا عطیہ کتنا ہے؟ میں نے کہا: دو ہزار اور پانچ سو، اس پر کہا کہ اے ابوظبیان! کھیتی اور جانور سنبھال لو، قبل اس کے کہ قریش کے نوجوان لڑکے تمہارے حاکم بن جائیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کوئی عطیہ مال نہیں شمار ہوگا۔

٤٤٩. عن عَبدة بن حزن قال: تفاخر أهل الإبل وأصحاب الشاء، فقال النبي ﷺ: بعث موسى وهو راعي غنم، وبعث إبراهيم وهو راعي غنم، وبعثتُ أنا وأنا أرعى غنماً لأهلي بأجياد. (صحيح)

عبدہ بن حزن کہتے ہیں کہ اونٹوں والے اور بکریوں والے آپس میں تفاخر کرنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری عطا ہوئی تو وہ بکریوں کے چرواہے تھے۔ داوٗد علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور وہ چرواہے تھے اور مجھے پیغمبری ملی تو میں اجیاد پر اپنے خاندان کی بکریاں چراتا تھا۔

٢٣٠- باب الأعرابيَّة

بادیہ نشین اعرابیت

٤٥٠. عن أبي هريرة قال: الكبائر سبع: أولهنّ الإشراك بالله، وقتل النّفس، ورمي المُحصَنات، والأعرابيّة بعد الهجرة. (صحيح موقوفاً)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا، گناہ کبیرہ سات ہیں، سب سے اول تو اللہ کا کسی کو شریک بنانا اور قتل نفس اور پاک دامن عورتوں پر بدکاری کا الزام لگانا، اور ہجرت کے بعد بادیہ نشینی اور اعرابیت۔

٢٣١- باب ساكن القُرى

دیہاتوں میں سکونت گزیں ہونا

٤٥١. عن ثوبان قال: قال لي رسول الله ﷺ: لا تسكن الكُفور؛ فإنّ ساكن الكُفور كساكن القبور. قال أحمد: الكفور القرى. (حسن)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کفور میں نہ رہا کرو، کفور میں رہنے والے قبور میں رہنے والوں کی طرح ہیں۔ امام بخاری کے استاد احمد بن عاصم کہتے ہیں کہ کفور یعنی قریے۔

٢٣٢- باب البَدو إلى التلاع

پہاڑیوں پر سیر کرنا

٤٥٢. عن شُريح قال: سألت عائشة عن البدو قلت: وهل كان النبي ﷺ يبدو؟

شریح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحراؤں میں جانے سے متعلق پوچھا: کیا نبی ﷺ کبھی صحراؤں

فقالت: نعم، كان يبدو إلى هؤلاء التّلاع. (صحيح)

میں جایا کرتے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں ان پہاڑیوں اور بلند زمینوں کی طرف جاتے تھے۔

٢٣٣- باب التّؤدة في الأمور

معاملات میں تعجیل سے احتراز کرنا

٤٥٣. عن الحسن [هو البصري]: أن رجلاً توفي وترك ابناً له ومولى له، فأوصى مولاه بابنه، فلم يألوه حتى أدرك وزوجه، فقال له: جهزني أطلب العلم، فجهزه فأتى عالماً فسأله، فقال: إذا أردت أن تنطلق فقل لي أعلمك، فقال: حضر مني الخروج فعلمني، فقال: اتّق الله، واصبر، ولا تستعجل. قال الحسن: في هذا الخير كله، فجاء ولا يكاد ينساهن؛ إنّما هن ثلاث، فلما جاء أهله نزل عن راحلته، فلما نزل الدار إذا هو برجل نائم متراخ عن المرأة، وإذا امرأته نائمة! قال: والله ما أريد ما أنتظر بهذا؟ فرجع إلى راحلته، فلما أراد أن يأخذ السيف قال: اتّق الله، واصبر

حسن نے بیان کیا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا تو اس نے ایک بیٹا اور ایک غلام چھوڑا، اس نے اپنے غلام کو لڑکے کے لیے وصیت کی، اس نے بچے کی تربیت میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا، یہاں تک کہ بچہ جوان ہوگیا، اس کی شادی کردی، اس کے بعد لڑکے نے کہا، سامان کر دیجئے تو میں طلب علم کے لیے نکلوں، اس نے سامان کردیا اور وہ ایک عالم کے پاس آیا، ان عالم سے سوال کیا تو عالم نے جواب دیا، جب جانے لگو تو کہنا تمہیں ایک بات بتا دوں گا۔ اس نے کہا کہ اب میں نکلنے والا ہی ہوں، بتا دیجئے، کہا اللہ سے ڈرتے رہو، استقلال سے کام لو اور جلدی نہ کیا کرو۔ حسن نے کہا کہ اس میں ساری بھلائیاں آگئیں۔ وہ لڑکا آ گیا اور ان تین باتوں کو کبھی نہ بھولا۔ جب وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اپنی سواری سے اترا۔ جب گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک شخص اس کی بیوی سے ذرا فاصلہ پر سو رہا ہے اور اس کی بیوی بھی سو رہی ہے۔ اس نے کہا کہ اس منظر پر انتظار کیا کروں۔ اپنی سواری کے پاس آیا، جب ارادہ کیا کہ تلوار

ولاتستعجل، فرجع فلما قام على رأسه قال: ما أنتظر بهذا شيئاً، فرجع إلى راحلته، فلما أرادَ أن يأخذ سيفه ذكره، فرجع إليه، فلما قام على رأسه استيقظ الرجل، فلما رآه وثب إليه فعانقه وقبله وساء له قال: ما أصبت بعدي؟ قال: أصبت والله بعدك خيراً كثيراً، أصبت والله بعدك أنّي مشيت الليلة بين السيف وبين رأسك ثلاث مرات، فحجزني ما أصبتُ من العلم عن قتلك.

(حسن الاسناد)

اٹھائے تو خیال آیا، اللہ سے ڈرتے رہو، استقلال سے کام لو اور جلدی نہ کرو۔ یہ خیال آتے ہی لوٹ آیا۔ اس سوتے ہوئے شخص کے سر پر کھڑا ہوا، سوچا اس پر انتظار نہیں کرسکتا، پھر لوٹ کر سواری کے پاس گیا۔ جب تلوار اٹھانے کا ارادہ کیا تو پھر یاد آیا۔ پھر لوٹ کر آ گیا، جب پھر آکر کھڑا ہوگیا تو وہ شخص جاگ اٹھا۔ اس نے جیسے ہی اسے دیکھا، جھپٹ کر اس سے معانقہ کیا، اسے بوسہ دیا اور خیر و عافیت پوچھی، کہا: میرے بعد کیسی گزری؟ کہا کہ آپ کے بعد بہت اچھی گزری۔ واللہ اچھی گزری کہ اس رات تین بار تلوار اور آپ کے سر کے مابین دوڑا، لیکن وہ علم جو میں نے حاصل کیا ہے، آپ کو قتل کرنے میں حائل ہوگیا۔

۲۳۴- باب التّؤدة في الأمور

آہستگی

٤٥٤. عن أشجّ عبد القيس قال: قال النبي ﷺ: إنّ فيك لَخُلُقَين يحبهما الله. قلت: وما هما يا رسول الله؟ قال: الحِلم والحياء، قلت: قديماً كان أو حديثاً؟ قال: قديماً، قلت: الحمد لله الذي جَبَلني على خلقين أحبهما الله. (صحيح)

اشج عبدالقیس نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھ میں دو عادتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: بردباری اور حیا۔ میں نے عرض کیا: قدیم سے ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ فرمایا: قدیم سے ہیں۔ میں نے کہا: شکر ہے خدا کا کہ اس نے میری جبلت میں دو ایسی عادتیں رکھی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

٤٥٥. عن قتادة قال: حدثنا من لقي الوفد الذين قدموا على النبي ﷺ من عبد القيس - وذكر قتادة أبا نَضرة - عن أبي سعيد الخدري قال: قال النبي ﷺ لأشجّ بن القيس: إنّ فيك لخصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة. (صحيح)

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے والے وفد عبدالقیس سے ملا ہے۔ قتادہ نے ابونضرہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے ابوسعید خدری سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اشج بن القیس سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، بردباری اور آہستہ کام کی عادت۔

٤٥٦. عن ابن عباس قال: قال النبي ﷺ للأشج - أشج عبدالقيس - : إنّ فيك لخصلتين يحبهما الله: الحلم والأناة. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے اشج سے فرمایا: تمہاری دو خصلتیں: بردباری اور آہستہ کام کرنے کی عادت، اللہ کو بہت محبوب ہیں۔

٢٣٥- باب البَغي

سرکشی

٤٥٧. عن ابن عباس قال: لو أنّ جبلًا بغى على جبل لدك الباغي. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ اگر پہاڑ دوسرے پہاڑ کے خلاف بغاوت کرسکتا تو باغی سے ٹکرا جاتا۔

٤٥٨. عن فَضَالة بن عُبيد عن النبي ﷺ قال: ثلاثة لايُسأل عنهم: رجل فارق الجماعة وعصى إمامه فمات عاصياً؛ فلا يسأل عنه، وأمة أو عبد أبقِ من سيده، وامرأة

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن کے بارے میں کچھ نہ پوچھو، ایک وہ شخص جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی، اپنے امام کی نافرمانی کی اور گنہگاری ہی میں مرگیا۔ کچھ نہ پوچھو اس کے بارے میں۔

غاب عنها زوجها وكفاها مؤونة الدنيا فتبرجت وتمرجت بعده. وثلاثة لايُسأل عنهم: رجل نازع الله ردائه؛ فإنّ ردائه الكبرياء وإزاره عزه، ورجل شك في أمر الله، والقنوط من رحمة الله. (صحيح)

دوسری لونڈی یا غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ تیسری وہ عورت جس کا شوہر سفر میں گیا اور اس کو دنیاوی ضرورت بھر دے بھی گیا، پھر بھی اس عورت نے حسن و جمال کا مظاہرہ کیا اور اس کے جانے کے بعد بگڑ گئی اور تین ہیں جن کے متعلق نہ سوال کرو، ایک وہ شخص جس نے اللہ سے اس کی چادر میں نزاع کی، کبریائی اس کی چادر ہے اور عزت اس کا تہبند، دوسرا وہ جس نے اللہ کے معاملہ میں شک کیا اور تیسرا وہ جو اللہ کی رحمت سے ناامید ہو بیٹھا۔

٤٥٩. عن بكّار بن عبد العزيز عن أبيه عن جده [أبي بكرة] عن النبي ﷺ قال: كل ذنوب يؤخر الله منها ما شاء إلى يوم القيامة إلّا البغي وعقوق الوالدين، أو قطيعة الرحم، يعجل لصاحبها في الدنيا قبل الموت. (صحيح)

بکار بن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گناہ ہے کہ ان کی سزا اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کے لیے اٹھا رکھی ہے، بجز بغاوت، نافرمانی والدین، قطع رحم کہ ان کا عذاب گناہ کرنے والے پر جلد دنیا میں قبل موت ہی آ جاتا ہے۔

٤٦٠. عن أبي هريرة قال: يُبصر أحدكم القذاة في عين أخيه، وينسى الجِذل - أو الجذع - في عين نفسه. قال أبوعبيد: الجِذل الخشبة العالية الكبيرة. (صحيح موقوفاً)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا تو دیکھ لیتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر یا پورے کھجور کے تنے کو بھول جاتا ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ الجذل ایک بڑی لکڑی کو کہتے ہیں جو مکان کی چھت پر لگائی جاتی ہے۔

٤٦١. عن معاوية بن قرّة قال: كنت مع معقل المزني، فأماط أذى عن الطريق، فرأيت شيئاً فبادرته، فقال: ما حملك على ما صنعت يا ابن أخي؟ قال: رأيتك تصنع شيئاً فصنعته، فقال: أحسنت يا ابن أخي! سمعت النبي ﷺ يقول: مَن أماط أذى عن طريق المسلمين، كتب له حسنة، ومن تقبلت له حسنة دخل الجنة. (حسن)

معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ میں معقل مزنی کے ساتھ تھا، انھوں نے راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی۔ میں نے بھی ایک چیز دیکھی اور بڑھ کر اسے میں نے ہٹا دیا۔ اس پر معقل نے کہا کہ میرے بھتیجے! تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ کو میں نے ایک کام کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی کیا۔ کہا: اچھا کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دی تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہو جائے وہ جنت میں جائے گا۔

٢٣٦- باب قبول الهدية

قبول ہدیہ

٤٦٢. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: تهادوا تحابّوا. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیے دیا کرو، اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔

٤٦٣. عن أنس قال: يا بنيّ! تباذلوا بينكم؛ فإنّه أوَدُّ لما بينكم. (صحيح الاسناد)

انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اے فرزند! ایک دوسرے کو دیا لیا کرو، یہ تمہارے مابین باعثِ محبت ہوگا۔

٢٣٧- باب من لم يقبل الهدية لمّا دخل البُغض في النّاس

ہدیہ اس لیے قبول نہ فرمایا کہ لوگوں میں بغض پیدا ہو گیا ہے

٤٦٤. عن أبي هريرة قال: أهدى رجل من بني فزارة للنّبي

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قبیلہ بنو فزارہ کے ایک شخص

ﷺ ناقة، فعوضه فتسخطه، فسمعت النبي ﷺ على المنبر يقول: يُهدي أحدكم، فأعوّضه بقدر ما عندي، ثم يسخطه، وأيم الله! لا أقبل بعد عامي هذا من العرب هدية إلّا من قرشي أو أنصاري أو ثقفي أو دَوسي. (صحيح)

نے ایک اونٹنی ہدیہ دی۔ آپ نے اس کا بدلہ دیا۔ اس سے وہ شخص ناخوش ہوا، اس پر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے منبر پر فرمایا کہ لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں، میں اس کا عوض دیتا ہوں پھر وہ ناخوش ہوتے ہیں۔ اللہ شاہد ہے اس سال کے بعد اب میں بجز قرشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے کسی عرب کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔

۲۳۸- باب الحياء

حیا

٤٦٥. عن أبي مسعود عقبة قال: قال النبي ﷺ: إنّ مما أدرك الناسَ من كلام النبوّة [الأولى]: إذا لم تستحي فاصنع ما شئت. (صحيح)

ابو مسعود عقبہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نبوت کے کلام کا جو حصہ عوام نے پالیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے: جب تم حیا نہیں کرتے تو جو چاہو کرو۔ (بے حیاپن ہے تو بادشاہی ہے)

٤٦٦. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: الإيمان بضع وستون (أو بضع وسبعون) شعبة؛ أفضلها لا إله إلا الله، وأدناها إماطة الأذى عن الطريق، والحياء شعبة من الإيمان. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایمان کے ساٹھ اور چند یا ستر اور چند اجزا ہیں۔ ان میں سے افضل ترین ہے: لا الہ الا اللہ، اور ادنیٰ ترین ہے: راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

٤٦٧. عن أبي سعيد قال: كان النبي ﷺ أشدّ حياءً من

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک پردہ نشین کنواری

العذراء في خِدرها، وكان إذا كره [شيئاً] عرفناه في وجهه. (صحيح)

لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ جب آپ کوئی بات ناپسند فرماتے تو ہم لوگ آپ کے چہرے سے معلوم کر لیتے تھے۔

٤٦٨. عن عثمان وعائشة: أنَّ أبابكر استأذن على رسول الله ﷺ - وهو مضطجع على فراش عائشة، لابساً مِرطَ عائشة - فأذِنَ لأبي بكر وهو كذلك، فقضى إليه حاجته ثم انصرف. ثم استأذن عمر رضي الله عنه، فأذن له وهو كذلك، فقضى إليه حاجته ثم انصرف. قال عثمان: ثم استأذنت عليه فجلس وقال لعائشة: اجمعي إليك ثيابك، قال: فقضيت إليه حاجتي ثم انصرفتُ، قال: فقالت عائشة: يا رسول الله! لم أرك فزعت لأبي بكر و عمر رضي الله عنهما كما فزعت لعثمان؟ قال رسول الله ﷺ: إنّ عثمان رجل حيي، وإنّي خشيت إن أذنت له -وأنا على

عثمان رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر لپیٹے ہوئے لیٹے تھے، آپ نے اجازت دے دی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو کام تھا پورا کیا اور چلے گئے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، آپ نے ان کو بھی اجازت دے دی۔ وہ بھی آئے اور ضرورت کے مطابق باتیں کر کے چلے گئے، پھر میں نے (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ نے) اجازت چاہی تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کپڑے سمیٹ لو۔ اس کے بعد میں بھی ضرورت کی باتیں کر کے واپس آ گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ آپ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام نہیں کیا جو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کیا۔ فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ بڑے حیادار آدمی ہیں، ڈر ہوا کہ اگر میں نے اسی حال میں

تلك الحال- أن لا يبلغ إليّ في حاجته. (صحيح)

ان کو بھی اندر آنے کی اجازت دے دی تو وہ ضرورت کی بات مجھ سے نہ کرسکیں گے۔

٤٦٩. عن أنس بن مالك، عن النبي ﷺ قال: ما كان الحياء في شيء إلّا زانه، ولا كان الفحش في شيء إلّا شانه. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حیا وہ چیز ہے کہ جس جگہ ہوگی اس کو زینت دے گی اور بے حیائی وہ چیز ہے کہ جہاں کہیں ہوگی اسے بدنما بنا دے گی۔

٤٧٠. عن سالم عن أبيه: أنّ رسول الله ﷺ مرّ برجل يعظ (وفي رواية: يعاتب) أخاه في الحياء [حتى كأنّه يقول: أضرّ بك]، فقال: دَعهُ، فإنّ الحياء من الإيمان. (صحيح)

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ شخص اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہا تھا، (گویا وہ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ تمہارے لیے نقصان دہ ہے) تو آپ نے فرمایا: چھوڑو بھی، حیا تو جزو ایمان ہے۔

٤٧١. عن عائشة قالت: كان النبيّ ﷺ مُضطجعاً في بيتي، كاشفاً عن فخذه - أو ساقيه - فاستأذن أبوبكر رضي الله عنه، فأذن له كذلك، فتحدث، ثم استأذن عمر رضي الله عنه فأذن له كذلك، ثم تحدث، ثم استأذن عثمان رضي الله عنه، فجلس النبي ﷺ وسوى ثيابه

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کا زانو یا شاید پنڈلیاں کھلی تھیں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ آپ نے اسی حالت میں انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے آکر باتیں کیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اسی حالت میں انھیں بھی آنے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے آکر باتیں کیں۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، آپ نے

(قال محمد: ولا أقول في يوم واحد) فدخل فتحدث، فلما خرج قال: قلت: يا رسول الله! دخل أبوبكر فلم تهش ولم تُباله، ثم دخل عمر فلم تهش ولم تباله، ثم دخل عثمان فجلست وسويت ثيابك؟ قال: ألا أستحيي من رجل تستحيي منه الملائكة.

(صحيح)

اپنے کپڑے برابر کر لیے (محمد نے بیان کیا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ ایک ہی دن میں عثمان بھی آئے) انھوں نے باتیں کیں اور چلے گئے۔ جب وہ چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! ابوبکر آئے، آپ نہ ہلے جلے اور نہ پرواہ کی، پھر عمر آئے، آپ نہ ہلے جلے اور نہ پرواہ کی، پھر جب عثمان آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے بھی برابر کر لیے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

۲۳۹- باب من دعا في غيره من الدعاء

کسی غیر کے لیے دعا کی

٤٧٢. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ الكريم ابنَ الكريم ابن الكريم ابن الكريم؛ يوسف بن يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم خليل الرحمن تبارك وتعالى. قال رسول الله ﷺ: لو لبثتُ في السجن ما لبث يوسف، ثم جاءني الداعي لأجبت إذ جاءه الرسول فقال: ﴿ارجع إلى ربّك فاسأله ما بالُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو بلاشبہ یوسف (علیہ السلام) بن یعقوب (علیہ السلام) بن اسحٰق (علیہ السلام) بن ابراہیم خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: اگر میں یوسف (علیہ السلام) کے طرح قید میں پڑا ہوتا اور میرے پاس بلانے والا آتا تو میں اسے قبول کر لیتا جہاں یوسف علیہ السلام نے یہ کہا (جاؤ اپنے آقا

النسـوة اللاتي قطّعن أيديهن﴾ [يوسف: ٥٠] ورحمة الله على لوط إن كان ليأوي إلى ركن شديد، إذ قال لقومه: ﴿لو أنّ لي بكم قوّة أو آوي إلى رُكن شديد﴾ [هود: ٨٠]، فما بعث الله بعده من نبي إلّا في ثروة من قومه. قال محمد: الثروة: الكثرة والمَنَعة. (حسن صحيح)

کے پاس اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے) اور اللہ کی رحمت ہو لوط علیہ السلام پر، جب انھوں نے ایک مضبوط چٹان کے پاس پناہ لی اس وقت اپنی قوم سے کہا: (کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں مضبوط چٹان کے پاس پناہ لیتا) اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد ان کی قوم سے باہر کوئی نبی نہیں بھیجا۔

۲۴۰- باب الناخلة من الدعاء

اخلاص سے مانگی ہوئی دعا

٤٧٣ . عن عبد الرحمن بن يزيد قال: كان الربيع يأتي علقمة يوم الجمعة، فإذا لم أكن ثمة أرسلوا إليّ، فجاء مرّة ولست ثمة، فلقيني علقمة وقال لي: ألم ترَ ما جاءَ به الرَّبيع؟ قال: ألم ترَ أكثر ما يدعو الناس، وما أقل إجابتهم؟ وذلك أنّ الله عزّ وجلّ لا يقبل إلّا النّاخلة من الدعاء. قلت: أو ليس قد قال ذلك عبد الله؟ قال: وما قال، قال: قال عبد الله:

عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ ربیع جمعہ کے دن علقمہ کے پاس آیا کرتے تھے۔ اگر میں وہاں نہ ہوتا تو لوگ آدمی بھیج کر بلوا لیتے۔ ایک بار وہ آئے اور میں وہاں نہ تھا، پھر علقمہ مجھ سے ملے اور مجھ سے کہا کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ربیع کیا لائے ہیں؟ انھوں نے کہا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ کتنی زیادہ دعائیں کرتے ہیں اور کس قدر کم قبول ہوتی ہیں۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص سے کی ہوئی دعا کے سوا اور کوئی دعا قبول نہیں فرماتا۔ میں نے کہا کہ کیا یہی عبداللہ نے نہیں کہا؟ کہا کہ انھوں نے کیا کہا۔ میں نے کہا کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کسی شہرت پسند اور ریاکار یا کھیل سے دعا

لايسمعُ الله من مُسمع، ولا مراء ولا لاعب، إلا داع دعا يثبت من قلبه. قال: فذكر علقمة؟ قال: نعم.

(صحيح الاسناد)

کرنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا ہے، صرف اس دعا کرنے والے کی دعا قبول فرماتا ہے جو اس کے قلب کے اندرونی حصہ سے نکلتی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ علقمہ کو بات یاد آ گئی اور کہا: ہاں عبداللہ نے بیان کیا ہے۔

۲۴۱- باب ليعزم الدعاء فإنّ اللّٰه لا مُكرِهَ له

یقین واعتماد کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، اللہ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے

٤٧٤. عن أبي هريرة أنّ رسول الله ﷺ قال: إذا دعا أحدكم فلا يقول: إن شئتَ، وَليعزم المسألة، وليُعظم الرّغبة فإن الله لا يعظم عليه شيء أعطاه. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ اگر تیری مشیت ہو۔ یقین و اعتماد کے ساتھ سوال کرے، اپنی خواہش پر پوری توجہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کا عطا کرنا بڑی بات نہیں ہے۔

٤٧٥. عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إذا دعى أحدكم فليعزم في الدعاء، ولايقل: (وفي رواية: إذا دعوتم الله فاعزموا في الدعاء ولا يقولن أحدكم) اللهم إن شئتَ فأعطني، فإن الله لا مستكره له. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو پختہ عزم کے ساتھ دعا کرے اور یہ نہ کہے: (دوسری روایت کے مطابق: جب تم اللہ سے دعا کرو تو پختہ عزم کے ساتھ اور کوئی یہ ہرگز نہ کہے) اگر تیری مشیت ہو تو مجھے دے دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں۔

۲۴۲- باب رفع الأيدي في الدعاء

دعا میں ہاتھ اٹھانا

٤٧٦. عن عائشة رضي الله

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انھوں

عنها أنّها رأت النبي ﷺ يدعو رافعاً يديه يقول: إنما أنا بشر، فلا تعاقبني، أيما رجل من المؤمنين آذيته أو شتمته، فلا تعاقبني فيه. (صحيح لغيره)

نے نبی ﷺ کو دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ کہہ رہے تھے کہ میں ایک بشر ہوں، مجھ سے مواخذہ نہ کرنا۔ کسی مسلمان کو اگر میں نے ستایا ہو یا برا کہا ہو تو مجھ سے اس کا مواخذہ نہ کرنا۔

٤٧٧. عن أبي هريرة قال: قدم الطفيل بن عمرو الدوسي على رسول الله ﷺ فقال: يارسول الله! إنّ دوساً قدعصت وأبت، فادع الله عليها فاستقبل رسول الله ﷺ القبلة ورفع يديه، فظن النّاس أنّه يدعو عليهم فقال: اللهم! اهدِ دَوساً وائتِ بهم.

(صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ دوس نے نافرمانی اور انکار کر دیا، آپ ان پر بددعا کر دیجیے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رخ ہوکر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپ ان لوگوں کے لیے بددعا کریں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور اس کو ہمارے پاس لے آ۔

٤٧٨. عن أنس قال: قُحِط المطر عاماً، فقام بعض المسلمين إلى النبي ﷺ يوم الجمعة، فقال: يا رسول الله ﷺ! قحط المطر وأجدبت الأرض، وهلك المال، فرفع يديه وما يرى في السماء من

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال پانی نہیں برسا اور قحط پڑ گیا تو کچھ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے سامنے جمعہ کے دن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! پانی رک گیا، زمین ویران ہوگئی اور مال مویشی ہلاک ہوگئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے، آسمان پر کہیں بادل

سحابة، فمد يديه حتى رأيت بياض إبطيه، يستسقي الله، فما صلينا الجمعة حتى أهمّ الشابَّ القريبَ الدارِ الرجوعُ إلى أهله فدامت جمعة، فلما كانت الجمعة التي تليها، فقال: يا رسول الله! تهدمت البيوت، واحتبس الركبان! فتبسم لسرعة ملالة ابن آدم، وقال بيده: اللهم حوالينا ولا علينا. فتكشّطت عن المدينة. (صحيح)

کا نشان نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے پانی کے لیے دعا کی۔ ابھی ہم جمعہ کی نماز ختم بھی نہ کر سکے تھے کہ قریب ترین مکانوں کے جوان اپنے گھروں کو واپس ہونے کی فکر کرنے لگے۔ پانی کا سلسلہ جمعہ سے جمعہ تک رہ گیا، جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے اور سوار رکے پڑے ہیں۔ آپ اولاد آدم کے جلد گھبرا اٹھنے پر مسکرائے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! ہمارے چاروں طرف پانی برسا، ہم پر نہ برسا، تو بادل مدینہ پر سے چھٹ گئے۔

۴۷۹. عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ يتعوذ يقول: اللهم! إنّي أعوذ بك من الكسل، وأعوذ بك من الجُبن، وأعوذ بك من الهَرَم، وأعوذ بك من البخل. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے، کہتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی سے، میں پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں حد درجہ بڑھاپے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے۔

۴۸۰. عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: قال الله عزّ وجلّ، أنا عند ظنّ عبدي، وأنا معه إذا دعاني. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں بندہ کے اس خیال کے ساتھ ہوں جو میرے متعلق وہ قائم کر لیتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

۲۴۳-باب سید الاستغفار

سید الاستغفار

٤٨١. عن ابن عمر قال: إنّا كنّا لنعُدّ في المجلس للنبي ﷺ: ربّ اغفر لي، وتب عليّ إنّك أنت التواب الرحيم، مائة مرة. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ایک مجلس میں نبی ﷺ کی یہ دعا کہ ''اے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول کر تو بیشک توبہ قبول کرنے والا رحمت والا ہے۔'' سو مرتبہ شمار کرتے تھے۔

٤٨٢. عن عائشة رضي الله عنها قالت: صلى رسول الله ﷺ الضحى ثم قال: اللهم اغفر لي، وتب عليّ، إنّك أنت التواب الرحيم حتى قالها مائة مرة. (صحيح الاسناد)

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پڑھی، اس کے بعد کہا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول کر، بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحمت والا ہے۔ حتیٰ کہ یہ دعا سو بار مانگی۔

٤٨٣. عن شدّاد بن أوس، عن النبي ﷺ قال: سيد الاستغفار أن يقول: اللهم أنت ربي لا إله إلّا أنت، خلقتني وأنا عبدك، وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت، وأعوذ بك من شر ما صنعت، أبوء لك بنعمتك، وأبوء لك بذنبي، فاغفر لي فإنّه لا يغفر الذنوب إلا أنت، قال: من قالها من النّهار موقناً بها، فمات من يومه قبل أن

شداد بن اوس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے: اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی و انا عبدك، وأنا على عهدك و وعدك ما استطعت، واعوذ بك من شرما صنعت، ابوء لك بنعمتك و ابوء لك بذنبی فاغفرلی، فانه لا يغفر الذنوب الا انت۔ کہے جو اس دعا کو یقین کے ساتھ دن کو پڑھے گا اور شام سے پہلے اسی دن مر جائے

يمسى، فهو من أهل الجنّة، ومن قالها من الليل وهو موقن بها، فمات قبل أن يصبح، فهو من أهل الجنّة. (صحيح)

گا وہ جنت والوں میں سے ہوگا۔ اور جو رات کو کہے گا اور اس کا یقین اسے ہوگا اور صبح سے پہلے مر گیا تو جنت والوں میں سے ہوگا۔

٤٨٤. عن أبي بُردة: سمعت الأغرّ - رجل من جُهَينة - يحدث عبدالله بن عمر قال: سمعت النبي ﷺ يقول: توبوا إلى الله، فإنّي أتوب إليه كل يوم مائة مرّة. (صحيح)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قبیلۂ جہینہ کے ایک شخص اغر کو عبداللہ بن عمر سے حدیث بیان کرتے سنا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ سے توبہ کیا کرو، میں تو اللہ سے ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں۔

٤٨٥. عن كعب بن عُجرة قال: مُعقّبات لا يَخيب قائلهنّ: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر مائة مرة. رفعه ابن أبي أُنيسة وعمرو بن قيس. (صحيح)

کعب بن عجرة کہتے ہیں کہ بعد نماز پڑھنے والی تسبیح جس کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا، یہ ہے: سبحان الله، الحمدلله، لا اله الا الله اور الله اكبر. سو بار۔ ابن انیسہ اور عمرو بن قیس نے اسے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے۔

٢٤٤- باب دعاء الأخ بظهر الغيب

کسی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعائے خیر

٤٨٦. عن أبي بكر رضي الله عنه: إنّ دعوة الأخ في الله تستجاب. (صحيح الاسناد)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: دینی بھائی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

٤٨٧. عن صفوان بن عبدالله بن صفوان - وكانت

صفوان بن عبداللہ بن صفوان جو درداء بنت ابودرداء کے شوہر تھے، بیان کرتے ہیں

تحته الدرداء بنت أبی الدرداء- قال: قدمتُ علیهم الشام، فوجدت أم الدرداء فی البیت ولم أجد أبا الدرداء، قالت: أترید الحج العام؟ قلت: نعم، قالت: فادع الله لنا بخیر، فإنّ النبی ﷺ کان یقول: إنّ دعوة المرء المسلم مستجابة لأخیه بظهر الغیب، عند رأسه ملك موکّل، کلما دعا لأخیهٔ بخیر قال: آمین، ولك بمثل. قال: فلقیت أبا الدرداء فی السوق فقال مثل ذلك، یأثر عن النبی ﷺ. (صحیح)

کہ میں ایک بار شام میں اپنی سسرال پہنچا تو دیکھا کہ گھر میں امّ الدرداء ہیں اور ابوالدرداء موجود نہیں ہیں۔ امّ الدرداء نے مجھ سے پوچھا کہ امسال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ کہا کہ ہمارے لیے دعائے خیر کرنا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: کسی مسلمان آدمی کی دعا دوسرے مسلمان کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک فرشتہ کھڑا ہوتا ہے، یہ دعا کرتا ہے اور فرشتہ آمین کہتا رہتا ہے اور اس دعا سے تم کو بھی اتنا ہی فائدہ پہنچے گا۔ صفوان نے بیان کیا کہ اس کے بعد بازار میں ابودرداء سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے بھی کہا اور اسے نبی ﷺ کا قول بتایا۔

٤٨٨. عن عبدالله بن عمرو قال: قال رجل: اللهم اغفر لی ولمحمد وحدنا، فقال النبی ﷺ: لقد حجبتها عن ناس کثیر. (صحیح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میری اور محمد ﷺ کی صرف ہم دونوں کی مغفرت فرما دے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی دعا کو بہت سے لوگوں سے روک دیا۔

۲۴۵- باب -

—باب—

٤٨٩. عن عمر، أنّه کان فیما یدعو: اللهم توفّنی مع الأبرار، ولا تُخلفنی مع

عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ وفات دے،

الأشرار، وألحقني بالأخيار.
(صحيح الاسناد)

بروں میں نہ چھوڑ دے، اچھوں کے ساتھ مجھے ملا دے۔

٤٩٠. عن شقيق قال: كان عبدالله [ابن مسعود] يكثر أن يدعو بهؤلاء الدعوات: ربّنا أصلح بيننا، واهدنا سبل الإسلام، ونجنا من الظلمات إلى النور، واصرف عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن، وبارك لنا في أسماعنا وأبصارنا وقلوبنا وأزواجنا وذرياتنا، وتب علينا إنّك أنت التواب الرحيم، واجعلنا شاكرين لنعمتك، مُثنين بها، قائلين بها، وأتمها علينا.
(صحيح الاسناد)

شفیق نے بیان کیا کہ عبداللہ اکثر یہ دعائیں کرتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے مابین صلح صفائی قائم رکھ، اسلام کی راہ پر ہماری رہبری کرنا، ہمیں تاریکیوں سے نور کی طرف نجات دے، ہم سے بے حیائیوں کو جو ظاہر میں یا باطن میں ہوں، دور کردے، ہماری سماعتوں میں، بصارتوں میں، قلوب میں، ازواج میں اور ذرّیات میں برکت عطا کر۔ ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا رحمت والا ہے۔ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکرگزار رکھ۔ اس کی ثنا کرنے والے، اس کو بیان کرنے والے اور اپنی نعمتیں ہمیں پوری پوری عطا فرما۔

٤٩١. عن ثابت قال: كان أنس إذا دعا لأخيه يقول: جعل الله عليه صلاة قوم أبرار، ليسوا بظَلَمة ولا فجار، يقومون الليل ويصومون النّهار.
(صحيح موقوفاً)

ثابت بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب کسی بھائی کے لیے دعا کرتے تھے تو کہتے تھے: اللہ تعالیٰ! اس پر ان نیکوں کی رحمتیں نازل کرے جو نہ ظالم ہیں اور نہ فاجر، راتوں کو عبادتیں کرتے ہیں اور دنوں کو روزے رکھتے ہیں۔

٤٩٢. عن عمرو بن حُريث

عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے

قال: ذهبت بي أمي إلى النبي ﷺ، فمسح على رأسي، ودعا لي بالرزق. (صحيح)

ہیں کہ میری والدہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رزق کی دعا کی۔

٤٩٣. عن عبدالله الرومي، عن أنس بن مالك قال: قيل له: إنّ إخوانك أتوكَ من البصرة - وهو يومئذ بِـ(الزاوية)- لتدعو الله لهم، قال: اللهم اغفر لنا وارحمنا، وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. فاستزادوه فقال مثلها، فقال: إن أوتيتم هذا، فقد أوتيتم خيرَ الدنيا والآخرة. (صحيح الاسناد)

عبداللہ الرومی کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ ایک دن زاویہ نشین تھے، ان سے کہا گیا کہ آپ کے کچھ بھائی بصرہ سے آئے ہیں، آپ ان کے لیے دعا کریں۔ انھوں نے کہا: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم کر، ہمیں دنیا میں اور آخرت میں اچھائیاں دے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔ لوگوں نے اس سے زیادہ کی خواہش کی تو پھر یہی کہا اور کہا کہ اگر یہ تمھیں مل گیا تو دنیا و آخرت کی خیر مل گئی۔

٤٩٤. عن أنس بن مالك قال: أخذ النبي ﷺ غصناً فنفضه، فلم ينتفض، ثم نفضه فلم ينتفض، ثم نفضه فانتفض قال: إنّ سبحان الله، والحمد للّه، ولا إله إلا الله، يَنفض الخطايا، كما تنفُض الشجرة ورقها. (حسن)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈالی کو پکڑا، اس کے بعد اسے ہلایا، اس میں سے پتی نہیں جھڑی پھر ہلایا، پھر بھی نہ جھڑی، پھر ہلایا۔ پھر پتی جھڑی۔ فرمایا: سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ سے اسی طرح اللہ تعالیٰ خطاؤں کو جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنی پتیوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

٤٩٥. [عن أنس قال:] فأتى

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

النبیّ ﷺ رجل فقال: یا رسول اللہ، أیّ الدعاء أفضل؟ قال: سَلِ اللہَ العفوَ والعافیةَ فی الدنیا والآخرة. ثم أتاہ الغد فقال: یا نبیّ اللہ! أیّ الدعاء أفضل؟ قال: سَل اللہ العفوَ والعافیةَ فی الدنیا والآخرة، فإذا أُعطیت العافیة فی الدنیا والآخرة، فقد أفلحت. (صحیح)

اس کے بعد ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ سب سے افضل دعا کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت مانگو۔ وہ شخص دوسرے دن آیا اور عرض کیا کہ سب سے افضل دعا کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت مانگو۔ جب تمہیں دنیا اور آخرت میں عافیت مل گئی تو تم نے فلاح پالی۔

۴۹۶. عن أبی ذرّ، عن النبی ﷺ قال: أحب الکلام إلی اللہ: سبحان اللہ لا شریک له، له الملك وله الحمد، وهو علی کل شیء قدیر، لا حول ولا قوة إلا باللہ، سبحان اللہ وبحمدہ. (صحیح الاسناد)

ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری بات: سبحان اللہ لا شریك له له الملك و له الحمد وهو علی کل شیء قدیر و لا حول و لا قوة الا باللہ سبحان اللہ و بحمدہ ہے۔

۴۹۷. عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: دخل علیّ النبی ﷺ وأنا أصلّي - وله حاجة فأبطأت علیه - قال: یا عائشة، علیك بجمل الدعاء وجوامعه. فلما انصرفت قلت: یا رسول اللہ! وما جمل الدعاء

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں نماز پڑھ رہی تھی۔ آپ کو ایک ضرورت تھی اور مجھے دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا: عائشہ! تم مکمل اور جامع دعا کیا کرو۔ جب میں پڑھ کر آئی تو میں نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! مکمل اور جامع دعا کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہو: اے اللہ! میں تجھ سے

وجوامعه؟ قال: قولي: اللهم إنّي اسألك من الخير كله، عاجله وآجله، ما علمتُ منه وما لم أعلم. وأسألك الجنّة وما قرب إليها من قول أوعمل، وأعوذ بك من النّار وما قرب إليها من قول أو عمل. وأسألك مما سألك به محمد، وأعوذ بك مما تعوذ منه محمد، وما قضيتَ لي من قضاء فاجعل عاقبته رشداً.

(صحيح)

سوال کرتی ہوں ہر بھلائی کا، فوری بھلائی کا بھی اور موخر بھلائی کا بھی، جو میں جانتی ہوں اور جو میں نہیں جانتی اور تیری پناہ مانگتی ہوں ہر برائی سے، فوری سے بھی اور مؤخر سے بھی، جو میں جانتی ہوں اور جو میں نہیں جانتی۔ میں تجھ سے جنت کا اور جنت کو قریب تر کرنے والے قول و عمل کا اور تیری پناہ مانگتی ہوں جہنم سے اور جہنم سے قریب کر دینے والے ہر قول و عمل سے اور تجھ سے ان تمام باتوں کا سوال کرتی ہوں جو محمد نے تجھ سے مانگا ہے اور ان تمام باتوں سے تیری پناہ چاہتی ہوں جن سے محمد نے پناہ مانگی ہے۔ آپ میرے حق میں جو بھی فیصلہ کریں، کریں لیکن اس کا نتیجہ راہ مستقیم ہو۔

۲۴۶- باب الصلاة على النبي ﷺ

نبی ﷺ پر صلوۃ (درود) پڑھنا

۴۹۸. عن أنس ومالك بن أوس بن الحَدَثان: أنّ النبي خرج يتبرّز فلم يجد أحداً يتبعه، فخرج عمر فاتبعه بفخارة أو مطهرة، فوجده ساجداً في مسرب، فتنحى فجلس ورائه، حتى رفع النبي ﷺ رأسه فقال: أحسنت يا عمر! حين وجدتني ساجداً فتنحيت عني،

انس اور مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ باہر ضرورت سے نکلے۔ اس وقت کوئی نہ تھا جو آپ کے ساتھ جائے۔ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ مٹی کا چھوٹا گھڑا یا لوٹا لے کر پیچھے پیچھے چل پڑے۔ آپ کو ایک خشک پہاڑی نالہ میں سجدہ میں پایا۔ عمر ذرا دور ہو کر پیچھے بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: عمر! یہ تم نے اچھا کیا کہ جب مجھے سجدے میں پایا

إنّ جبريل جائني فقال: من صلّى عليك واحدة صلى الله عليه عشراً، ورفع له عشر درجات. (حسن)

تو دور جا بیٹھے۔ جبرئیل آئے تھے اور انھوں نے کہا کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا اور اس کو دس درجے رفعت عطا ہوگی۔

٤٩٩. عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: من صلّى عليّ واحدة صلّى الله عليه عشراً وحطّ عنه عشر خطيئات. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا یا اس کی دس خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔

۲۴۷- باب من ذكر عنده النبي ﷺ فلم يصلّ عليه

نبی ﷺ کا ذکر کسی کے سامنے آئے اور وہ درود نہ پڑھے

٥٠٠. عن جابر بن عبدالله: أنّ النبي ﷺ رقى المنبر، فلما رقى الدرجة الأولى قال: آمين، ثم رقى الثانية فقال: آمين، ثم رقى الثالثة فقال: آمين، فقالوا: يا رسول الله! سمعناك تقول: آمين ثلاث مرات، قال: لما رقيت الدرجة الأولى جاءني جبريل فقال: شقي عبد أدرك رمضان فانسلخ منه ولم يغفر له، فقلت: امين، ثم قال: شقي عبد أدرك

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے۔ جب پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین، پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے اور فرمایا: آمین، پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو پھر فرمایا: آمین۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے سنا کہ آپ نے تین بار آمین کہا۔ آپ نے فرمایا: جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل آئے اور انھوں نے کہا کہ بدبخت ہوا وہ بندہ جس پر رمضان آیا، گزر گیا، اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے اس پر کہا: آمین، پھر کہا کہ بدبخت ہوا وہ بندہ جس نے اپنے والدین یا

والدیه أو أحدهما فلم یدخلاه الجنّة، فقلت: آمین، ثم قال: شقی عبد ذُکِرُتَ عنده وَلم یُصَلّ علیك، فقلت: آمین.

(صحیح لغیره)

دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کی خدمت کی وجہ سے جنت میں نہ جاسکا۔ اس پر میں نے کہا: آمین، پھر کہا کہ بدنصیب ہوا وہ بندہ جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آیا اور اس نے درود نہ پڑھا۔ میں نے کہا: آمین۔

۵۰۱. عن أبی هریرة، أنّ رسول الله ﷺ قال: من صلّی علیّ واحدة، صلّی الله علیه عشراً. (صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔

۵۰۲. عن أبی هریرة: أنّ النبی ﷺ رقی المنبر فقال: آمین، آمین، آمین. قیل له: یا رسول الله! ما کنت تصنع هذا؟ فقال: قال لی جبریل: رَغِمَ أنف عبد أدرك أبویه أو أحدهما لم یُدخلهُ الجنّة، قلتُ: آمین. ثم قال: رَغِمَ أنف عبد دخل علیه رمضان لم یغفر له، فقلت: آمین. ثم قال: رَغِمَ أن امریء ذکرتَ عنده فلم یصل علیك، فقلت: آمین. (حسن صحیح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کیا کر رہے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا کہ وہ بندہ ذلیل ہوا جس نے اپنے والدین یا ان میں ایک کو پایا اور انھوں نے اس بندے کو جنت میں داخل نہ کیا۔ میں نے کہا: آمین، پھر کہا کہ ذلیل ہوا وہ بندہ جس پر سے رمضان آیا اور گزر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین، پھر کہا وہ شخص ذلیل ہوا جس کے سامنے آپ کا ذکر آیا اور اس نے درود نہیں پڑھا۔ میں نے کہا: آمین۔

۵۰۳. عن جُویریة بنت الحارث بن أبی ضِرار: أنّ

جویریہ بنت الحارث ابن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ان کے

النبی ﷺ خرج من عندها - وكان اسمها برّة، فحول النبی ﷺ اسمها، فسماها جويرية فخرج وكره أن يدخل واسمها برة- ثم رجع إليها بعدما تعالى النّهار - وهی فی مجلسها - فقال: ما زلت فی مجلسك؟ لقد قلتُ بعدكِ أربعَ كلماتٍ ثلاث مرات، لو وُزِنَت بكلماتك وزنتهنّ، سبحان الله وبحمده عدد خلقه، ورضا نفسه، وزنة عرشه، ومداد (أو مدد) كلماته. (صحيح)

پاس سے نکل کر باہر آئے۔ یہ جویریہ وہ ہیں جن کا نام برہ تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ کردیا۔ آپ ان کے پاس سے نکل آئے، آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ان کے پاس جائیں اور ان کا نام برہ ہو، پھر آپ ان کے پاس دن چڑھنے کے بعد واپس آئے۔ وہ اسی طرح بیٹھی تھیں، آپ نے فرمایا: تم اسی طرح بیٹھی رہیں اور میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین بار کہے۔ اگر تم ان کو اپنے کلمات سے وزن کرو تو کر کے دیکھ لو۔ یہ کلمات ہیں: سبحان الله و بحمده عدد خلقه و رضا نفسه وزنة عرشه و مداد (مدد) كلماته۔

٥٠٤. عن أبی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: استعيذوا بالله من جهنم، استعيذوا بالله من عذاب القبر، استعيذوا بالله من فتنة المسيح الدجال، استعيذوا بالله من فتنة المحيا والممات. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو، عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، فتنۂ مسیح الدجال سے اللہ کی پناہ مانگو اور زندگی و موت کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۲۴۸- باب دعاء الرجل على مَن ظلمه

جس نے ظلم کیا اس کے حق میں بددعا کرنا

٥٠٥. عن جابر قال: كان

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

رسول الله ﷺ يقول: اللهم أصلح لي سمعي و بصري، واجعلهما الوارثين مني، وانصرني على من ظلمني، وأرني منه ثأري. (صحيح)	ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میری سماعت و بصارت کو میرے لیے بہتر بنا دے اور انھیں میری موت تک باقی رکھ، جو مجھ پر ظلم کرے اس کے خلاف میری امداد فرما اور مجھ کو اس سے انتقام لے کر دکھا دے۔
٥٠٦. عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ يقول: اللهم متعني بسمعي وبصري، واجعلهما الوارث مني، وانصرني على عدوي، وأرني منه ثأري. (صحيح)	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میری سماعت و بصارت سے مجھے فائدہ اٹھانے دے، انھیں آخر دم تک باقی رکھ۔ میرے دشمن کے مقابلہ میں امداد فرما اور اس سے انتقام لے کر مجھے دکھا دے۔
٥٠٧. عن طارق بن أُشَيم الأشجعي قال: كنا نغدوا إلى النبي ﷺ فيجيء الرجل وتجيء المرأة، فيقول: يا رسول الله! كيف أقول إذا صليت؟ فيقول: قل: اللهم اغفرلي، وارحمني، واهدني، وارزقني، فقد جمعت لك دنياك وآخرتك. (صحيح)	طارق بن اشیم الاشجعی روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ صبح اٹھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مرد آتے تھے، عورتیں آتی تھیں۔ کوئی کہتا تھا: یا رسول اللہ! جب نماز پڑھ چکوں تو کیا دعا کروں؟ آپ فرماتے تھے: یہ پڑھو: اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر۔ یہ جملے تیری دنیا اور آخرت دونوں پر حاوی ہیں۔

۲۴۹- باب من دعا بطول العمر | طول عمر کی دعا

٥٠٨. عن أنس قال: كان النبي ﷺ يدخل علينا - أهل	انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے گھر والیوں کے پاس آیا کرتے

البيت - فدخل يوماً، فدعا لنا فقالت: أم سليم: خويدمك ألا تدعو له؟ قال: اللهم! أكثر ماله وولده، وأطل حياته، واغفرله. فدعا لى بثلاث: فدفنت مائة وثلاثة، وإنَّ ثمرتى لتطعم فى السنة مرتين، وطالت حياتى حتى استحييت من النَّاس، وأرجو المغفرة.

(صحيح)

تھے۔ ایک دفعہ آپ تشریف لائے تو (میری والدہ) امّ سلیم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہے آپ کا ادنیٰ خادم انس، کیا اس کو آپ دعا نہ دیں گے؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت دے اور اس کو حیات طویل عطا کر اور اس کی مغفرت فرما دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے تین چیزوں کی دعا فرمائی تھی۔ اپنی اولاد میں سے ایک سو تین کو تو دفن کر چکا ہوں۔ میرے پھل ایک سال میں دو بار آیا کرتے ہیں۔ زندہ اتنے دن سے ہوں کہ لوگوں سے شرمانے لگا ہوں اور امید ہے کہ میری مغفرت بھی ہو جائے گی۔

۲۵۰- باب من قال: يُستجاب للعبد ما لم يَعْجَلْ

اگر جلد بازی نہ کرے تو ہر بندہ کی دعا قبول کی جاتی ہے

۵۰۹. عن أبى هريرة، أنَّ رسول الله ﷺ قال: يستجاب لأحدكم مالم [يدع بإثم أو قطيعة رحم، أو] يعجل يقول: دعوت فلم يستجب لى [فيدع الدعاء]. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر وہ گناہ کی یا قطع رحم کی نہ ہو اور جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی، مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قبول نہ ہوگی، پھر دعا کرنی چھوڑ دے۔

۲۵۱- باب مَن تَعوَّذَ بالله من الكسل

کاہلی سے اللہ کی پناہ چاہنا

۵۱۰. عن عمرو بن شُعيب

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے

عن أبيه عن جده قال: سمعت النبي ﷺ يقول: اللهم إنّي أعوذ بك من الكسل والمغرم، وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال، وأعوذ بك من عذاب النَّار. (حسن صحيح)

روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کسل (کاہلی) سے اور قرض داری سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں فتنۂ مسیح الدجال سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے۔

۵۱۱. عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ يتعوذ بالله من شرّ المحيا والممات، وعذاب القبر، وشرّ المسيح الدجال. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ زندگی اور موت کی برائی سے، عذاب قبر سے، شر مسیح الدجال سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۲۵۲- باب من لم يسأل الله يغضب عليه

جو اللہ سے مانگتا نہیں اس پر اللہ خفا ہوتا ہے

۵۱۲. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: من لم يسأل الله غضب الله عليه. (حسن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو اللہ سے مانگتا نہیں اس پر اللہ تعالیٰ خفا ہوتا ہے۔

۵۱۳. عن أَبَان بن عُثمان، قال: سمعتُ عثمان قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من قال صباح كل يوم و مساء كل ليلة ثلاثاً ثلاثاً: بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو

ابان بن عثمان سے مروی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو یہ کہا کہ اس اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ زمین میں نقصان پہنچاتی ہے اور نہ آسمان میں اور وہ بڑا سننے والا

السميع العليم؛ لم يضره شيء. وكان أصابه طرف من الفالج، فجعل ينظر إليه ففطن له فقال: إنّ الحديث كما حدّثتك ولكني لم أقله ذلك اليوم، ليمضي قدر الله.

(حسن صحيح)

اور بڑا علم والا ہے، اس کو کوئی چیز کبھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ ابان کو فالج ہو گیا تھا۔ حدیث سن کر انھوں نے ابان کی طرف دیکھا تو وہ سمجھ گئے اور بولے: میاں! حدیث تو وہی ہے جو میں نے تم سے بیان کی، لیکن جس دن مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اسی دن میں نے یہ دعا نہ کہی تا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تقدیر جاری ہو کے رہے۔

۲۵۳- باب الدعاء عند الصفّ في سبيل الله

جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا کرنا

٥١٤. عن سَهل بن سَعد قال: ساعتان تفتح لهما أبواب السماء، وقلَّ داع ترد عليه دعوته: حين يحضر النداء، والصف في سبيل الله.

(صحيح موقوفاً)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو وقت وہ ہوتے ہیں جب کہ آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ان اوقات میں بہت ہی کم دعائیں ایسی ہوتی ہیں جو قبول نہ ہو جائیں۔ ایک وہ وقت جب جہاد کی ندا پر لوگ حاضر ہوں اور دوسرا وہ وقت جب کہ اللہ کی راہ میں صف بندی ہو۔

۲۵۴- باب دعوات النبي ﷺ

نبی ﷺ کی دعائیں

٥١٥. عن شَكَل بن حُميد قال: قلت: يا رسول الله! علمني دعاءً أنتفع به، قال: قل: اللهم! عافني من شر سمعي و بصري، ولساني وقلبي، وشر مَنِيِّي. قال وكيع: مَنِيِّي يعني

شکل بن حمید سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتا دیجئے جس سے میں نفع اٹھاؤں۔ فرمایا: (یہ دعا کرو) اے اللہ! مجھے محفوظ رکھ میری سماعت، بصارت، زبان، قلب اور میری منی کی برائی سے۔ وکیع نے کہا

الزنا والفجور. (صحيح)

کہ منی کی برائی زنا اور فجور ہے۔

٥١٦. عن ابن عباس قال: سمعت (وفي رواية: كان) النبي ﷺ يدعو بهذا: ربّ (وفي الرواية الأخرى: اللهم) أعني ولاتُعِن عليّ، وانصرني ولا تنصر عليّ، وامكرلي ولا تمكر عليّ، ويسّر لي الهدى (وفي الأخرى: يسّر الهدى إلى) وانصرني على من بغى عليّ. ربّ اجعلني شكّاراً لك، ذكّاراً راهباً لك، مِطواعاً لك، مخبتاً لك، أوّاها منيباً، تقبّل توبتي، واغسل حوبتي، وأجب دعوتي، وثبّت حجتي، واهد قلبي، وسدّد لساني، واسلُل سَخيمة قلبي. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے یا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ دعا کرتے تھے: اے میرے رب! (اے اللہ!) میری اعانت کر، میرے خلاف اعانت نہ کر، میری مدد فرما، میرے خلاف مدد نہ دے، ہمارے بھلے کی تدبیر کر، ہمارے خلاف تدبیر نہ کر، راہ میرے لیے آسان کردے۔ جو میرے خلاف سرکشی کرے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ اے رب! تو مجھے اپنا شکر گزار، یاد رکھنے والا، عبادت گزار، اطاعت گزار، وابستہ، پابند اور توبہ کرنے والا بندہ بنا دے۔ ہماری توبہ قبول کر، ہماری آلودگیوں کو دھو دے، ہماری پکار کو سن لے، ہماری بات کو پکی کردے۔ ہمارے قلب کو راہ مستقیم پر قائم رکھ، ہماری زبان کو سیدھی راہ پر اور ہمارے قلب کی سیاہی کو دور کردے۔

٥١٧. عن محمد بن كَعب القُرظي: قال معاوية بن أبي سفيان على المنبر: إنّه لا مانع لما أعطيتَ، ولا معطي لما منع الله، ولا ينفع ذا الجدّ منه الجدّ. ومن يُرد

محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے منبر پر کہا: بلاشبہ خداوند جل وعلا وہ ہے کہ جو کچھ وہ دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو روک دے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور کسی خاندانی کو اللہ کے مقابلہ میں شرف خاندانی کوئی فائدہ نہیں پہنچا

الله به خيراً يفقهه في الدين. سمعت هؤلاء الكلمات من النبي ﷺ، على هذه الأعواد. (صحيح)

سکتا اور اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے معاملات دین میں سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔ میں نے یہ کلمات نبی ﷺ سے ان ہی لکڑیوں پر سنے ہیں۔

۵۱۸. عن أبي هريرة قال: كان رسول الله ﷺ يدعو: اللهم أصلح لي ديني الذي هو عصمة أمري، وأصلح لي دنياي التي فيها معاشي، واجعل الموت رحمة لي من كل سوء أو كما قال. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دین کو سنوار دے کہ یہی میرے معاملات کا تحفظ ہے۔ میری دنیا کو سنوار دے کہ اسی میں میری معاش ہے اور میری موت کو ہر برائی سے محفوظ اور رحمت بنا دے۔ یہ یا اسی طرح فرمایا۔

۵۱۹. عن أبي هريرة قال: كان النبي ﷺ يتعوذ من جَهد البلاء، ودرك الشقاء، وسوء القضاء، وشماتة الأعداد. قال سفيان: من الحديث ثلاث، زدتّ أنا واحدة، لا أدري أيتهن. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ آزمائش کی سختیوں سے، بدبختی کی گرفت سے، تقدیر کی خرابی سے اور شماتت اعداء سے پناہ مانگتے تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ حدیث میں صرف تین چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر تھا۔ ایک کا اضافہ میرا اپنا ہے، لیکن وہ اضافہ کون سا ہے، مجھے یاد نہیں ہے۔

۵۲۰. عن أنس بن مالك قال: كان النبي ﷺ يقول: اللهم إنّي أعوذبك من العجز والكسل والجبن والهَرم وأعوذ بك من فتنة المحيا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی سے، کسل سے، بزدلی سے اور پھوس بڑھاپے سے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں حیات و ممات کے

والممات، وأعوذ بك من عذاب القبر. (صحيح)

فتنوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔

٥٢١. عن أنس قال: سمعت النبی ﷺ يقول: اللهم إنّي أعوذ بك من الهمّ والحزن، والعجز والكسل، والجبن والبخل، وضلَع الدَّين، وغلبة الرجال. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ملال سے، حزن سے، ناتوانی سے، کسل سے، بزدلی سے، بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

٥٢٢. عن أبی هريرة قال: كان من دعاء النبی ﷺ: اللهم اغفر لی ما قدّمت وما أخّرت، وما أسررت وما أعلنت، وما أنت أعلم به منّی، إنّك أنتَ المقدّم والمؤخر لا إلهَ إلّا أنتَ. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے ہے: اے اللہ! معاف فرما دے (ان ساری خطاؤں کو) جو میں نے پہلے کی ہوں، بعد میں کی ہوں، چھپ کر کی ہوں یا ظاہراً کی ہوں۔ تو ان سب کو مجھ سے زیادہ ہی جانتا ہے، تو مقدم بھی ہے اور مؤخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

٥٢٣. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: كان النبی ﷺ يدعو: اللهم إنّی أسألك الهدى، والعفاف والغنى (قال أصحابنا عن عمرو: والتقى). (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، عفاف اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔ ہمارے اصحاب نے اس روایت کو ہمارے استاد عمرو سے روایت کرتے ہوئے ''اور تقویٰ'' کا اضافہ نقل کیا ہے۔

٥٢٤. عن ثُمامة بن حَزن قال: سمعت شيخاً ينادی

ثمامہ بن حزن سے روایت ہے کہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو بآواز بلند کہتے سنا کہ

بأعلى صوته: اللهم إنّي أعوذ بك من الشر لا يخلطه شيء. قلت: من هذا الشيخ؟ قيل: أبوالدرداء. (صحيح الاسناد)

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برائی سے، ایسی پناہ جس میں کچھ دخل انداز نہ ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ بڑے میاں کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ ابودرداء ہیں۔

٥٢٥. عن أنس أنَّ النبي ﷺ كان يكثر أن يدعو بهذا الدعاء: اللهم آتنا في الدنيا حسنة، وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النّار. قال شعبة فذكرته لقتادة فقال: كان أنس يدعو به، ولم يرفعه. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعا اکثر یہ ہوتی تھی: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے، آخرت میں بھلائی دے اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو انھوں نے کہا: یہ دعا انس کرتے تھے اور اسے انھوں نے نبی کی جانب منسوب نہیں کیا۔

٥٢٦. عن أبي هريرة، كان النبي ﷺ يقول: اللهم إنّي أعوذ بك من الفقر والقلّة والذلّة وأعوذ بك أن أظلِمَ أو أُظلَمَ. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر سے، قلت سے، ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ظلم کرنے اور ظلم کیے جانے سے۔

٥٢٧. عن أنس قال: كان النبي ﷺ يكثر أن يقول: اللهم يا مقلب القلوب، ثبّت قلبي على دينك. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا بہت کرتے تھے: اے اللہ! دلوں کے بدلنے والے ہمارے دلوں کو دین پر مضبوطی کے ساتھ قائم رکھ۔

٥٢٨. عن عبدالله بن أبي أوفى، عن النبي ﷺ أنّه كان يدعو: اللهم لك الحمد، ملءَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! تیرے ہی لیے ہے

السماوات وملءَ الأرض، وملءَ ما شئت من شيء بعد، اللهمّ طهّرني بالبَرد والثلج والماء البارد، اللهم طهّرني من الذنوب، ونقني كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس. (صحيح)

زمین بھر، آسمان بھر اور جو تو چاہے اس کے برابر حمد۔ اے اللہ! مجھے طاہر کردے اولوں سے، برف سے اور ٹھنڈے پانی سے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے طاہر کردے اور ایسا صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔

٥٢٩. عن عبدالله بن عمر قال: كان من دعاء رسول الله ﷺ: اللهم إنّي أعوذ بك من زوال نعمتك، وتحول عافيتك، وفجأة نقمتك، وجميع سخطك. (صحيح)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں نعمتوں کے زوال سے اور عافیت کے ختم ہوجانے سے اور تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔

٢٥٥- باب الدعاء عند الغيث والمطر

بارش کے وقت دعا کرنا

٥٣٠. عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ إذا رأى ناشئاً في أفق من آفاق السماء ترك عمله - وإن كان في صلاته - ثم أقبل عليه؛ فإن كشفه الله حمد الله، وإن مطرت قال: اللهم صيباً نافعاً. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان میں کسی سمت بادل دیکھتے تھے تو کام چھوڑ دیتے تھے، چاہے وہ نماز ہی کیوں نہ ہو اور بادل کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔ اگر بادل کو اللہ تعالیٰ نے ختم کردیا تو اللہ کا شکر ادا کیا اور اگر بارش ہوئی تو فرماتے: اے اللہ! اسے نفع بخش پانی بنادے۔

۲۵۶- باب الدعاء عند الموت

موت کے وقت دعا

۵۳۱. عن قيس قال: أتيت خبّاباً - وقد اكتوى سبعاً - قال: لو لا أنّ رسول الله ﷺ نهانا أن ندعو بالموت لدعوت. (صحيح)

قیس نے بیان کیا کہ میں خباب کے پاس آیا اور انھیں سات داغ دیے گئے تھے۔ انھوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں دعا کرتا۔

۲۵۷- باب دعوات النبی ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

۵۳۲. عن أبی موسی، عن النبی ﷺ أنّه كان يدعو بهذا الدعاء: ربّ [وفی لفظ: اللهم] اغفرلی خطيئتی وجهلی، وإسرافی فی أمری كله، وما أنت أعلم به منی، اللهم اغفرلی خطأی كلّه، وعمدی وجهلی وهزلی، وكل ذلك عندی. اللهم اغفرلی ما قدمت وما أخرت، وما أسررت وما أعلنت، أنت المقدم وأنت المؤخر، وأنت على كل شیء قدير. (صحيح)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کرتے تھے: اے رب! بخش دے میری خطا کو، میری جہالت کو، اپنے کاموں میں میری بے اعتدالی کو۔ سب کا سب بخش دے اور ان تمام غلطیوں کو بخش دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! بخش دے میری خطاؤں کو جو عمداً کی ہوں، جو ناواقفیت سے کی ہوں، جو تفریحاً کی ہوں، میری ساری ہی خطاؤں کو بخش دے۔ اے اللہ! بخش دے جو غلطی میں نے پہلے کی ہو، بعد میں کی ہو، جو بالاعلان کی ہو اور جو چھپ کر کی ہو۔ تو مقدم بھی ہے، مؤخر بھی ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

۵۳۳. عن معاذ بن جَبَل قال: أخذ بيدی النبی ﷺ فقال: يا معاذ! قلت: لبيك،

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کیا: لبیک یا

قال: إنّي أحبك. قلت: وأنا والله أحبّك، قال: ألا أعلّمك كلمات تقولها في دبر كل صلاتك؟ قلت: نعم، قال: قل: اللهم أعنّي على ذكرك وشكرك، وحسن عبادتك. (صحيح)

رسول اللہ! فرمایا: میں تم کو عزیز رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں بھی خدا کی قسم آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تم کو چند ایسے کلمات نہ بتا دوں جنہیں تم ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں ضرور بتا دیجئے۔ فرمایا: یہ کہا کرو: اے اللہ! میری اعانت کر اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کے معاملہ میں۔

٥٣٤. عن أبي أيوب الأنصاري قال: قال رجل عند النبي ﷺ: الحمد لله حمداً طيباً مباركاً فيه، فقال النبي ﷺ: من صاحب الكلمة؟ فسكت، ورأى أنّه هجم من النّبي ﷺ على شيء كرهه، فقال: من هو؟ فلم يقل إلّا صواباً. فقال رجل: أنا، أرجو بها الخير، فقال: والذي نفسي بيده، رأيت ثلاثة عشر ملكاً يبتدرون أيهم يرفعها إلى الله عزّوجلّ. (صحيح لغيره إلا العدد والمحفوظ: بضعة و ثلاثون)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے کہا: اللہ کی حمد ہے، کثیر حمد جس میں برکت ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے کہنے والا؟ اس پر وہ شخص چپ ہوگیا، سمجھا کہ اس نے نبی ﷺ کے سامنے کوئی ایسی بات کہہ دی جو آپ کو ناگوار ہوئی، پھر آپ نے فرمایا کہ کون ہے اس نے سچی ہی بات کہی؟ تب اس شخص نے کہا کہ میں ہوں اور خیر ہی کی امید پر یہ کلمات زبان سے نکالے ہیں۔ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے تیرہ (صحیح تعداد تیں) فرشتوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھے تا کہ اُن کلمات کو اللہ عزوجل تک پہنچائیں۔

٥٣٥. عن أنس قال: كان

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

النبی ﷺ یعلّمنا هذا الدعاء، کما یُعلّمنا السورة من القرآن: أعوذ بك من عذاب جهنم، وأعوذ بك من عذاب القبر، وأعوذ بك من فتنة المسیح الدجال، وأعوذ بك من فتنة المحیا والممات، وأعوذ بك من فتنة القبر. (صحیح)

ﷺ ہمیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب جہنم سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں فتنہ مسیح دجال سے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں فتنہ حیات و ممات سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں فتنہ قبر سے۔

٥٣٦. عن ابن عباس قال: بِتُّ عند [خالتی] میمونة، فقام النّبی ﷺ فأتی حاجته، فغسل وجهه ویدیه ثم نام، ثم قام فأتی القِربة فأطلق شِناقها، ثم توضأ وضوءاً بین وضوئین، لم یکثر وقد أبلغ فصلی، فقمت فتمطیت کراهیة أن یری أنّی کنت أنتبه له فتوضأت، فقام فصلی، فقمت عند یساره، فأخذ بیدی فأدارنی عن یمینه فتتامت صلاته [من اللیل] ثلاث عشرة رکعة، ثم اضطجع فنام حتی نفخ، وکان إذا نام نفخ، فآذنه بلال بالصَّلاة

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک رات میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے، حاجت کو گئے، پھر آ کر منہ ہاتھ دھویا، پھر سو رہے، پھر اٹھے۔ مشکیزہ کے قریب آئے، اس کا منہ کھولا، آپ نے وضو کیا، درمیانہ درجہ کا نہ بہت زیادہ مبالغہ کے ساتھ نہ بہت ہی کم، اس کے بعد نماز پڑھی۔ پھر میں بھی اٹھا، انگڑائی لی، اس خیال سے کہ آپ ﷺ کو کہیں یہ ناگوار نہ ہو کہ میں آپ کو دیکھ ہی رہا تھا۔ اس کے بعد میں نے وضو کیا۔ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، میں بھی جا کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور گھما کر مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں نماز کی پوری کیں، پھر آپ لیٹ گئے، سو گئے۔

فصلّى ولم يتوضأ. وكان في دعائه: اللهم اجعل في قلبي نوراً، وفي سمعي نوراً، وعن يميني نوراً، وعن يساري نوراً، وفوقي نوراً، وتحتي نوراً، وأمامي نوراً، وخلفي نوراً، وأعظم لي نوراً.

گلا بولنے لگا، آپ سوتے تھے تو گلا بولتا تھا، پھر آپ کو بلال نے نماز کے لیے پکارا۔ آپ نے (اٹھ کر صبح کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آپ کی دعا یہ تھی: اے اللہ! میرے قلب میں نور بھر دے، میری سماعت میں نور دے، میرے دائیں نور، بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور، آگے نور، پیچھے نور اور بڑا کردے میرے لیے نور کو۔

قال كريب: وسبعاً في التّابوت، فلقيت رجلاً من ولد العباس فحدثني بهن، فذكر: عصبي ولحمي ودمي وشعري وبشري وذكر خصلتين.

(صحيح)

کریب نے بیان کیا کہ ابن عباس کے صندوق میں جو نوشتہ حدیث تھا، اس میں سات ہی نور تھا۔ اس کے بعد میں عباس کی اولاد میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے اتنا مزید ذکر کیا: میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں، خون میں، بال میں اور کھال میں نور، اور دو خصلتوں کا بھی ذکر کیا۔

(وفي رواية سعيد بن جبير عنه قال:) كان النبي ﷺ إذا قام من الليل فصلى، فقضى صلاته، يُثني على الله بما هو أهله، ثم يكون في آخر كلامه: اللهم اجعل لي نوراً في قلبي، واجعل لي نوراً في سمعي، واجعل لي نوراً في بصري، واجعل لي نوراً عن يميني، ونوراً

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھتے اور نماز پڑھتے تھے تو نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے تھے اور آخر میں کہتے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور بھردے، میری کانوں میں نور بھردے، میری آنکھوں میں نور کردے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے سامنے نور

عن شمالي، واجعل لي نوراً من بين يدي، ونوراً من خلفي، وزدني نوراً، وزدني نوراً، وزدني نوراً. (صحيح الاسناد)

کردے، میرے پیچھے نور کردے اور میرے نور میں اضافہ کردے اور میرے نور میں اضافہ کردے اور میرے نور میں اضافہ کردے۔

۵۳۷. عن عبدالله بن عباس: كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى صلاة من جوف الليل قال: اللهم لك الحمد، أنت نور السماوات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد، أنت قيّام السماوات والأرض ومن فيهن، أنت الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك الحق، والجنّة حق، والنار حق، والساعة حق. اللهم لك أسلمت، وبك آمنت، وعليك توكلت، وإليك أنبت، ولك خاصمت، وإليك حاكمت، فاغفر لي ما قدّمت وأخّرت، وأسررت وأعلنت، أنت إلهي، لا إله إلّا أنت. (صحيح)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کی گہرائیوں میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو کہتے تھے: اے اللہ! تیرے ہی لیے ہے حمد، تو آسمانوں اور زمینوں کا اور جو اُن میں ہے ان سب کا نور ہے۔ تیرے ہی لیے ہے ستائش کہ تو آسمانوں، زمینوں اور جو اُن میں ہے ان میں سب کا پروردگار ہے۔ تو حق ہے، تیرا وعدہ حق، تیرا ملنا حق، جنت حق، دوزخ حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ہی آگے سر اطاعت جھکاتا ہوں اور تیرا ہی یقین رکھتا ہوں، تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور تیری ہی سمت بھاگتا ہوں۔ تیری ہی دلیل سے میں لڑتا ہوں اور تجھ ہی کو حاکم مانتا ہوں۔ میرے اگلے، پچھلے، باطن، ظاہر سارے ہی گناہ بخش دے۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔

۵۳۸. عن رِفَاعة الزّرقي قال: لما كان يوم أحد، وانكفأ

رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب احد کے دن مشرکین

المشركون قال رسول الله ﷺ: اِستووا حتى أثنى على ربّى عزّ وجلّ. فصاروا خلفه صفوفاً، فقال: اللهم لك الحمد كلــه، اللهم لا قابضَ لما بَسطتَ، ولا مُقرّبَ لما باعدتَ، ولا مباعدَ لما قربتَ، ولا معطى لما منعتَ، ولا مانعَ لما أعطيت. اللهم ابسط علينا من بركاتك ورحمتك وفضلك ورزقك، اللهم إنّى أسألك النّعيم المقيم الذى لا يحول ولا يزول. اللهم إنّى أسألك النّعيم يوم العيلة، والأمن يوم الحرب، اللهم عائذاً بك من سوء ما أعطيتنا، وشر ما منعتَ منّا. اللهم حبّب إلينا الإيمان وزيّنه فى قلوبنا وكرّه إلينا الكُفرَ والفسوق والعصيان، واجعلنا من الراشدين. اللهم توفّنا مسلمين، وأحينا مسلمين، وألحقنا بالصالين، غير خزايا، ولا مفتونين. اللهم قاتِلِ الكفرة

منتشر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برابر ہوجاؤ تا کہ میں اپنے رب عزوجل کی ثنا کروں۔ لوگ آپ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوگئے۔ آپ نے کہا: اے خدا! تیری ہی ستائش ہے تمام تر، جو تو پھیلا دے اسے کوئی سمیٹنے والا نہیں، جو تو دور کردے کوئی اسے نزدیک کرنے والا نہیں، جسے تو نزدیک کردے اسے دور کرنے والا نہیں، جسے تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکات، رحمت، فضل اور رزق کو پھیلا دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ نعمت مانگتا ہوں جو نہ فرسودہ ہو اور نہ زائل۔ اے اللہ! میں تجھ سے تنگی کے دن نعمت اور جنگ کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ تیری پناہ میں آتا ہوں، جو دے اور جو تو نہ دے اس کے شر سے۔ اے اللہ! ایمان کو ہمارے قلوب میں محبوب اور مزین کردے اور کفر، فسق اور عصیان کو ناپسندیدہ بنادے۔ اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلنے والا بنا۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان ہی رکھ کر وفات دے اور مسلمان ہی بنا کر زندہ رکھ اور ہمیں نیکوکاروں سے بغیر رسوائی اور بغیر فتنہ زدہ بنا کر ملادے۔ اے

الـذيـن يـصـدون عـن سبيلك، وَيُكذّبون رسلك، واجعل عليهم رجـزك وعـذابك، اللهـم قـاتلِ الكفرة الذين أوتوا الكتاب، إلهَ الحق. (صحيح)

اللہ! ان کفار سے جو تیری راہ کو روکتے، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، جنگ کر۔ اپنا غصہ، اپنا عذاب ان پر نازل فرما اور ان کافروں سے بھی جنگ کر جنھیں کتاب دی گئی ہے، تو ہی حقیقتاً معبود ہے۔

۲۵۸- باب الدعاء عند الكَرب

بے چینی کے وقت دعا

۵۳۹. عـن عبدالـرحمن بن أبي بكرة، أنّه قال لأبيه: يا أبت، إنّـي أسـمـعك تـدعـو كل غداة: اللـهـم عـافـنـي في بدني، اللهم عافني في سمعي، اللهم عافني فـي بـصـري، لا إلــه إلا أنـت، تـعيـدهــا ثـلاثـاً حـتـى تمسـى، وحيـن تـصبح ثلاثاً؟ فقال: نعم يـا بـنـي! سـمـعت رسول الـلـه ﷺ يـقـول بهن، وأنا أحبّ أن أستـنَّ بسـنّتــه. قــال: وقــال رســول الــلـــه ﷺ: دعـوات المكروب. اللهم رحمتك أرجو، ولا تـكـلـنـي إلـى نفسـي طـرفة عيـن، وأصـلـح لـي شأني كله، لاإله إلّا أنت. (حسن)

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ہر صبح یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! مجھے عافیت دے میری سماعت میں، اے اللہ! مجھے عافیت دے میری بصارت میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھتے ہیں شام کو اور تین مرتبہ پڑھتے ہیں صبح کو۔ کہا کہ ہاں اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے چینی میں مبتلا آدمی کی دعا ہے: اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، ایک لحہ کے لیے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔ ہماری ہر حالت کو درست کردے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۵٤۰. عـن ابـن عبـاس قـال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی

كان النبى ﷺ يقول (وفى طريق: يدعو) عند الكرب: لا إله إلّا الله العظيم الحليم، لا إله إلّا الله ربّ العرش العظيم، لا إله إلّا الله ربّ السماوات وربّ الأرض وربّ العرش الكريم (وفى الطريق الأخرى: العظيم) ... (صحيح)

ﷺ کرب کے وقت کہا کرتے تھے: (دعا کرتے تھے) اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم و حلیم ہے، اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔ (دوسری روایت کے مطابق: عرش عظیم کا رب ہے)

٢٥٩- باب الدعاء عند الاستخارة

استخارہ کی دعا

٥٤١. عن جابر قال: كان النبى ﷺ يعلمنا الاستخارة فى الأمور كالسورة من القرآن: إذا همّ [أحدُكم] بالأمر فليركع ركعتين ثم يقول: اللهم إنّى أستخيرك بعلمك، وأستقدرك بقدرتك، وأسألك من فضلك العظيم فإنّك تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علام الغيوب، اللهمّ إن كنت تعلم أنّ هذا الأمر خير لى فى دينى ومعاشى وعاقبة أمرى (أو قال: فى عاجل أمرى وآجله)، فاقدُره لى، وإن كنت تعلم أنّ هذا الأمر شرّ لى فى دينى ومعاشى،

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں قرآن مجید کی صورتوں کی طرح استخارہ بھی سکھاتے تھے، جب کوئی اہم کام آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد کہے: اے اللہ! میں تیرے علم سے طلب خیر کرتا ہوں، تیری قدرت سے قدرت چاہتا ہوں، تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، تو قادر ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ تو غیبوں کا بڑا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام خیر ہے میرے لیے، دین میں، معاش میں اور نتیجہ کار میں یا فرمایا: فوری کام میں تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے لیے دین میں، معاش میں، نتیجہ کار میں یا فرمایا: فوری کام

وعاقبة أمری (أو قال: عاجل أمری وآجله)، فاصرفه عنی واصرفنی عنه، واقدُر لی الخیر حیث کان، ثم رضّنی به، ویسمّی حاجته. (صحیح)

میں یا بالآخر تو اسے مجھ سے ہٹادے اور مجھے اس سے ہٹادے اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما، جہاں سے ہو اور اسی پر مجھے راضی کردے۔ اس کے بعد اپنی حاجت کا نام لے۔

٥٤٢. عن جابر قال: دعا رسول الله ﷺ فی هذا المسجد؛ مسجد الفتح، یوم الإثنین ویوم الثلاثاء ویوم الأربعاء، فاستجیب له بین الصلاتین من یوم الأربعاء. قال جابر: ولم ینزل بی أمر مهم غائظ إلّا توخیت تلك الساعة فدعوت الله فیه بین الصلاتین یوم الأربعاء فی تلك الساعة، إلّا عرفت الإجابة. (حسن)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد؛ مسجد الفتح میں پیر کے دن اور منگل کے دن اور بدھ کے دن دعا کی۔ آپ کی دعا بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیانی وقت میں مقبول ہوئی۔ جابر کہتے ہیں کہ جب کبھی مجھ کو کوئی مہم امر پیش آیا، میں نے اس وقت کو متعین کرکے بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان دعا کی اور میں نے دیکھا کہ دعا قبول ہوگئی۔

٥٤٣. عن أنس: کنت مع النبی ﷺ، فدعا رجل فقال: یا بدیع السماوات، یا حیّ یا قیّوم إنّی أسألك فقال: أتدرون بما دعا؟ والذی نفسی بیده، دعا الله باسمه الذی إذا دُعیَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی نے دعا کی اور کہا: اے آسمانوں کو کتم عدم سے وجود میں لانے والے، اے حی! اے قیوم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کس طرح دعا کی، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے

بــه أجــاب. (صحيح)

اللہ کو اس کے نام سے پکارا کہ جب اس نام سے اس کو پکارا جاتا ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔

٥٤٤. عـن عبدالله بن عَمرو قـال: قال أبوبكر رضى الله عنه لـلـنّبىّ ﷺ: علّمنى دعاءً أدعو به فى صلاتى، قال: قل: اللهمّ إنّـى ظلمتُ نفسى ظلماً كثيراً، ولا يـغـفـر الـذنـوب إلّا أنـت، فـاغـفرلى من عندك مغفرة إنّك أنت الغفور الرحيم. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک بار نبی ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایک ایسی دعا بتا دیں جو میں نماز میں کیا کروں۔ فرمایا: کہا کرو: میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی اور معاف نہیں کرتا، تو میری مغفرت فرما دے، پوری مغفرت، کیونکہ تو ہی مغفرت کرنے والا رحم والا ہے۔

٢٦٠- باب إذا خاف السلطان

جب کسی حاکم قاہر کا خوف ہو

٥٤٥. عـن عبـد الـلــه بـن مسـعـود: إذا كـان على أحدكم إمـام يـخـاف تغطرسه أو ظلمه فـلـيـقـل: الـلـهمّ ربّ السماوات السبـع وربّ الـعـرش الـعظيم، كـن لى جاراً من فلان ابن فلان وأحـزابـه من خلائقك أن يفرط عـلـىَّ أحـد مـنـهم أو يطغى، عزَّ جـارك وجـل ثـنـاؤك ولا إلـه إلّا أنت. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم پر کوئی ایسا حاکم ہو جس کی سخت گیری اور ظلم کا خوف ہو تو یہ کہا کرو: اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب، تو میرا ہمسایہ بن جا فلاں بن فلاں کے اور اس کے گروہ کے مقابلہ میں جو تیری مخلوق ہیں اور اس بات سے روک دے کہ وہ کسی پر بے اعتدالی کرے۔ تیرا ہمسایہ باعزت ہوتا ہے اور تیری ثنا پر جلال ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

٥٤٦. عـن ابـن عباس قال: إذا أتيـت سـلـطـانــاً مهيبــاً

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا: جب کسی قہرمان کے سامنے آؤ جس

تخـــاف أن يسطـوبك فقـل: اللـه أكبـر، الله أعزّ من خلقـه جـميعـاً، الله أعزّ ممّا أخاف و أحذر، وأعـوذ بالله الـذى لا إله إلّا هـو، الـممسك السـمـاوات السبـع أن يـقعـن علـى الأرض إلّا بـإذنـــه؛ مـن شـرّ عبـدك فـلان، وجـنـوده وأتبـاعـــه وأشيـاعـه، مـن الجن والإنس، اللـهـم كـــن لـــى جـاراً مـــن شـرهـم، جل ثناؤك وعزّ جـارك وتبـارك اسـمـــك ولا إلـــه غيـــرك، (ثلاث مرات).

(صحيح)

کے سطوت سے تمہیں خوف ہو تو کہو: اللہ اکبر، اللہ اپنی ساری مخلوق سے زیادہ باعزت ہے، اس سے بھی زیادہ جس سے میں ڈرتا اور بچتا ہوں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہی ہے سات آسمانوں کو زمین پر ٹوٹ پڑنے سے روکے ہوئے، بجز اس صورت کے جبکہ یہ اسی کے حکم سے ہو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کی فوجوں اور پیروؤں اور گروہوں کے شر سے، جو جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ اے اللہ! تو میرا ہمسایہ بن جا ان کے شر سے، تیری ثنا پر جلال ہے اور تیرا ہمسایہ باعزت ہے۔ برکت والا ہے تیرا نام اور تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ یہ دعا تین بار پڑھ لو۔

۲٦۱- باب ما يُدّخر للداعى من الأجر والثواب

دعا کرنے والے کے لیے جو اجر و ثواب جمع ہوتا ہے

٥٤٧. عـــن أبـــى سـعـيـد الـخُـدرى، عـن الـنبى ﷺ: ما مـن مسـلـم يدعـو، ليس بإثم ولا بـقـطـيعة رحـم إلّا أعـطـاه إحـدى ثـلاث: إمّـا أن يعجل له دعـوتـه، وإمّـا أن يدخرهـا لـه فـــى الآخرة، وإمّا أن يدفع عنه

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جو گناہ نہ ہو اور نہ قطع رحم تو تین باتوں میں سے ایک ضرور ملتی ہے: یا تو اسے وہ مل جاتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا دعا آخرت کے لیے اٹھا رکھی جاتی ہے، ورنہ اسی کے مطابق کوئی برائی اس سے دفع کر دی جاتی

من السوء مثلها. قال: إذاً نكثر قال: الله أكثر.

(صحيح)

ہے۔ ابوسعید خدری نے عرض کیا: تب تو ہم بکثرت یہ دعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ بھی بکثرت عطا فرمانے والا ہے۔

٥٤٨. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ما من مؤمن ينصب وجهه إلى الله، يسأل مسألة إلّا أعطاه إياه، إما عجلها له في الدنيا، وإما ذخّرها له في الآخرة مالم يعجل. قالوا: يا رسول الله، وما عجلته؟ قال: يقول: دعوت ودعوت، ولا أراه يستجاب لي. (صحيح بما قبله)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی صاحب ایمان اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ سے کوئی سوال کرتا ہے تو اسے یا تو جو مانگا مل جاتا ہے یا اسی کے واسطے آخرت کے لیے اٹھا رکھا جاتا ہے، بشرطیکہ جلدبازی نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: کوئی جلدبازی کیا کرتا ہے؟ فرمایا: کہنے لگتا ہے کہ دعا پر دعا کی، لیکن دعا مقبول ہوتی نظر نہیں آتی۔

٢٦٢-باب فضل الدعاء

دعا کی فضیلت

٥٤٩. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: ليس شيء أكرم على الله من الدعاء.

(حسن)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل اکرام کوئی اور چیز نہیں۔

٥٥٠. عن النّعمان بن بشير، عن النبي ﷺ قال: إنّ الدعاء هو العبادة، ثم قرأ: ﴿أدعوني أستجب لكم﴾ [غافر: ٦٠] (صحيح)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دعا ہی تو عبادت ہے پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی (مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا)۔

٥٥١. عن مَعقِل بن يَسار

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے

قال: انطلقت مع أبي بكر الصديق رضي الله عنه إلى النبي ﷺ فقال: يا أبا بكر، للشرك فيكم أخفى من دبيب النّمل. فقال أبوبكر: وهل الشرك إلّا من جعل مع الله إلهاً آخر؟ فقال النبي ﷺ: والذي نفسي بيده، للشرك أخفى من دبيب النّمل، ألا أدلّك على شيء إذا فعلته ذهب عنك قليله وكثيره؟ قال: قُل: اللهم إنّي أعوذبك أن أشرك بك وأنا أعلم، وأستغفرك لما لا أعلم. (صحيح)

ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ساتھ نبی ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! شرک کا حصہ تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ اس پر ابوبکر نے عرض کیا: کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے علاوہ اور بھی کسی صورت میں ہوتا ہے؟ فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شرک کا حصہ چیونٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ کیا تمہیں وہ دعا نہ بتا دوں کہ اگر وہ کرلیا کرو تو شرک کا قلیل وکثیر سب تم سے دفع ہو جائے؟ فرمایا: کہو: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور جو نہیں جانتا ہوں، اس کے لیے تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

۲۶۳- باب الدعاء عند الرّيح

ہوا کے وقت دعا

٥٥٢. عن أنس، قال: كان النبي ﷺ إذا هاجت ريحٌ شديدةٌ قال: اللهم إنّي أسألك من خير ما أرسلت به، وأعوذ بك من شر ما أرسلت به. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں، اس ہوا سے جو کچھ لے کر تو نے اس کو بھیجا ہے، اس کے خیر کی اور تیری ہی پناہ چاہتے ہیں اس کے شر سے۔

٥٥٣. عن سَلمة (هو ابن

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے

الأكوع) قال: كان إذا اشتدت الريح يقول: اللهم لاقحاً، لا عقيماً. (صحيح)

روایت ہے، جب تیز ہوا اٹھتی تھی تو کہتے تھے: اے اللہ! یہ ہوا بارش لیے ہو، بانجھ نہ ہو۔

۲۶۴- باب لا تسبُّوا الريح

ہوا کو برا نہ کہو

٥٥٤. عن أُبيّ قال: لا تسبّوا الريح فإذا رأيتم منها ما تكرهون فقولوا: اللهمّ إنّا نسألك خيرَ هذه الريح، وخير ما فيها، وخير ما أرسلت به، ونعوذ بك من شرّ هذه الريح، وشرّ ما فيها، وشرّ ما أرسلت به. (صحيح)

ابیّ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہوا کو برا نہ کہو۔ جب ایسی ہوا دیکھو جو ناپسند ہو تو کہو: اے اللہ! ہم سوال کرتے ہیں اس ہوا کی بھلائی کا اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ لے کر تو نے اسے بھیجا ہے ان سب کی بھلائی کا اور تیری پناہ مانگتا ہوں، اس ہوا کی جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ لے کر تو نے اسے بھیجا ہے، ان کی برائی سے۔

٥٥٥. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: الريح من روح الله، تأتي بالرّحمة والعذاب، فلا تسبُّوها ولكن سلوا الله من خيرها، وتعوّذوا بالله من شرّها. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوائیں اللہ کی چلائی ہوئی ہیں۔ یہ رحمت لے کر بھی آتی ہیں اور عذاب لے کر بھی، انھیں برا نہ کہو، بلکہ اللہ سے اس کے خیر کا سوال کیا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۶۵- باب إذا سمع الرّعد

بجلی کڑکنے کے وقت دعا

٥٥٦. عن عبدالله بن الزبير: أنّه كان إذا سمع الرّعد ترك الحديث وقال: سبحان الذي ﴿يسبّح الرعد بحمده والملائكة

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ کڑکا سنتے تھے تو بات کرنا چھوڑ دیتے تھے اور کہتے تھے: پاک ہے وہ اللہ'' جس کے حمد کی تسبیح کڑکا اور فرشتے اس

من خيفته﴾ [الرعد: ١٣] ثم يقول: إنّ هذا لوعيد شديد لأهل الأرض. (صحيح)

کے خوف سے پڑھا کرتے ہیں۔'' پھر کہتے تھے: یہ ایک شدید وعید ہے زمین والوں کے لیے۔

٢٦٢- باب من سأل الله العافية

اللہ سے عافیت کا سوال کرنا

٥٥٧. عن أوسَط بن إسماعيل قال: سمعت أبا بكر الصديق رضى الله عنه بعد وفاة النبى ﷺ قال: قام النبى ﷺ عام أول مقامى هذا - ثم بكى أبوبكر - ثم قال: عليكم بالصدق فإنّه مع البر، وهما فى الجنّة، وإيّاكم والكذب فإنّه مع الفجور، وهما فى النّار. وسلوا الله المعافاة فإنّه لم يؤتَ بعد اليقين خيرٌ من المعافاة. ولا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وكونوا عباد الله إخواناً. (صحيح)

اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنا، نبی ﷺ کی وفات کے بعد ایک بار انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی جگہ، جہاں میں کھڑا ہوں، ہجرت کے پہلے سال کھڑے ہوئے تھے۔ یہ کہہ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اس کے بعد کہا کہ صدق اختیار کرو، اس کا جوڑ نیکی سے ہے اور یہ دونوں جنت میں لے جانے والے ہیں اور کذب سے بچتے رہو، اس کا جوڑ فجور سے ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں اور ایک دوسرے کا مقاطعہ نہ کرو، نہ پیٹھ پیچھے شکوے کرو، نہ حسد کرو اور نہ بغض رکھو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

٥٥٨. عن العباس بن عبد المطلب: قلت: يا رسول الله، علمنى شيئاً أسأل الله به، فقال: يا عباس، سل الله

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتا دیجئے، میں وہی دعا اللہ سے مانگا کروں، اس پر فرمایا: اللہ سے

العافية، ثم مكثت قليلاً ثم جئت فقلت: علمني شيئاً أسأل الله به يا رسول الله، فقال: يا عباس، يا عمّ رسول الله، سل الله العافية في الدنيا والآخرة. (صحيح)

عافیت مانگا کیجئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد میں نے آ کر وہی سوال کیا۔ کوئی ایسی دعا مجھے بتا دیجئے یا رسول اللہ کہ وہی اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس رسول اللہ کے چچا! اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کیا کیجئے۔

۲۶۷- باب من كره الدعاء بالبلاء

آزمائش میں ڈالے جانے کی دعا کرنا مکروہ ہے

٥٥٩. عن أنس قال: قال رجل عند النبي ﷺ: اللهم [إن] لم تعطني مالاً فأتصدق به، فابتَلِني ببلاء يكون -أو قال:- فيه أجر، فقال: سبحان الله، لا تطيقه! ألا قلتَ: اللهمّ آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار؟

(حسن صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اگر تو نے مجھے مال عطا نہیں کیا کہ میں صدقے دوں تو مجھے تو آزمائش میں ڈال دے جس میں اجر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ یہ کہو کہ اے اللہ! دنیا میں اچھائی دے، آخرت میں اچھائی دے اور عذاب جہنم سے بچا دے۔

وفي رواية عنه قال: دخل - قلت: لحُميد: النبي ﷺ؟ قال: نعم - على رجل قد جهد من المرض، فكأنّه فرخ منتوف، قال: ادع الله بشيء أو سله. فجعل يقول: اللهم ما أنت

انس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ تشریف لے گئے۔ میں نے حمید سے کہا: کون؟ کیا نبی ﷺ؟ کہا: ہاں۔ نبی ﷺ ایک بار ایک مریض کو دیکھنے گئے۔ مریض مرض سے بہت ہی پریشان تھا، جیسے مرغی کا بچہ جس کا پر نوچ دیا گیا ہو۔ آپ نے فرمایا: اللہ سے کچھ

معذبي به في الآخرة، فعجّله في الدنيا. قال: سبحان الله، لاتستطيعه - أو - لا تستطيعوا! ألا قلت: اللهم آتنا في الدُّنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار! ودعا له فشفاه الله عزَّ وجلَّ.

(صحيح)

دعا کرو یا فرمایا کہ اللہ سے سوال کرو، تو وہ شخص کہنے لگا: اے اللہ! آخرت میں مجھ پر جو عذاب تو مجھے دینے والا ہو، یہیں دنیا ہی میں دے دے۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم نہیں برداشت کرسکتے یا فرمایا کہ تم لوگ نہیں برداشت کرسکو گے۔ یہ کیوں نہیں کہتے کہ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور عذاب جہنم سے بچالے اور آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اللہ عزوجل نے اسے شفا دے دی۔

۲۶۸- باب مَن تعوَّذ من جَهدِ البلاء

آزمائش کے وقت سے پناہ مانگنا

٥٦٠. عن عبدالله بن عمرو قال: يقول الرجل: اللهم إنّي أعوذ بك من جهد البلاء. ثم يسكت، فإذا قال ذلك فليقل: إلّا بلاء فيه عَلاء.

(صحيح الاسناد)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا: آدمی کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آزمائش کے وقت سے۔ اس کے بعد چپ ہوجاتا ہے۔ جو یہ کہے اسے یہ بھی کہنا چاہیے: بجز اس آزمائش کے جس میں مرتبہ کی بلندی پوشیدہ ہو۔

۲۶۹- باب من حكى كلامَ الرجل عند العتاب

غصہ کی حالت میں کسی شخص کی گفتگو کو بیان کرنا

٥٦١. عن أبي نوفل بن أبي عقرب: أنَّ أباه سأل النّبي ﷺ عن الصَّوم فقال: صم يوماً من كل شهر. قلت: بأبي

ابونوفل بن ابی عقرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نبی ﷺ سے روزہ کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا کہ ہر ماہ میں ایک روزہ رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ

أنت وأمي، زدني. فقال: زدني، زدني! صم يومين من كل شهر. قلت: بأبي أنت وأمي، زدني، فإنّي أجدني قوياً، فقال: إنّي أجدني قوياً، إنّي أجدني قوياً! فأفحم حتى ظننت أنّه لن يزيدني، ثم قال: صم ثلاثاً من كل شهر. (صحيح)

آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں اور زیادہ فرمائیے، فرمایا: زیادہ فرمائیے، زیادہ فرمائیے، ہر ماہ میں دو روزے رکھ لو۔ میں نے عرض کیا: میرے باپ ماں قربان ہوں، میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ فرمایا: زیادہ قوی پاتا ہوں، زیادہ قوی پاتا ہوں، چپ رہو۔ میں نے خیال کیا، اب حضرت اس سے زیادہ کی ہرگز اجازت نہ دیں گے، پھر فرمایا: اچھا ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو۔

۲۷۰- باب -

—باب—

٥٦٢. عن جابر بن عبدالله قال: كنا مع رسول الله ﷺ - وارتفعت ريح خبيثة منتنة - فقال: أتدرون ما هذه؟ هذه ريح الذين يغتابون المؤمنين.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ نہایت بری بدبودار ہوا اٹھی، آپ نے فرمایا: جانتے ہو، یہ کیا ہے! یہ ان کی ہوا ہے جو ایمان داروں کی غیبت کیا کرتے ہیں۔

(وفي رواية: إنّ ناساً من المنافقين اغتابوا أناساً من المسلمين، فبعثت هذه الريح لذلك). (حسن)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض منافقین نے کچھ مسلمانوں کی غیبت ہے، یہ ہوا اسی وجہ سے ہے۔

٥٦٣. عن ابن أمّ عبدٍ [ابن مسعود] قال: من اغتيب عنده مؤمن فنصره، جزاه الله بها خيراً في الدنيا والآخرة، ومن

ابن امّ عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس کسی کے سامنے کسی مومن کی غیبت کی گئی اور اس نے مومن کی حمایت کی، اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں اچھا

اغتيب عنده مؤمن فلم ينصره، جزاه الله في الدنيا والآخرة شراً، وما التقم أحد لقمة شراً من اغتياب مؤمن؛ إن قال فيه ما يعلم، فقد اغتابه، وإن قال فيه بما لا يعلم، فقد بَهَتَه. (صحيح الاسناد)

اجر دے گا اور جس کسی کے سامنے کسی مومن کی غیبت کی گئی اور اس نے حمایت نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں برا بدلہ دے گا۔ اور ایسے شخص نے کتنا برا لقمہ لیا جس نے کسی مومن کی غیبت کی اور وہی بیان کیا ہے جو جانتا ہے تو اس نے غیبت کی اور جس نے وہ بیان کیا جو نہیں جانتا تو اس نے بہتان کیا۔

۲۷۱- باب الغيبة وقول الله تعالىٰ ﴿ولا يَغتَب بعضُكم بعضاً﴾

غیبت- اللہ کا حکم کہ ''تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے''

٥٦٤. عن جابر بن عبدالله قال: كنا مع رسول الله ﷺ، فأتى على قبرين يعذب صاحباهما، فقال: إنّهما لا يعذبان في كبير وبلى، أمّا أحدهما فكان يغتاب النّاس، وأمّا الآخر فكان لا يتأذى من البول. فدعا بجريدة رطبة، أو بجريدتين فكسرهما، ثم أمر بكل كسرة فغرست على قبر، فقال رسول الله ﷺ: أما إنّه سيهوّن من عذابهما، ما كانتا رطبتين أوْ لم تيبسا. (صحيح لغيره)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ دو ایسی قبروں پر آئے جن کے مردے عذاب میں مبتلا تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں کسی بڑی بات کے لیے عذاب نہیں پا رہے ہیں، بلکہ ایک ان میں سے لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں گھناتا تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک یا دو تازہ چھڑیاں منگوائیں اور ان کو توڑ کر ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں پر لگا دینے کا حکم دیا، چنانچہ وہ لگا دی گئیں، پھر فرمایا: ان پر عذاب ہلکا کر دیا جائے گا جب تک یہ تر رہیں اور خشک نہ ہو جائیں۔

٥٦٥. عن قيس سال: كان

قیس بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو

عـمـرو بـن العاص يسير مع نفر من أصحابه، فمر على بغل ميت قد انتفخ، فقال: والله لأن يأكل أحدكم [من] هذا حتى يملأ بطنه، خير من أن يأكل لحم مسلم.
(صحيح الاسناد)

رضی اللہ عنہ اپنے چند احباب کے ساتھ جارہے تھے۔ ایک مردہ خچر پر سے گزرے جو پھول گیا تھا، انھوں نے کہا کہ کوئی اس میں سے پیٹ بھر کھالے، یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی مسلمان کا گوشت کھالے (یعنی غیبت کرے)۔

۲۷۲۔ باب مع مسَّ رأس صبيّ من أبيه وبرّک عليه

کسی لڑکے کے سر پر اس کے باپ کی موجودگی میں ہاتھ پھیرنا اور اس کے لیے برکت کی دعا کرنا

٥٦٦. عـن عبـادة بن الوليد بـن عبـادة بن الصامت: قال: خـرجـت مـع أبـي وأنـا غـلام شـاب، فـنـلـقـى شيخـاً [عليه بـردة ومعافـريّ، وعلـى غلامـه بـــردة ومَعـافـريّ]، قلـتُ: أي عمّ، ما يمنعك أن تعطى غلامك هـذه الـنّمِـرة، وتأخذ البـردة، فتكـون عليك بـردتـان وعليه نَمِـرَة؟ فأقبل على أبي فقال: ابـنك هــذا؟ قــال: نعــم، قـال فـمسـح عـلــى رأسي وقــال: بـارك الله فيك، أشهدُ لسمعت رسـول الـلّــه ﷺ يـقـول:

عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ میں ایک نوخیز جوان تھا، میری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی۔ وہ نمدہ اور چادر اوڑھے ہوئے تھے، ان کا غلام بھی نمدہ اور چادر میں ملبوس تھا۔ میں نے کہا: چچا! آپ نے اپنا نمدہ اپنے غلام کو دے کر اس سے چادر کیوں نہ لے لی۔ آپ کے پاس دو چادریں ہوجاتیں اور آپ کے غلام کے پاس نمدہ ہوتا، اس پر وہ میرے والد کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: یہ تمہارا لڑکا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد انھوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، میں شہادت دیتا ہوں کہ میں

أطعموهم مما تأكلون، واكسوهم مما تكتسون. يا ابن أخي، ذهاب متاع الدنيا أحبُّ إليّ من أن يأخذ من متاع الآخرة. قلت: أي أبتاه! من هذا الرجل؟ قال: أبو اليَسَر [كعب] بن عمرو.

(صحيح)

نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غلاموں کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا خود کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! دنیا کا میرے ہاتھوں سے چلا جانا اس کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہے کہ یہ آخرت میں مجھ سے کچھ لے۔ میں نے والد سے کہا: ابا جان! یہ کون ہیں؟ کہا کہ ابوالیسر کعب بن عمرو ہیں۔

۲۷۳- باب دالّة أهل الإسلام بعضهم على بعض

اہل اسلام کا باہم ایک دوسرے کی رہنمائی اور تعاون کرنا

٥٦٧. عن محمد بن زياد قال: أدركت السَّلف، وإنّهم ليكونون في المنزل الواحد بأهاليهم، فربما نزل على بعضهم الضيف، وقِدرُ أحدهم على النّار، فيأخذها صاحب الضيف لضيفه، فيفقد القِدرَ صاحبُها فيقول: من أخذ القِدر؟ فيقول صاحب الضيف: نحن أخذناها لضيفنا، فيقول صاحب القِدر: بارك الله لكم فيها (أو كلمةً نحوها). قال بقية: قال محمد: والخبز إذا خبزوا

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلف (صحابہ) کا زمانہ پایا ہے۔ یہ لوگ ایک ہی مکان میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کسی کے پاس مہمان آتا اور دوسرے کی دیگچی آگ پر ہوتی، وہ دیگچی مہمان کے لیے لے جاتا جس کی دیگچی ہوتی وہ تلاش کرتا اور پوچھتا: دیگچی کون لے گیا؟ مہمان جس کے پاس ہوتا وہ کہتا: ہم نے مہمان کے لیے اٹھا لیا۔ دیگچی کا ایک مالک کہتا: اللہ تجھے اس میں برکت دے، یا اسی قسم کا کوئی جملہ کہہ دیتا۔ بقیہ نے کہا کہ محمد کہتے تھے: روٹی پکانے میں بھی یہی ہوتا تھا اور ان دونوں گھرانے کے

مثل ذلك، وليس بينهم إلّا جُدُرُ القَصَب. قال بقية: وأدركت أنا ذلك: محمدَ بن زياد وأصحابه. (صحيح الاسناد)

مابین لکڑی کی دیواریں ہوتی تھیں۔ بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد اور ان کے دوستوں کا بھی یہی حال پایا۔

۲۷۴- باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه

مہمان کا احترام اور اس کی خدمت

٥٦٨. عن أبي هريرة: أنَّ رجلًا أتى النبي ﷺ، فبعث إلى نسائه؟ فقلن: ما معنا إلّا الماء، فقال رسول الله ﷺ: من يضمُّ (أو يضيف) هذا؟ فقال رجل من الأنصار: أنا، فانطلق به إلى امرأته فقال: أكرمي ضيف رسول الله ﷺ، فقالت: ما عندنا إلّا قوتٌ للصبيان، فقال: هيئي طعامك، وأصلحي سراجك، ونومي صبيانك إذا أرادوا عشاءً، فهيأت طعامها، وأصلحت سراجها، ونومت صبيانها، ثم قامت كأنّها تصلح سراجها فأطفأته، وجعلا يُريانه أنهما يأكلان،

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے معلوم کرایا، سب نے جواب دیا کہ پانی کے سوا اپنے پاس کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مہمان کو کون لے جائے گا یا کون اس کی ضیافت کرے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں، اور مہمان کو لے کر گھر آئے۔ بیوی سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی تکریم کرو۔ انھوں نے کہا کہ میرے پاس تو بچوں کے کھانے کے سوا کچھ نہیں۔ کہا کہ کھانا تیار کرو اور چراغ کی لو ٹھیک کردو۔ بچوں کو جب وہ رات کو کھانا مانگیں سلادو۔ بیوی نے کھانا لگایا۔ چراغ کی لو کو ٹھیک کردیا، بچوں کو سلادیا، پھر اٹھیں اور ایسے کہ گویا چراغ کو درست کررہی ہیں، چراغ کو بجھا دیا اور مہمان کو ایسا محسوس کرادیا کہ یہ دونوں میاں بیوی بھی کھانا کھارہے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ

وبـاتـا طـاوِيَين، فلما أصبح غدا إلـى رسـول الـلـه ﷺ، فقـال ﷺ: لـقـد ضـحـكَ الـلـه (أو عـجـب) مـن فـعـالـكما؟ وأنزل الـلـه: ﴿ويـؤثرونَ على أنفسهم ولـو كـانَ بهـم خـصـاصـة ومن يـوقَ شُحَّ نـفـسـه فـأولئك هم المفلحون﴾ [الحشر: ٩] (صحيح)

رات کو بھوکے سو رہے۔ جب صبح ہوئی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ انصاری بزرگ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھتے ہی فرمایا: اللہ تعالیٰ رات تم دونوں کے عمل سے ہنس پڑا یا فرمایا کہ پسند فرمایا۔ اسی پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: ''اور اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں، اگرچہ ان کی تنگی ہو اور جو اپنی ذات سے بخالت سے محفوظ رہا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

٢٧٥- باب جائزة الضيف

جائزۂ مہمان

٥٦٩. عن أبي شُريح العدوى قـال: سَـمـعـت أذناى وأبصرت عينـاى، حين تـكلم النبي ﷺ فقال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فـليـكـرم جاره، ومن كان يؤمـن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفـه جائزته. قيل: وما جائزته يـا رسـول الـلـه؟ قال: يوم وليلة والـضـيـافة ثـلاثة أيـام، فـما كان وراء ذلك فهـو صـدقة عـلـيـه [ولا يـحـلُّ لــه أن يثـوى عـنده حتـى يـحـرجه]. ومن كان يؤمن بالله واليـوم الآخـر فـلـيـقل خيـراً أو

ابوشریح العدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی اس کے جائزہ بھر تکریم کرے۔ کسی نے کہا: مہمان کا جائزہ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا: ایک دن رات، مہمان داری تین دن رات ہوتی ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ صدقہ ہے۔ جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اچھی بات بولے، ورنہ

ليصمت. (صحيح)

خاموش رہے۔

۲۷۶- باب الضيافة ثلاثة أيام

مہمان داری تین دن ہے

٥٧٠. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: الضيافة ثلاثة أيام، فما كان بعد ذلك فهو صدقة. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مہمان داری تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے۔

۲۷۷- باب لا يقيم عنده حتى يحرجه

میزبان کے پاس نہ ٹھہرے بلکہ چلا جائے

عن أبي شُريح العدوي قال: سَمِعت أذناي وأبصرت عيناي، حين تكلم النبي ﷺ فقال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته. قيل: وما جائزته يا رسول الله؟ قال: يوم وليلة والضيافة ثلاثة أيام، فما كان وراء ذلك فهو صدقة عليه [ولا يحلُّ له أن يثوي عنده حتى يحرجه]. ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليصمت.

(صحيح)

ابو شریح العدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسایہ کی تکریم کرے اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی اس کے جائزہ بھر تکریم کرے۔ کسی نے کہا: مہمان کا جائزہ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا: ایک دن رات، مہمان داری تین دن رات ہوتی ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ صدقہ ہے۔ جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اچھی بات بولے، ورنہ خاموش رہے۔

۲۷۸- باب إذا أصبح بِفِنانه

کسی کے گھر میں ٹھہرنا

۵۷۱. عن المِقدام أبي كريمة الشامي قال: قال النبي ﷺ: ليلة الضيف حق واجب على كل مسلم، فمن أصبح بفنائه فهو دَينٌ عليه إن شاء؛ فإن شاء اقتضاه، وإن شاء تركه. (صحيح)

مقدام ابو کریمہ الشامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مہمان کی رات کو خاطرداری ہر مسلمان پر واجب ہے۔ جس نے کسی کے گھر رات گزاری وہ شخص گھر والے پر ایک قرض ہے۔ اگر چاہے تو اس دن دین کو ادا کردے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

۲۷۹- باب إذا أصبح الضيف محروماً

جب مہمان محروم رہ جائے

۵۷۲. عن عُقبة بن عامر قال: قلت. يا رسول الله، إنّك تبعثنا فننزل بقوم فلا يَقرونا، فما ترى في ذلك؟ فقال لنا: إن نزلتم بقوم فأُمِر لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا؛ فإن لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي لهم. (صحيح)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں کسی قوم کے پاس بھیجیں اور وہ لوگ ہماری ضیافت نہ کریں تو آپ کی رائے میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو میں بتاتا ہوں کہ مہمان کو کیا کرنا چاہیے۔ انھیں متوجہ کرو، اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو اس قدر لے لو جتنا ایک مہمان کو چاہیے۔

۲۸۰- باب خدمة الرجلِ الضيفَ بنفسه

کسی شخص کا اپنے مہمان کی خود خدمت کرنا

۵۷۳. عن سَهل بن سعد: أنَّ أبا أُسيد الساعدي دعا

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابواسید الساعدی نے نبی ﷺ کو شادی

النبی ﷺ فی عرسه، وکانت امرأته خادمهم یومئذ وهی العروس، فقالت [أو قال]: أتدرون ما أنقعت لرسول الله ﷺ؟ أنقعت له تمرات من اللیل فی تَور. (صحیح)

میں دعوت دی۔ ان کی دلہن ان ہی لوگوں کی خادمہ تھی، اس نے بیان کیا کہ معلوم ہے، کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چھیل پونچھ کر پیش کیا، رات کی دھری ہوئی کچھ کھجوریں ایک چھوٹے سے مٹی کے برتن میں بھگو کر۔

۲۸۱- باب من قدَّم إلی ضیفه طعاماً فقام یصلّی

مہمان کو کھانا پیش کر کے خود نماز پڑھنا

٥٧٤. عن نُعیم بن قَعنَب قال: أتیت أباذر، فلم أوافقه، فقلت لامرأته: أین أبوذر؟ قالت: یمتهن سیأتیك الآن فجلست له، فجاء ومعه بعیران، قد قطر أحدهما بعجز الآخر فی عنق کل واحد منهما قِربة، فوضعهما، ثم جاء فقلت: یاأباذر، ما من رجل کنت ألقاه کان أحبّ إلیّ لُقیّاً منك، ولا أبغض إلیّ لُقیاً منك! قال: لله أبوك وما یجمع هذا؟ قال: إنی کنت وأدت مَوؤدةً فی الجاهلیة أرهب

نعیم بن قعنب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ ملے نہیں۔ میں نے ان کی اہلیہ سے سوال کیا: ابوذر کہاں ہیں؟ کہا کہ کام کاج کر رہے ہیں، ابھی آئیں گے۔ میں ان کے لیے بیٹھ گیا، اس کے بعد ابوذر آئے، ان کے ساتھ دو اونٹ تھے، جو ایک دوسرے سے آگے پیچھے جوڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک چھوٹا مشکیزہ بندھا تھا، اسے اتار کر رکھا۔ اس کے بعد میرے پاس آئے، میں نے کہا کہ ابوذر! آپ کی ملاقات سے زیادہ مجھے کسی کی ملاقات پسند نہیں تھی۔ اسی طرح آپ کی ملاقات سے زیادہ کسی کی ملاقات ناپسند نہیں تھی۔ کہا: ارے واللہ یہ بتانا کہ دونوں باتیں کیسے ہوئیں؟ کہا کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں

إن لقيتُك أنْ تقول: لا توبة لك، لامخرج لك، وكنت أرجو أن تقول: لك توبة ومخرج، قال: أفي الجاهليّة أصبت؟ قلت: نعم، قال عفا الله عما سلف، وقال لامرأته: آتينا بطعام فأبت، ثم أمرها فأبت، حتى ارتفعت أصواتهما، قال: إيهِ فإنكنّ لاتعدون ما قال رسول الله ﷺ قلت: وما قال رسول الله ﷺ فيهن؟ قال: إنّ المرأة [خُلقت من] ضِلَع وإنّك إن تريد أن تُقيمَها تكسرها، وإن تداريها فإنّ فيها أَوَداً وبُلغة. فولّت فجاءت بثريدة كأنّها قطاة فقال: كل، ولا أهولنك فإنّي صائم، ثم قام يصلّي فجعل يُهَذّب الركوع ثم انفتَلَ فأكل، فقلت: إنّا لله، وما كنت أخاف أن تكذبني! قال: للّه أبوك، ماكذبت منذ لقيتنيِ، قلت:

ایک لڑکی کو زندہ دفن کر دیا تھا، ڈر یہ لگتا تھا کہ آپ سے ملوں اور آپ کہہ دیں کہ اب تمہارے لیے توبہ نہیں اور کوئی صورت عذاب سے بچنے کی نہیں رہی اور یہ بھی امید تھی کہ تم یہ کہو کہ توبہ ہے اور گلوخلاصی ہو سکتی ہے۔ کہا کہ اس گناہ کا ارتکاب زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ، انھوں نے انکار کیا، پھر کہا، پھر انکار کیا، حتیٰ کہ دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں۔ ابوذر نے کہا: تم لوگ بھی عجیب ہو، رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا، اسے کچھ شمار ہی نہیں کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ کہا کہ عورتیں پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہیں، اگر انھیں بالکل سیدھی کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ کر ان کی خاطر داری کرو گے تو اس میں کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہے۔ اس پر ان کی بیوی اٹھیں اور ثرید (شوربہ میں روٹی کے ٹکڑے) دبے پاؤں لے آئیں، جیسے وہ بلی ہوں۔ مجھ سے ابوذر نے کہا: کھاؤ، میرا خیال نہ کرو، میں روزہ دار ہوں۔ اس کے بعد وہ نماز پڑھنے لگے اور بڑے سکون سے رکوع کرنے

ألــم تخبـرنــى أنّك صـائم؟ قال: بلى؛ إنّى صمت من هذا الشهر ثلاثة أيــام، فكتب لـىَ أجـره وحل لـى الطعـام.

(حسن)

لگے، اس کے بعد لوٹے اور کھانا کھایا۔ میں نے کہا کہ مجھے اس کا تو خیال نہ تھا کہ تم مجھ سے جھوٹ بولو گے۔ بولے: ارے کیا ہوا، جب سے ملے ہو میں نے تو جھوٹ کچھ نہ کہا۔ میں نے کہا کہ تم نے کہا تھا کہ میں روزہ دار ہوں۔ کہا کہ ہاں میں نے اس ماہ میں تین روزے رکھ لیے تو پورے مہینہ کے روزوں کا اجر میرے لیے لکھ لیا گیا اور میرے لیے (بقیہ دنوں میں) کھانا حلال کردیا گیا۔

۲۸۲- باب نفقة الرّجل على أهله

کسی شخص کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا

٥٧٥. عـن ثَوبان، عن النّبى ﷺ قـال: أفـضـل ديـنـار يُنفقه الـرجـل دينار أنفقه على عياله، وديـنـار أنفقه على أصحابه فى سبيـل الـلـه، وديـنـار أنفقه على دابتـــه فـى سبيـل الـلـــه. قـال أبـوقلابة: وبـدأ بـالعيــال، وأىّ رجـل أعظم أجراً من رجل ينفق عـلـى عيـال صغارٍ حتى يغنيهـم الله عـزّ وجـلّ؟ (صحيح)

ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بہترین دینار (ایک طلائی سکہ) وہ ہے جو کوئی آدمی اپنے عیال پر صرف کرتا ہے، (اس کے بعد) وہ ہے جو اپنے دوستوں پر صرف کرتا ہے، پھر جو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ آپ نے شروع عیال سے کیا۔ اس سے بڑا اجر کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر صرف کرے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس سے ان بچوں کو بے نیاز کردے۔

٥٧٦. عــن أبــى مســعـود البَـدرى، عـن الـنبى ﷺ قال:

ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

من أنفق نفقةً على أهله وهو يحتسبها؛ كانت له صدقة. (صحيح)

فرمایا: جس نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا اور اسے برداشت کیا تو یہ اخراجات اس کے لیے صدقہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

٥٧٧. عن جابر قال: قال رجل: يا رسول الله! عندی دينار، قال: أنفقه على نفسك. قال: عندی آخر، فقال: أنفقه على خادمك - أو قال - ولدك، قال: عندی آخر قال: ضعه فی سبيل الله وهو أخسُّها. (صحيح لغيره)

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنی ذات پر خرچ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس دوسرا بھی ہے۔ فرمایا: اپنے خادم پر خرچ کرو، یا فرمایا کہ اپنی اولاد پر خرچ کرو۔ اس نے کہا کہ ایک تیسرا دینار بھی ہے۔ فرمایا: اسے اللہ کی راہ میں صرف کر دو، یہ سب سے کمتر ہے۔

٥٧٨. عن أبی هريرة عن النبی ﷺ قال: أربعة دنانير: ديناراً أعطيته مسكيناً، وديناراً أعطيته فی رقبة، وديناراً أنفقته فی سبيل الله، وديناراً أنفقته على أهلك؛ أفضلها الذی أنفقته على أهلك. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: چار دینار ہیں، ایک دینار تم نے مسکین کو دے دیا، دوسرا دینار تم نے غلام کی آزادی پر صرف کیا، تیسرا تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ چوتھا تم نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا۔ سب سے افضل وہی تھا جو تم نے اپنے اہل وعیال پر صرف کیا۔

٢٨٣ - باب يُؤجر فی كل شیء حتی اللقمة يرفعها إلى فی امرأته

اجر ہر بات کا ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی جو کوئی اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

٥٧٩. عن سعد بن أبی وقاص: أنّ النبی ﷺ قال

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

لسعد: إنّك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله عزّ وجل إلّا أجرت بها، حتى ما تجعل فى فم امرأتك. (صحيح)

تم کو ہر اس خرچ کا اجر ملے گا جو تم اللہ کی رضا کو مقصود قرار دے کر کرو گے، حتیٰ کہ اس کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے۔

۲۸۴- باب الدعاء إذا بقي ثلث الليل

جب تہائی رات باقی رہ جائے اس وقت کی دعا

۵۸۰. عن أبي هريرة، أنّ رسول الله ﷺ قال: ينزل ربّنا تبارك و تعالىٰ فى كلّ ليلة إلى السماء الدنيا، حين يبقى ثلث الليل الآخر، فيقول: من يدعوني فأستجيب له؟ من يسألني فأعطيه؟ من يستغفرني فأغفر له؟ (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات جبکہ ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے، آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: جو مجھے پکارے گا اس کی سنوں گا، جو مانگے گا اسے دوں گا، جو مغفرت چاہے گا اسے بخشوں گا۔

۲۸۵- باب قول الرجل: فلانٌ جَعدٌ أسود، أو طويل أو قصير، يريد الصفة ولا يريد الغيبة

کسی کو بارادۂ صفت، گول بدن، سیاہ فام، دراز یا کوتاہ قد کہنا، جبکہ غیبت مقصود نہ ہو

۵۸۱. عن عائشة رضي الله عنها قالت: استأذَنت رسولَ الله ﷺ سودةُ ليلة جمع - وكانت امرأة ثقيلة ثَبِطة فأذن لها. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جمعہ کی رات کو سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی۔ یہ بوڑھی موٹی سی عورت تھیں، آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

۲۸۶- باب من لم يرَ بحكاية الخبر بأساً

حکایت بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں

٥٨٢. عن ابن مسعود قال: لما قسم رسول الله ﷺ غنائم حنين بالجِعرّانة ازدحموا عليه، فقال رسول الله ﷺ: إنَّ عبداً من عباد الله بعثه الله إلى قوم فكذبوه وشجوه، فكان يمسح الدم عن جبهته ويقول: اللهم اغفر لقومي فإنّهم لايعلمون. قال عبدالله بن مسعود: فكأنّي أنظر إلى رسول الله ﷺ يحكي الرجل يمسح عن جبهته.

(حسن)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مقام جعرانہ میں غزوۂ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو لوگوں نے آپ کے پاس اژدہام کرلیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو اللہ نے ایک قوم کے پاس بھیجا تو لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور اسے زخمی کر دیا تو وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، یہ لوگ نہیں جانتے۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ایک ایسے شخص کی حکایت بیان کر رہے ہیں جو اپنی پیشانی کو پونچھ رہا ہے۔

۲۸۷- باب قول الرجل: هلك النّاس

کسی کا یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

٥٨٣. عن أبي هريرة: أنَّ رسول الله ﷺ قال: إذا سمعت الرجل يقول: هلك النّاس فهو أهلكهم.

(صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو یہ کہتے سنو کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو (سمجھ لو) اسی نے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

٢٨٨- باب لايقل للمنافق: سيّد

منافق کو سردار نہ کہو

٥٨٤. عن بُريدة قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقولوا للمنافق: سيّد؛ فإنّه إن يكُ سيّدكم فقد أسخطتم ربّكم عزّوجلّ. (صحيح)

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کو سردار نہ کہو، اگر وہی تمہارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب عزوجل کو خفا کر دیا۔

٢٨٩- باب ما يقول الرجل إذا زُكّي

آدمی جب اپنی صفائی پیش کرے تو کیا کہے

٥٨٥. عن عديّ بن أرطاة قال: كان الرجل من أصحاب النّبي ﷺ إذا زُكّي قال: اللهمّ لا تؤاخذني بما يقولون، واغفر لي مالا يعلمون. (صحيح الاسناد)

عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی شخص اپنی صفائی پیش کرتا تھا تو کہتا تھا: اے اللہ! لوگ جو کہتے ہیں اس کا مجھ سے مواخذہ نہ کرنا اور لوگ جو نہیں جانتے ہیں اس کے لیے میری مغفرت فرمانا۔

٥٨٦. عن أبي قلابة أنَّ أبا عبدالله قال لأبي مسعود - أو ابن مسعود قال لأبي عبدالله -: ما سمعت النّبي ﷺ في زَعَمَ؟ قال: بئس مطية الرجل. (صحيح)

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے کہا یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوعبداللہ سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ سے خیال (زعم) کے بارے میں کیا سنا ہے؟ کہا کہ زعم کسی شخص کی بری سواری ہے۔

٥٨٧. قال أبو مسعود وسمعته يقول: لعن المؤمن كقتله. (صحيح لغيره)

ابومسعود کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

۲۹۰- باب لا يقول لشيء لا يعلمه: الله يعلمه

جو نہ جانتا ہو اسے یہ نہ کہے کہ اللہ جانتا ہے

۵۸۸. عن ابن عباس: لا يقولنّ أحدكم لشيء لا يعلمه: الله يعلمه؛ والله يعلم غير ذلك فيعلّم الله ما لا يعلم، فذاك عند الله عظيم.

(صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ تم کسی ایسی چیز کے بارے میں جس کا تمھیں علم نہ ہو، یہ نہ کہا کرو کہ اسے اللہ جانتا ہے، کیونکہ اللہ اس کے علاوہ بھی سب کچھ جانتا ہے۔ ایسی صورت میں جو چیز معلوم نہیں ہے، اسے اللہ کو سکھانا لازم آئے گا اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔

۲۹۱- باب المجَرَّة

قوس وقزح

۵۸۹. عن أبي الطُّفيل: سأل ابن الكوّا عليّاً عن المَجَرَّة؟ قال: هو شَرَجُ السماء، ومنها فُتحت السماء بماء منهمر.

(صحيح الاسناد)

ابوالطفیل سے مروی ہے کہ ابن الکوا نے علی رضی اللہ عنہ سے کہکشاں کے بارے میں پوچھا۔ کہا کہ یہ آسمان کا شگاف ہے، جس سے آسمان کھولا گیا تھا اور پانی کا تار بندھا تھا۔

۵۹۰. عن ابن عباس: القوسُ أمانٌ لأهلِ الأرضِ مِن الغَرَقِ، والمَجَرّة بابُ السماءِ الذي تَنشقُّ منه. (صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قوس زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہے اور کہکشاں وہ دروازہ ہے جہاں سے آسمان پھٹے گا۔

۲۹۲- باب مَن كره أن يُقال: اللهمّ اجعلني في مُستقرّ رحمتک

'اے اللہ! اپنی رحمت کی قرارگاہ میں مجھے رکھ' کہنے کو ناپسند کیا

۵۹۱. عن أبي الحارث الكِرماني قال: سمعت رجلاً

ابوالحارث الکرمانی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے ابو رجاء کو

قال لأبي رجاء: أقرأ عليك السلام، وأسأل الله أن يجمع بيني وبينك في مستقر رحمته! قال: وهل يستطيع أحد ذلك؟ قال: فما مستقر رحمته؟ قال: الجنّة، قال: لم تُصب، قال: فما مستقر رحمته؟ قال: (ربُّ العالمين). (صحيح الاسناد)

کہا: میں تم کو السلام علیکم کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے مستقر رحمت میں مجھے اور تم کو ایک جا کر دے۔ کہا کہ کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پوچھا: مستقر رحمت کیا ہے؟ کہا کہ جنت، کہا کہ تم نے صحیح نہیں کہا۔ کہا کہ پھر مستقر رحمت کیا ہے؟ کہا: یہ کہتے کہ وہ رب العالمین ہے۔

۲۹۳- باب لا تسبُّوا الدَّهر

زمانہ کو برا نہ کہو

۵۹۲. عن أبي هريرة أنَّ رسول الله ﷺ قال: لا يقولنّ أحدكم: يا خيبةَ الدّهر! فإنّ الله هو الدَّهر.

(وفي رواية: قال الله عزّوجلّ: أنا الدَّهر، أُرسلِ الليل والنّهار، فإذا شئت قبضتهما. ولا يقولن للعنب: الكَرمَ؛ فإنَّ الكَرُمَ الرجلُ المسلم). (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم سے کوئی یہ ہرگز نہ کہے کہ یا خیبة الدهر (زمانہ کی برائیاں ہیں) کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا: میں زمانہ ہوں، رات اور دن کو بھیجتا ہوں، پھر جب چاہوں گا انھیں روک لوں گا اور انگور کو کرم ہرگز نہ کہو، کرم مرد مسلمان ہوتا ہے۔

۲۹۴- باب قول الرجل للرجل: ويلَك

کسی کا کسی کو یہ کہنا: تیری تباہی ہو

۵۹۳. عن أنس: أنّ رسول الله ﷺ رأى رجلًا يسوق بدنة، فقال: اركبها، فقال: إنّها بدنة،

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قربانی کے اونٹ کو ہنکا لیے جا رہا ہے، فرمایا: اس پر سوار

قال: اركبها، قال: إنّها بدنة، قال: اركبها، قال: فإنّها بدنة، قال: اركبها ويلك. (صحيح)

ہوجا۔ عرض کیا: یہ قربانی کا ہے۔ پھر فرمایا: سوار ہوجا۔ کہا: یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا: سوار ہوجا۔ فرمایا: تیری تباہی ہو، سوار بھی ہوجا۔

٥٩٤. عن المِسور بن رِفاعة القُرَظي قال: سمعت ابن عباس - ورجل يسأله فقال: إني أكلت خبزاً ولحماً؟ - فقال: ويحك، أتتوضأ من الطيبات؟ (صحيح الاسناد)

مسور بن رفاعہ القرظی بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک شخص ان سے پوچھ رہا ہے: میں نے روٹی گوشت کھایا ہے، کیا وضو دوسرا کروں؟ انھوں نے کہا: تیری تباہی، کیا پاک صاف غذا کے بعد تو دوسرا وضو کرے گا۔

٥٩٥. عن جابر قال: كان رسول الله ﷺ يوم حنين بالجعرّانة، والتّبر في حجر بلال، وهو يقسم فجاء رجل فقال: اعدل فإنّك لا تعدل! فقال: ويلك، فمن يعدل إذا لم أعدل! قال عمر: دعني يا رسول الله أضرب عنق هذا المنافق، فقال: إنّ هذا مع أصحاب له (أو في أصحاب له) يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرّميّة. (صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں تھے، بلال کی گود میں سونا تھا اور وہ تقسیم کر رہے تھے۔ ایک شخص آیا اور بولا: انصاف کیجئے، آپ انصاف نہیں کر رہے ہیں؟ فرمایا: تیری تباہی ہو، اگر میں ہی عدل نہ کروں گا تو اور کون عدل کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ! اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہے یا فرمایا: اپنے دوستوں کے گروہ کا یہ ایک فرد ہے۔ یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھتا ہے۔ دین سے ایسے بے لاگ نکل جاتے ہیں، جیسے تیر کمان سے۔

٥٩٦. عن بشير بن مَعبد السّدوسي (وكان اسمه زَحم بن مَعبَد، فهاجر إلى النبي ﷺ فقال: ما اسمك؟ قال: زَحم، قال: بل أنت بشير قال): بينما أنا أمشي مع رسول الله ﷺ [قال: يا ابن الخَصَاصِية! ما أصبحت تنقم على الله؟ أصبحت تماشي رسول الله ﷺ. قلت: بأبي أنت وأمي ما أنقم على الله شيئاً، كلّ خير قد أصبتُ]، إذ مرَّ بقبور (وفي رواية: فأتى على قبور) المشركين، فقال: لقد سبق هؤلاء خير كثير ثلاثاً. فمر بقبور المسلمين فقال: لقد أدرك هؤلاء خيراً كثيراً ثلاثاً. فحانت من النَّبي ﷺ نظرة، فرأى رجلاً يمشي في القبور، وعليه نعلان، فقال: يا صاحب السِّبتِيَّتَين، ألقِ سَبتيَّتيك. فنظر الرجل، فلما رأى النّبي ﷺ خلع نعليه، فرمى بهما. (صحيح)

بشیر بن معبد سدوسی رضی اللہ عنہ (جن کا نام زحم بن معبد تھا۔ وہ ہجرت کرکے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا: زحم (مشکل) فرمایا: نہیں بلکہ تم بشیر ہو) بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: اے خصاصیہ کے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اللہ سے کیا شکوہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے اللہ سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ ہر طرح کی خیر و برکت سے میں ہمکنار ہوں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہا تھا کہ آپ مشرکوں کی قبر کے پاس پہنچے، تین بار فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن سے خیر کثیر چھوٹ گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی قبر کے پاس پہنچے تو تین بار فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خیر کثیر پالیا۔ اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کی نظر ایک شخص پر پڑ گئی جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے مابین چل رہا تھا، فرمایا: اے میاں لال جوتیوں والے! اپنی جوتیوں کو الگ ڈال دو، اس شخص نے نظر اٹھائی جیسے ہی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اپنے جوتے اتارے اور پھینک دیے۔

۲۹۵- باب البناء

۵۹۷. عن محمد بن هلال: أنّه رأى حُجَرَ أزواج النبي ﷺ من جريد، مستورةً بِمُسوح الشعر. فسألته عن بيت عائشة فقال: كان بابه من وجهة الشام. فقلت: مصراعاً كان أو مصراعين؟ قال: كان باباً واحداً. قلت: من أي شيء كان؟ قال: من عَرعَر أو ساج. (صحيح الاسناد)

تعمیرات

محمد بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجرے دیکھے ہیں، یہ کھجور کی چھڑیوں کے تھے، پھوس سے ڈھکے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے متعلق سوال کیا تو کہا کہ اس کا دروازہ شام کے رخ پر تھا، میں نے کہا: ایک پٹ کا تھا یا دوپٹ کا۔ کہا کہ ایک ہی دروازہ لگا تھا۔ میں نے کہا: یہ دروازہ کس چیز کا تھا؟ کہا: عرعر یا ساگوان کی لکڑی کا۔

۲۹۶- باب قول الرجل: لا وأبيك

۵۹۸. عن أبي هريرة: جاءَ رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! أي الصدقة أفضل أجراً؟ قال: أَمَا وأبيك لتنبأنّه، أن تصَدَّق وأنتَ صحيح شحيح، تخشى الفقر، وتأمل الغنى، ولا تُمهل، حتى إذا بلغت الحلقوم قلت: لفلان كذا، ولفلان كذا، وقد كان لفلان.

لا و أبيك
(تیرا بھلا ہو) کہنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ اجر کے اعتبار سے سب سے بہتر صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: 'تیرا بھلا ہو' تم کو ضرور بتا دیتا ہوں، وہ ایسا صدقہ ہے کہ تم حالت صحت میں کرو، اس وقت کرو جبکہ صدقہ دینے میں دل بخالت سے متاثر ہو، غریب ہو جانے کا خطرہ ہو، نہ دو تو امیر رہنے کا خیال ہو اور اس وقت تک انتظار نہ کرو، جبکہ سانس حلق میں اٹکنے لگے، اور کہو کہ اتنا فلاں کے لیے اتنا فلاں

(صحيح دون لفظ 'وأبيك')

کے لیے، حالانکہ وہ فلاں کا ہو چکا ہے۔

۲۹۷- باب إذا طلب فليطلب طلباً يسيراً ولا يمدحه

کسی سے کچھ مانگے تو بغیر اصرار مانگے اور اس کی مدح سرائی نہ کرے

٥٩٩. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: إذا طلب أحدكم الحاجة فليطلبها طلباً يسيراً فإنّما له ما قدر له، ولا يأتي أحدكم صاحبه فيمدحه، فيقطع ظهره.

(صحيح الاسناد)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے ضرورت پر کچھ مانگے تو آسانی سے بغیر اصرار مانگے۔ اسے اتنا ضرور ملے گا جو اس کی قسمت میں مقدر ہو چکا ہے اور کسی کے پاس جا کر اس کی مدح سرائی نہ کرے کہ یہ اس کی پشت کو زخمی کرنے کے برابر ہے۔

٦٠٠. عن أبي عَزَّة يَسار بن عبدالله الهُذَلي، عن النبي ﷺ قال: إنّ الله إذا أرادَ قبض عبد بأرض، جعل له بها - أو فيها - حاجة. (صحيح)

ابوعزہ یسار بن عبداللہ الہذلی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی زمین پر وفات دینا چاہتا ہے تو اس بندے کی کوئی نہ کوئی ضرورت اس مقام پر پیدا کر دیتا ہے۔

۲۹۸- باب قول الرجل: ما شاء اللّٰه وشئت

جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں نہیں کہنا چاہیے

٦٠١. عن ابن عباس، قال رجل للنّبي ﷺ: ما شاء الله وشئت، قال: جعلتَ للّٰه ندّاً؟ ما شاء الله وحدَه. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے تو اللہ کا مدمقابل کھڑا کر دیا، جو صرف اللہ چاہے۔

۲۹۹- باب الغناء واللّهو

گانا اور کھیل

٦٠٢. عن عبدالله بن دينار

عبداللہ بن دینار سے مروی ہے، انھوں

قال: خرجتُ مع عبدالله بن عمر إلى السُّوق، فمر على جارية صغيرة تغني فقال: إنَّ الشيطان لو تركَ أحداً لترك هذه. (حسن الاسناد)

نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ بازار گیا تو ایک چھوٹی سی لڑکی کے پاس سے گزرے۔ لڑکی گا رہی تھی، اس پر ابن عمر نے کہا: شیطان اگر کسی کو چھوڑ دیتا تو اسے بھی چھوڑ دیتا۔

٦٠٣. عن ابن عباس: ﴿ومن الناس من يشترى لهو الحديث﴾ [لقمان:٦]، قال: الغناء وأشباهُه. (صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کی اس آیت: (اور کچھ لوگ وہ ہیں جو کھیل کی باتیں خرید کرتے ہیں) کی تفسیر میں مروی ہے کہ انھوں نے کہا: غنا اور اس قسم کی دوسری باتیں۔

٦٠٤. عن البراء بن عازب قال: قال رسول الله ﷺ: أفشوا السَّلام تسلَموا، والأشَرَة شرّ. قال أبو معاوية: والأشَر: العبث. (حسن)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کو پھیلاؤ اور فضول بکواس بری بات ہے۔ ابومعاویہ کہتے ہیں کہ الاشر عبث کو کہتے ہیں۔

٣٠٠-باب الهَدى والسَّمت الحسن

بہتر سیرت و طریقۂ زندگی

٦٠٥. عن ابن مسعود قال: إنّكم فى زمان كثير فقهاؤه، قليل خطباؤه، قليل سؤاله، كثير معطوه، العمل فيه قائد للهوى، وسيأتى من بعدكم زمان قليل فقهاؤه، كثير

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایک ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقہا زیادہ اور مقررین کم ہیں۔ سوال کرنے والے کم ہیں، جواب دینے والے زیادہ ہیں۔ عمل جس میں خواہشوں کی قیادت کرتا ہے۔ تمہارے بعد ایک زمانہ وہ بھی آئے گا، جس میں خطباء

خطباؤه، كثير سؤاله، قليل معطوه، الهوى فيه قائد للعمل، اعلموا أنَّ حسن الهَدى - في آخر الزمان - خير من بعض العمل. (حسن)

زیادہ ہوں گے، فقہا کم۔ سوال کرنے والے بہت ہوں گے اور جواب دینے والے کم۔ خواہشیں اعمال کی قیادت کریں گی۔ سمجھ لو کہ آخر زمانہ میں حسن سیرت بعض اعمال سے بھی بہتر ہوگا۔

٦٠٦. عن الجُريري عن أبي الطفيل، قال: قلت [له]: رأيتَ النبي ﷺ؟ قال: نعم، ولا أعلم على ظهر الأرض رجلًا حياً رأى النبي ﷺ غيري، قال: وكان أبيض، مليح الوجه. وفي لفظ قال: كنت أنا وأبو الطُّفيل [عامر بن واثلة الكِناني] نطوف بالبيت، قال أبو الطفيل: ما بقي أحد رأى النبي ﷺ غيري. قلت: ورأيته؟ قال: نعم، قلت: كيف كان؟ قال: كان أبيضَ مليحاً مُقَصَّداً. (صحيح)

الجریری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالطفیل سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ کہا کہ ہاں دیکھا تھا اور میرے علم میں میرے سوا اب کوئی زندہ آدمی موجود نہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو اور کہا کہ آپ ﷺ نکھرے ہوئے رنگ کے حسین چہرہ والے آدمی تھے۔ (بہ سند دیگر) میں اور ابوالطفیل (عامر بن واثلہ الکنانی) دونوں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ابوالطفیل نے کہا: اب میرے سوا کوئی باقی نہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو۔ میں نے کہا: آپ نے دیکھا تھا۔ کہا: ہاں دیکھا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کیسے تھے؟ کہا: گورے، حسین، میانہ قد۔

٦٠٧. عن ابن عباس، عن النبي ﷺ قال: الهَديُ الصالح، والسَّمت الصَّالح، والاقتصاد جزء من خمسة وعشرين جزءاً

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک سیرت اور اچھا طریقہ اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزا میں سے

من النبوّة. (حسن)

ایک جز ہے۔

۳۰۱- باب ويأتيک بالأخبار من لم تُزوّد

"تمہیں وہ خبر لا کر دے گا جس کے لیے تم نے زادِ راہ مہیا نہیں کی۔"

۶۰۸. عن عِكرمة: سألت عائشة رضى الله عنها: هل سمعت رسول الله ﷺ يتمثل شعراً قط؟ فقالت: أحياناً إذا دخل بيته يقول: ويأتيك بالأخبار من لم تزود. (صحيح)

عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ کے علم میں ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ کسی شعر سے بھی مثال دیتے تھے؟ کہا کہ کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ نے گھر میں داخل ہوتے ہی یہ مصرعہ پڑھا ہے: ويأتيک بالأخبار من لم تُزوّد.

۶۰۹. عن ابن عباس قال: إنّها كلمة نبيّ: ويأتيك بالأخبار من لم تزود. (صحيح لغيره)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "ويأتيک بالأخبار من لم تُزوّد" وہ مصرعہ ہے جسے نبی ﷺ نے بھی کہا ہے۔

۳۰۲- باب لاتسمُّوا العنب الكَرم

انگور کو کرم نہ کہو

۶۱۰. عن علقمة بن وائل [عن أبيه] عن النبى ﷺ قال: لا يقولنّ أحدكم: الكرم، وقولوا: الحَبَلَة يعنى العنب. (صحيح)

علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی شخص الکرم ہرگز نہ کہے، بلکہ الحبلہ، العنب (انگور) کہا کرو۔

۳۰۳- باب قول الرجل: ويحک

کسی شخص کا ویحک (تیرا برا ہو) کہنا

۶۱۱. عن أبى هريرة: مرّ النبى ﷺ برجل يسوق بدنة، فقال: اركبها، فقال: يا رسول الله إنّها بدنة، فقال: اركبها،

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کے اونٹ کو ہانکے ہوئے لیے جا رہا تھا، تو فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا:

قال: إنّها بدنة، قال في الثالثة أو في الرّابعة: ويحك اركبها.

(صحيح)

اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا: قربانی کا ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ویحک (تیرا برا ہو) سوار بھی ہو جا۔

۳۰۴- باب قول الرجل: يا هَنتَاه

یا هنتاه (ذرا سرک جاؤ) کہنا

٦١٢. عن حبيب بن صُهبان الأسدي: رأيت عماراً صلى المكتوبة ثم قال لرجل إلى جنبه: يا هَناه! ثم قام.

(صحيح الاسناد)

حبیب بن صهبان الاسدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ فرض نماز پڑھی، اس کے بعد اپنے پہلو میں ایک آدمی سے کہا: ذرا سرکو، پھر کھڑے ہو گئے۔

٦١٣. عن الشَّريد قال: أردفني النبي ﷺ فقال: هل معك من شعر أميّة بن أبي الصَّلت؟ قلت: نعم؛ فأنشدته بيتاً، فقال: هيهِ [هيه] حتى أنشدته مائة بيت، [فقال: إن كاد ليُسلم].

(صحيح)

شرید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور فرمایا: تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، اس پر میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا: ہاں اور، حتیٰ کہ میں سو اشعار تک سنا گیا۔ آپ نے فرمایا: قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

۳۰۵- باب قول الرجل: إنّي كسلان

کسی کا یہ کہنا کہ میں کسل مند ہوں

٦١٤. عن عائشة قالت: لا تدع قيام الليل فإنَّ النبي ﷺ كان لا يذره، وكان إذا مرضَ أو

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کی نماز نہ چھوڑو، کیونکہ نبی ﷺ اسے نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ آپ اگر مریض یا کسل مند

كَسلَ، صلّى قاعداً. (صحيح)

ہوتے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

۳۰٦- باب من تعوّذ من الكسل

کسل سے پناہ مانگنا

٦١٥. عن أنس بن مالك قال: كان النبي ﷺ يكثر أن يقول: اللهم إنّي أعوذ بك من الهمّ والحَزَن، والعجزِ والكسل، والجبن والبُخل، وضَلَع الدين وغلبة الرجال. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم سے، حزن سے، عجز سے، کسل سے، بزدلی سے، بخل سے، دین کی تباہی سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

۳۰۷- باب قول الرجل: نفسي لك الفداء

کسی کا یہ کہنا کہ میری جان تم پر فدا

٦١٦. عن أبي ذرّ قال: انطلق النبي ﷺ نحو البقيع، وانطلقتُ أتلوه، فالتفت فرآني فقال: يا أبا ذر! فقلت: لبيك يارسول الله وسعديك، وأنا فداك، فقال: إنَّ المكثرين هم المُقلّون يوم القيامة، إلّا من قال هكذا وهكذا في حق. قلت: الله ورسوله أعلم، فقال: هكذا (ثلاثاً)، ثم عرض لنا أحد فقال: يا أباذر! فقلت: لبيك رسول الله وسعديك

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) کی طرف چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے روانہ ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھا اور فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ وسعدیک اور میں آپ پر فدا ہوجاؤں۔ آپ نے فرمایا: یہ جو لوگ بہت مال دار ہیں، یہی قیامت کے دن کم حصہ پانے والے ہوں گے، بجز ان کے جو حق کی راہ میں اس طرح اور اس طرح خرچ کریں۔ میں نے عرض کیا: اللہ و رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ پھر آپ نے تین بار یہی فرمایا، پھر ہمارے سامنے کوہ احد آگیا تو فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ وسعدیک اور میں

وأنـــا فـداؤك، قـال: ما يسرّني أن أحُـداً لآل محـمـد ذهبـــاً، فيمسي عندهم دينار - أو قال - مثـقـال. ثم عـرض لـنـا وادٍ، فاستنتل، فظننتُ أنّ له حاجة، فـجـلسـتُ عـلـى شـفير، وأبطأ عـلـى، قـال: فخشيت عليـه، ثـم سـمـعتـه كـأنـه يناجي رجلاً، ثـم خـرج إلـيّ وحـده، فـقـلـت: يـارسـول الـلـه! من الـرجـل الـذي كـنـت تـنـاجي؟ فـقـال: أو سـمعتـه؟ فقلت: نعـم، قـال: فإنّه جبريل أتاني فبشـرنى أنّه من مات من أمّتي لا يشـرك بـالـلـه شيئاً دخل الـجـنّة، قـلـت: وإن زنـى وإن سـرق؟ قـال: نعـم.

(صحيح)

آپ پر قربان۔ فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ محمد کی پیروی کرنے والوں کے پاس سونے کا پہاڑ ہو اور ایک دینار بھی یا فرمایا: ایک مثقال بھی رات تک رہ جائے۔ پھر ایک وادی میں آئے تو آپ ایک طرف کو چل پڑے، میں نے یہ خیال کیا کہ آپ حاجت کے لیے جا رہے ہیں۔ میں وادی کے کنارے ایک منڈیر پر بیٹھ گیا۔ آپ کو دیر ہوگئی، مجھے آپ کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا، پھر میں نے آپ کی آواز سنی، جیسے آپ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں، پھر آپ اکیلے ہی وادی سے میرے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے سنا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: جبریل تھے۔ آ کر یہ بشارت دے گئے کہ میری امت میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیے ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو، فرمایا: ہاں۔

٣٠٨- باب قول الرجل: فداک أبي و أمي

کسی کا یہ کہنا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں

٦١٧. عن علي رضي الله عنه قال: ما رأيت النبي ﷺ يفدي

علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے سعد کے بعد کسی اور کے لیے نبی ﷺ کو فدا ہوں

رجلاً بعد سعد، سمعته يقول: اِرمِ، فداك أبي وأمي. (صحيح)

کہتے نہیں سنا، انھیں البتہ کہا تھا کہ تیر چلاؤ، تم پر میرے باپ ماں فدا ہوں۔

٦١٨. عن بُريدة: خرج النبي ﷺ إلى المسجد - وأبو موسى يقرأ - فقال: من هذا؟ قلت: أنا بُريدة، جعلتُ فداك، قال: قد أُعطيَ هذا مزماراً من مزامير آل داؤد. (صحيح)

بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں آئے اور ابوموسیٰ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں بریدہ، آپ پر فدا ہو جاؤں۔ فرمایا: اس شخص کو پیروان داؤد کی راگنیوں میں سے ایک راگنی دے دی گئی ہے۔

٣٠٩- باب قول الرجل: يا بني! لمن أبوه لم يُدرک الإسلام

کسی ایسے شخص کو جس کے باپ نے اسلام نہ پایا ہو، اے میرے بیٹے کہنا

٦١٩. عن أبي صَعصعة، أنَّ أبا سعيد الخدري قال له: يا بنيّ! (صحيح الاسناد موقوف)

ابوصعصعہ سے مروی ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے میرے بیٹے!

٦٢٠. عن أنس بن مالك قال: كنت أخدم النبي ﷺ، قال: فكنت أدخلَ بغير استئذان، فجئت يوماً فقال: كما أنت يا بني فإنّه قد حدث بعدك أمر: لا تدخلنّ إلّا بإذن. (صحيح لغيره)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا، بغیر اجازت طلب کیے گھر میں آتا جاتا تھا۔ ایک دن میں آیا تو آپ نے فرمایا: میرے بیٹے ٹھہر جا، تیرے بعد ایک بات ہوئی ہے، بغیر اجازت اندر نہ آیا کرو۔

٣١٠- باب لا يقل: خَبُثَت نفسي

یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے

٦٢١. عن عائشة رضي الله عنها، عن النبي ﷺ قال:

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے

لايقولنّ أحدكم: خبثت نفسي، ولكن ليقل: لَقِسَت نفسي. (صحيح)

کوئی یہ ہرگز نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا، بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس نافرمانی کر بیٹھا۔

٦٢٢. عن سهل بن حُنيف، عن رسول الله ﷺ قال: لا يقولنّ أحدكم: خبثت نفسي، وليقل: لقست نفسي. (صحيح)

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے، بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس نافرمانی کر بیٹھا ہے۔

٣١١- باب كُنية أبي الحَكَم

ابوالحکم کنیت رکھنا

٦٢٣. عن شُريح بن هانيء قال: حدثني هانيء بن يزيد: أنّه لما وفد إلى النّبي ﷺ مع قومه، فسمعهم النّبي ﷺ وهم يكنونه بأبي الحكم، فدعاه النبي ﷺ فقال: إنّ الله هو الحَكَم، وإليه الحُكم، فلم تكنيت بأبي الحكم؟ قال: لا، ولكن قومي إذا اختلفوا في شيء أتوني فحكمت بينهم، فرضي كلا الطرفين، قال: ما أحسن هذا! ثم قال: مالك من الولد؟ قلت: لي شُريح، وعبدالله، ومسلم، بنوهانيء،

شریح بن ہانی سے مروی ہے کہ ہانی بن یزید بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ان لوگوں سے سنا کہ ان کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے ہیں تو آپ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ حکم تو اللہ ہے اور اسی کو حکم کا حق حاصل ہے۔ تم نے کیوں اپنی کنیت ابوالحکم رکھی ہے؟ انھوں نے عرض کیا: یہ بات نہیں بلکہ ہمارے مابین جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو لوگ میرے پاس آتے ہیں اور میں فیصلہ کر دیتا ہوں۔ دونوں فریق راضی ہوجاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا خوب۔ آپ نے پوچھا: تمہارے بچے کون کون ہیں؟ میں نے بتایا: میرے بیٹوں کے نام شریح، عبداللہ،

قـال: فـمـن أكبـرهـم؟ قـلـت: شُـريـح، قـال: فأنت أبوشُريح، ودعـا لـه ولـده. وسـمـع النّبي ﷺ [قـومـاً] يسـمـون رجلاً مـنهـم عبدالـحجر، فقال النبي ﷺ: مـا اسـمك؟ قـال: عبدالـحـجـر، قـال: لا، أنـت عبدالـلـه. قـال شُريـح: وإن هـانـئاً لما حضر رجوعـه إلـى بلاده أتـى الـنبي ﷺ فقال: أخبـرنـي بأى شـيء يوجب لـي الجنّة؟ قال: عليك بحسن الكلام، وبذل الطعـام. (صحيح)

مسلم اور بنوہانی ہیں۔ پھر فرمایا: ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ عرض کیا: شریح، فرمایا: تو تم ابوشریح ہو، پھر آپ نے ان کے لیے اور ان کے لڑکوں کے لیے دعا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ان میں ایک شخص کا نام عبدالحجر ہے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا: عبدالحجر۔ آپ نے فرمایا: نہیں، تم اب عبداللہ ہو۔ شریح کہتے ہیں کہ جب ہانی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اپنے گھر واپس آنے لگے تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتادیں جس سے میرے لیے جنت لازمی ہوجائے۔ فرمایا: حسن کلام اور تقسیم طعام کو پکڑے رہو۔

۳۱۲-باب السرعة في المشي

تیز رفتاری

٦٢٤. عـن ابـن عبـاس قال: أقبـل نبيّ الـلـه ﷺ مسرعـاً ونـحـن قعـود حتى أفـزعـنـا سـرعتـه إلينا، فلما انتهى إلينا سلّـم، ثـم قال: قد أقبلت إليكم مسـرعـاً لأخبـركم بليلة القدر، فـنسيتهـا فيـمـا بيـني وبينكم، فـالتمسوها في العشر الأواخر.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جلدی جلدی آئے اور ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے، حتیٰ کہ ہم لوگ آپ ﷺ کی تیز رفتاری سے گھبرا سے گئے۔ جب ہمارے پاس پہنچے تو السلام علیکم کہا اور فرمایا: میں تم لوگوں کے پاس جلدی جلدی اس لیے آیا کہ تمھیں شب قدر کے بارے میں خبر کردوں، لیکن تمہارے پاس آتے

(صحيح لغيره دون سبب الحديث والإسراع)

آتے بھول گیا تو شب قدر کی تلاش آخری عشرہ میں کرو۔

٣١٣- باب أحب الاسماء إلى الله عزّ وجلّ

اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام

٦٢٥. عن أبي وهب الجُشَمي - وكانت له صحبة عن النبي ﷺ - قال: تسمّوا بأسماء الأنبياء. وأحب الأسماء إلى الله عزّوجلّ عبدالله وعبدالرحمن، وأصدقها حارث وهمام، وأقبحها حرب ومرّة.

(صحيح دون جملة الأنبياء)

ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنہیں صحابی ہونے کی فضیلت حاصل ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے نام رکھا کرو اور اللہ عزوجل کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور صادق ترین حارث و ہمام ہیں اور سب سے زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

٦٢٦. عن جابر قال: وُلد لرجل منا غلام فسماه القاسم، فقلنا: لا نكنيك أبا القاسم، ولا كرامة، فأخبر النبي ﷺ، فقال: سم ابنك عبدالرحمن.

(صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے بچہ کا نام قاسم رکھ دیا۔ اس پر ہم لوگوں نے کہا: ہم تمہیں ابوالقاسم کی کنیت سے پکارنے کا اعزاز نہیں دیں گے۔ اس کی نبی ﷺ کو خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمٰن نام رکھ دو۔

٣١٤- باب تحويل الاسم إلى الاسم

ایک نام کی جگہ دوسرا نام بدل دینا

٦٢٧. عن سهل قال: أُتِيَ بالمنذر بن أبي أُسيد إلى النّبي ﷺ حين ولد، فوضعه على

سہل سے روایت ہے کہ منذر بن ابی اسید کو پیدائش کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اپنے زانو پر

فخذه - وأبو أسيد جالس - فلهى النّبي ﷺ بشيء بين يديه، وأمر أبوأسيد بابنه فاحتمل من فخذ النّبي ﷺ، فاستفاق النبي ﷺ فقال: أين الصبي؟ فقال أبوأسيد: قلبناه يا رسول الله! قال: ماسمه؟ قال: فلان، قال: لا، لكن اسمه المنذر، فسماه يومئذ المنذر. (صحيح)

ڈال دیا اور ابواسید سامنے بیٹھے تھے۔ نبی ﷺ سامنے کی کسی شئے کی طرف متوجہ ہوئے تو ابو اسید سے فرمایا کہ اپنے بچہ کو اٹھا لے۔ انھوں نے نبی ﷺ کے زانو پر سے اٹھالیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے کہا کہ میں نے اسے پیچھے رکھ لیا ہے۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ نام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کا نام المنذر رہے، باپ نے اس دن سے اس کا نام المنذر رکھ دیا۔

٣١٥- باب أبغض الأسماء إلى الله عزّ وجلّ

اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام

٦٢٨. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: أخنى الأسماء عند الله رجل تسمّى مِلك الأملاك. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام یہ ہیں کہ کوئی شخص ملک الاملاک (شہنشاہ) نام رکھ لے۔

٣١٦- باب من دعا آخر بتصغير اسمه

کسی کے نام کی تصغیر بنا کر مخاطب کرنا

٦٢٩. عن طَلق بن حبيب قال: كنت أشد النّاس تكذيباً بالشفاعة، فسألت جابراً فقال: يا طُليق سمعت النبي ﷺ يقول: يخرجون من النار بعد

طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شفاعت سے انکار کرنے میں سب سے زیادہ شدید تھا، تو میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ انھوں نے کہا کہ میاں طلیق میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ لوگ جہنم میں داخل

دخول ونحن نقرأ الذی تقرأ. (صحیح لغیرہ)

ہونے کے بعد بھی نکالے جائیں گے اور ہم وہی (قرآن) پڑھتے تھے جو تم پڑھتے ہو۔

۳۱۷- باب تحویل اسم عاصیة

عاصیہ نام کو بدل دینا (عاصیہ- گنہگار)

۶۳۰. عن ابن عمر أنّ النبی ﷺ غیّر اسم عاصیة وقال: أنت جمیلة. (صحیح)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عاصیہ نام کو بدل دیا اور فرمایا کہ تم جمیلہ (خوبصورت) ہو۔

۶۳۱. عن محمد بن عمرو بن عطاء، أنّه دخل علی زینب بنت أبی سلمة، فسألته عن اسم أخت له عنده، قال فقلت: اسمها برّة، قالت: غیر اسمها؛ فإنّ النبی ﷺ نکح زینب بنت جحش واسمها برّة، فغیّر اسمها إلی زینب، فدخل علی أم سلمة حین تزوجها، واسمی برّة، فسمعها تدعونی برّة، فقال: لا تزکّوا أنفسکم فإنّ الله هو أعلم بالبرة منکن والفاجرة، سمّیها زینب، فقالت: فهی زینب. فقلت لها: أسمّی؟ فقالت: غیّره إلی ما غیّرَ إلیه رسول الله ﷺ

محمد بن عمرو بن عطا بیان کرتے ہیں کہ میں زینب بنت ابی سلمہ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھ سے بہن کا نام پوچھا۔ میں نے کہا کہ اس کا نام برّہ (نیکوکار) ہے۔ اس پر انھوں نے کہا کہ یہ نام بدل دو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے زینب بن جحش سے نکاح کیا۔ ان کا نام برّہ تھا تو بدل کر زینب کر دیا۔ (زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ) جب امّ سلمہ سے آپ نے نکاح کیا اور آپ گھر میں تشریف لائے تو اس وقت میرا نام بھی برّہ تھا، تو آپ نے لوگوں کو سنا کہ مجھے برّہ کہہ کر پکارتے ہیں تو فرمایا: اپنی آپ بڑائی نہ بیان کرو، اللہ تعالیٰ برّہ (نیکوکار) اور فاجرہ (بدکار) کو خوب جانتا ہے۔ اس کا نام زینب رکھ دو، تو ام سلمہ نے کہا: بہت اچھا، وہ زینب ہی ہے۔ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ابی سلمہ سے کہا: اچھا میری بہن کا نام بدل دیجیے۔ کہا کہ بدل کر وہی رکھ دو جو

فسمّها زينب. (صحيح)

رسول اللہ ﷺ نے رکھ دیا تھا، زینب نام رکھ دو۔

۳۱۸- باب شهاب

شہاب (شعلۂ آتش)

٦٣٢. عن عائشة رضي الله عنها: ذكر عند رسول الله ﷺ رجل يقال له شهاب، فقال رسول الله ﷺ: بل أنت هشام. (حسن)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جس کا نام شہاب تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم ہشام ہو۔

۳۱۹- باب العاص

العاص (نافرمان)

٦٣٣. عن مُطيع قال: سمعت النّبي ﷺ يقول يوم فتح مكة: لا يُقتل قرشي صبراً بعد اليوم، إلى يوم القيامة. فلم يدرك الإسلام أحدٌ من عصاة قريش غير مطيع كان اسمه العاص فسماه النبي ﷺ مطيعاً. (صحيح)

مطیع کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد سے قیامت تک اب کسی قرشی کو مجبور کر کے قتل نہیں کیا جائے۔ قریش کے نافرمانوں میں سے مطیع کے سوا کسی نے اسلام نہیں قبول کیا، ان کا نام العاص تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھ دیا۔

۳۲۰- باب من دعا صاحبه فيختصر وينقُص من اسمه شيئاً

کسی نام کو مختصر کر کے اور اس کے نام کا کوئی حصہ چھوڑ کر پکارنا

٦٣٤. عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: يا عائشُ! هذا جبريل [وهو] يقرأ عليك السلام. قالت: [فقلت]: وعليه السلام ورحمة

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں السلام علیک کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ دیکھتے ہیں جو

الله [وبركاته]، قالت: وهو يرى ما لا أرى. (وفي رواية: ترى ما لا أرى، تريد بذلك رسول الله ﷺ). (صحيح)

میں نہیں دیکھتی۔ (ایک دوسری روایت میں ہے: جو آپ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔ اس سے ان کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔)

۳۲۱- باب زَحم

زحم (دقت وتنگی)

٦٣٥. عن ليلى امرأة بشير تُحدّث عن بشير بن الخَصَاصِية وكان اسمه زَحْم فسماه النّبى ﷺ بشيراً. (صحيح)

لیلیٰ زوجہ بشیر اپنے شوہر بشیر بن الخصاصیہ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کا نام زحم تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

۳۲۲- باب برَّة

برّة (نیکوکار)

٦٣٦. عن ابن عباس: إنَّ اسم جويريَة كان برَّة، فسمَّاها النبى ﷺ جُوَيريَة. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام برّہ تھا، نبی ﷺ نے جویریہ نام رکھ دیا۔

۳۲۳- باب أفلح

افلح

٦٣٧. عن جابر عن النّبى ﷺ قال: إن عِشتُ نهيت أمتى - إن شاء الله - أن يسمى أحدهم بركة ونافعاً وأفلَحَ (ولا أدرى قال: رافع أم لا؟)، يقال: هاهنا بركة؟ فيقال: ليس هنا، فقُبض النّبى ﷺ ولم ينهَ عن ذلك. (صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ اپنی امت کو برکت، نافع اور افلح نام رکھنے سے منع کردوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم، رافع بھی فرمایا یا نہیں۔ (پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہاں برکت ہے اور جواب دیا جاتا ہے برکت یہاں نہیں ہے) رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع نہیں فرمایا۔

٦٣٨. وعنه من طريق أخرى: أراد النّبي ﷺ أن ينهى أن يسمى بيعلى وببركة ونافع ويسار وأفلح ونحو ذلك ثم سكت بعد عنها فلم يقل شيئاً. (صحيح)

ایک دوسری سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یعلی برکت، نافع، یسار اور افلح وغیرہ قسم کے نام رکھنے سے ممانعت فرمانے کا ارادہ فرمایا تھا، مگر اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے اور آپ نے اس کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔

۳۲۴- باب رباح

رباح

٦٣٩. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: لما اعتزل النّبي ﷺ نسائَه فإذا أنا برباح غلام رسول الله ﷺ فناديت: يا رباح، استأذن لي على رسول الله. (حسن)

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی تو آپ کے پاس رباح نام کا ایک غلام تھا۔ میں نے اس سے پکار کر کہا: اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے آنے کی اجازت طلب کرو۔

۳۲۵- باب أسماء الأنبياء

اسمائے انبیاء

٦٤٠. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: تَسمُّوا باسمي ولا تكنوا بكنيتي فإنّي أنا أبو القاسم. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت نہ رکھا کرو، میں ہی ابوالقاسم رہوں۔

٦٤١. عن أنس بن مالك قال: كان النّبي ﷺ في السوق فقال رجل: يا أبا القاسم! فالتفت إليه النّبي ﷺ، فقال: يا رسول الله!

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بازار میں تھے، ایک شخص نے کہا: یا اباالقاسم! نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس شخص نے عرض کیا:

إنّما دعوت هذا، فقال النّبي ﷺ: سمّوا باسمي، ولا تكنوا بكنيتي. (صحيح)

یارسول اللہ! میں نے اس دوسرے شخص کو پکارا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لو، مگر میری کنیت نہ رکھا کرو۔

٦٤٢. عن يوسف بن عبدالله بن سَلام قال: سمّاني النّبي ﷺ يوسف، وأقعدني على حجره، ومسح على رأسي. (صحيح)

یوسف بن عبداللہ بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

٦٤٣. عن جابر بن عبدالله قال: ولد لرجل منا من الأنصار غلام، وأراد أن يسميه محمداً (قال في رواية هنا: أنّ الأنصاري قال: حملته على عنقي، فأتيت به النّبي ﷺ)، (وفي أخرى: ولد له غلام، فأراد أن يسميه محمداً) قال: تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي فإنّي إنّما جُعلتُ (وفي رواية ثالثة: بعثت) قاسماً أقسم بينكم. (صحيح)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے انصاری بھائیوں میں ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے ارادہ کیا کہ بچہ کا نام محمد رکھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں بچے کو اپنے کندھے پر لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (دوسری روایت کے مطابق: ان کے یہاں ایک لڑکے کی ولادت ہوئی، انھوں نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا) آپ نے فرمایا: میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تقسیم کنندہ بنایا ہے اور تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

٦٤٤. عن أبي موسى قال: ولد لي غلام، فأتيت به النّبي ﷺ فسماه إبراهيم! فحنكه بتمرة، ودعا له بالبركة ودفعه إليّ. وكان

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک بچہ پیدا ہوا۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا، کھجور چبا کر اسے چٹائی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ اس

أكبر ولد أبي موسى.

(صحيح)

کے بعد بچہ کو واپس کر دیا۔ یہی ابراہیم ابوموسیٰ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

۳۲۶- باب حَزن

حزن (غم واندوہ)

٦٤٥. عن سعيد بن المُسيّب عن أبيه عن جده: أنّهُ أتى النبي ﷺ فقال: ما اسمك؟ قال: حَزن، قال: أنت سهل. قال: لا أُغيّر اسماً سمّانيه أبي! قال ابن المُسيّب: فما زالت الحزونة فينا بعد. (ومن طريق أخرى عن سعيد بن المُسيّب أن جده حَزناً... فذكره مرسلاً).

(صحيح)

سعید بن المسیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان کا نام حزن تھا۔ آپ نے نام پوچھا تو کہا کہ حزن۔ آپ نے فرمایا: اپنا نام سہل رکھ لو۔ انھوں نے کہا کہ میرے باپ نے جو نام رکھ دیا ہے اسے نہ بدلوں گا۔ ابن المسیب کہتے ہیں کہ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ اس کے بعد سے ہمارے گھر میں غم واندوہ رہ گیا۔ (ایک دوسری سند کے مطابق سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ان کے دادا کا نام حزن تھا... یہ روایت مرسلاً مذکور ہے)

۳۲۷- باب اسم النبي ﷺ وكنيته

نبی ﷺ کا نام اور آپ کی کنیت

٦٤٦. عن جابر قال: وُلِدَ لرجل منا غلام، فسماه القاسم فقالت الأنصار: لا نَكنيك أبا القاسم، ولا نُنعِمك عيناً، فأتى النّبي ﷺ، فقال له ما قالت الأنصار، فقال النّبي ﷺ: أحسَنَت الأنصار تسموا

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک انصاری کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کا نام انھوں نے قاسم رکھ دیا۔ انصار نے کہا کہ ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں کہا کریں گے اور نہ تمہیں یہ مسرت دیں گے۔ اس پر وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے انصار کا قول آپ کو سنایا تو آپ ﷺ

باسمي، ولا تكنّوا بكنيتي أنا القاسم. (صحيح)

نے فرمایا: انصار نے اچھا کہا، میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔ میں ہوں قاسم۔

٦٤٧. عن ابن الحَنَفيّة قال: كانت رخصة لعلي، قال: يا رسول الله! إن ولد لي بعد أسميه باسمك، وأكنيه بكنيتك؟ قال: نعم. (صحيح)

ابن الحنفیہ بیان کرتے ہیں کہ علی کو آپ ﷺ کی طرف سے اجازت حاصل تھی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کے بعد میرے کوئی لڑکا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت رکھ دوں، فرمایا: ہاں۔

٦٤٨. عن أبي هريرة قال: نهى رسول الله ﷺ أن نجمع بين اسمه وكنيته، وقال: أنا أبوالقاسم، والله يعطي، وأنا أقسم. (حسن صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو یکجا کر دینے سے ہم کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے: میں ہی ابوالقاسم ہوں، اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۳۲۸- باب هل يُكنى المشرك؟

کیا مشرک کا کنیت سے ذکر کیا جائے

٦٤٩. عن أُسامة بن زيد: أنَّ رسول الله ﷺ بلغ مجلساً فيه عبدالله بن أبيّ ابن سلول، وذلك قبل أن يسلم عبدالله بن أبي، فقال: لا تؤذِنا في مجالسنا! فدخل النّبي ﷺ على سعد بن عبادة فقال: أي سعد! ألا تسمع ما قال أبوحُباب! يريد عبدالله بن أُبي

اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی مجلس میں پہنچے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھے۔ یہ واقعہ عبداللہ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے۔ عبداللہ نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں دکھ نہ پہنچاؤ، تو نبی ﷺ سعد بن عبادہ کے پاس چلے آئے اور فرمایا: سعد! سنتے ہو کہ ابو حباب کیا کہتے ہیں۔ آپ نے ابوحباب سے عبداللہ بن ابی بن سلول

بن سَلُول. (صحيح)

مراد لیا تھا۔

۳۲۹-باب الكُنية للصبي

بچہ کی کنیت

٦٥٠. عن أنس قال: كان النّبي ﷺ يدخل علينا - ولي أخٌ صغير يكنى أبا عُمير، وكان له نُغر يلعب به، فمات - فدخل النّبي ﷺ فرآه حزيناً، فقال: ما شأنه؟ قيل له: مات نُغره، فقال: يا أبا عُمير، ما فعل النُّغير. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں آیا کرتے تھے۔ میرا ایک چھوٹا سا بھائی تھا، جس کی کنیت ابوعمیر تھی۔ اس کے پاس ایک بلبل تھا، جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ ایک دن وہ بلبل مر گیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو دیکھا کہ بچہ مغموم ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا کیا حال ہے؟ عرض کیا گیا کہ اس کا بلبل مر گیا، اس پر آپ نے فرمایا: اے ابوعمیر! تمہارے بلبل کو کیا ہوا۔

۳۳۰- باب الكنية قبل أن يولد له

ولادت سے پہلے ہی کنیت

٦٥١. عن إبراهيم [هو النّخعي]: أنّ عبدالله كنّى علقمة أبا شبل ولم يولد له. (صحيح الاسناد)

ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ عبداللہ نے علقمہ کی کنیت ان کے یہاں ولادت سے پہلے ہی ابوشبل رکھ دی تھی۔

٦٥٢. عن علقمة [هو ابن وائل] قال: كنّاني عبدالله قبل أن يولد لي. (صحيح الاسناد)

علقمہ بن وائل کہتے ہیں کہ عبداللہ نے میری کنیت، میرے یہاں ولادت ہونے سے پہلے ہی رکھ دی تھی۔

۳۳۱- باب كُنية النساء

عورتوں کی کنیت

٦٥٣. عن عائشة رضي الله عنها قالت: يا نبيّ الله! ألا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ میری کوئی

تكنيني؟ فقال: اكتني بابنك. يعني عبدالله بن الزبير، فكانت تكنى أم عبدالله. (صحيح)

کنیت نہ رکھ دیں گے۔ فرمایا: تم اپنے بچے عبداللہ بن الزبیر کے نام پر کنیت رکھ لو، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

۳۳۲- باب من كنّى رجلاً بشيء هو فيه أو بأحدهم

کسی شخص کی کنیت صفت یا جز وصفت کی بنا پر رکھ دینا

٦٥٤. عن سهل بن سَعد: إن كانت أحبَّ أسماء علي رضي الله عنه إليه لأبو تراب، وإن كان ليفرح أن يدعى بها، وما سماه أبا تراب إلّا النّبي ﷺ غاضب يوماً فاطمة، فخرج فاضطجع إلى الجدار، إلى المسجد وجاءَه النّبي ﷺ يتبعه، فقال: هو ذا مضطجع في الجدار، فجاء النّبي ﷺ وقد امتلأ ظهره تراباً، فجعل النّبي ﷺ يمسح التراب عن ظهره ويقول: إجلس أبا تراب!. (صحيح)

سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نام ابوتراب سب سے زیادہ پسند تھا۔ اگر اس نام سے ان کو کوئی پکارتا تو خوش ہوتے تھے۔ یہ کنیت ان کی خود رسول اللہ ﷺ ہی نے رکھ دی تھی۔ ایک بار یہ ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ فاطمہ سے بگڑ کر گھر سے نکل آئے اور مسجد کی دیوار کے سایہ میں لیٹ گئے۔ نبی ﷺ ان کو ڈھونڈھنے نکلے تو انھیں دیوار کے پاس لیٹا ہوا پایا۔ آپ ﷺ ان کے پاس آئے تو علی کی پیٹھ مٹی سے بھر گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے: ابوتراب! اٹھ کر بیٹھو!

۳۳۳- باب كيف المشي مع الكُبراء وأهل الفضل؟

بڑوں اور اہل فضیلت کے ساتھ چلنے کا طریقہ

٦٥٥. عن أنس قال: بينما النّبي ﷺ في نخل لنا - نخل لأبي طلحة - تبرز لحاجته،

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے ایک نخلستان میں جو ابوطلحہ کا تھا، تھے کہ آپ حاجت کے لیے نکلے۔ بلال ان

وبلال يمشي [وراءه يكرم النبي ﷺ أن يمشي] إلى جنبه، فمر النبي ﷺ بقبر، فقام حتى تم إليه بلال، فقال: ويحك يا بلال! هل تسمع ما أسمع؟ قال: ما أسمع شيئاً، فقال: صاحب هذا القبر يعذب. فوُجد يهودياً. (صحيح الاسناد)

کے پہلو میں چل رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک قبر پر پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے تاکہ بلال آجائیں (جو کسی قدر پیچھے ہوگئے تھے) بلال رضی اللہ عنہ آگئے تو فرمایا: اے بلال! کیا تم وہ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ بلال نے کہا: میں تو کچھ بھی نہیں سن رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس قبر والے پر عذاب ہو رہا ہے (جب تحقیق کی گئی تو) معلوم ہوا کہ یہ قبر کسی یہودی کی ہے۔

۳۳۴- باب -

—باب—

٦٥٦. عن قيس [وهو ابن أبي حازِم] قال: سمعت معاوية يقول لأخ له صغير: أردف الغلام، فأبى فقال له معاوية: بئس ما أُدّبتَ، قال قيس: فسمعت أبا سفيان يقول: دع عنك أخاك. (صحيح الاسناد)

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، معاویہ نے اپنے ایک چھوٹے بھائی سے کہا کہ غلام کو اپنے پیچھے سوار کرلو۔ بھائی نے انکار کردیا تو معاویہ نے کہا کہ تیری بری تربیت ہوئی ہے۔ قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسفیان سے سنا، انھوں نے اس پر کہا: اپنے بھائی کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔

٦٥٧. عن عَمرو بن العاص قال: إذا كثر الأخلّاء كثر الغرماء. قلت لموسى: وما الغرماء؟ قال: الحقوق. (صحيح الاسناد)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دوستوں کی تعداد بڑھ جائے گی تو (غرماء) حق دار بڑھ جائیں گے۔ موسیٰ سے پوچھا: غرماء سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: حقوق۔

۳۳۵- باب من الشعر حكمة

شعر سے حکمت و دانشمندی آتی ہے

٦٥٨. عن مُطَرّف قال:

مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں عمران بن

صَحبتُ عمران بن حُصين من الكوفة إلى البصرة، فقلّ منزل ينزله إلّا وهو ينشد شعراً، وقال: إنّ في المعاريض لمندوحةً عن الكذب. (صحيح موقوفاً)

حصین کے ساتھ کوفہ سے بصرہ تک گیا۔ بہت ہی کم وہ منزلیں ہوں گی جہاں ہم اترے اور انھوں نے شعر نہ سنائے ہوں اور انھوں نے کہا کہ معارضات میں جھوٹ نہیں ہوا کرتا۔

٦٥٩. عن أُبيّ بن كعب، أنّ النبي ﷺ قال: إنّ من الشّعر حكمة. (صحيح)

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بعض اشعار میں حکمت (دانش مندی کی بات) ہوتی ہے۔

٦٦٠. عن الأسود بن سَريع [قال: كنت شاعراً، فأتيت النّبي ﷺ فـ] قلت: يا رسول الله! إنّي مدحت ربّي عزّوجلّ بمحامد، قال: أما إنّ ربّك يحبّ الحمد، ولم يزده على ذلك. (حسن)

اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شاعر تھا۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے شعر میں اللہ عزوجل کی مدح کی ہے۔ فرمایا: تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

٦٦١. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: لأن يمتلىء جوف رجل قيحاً [حتى] يَرِيَهُ خير من أن يمتلىء شعراً. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کے پیٹ میں پیپ بھرا ہو اور وہ اسے دیکھ بھی رہا ہو تو یہ بات اس سے اچھی ہے کہ اس کے پیٹ میں شعر بھرے ہوں۔

٦٦٢. عن عائشة رضي الله عنها قالت: استأذن حسان بن ثابت رسولَ الله في هجاء المشركين، فقال رسول الله

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حسان بن ثابت نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کو ہجو کہنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کو کیا

ﷺ: فكيف بنسبي؟ فقال: لأسلنّك منهم كما تُسَلّ الشّعرةُ من العجين. (صحيح)

ہوگا؟ انھوں نے عرض کیا: آپ کو ایسا صاف نکال لوں گا، جیسے خمیر میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔

٦٦٣. عن عُروةَ قال: ذهبت أسُبّ حسانَ عند عائشة، فقالت: لاتسبّه فإنّه كان ينافح عن رسول الله ﷺ.(صحيح)

عروہ روایت کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے کہا کہ حسان کو گالی نہ دو، وہ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

٣٣٦- باب الشعر حسن كحسن الكلام ومنه قبيح

عام گفتگو کی طرح شعر بھی اچھے اور برے ہوتے ہیں

٦٦٤. عن عبدالله بن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ: الشعر بمنزلة الكلام، حسنه كحسن الكلام وقبيحه كقبيح الكلام. (صحيح لغيره)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعر بھی کلام کی طرح ہے۔ جو اس میں سے بہتر ہے، بہتر ہے اور جو بدتر ہے بدتر گفتگو کی طرح ہے۔

٦٦٥. عن عائشة رضي الله عنها أنّها كانت تقول: الشعر منه حسن ومنه قبيح، خُذ بالحسن ودع القبيح، ولقد رويت من شعر كعب بن مالك أشعاراً، منها القصيدة فيها أربعون بيّتاً ودون ذلك. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہا کرتی تھیں کہ شعر میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔ اچھے کو لے لو، برے کو چھوڑ دو، اور میں نے کعب بن مالک کے بہت سے اشعار یاد کر لیے تھے جن میں ان کا وہ قصیدہ بھی تھا، جس میں چالیس یا اس سے کچھ کم اشعار ہیں۔

٦٦٦. عن شُريح قال: قلت لعائشة رضي الله عنها: أكان

شریح روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ

رسـول الـلـه ﷺ يتمثل بشيء مـن الشعر؟ فقالت: كان يتمثل بشيء من شعر عبدالله بن رواحة، ويتمثل ويقول: ويأتيك بالأخبار من لم تزود. (صحيح)

کبھی رسول اللہ ﷺ کسی شعر سے بھی مثال دیتے تھے؟ کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کے بعض اشعار سے مثال دیتے تھے۔ مثال دیتے ہوئے یہ شعر بھی پڑھتے تھے: ویاتیک بالاخیار من لم تزدد.

۳۳۷- باب من استنشد الشعر

شعر سنانے کو کہنا

عن الشَّريد قال: أردفني النبي ﷺ فقال: هل معك من شعر أميّة بن أبي الصَّلت؟ قلت: نعم؛ فأنشدته بيتاً، فقال: هيهِ [هيه] حتى أنشدته مائة بيت، [فقال: إن كاد ليُسلم]. (صحيح)

شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار سنانے کو فرمایا۔ میں سنانے لگا اور آپ فرماتے رہے: ہاں، یہاں تک کہ میں نے سو قافیے (اشعار) سنا دیے۔ فرمایا: یہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

۳۳۸- باب من كره الغالب عليه الشعر

شعر کا غلبہ ہونا ناپسندیدہ ہے

٦٦٧. عن ابن عمر، عن النّبي ﷺ قال: لأن يمتلئ جوفُ أحدِكم قيحاً خير له من أن يمتلىء شعراً. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا، اس میں شعر کے بھرنے سے بہتر ہے۔

٦٦٨. عن ابن عباس: ﴿والشعراء يتّبعهم الغاوون﴾ [الشعراء: ٢٢٤] إلى قوله: ﴿وأنّهم يقولون ما لا يفعلون﴾ [الشعراء: ٢٢٦] فنسخ من ذلك واستثنى

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیت: ”شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں ...... وہ کہتے ہیں جو کرتے ہیں۔“ کا اتنا حصہ منسوخ ہو گیا ہے اور اس میں استثناء کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

فقال: ﴿إلا الذين آمنوا﴾ إلى قوله: ﴿ينقلبون﴾. (صحيح)

''سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے...... کہاں بھٹک رہے ہیں۔''

۳۳۹- باب من قال: إنَّ من البيان سحراً

بعض بیان میں جادو ہوتا ہے

٦٦٩. عن ابن عباس: أن رجلًا - أو أعرابيّاً - أتى النّبي ﷺ فتكلم بكلام بيّن، فقال النّبي ﷺ: إنّ من البيان سحراً، وإنَّ من الشعر حكمة. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص یا کہا کہ ایک بدوی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس نے کچھ بہت واضح گفتگو کی تو اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: بعض بیان میں جادو ہوتا ہے اور بعض شعر میں حکمت۔

۳۴۰- باب ما يُكره من الشعر

ناپسندیدہ اشعار

٦٧٠. عن عائشة رضي الله عنها، عن النبي ﷺ قال: إنّ أعظم النّاس جرماً إنسان شاعر يهجو القبيلة من أسرها، ورجل انتَفَى من أبيه. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا مجرم وہ شاعر ہے جو کسی قبیلہ کی تمام کی تمام ہجو کرتا ہے اور وہ شخص جو اپنے باپ سے بے تعلقی کا اظہار کرتا ہے۔

۳۴۱- باب كثرة الكلام

کثرت کلام

٦٧١. عن ابن عمر: قدم رجلان من المشرق خطيبان على عهد رسول الله ﷺ، فقاما فتكلما ثم قعدا، وقام ثابت بن قيس خطيب رسول الله ﷺ فتكلم، فعجب النّاس

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مشرق سے دو شخص آئے اور دونوں بڑے مقرر تھے۔ دونوں نے کھڑے ہو کر تقریر کی، پھر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ثابت بن قیس رسول اللہ ﷺ کے خطیب کھڑے ہوئے۔ دونوں نو واردوں کی

من كلامهما فقام رسول الله ﷺ يخطب فقال: يا أيُّها الناس! قولوا قولكم فإنّما تشقيق الكلام من الشيطان. ثم قال رسول الله ﷺ: إنّ من البيان لسحراً. (صحيح)

تقریروں کو لوگوں نے پسند کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ خود کھڑے ہوئے، آپ نے خطبہ دیا: اے لوگو! اپنی بات ہی کہا کرو۔ باتوں کو ہیر پھیر کر کہنا شیطان کا طریقہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض بیان میں جادو ہوتا ہے۔

٦٧٢. عن أنس قال: خطب رجل عند عمر فأكثر الكلام، فقال عمر: إنّ كثرة الكلام فى الخطب من شقاشق الشيطان. (صحيح الاسناد)

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے خطبہ دیا اور بڑی لمبی باتیں کیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خطبوں میں لمبی لمبی باتیں بنانا شیطان کے کرشموں میں سے ہے۔

٦٧٣. عن أبى يزيد - أو مَعن بن يزيد - أنّ النّبى ﷺ قال: اجتمعوا فى مساجدكم وكلما اجتمع قوم فَليؤذِنُونى. فأتانا أوّل من أتى فجلس، فتكلم متكلم منا، ثم قال: إنّ الحمد لله الذى ليس للحمد دونه مقصد ولا وراءه منفذ، فغضب فقام، فتلاومنا بيننا، فقلنا: أتانا أوّل من أتى فذهب إلى مسجد آخر فجلس فيه، فأتيناه فكلمناه

ابو یزید یا معن بن یزید نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور جب ایک جماعت جمع ہو چکے تو مجھے اطلاع دو۔ تو سب سے پہلے آپ ہمارے پاس آئے اور بیٹھے۔ ہم میں سے ایک گفتگو کرنے والے نے گفتگو کی اور کہا: تعریف ہے اس اللہ کی کہ جس کی حمد سے اس کی ذات کے سوا کچھ مقصود نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی بھاگ نکلنے کی راہ۔ آپ خفا ہو گئے اور اٹھ کر چلے گئے۔ ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کی کہ سب سے پہلے آپ ہمارے ہی پاس آئے۔ (اور یہاں سے خفا ہو گئے) آپ وہاں سے اٹھ کر دوسری مسجد

فجاء معنا فقعد فی مجلسه أو قريباً من مجلسه، ثم قال: الحمد لله الذی ما شاء جعل بين يديه، وما شاء جعل خلفه وإنّ من البيان سحراً. ثم أمرنا وعلمنا.

(حسن الاسناد)

میں گئے اور وہاں بیٹھ گئے تو ہم لوگ وہاں گئے اور ہم نے آپ سے گفتگو کی۔ آپ ہمارے ساتھ آئے اور اپنی پچھلی جگہ پر یا اس کے قریب بیٹھے، پھر فرمایا: تعریف اس اللہ کی جس نے جو چاہا اپنے سامنے اور جو چاہا اپنے پیچھے کر دیا اور بلاشبہ بعض بیان میں سحر ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں حکم دیا اور تعلیم دی۔

۳۴۲- باب التمنّی

کسی بات کی تمنا کرنا

٦٧٤. عن عائشة: أرِقَ النّبی ﷺ ذات ليلة فقال: ليت رجلاً صالحاً من أصحابی يجيئنی فيحرسنی الليلة، إذ سمعنا صوت السلاح، فقال: من هذا؟ قال: سعد يا رسول الله! جئتُ أحرسُك، فنام النّبی ﷺ حتی سمعنا غطيطه. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شب رسول اللہ ﷺ کی نیند اڑ گئی تو آپ نے فرمایا: کاش میرے دوستوں میں سے کوئی نیک مرد آ جاتا اور اس رات میرے پاس پہرہ دیتا۔ یہ کہہ رہے تھے کہ ہتھیار کی جھنکار سنائی دی۔ آپ نے پوچھا: کون ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! سعد ہے۔ حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے سامنے پہرہ دوں۔ اس کے بعد نبی ﷺ سو گئے، حتیٰ کہ ہم نے آپ کی نفیر خواب سنی۔

۳۴۳- باب يقال للرجل والشیء والفرس: هو بَحر

آدمی، گھوڑے یا کسی شے کے بارے میں یہ کہنا کہ ایک بحر ہے

٦٧٥. عن أنس بن مالك قال: كان فزعٌ بالمدينة، فاستعار النّبی ﷺ فرساً لأبی طلحة - يقال له: المندوب -،

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ میں گڑبڑ مچی تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ کا وہ گھوڑا مانگ لیا جو مندوب کہلاتا تھا، اس پر سوار ہو گئے۔ جب

فركبه فلما رجع قال: ما رأينا من شيء وإن وجدناه لبحراً. (صحيح)

آپ واپس لوٹے (اور گھوڑا واپس دینے لگے) تو فرمایا: میں نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا، اس کو تو ایک بحر پایا۔

۳۴۴- باب الضرب على اللحن

غلط لہجہ پر مارنا

٦٧٦. عن نافع قال: كان ابن عمر يضرب ولده على اللحن. (صحيح الاسناد)

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے لڑکے کو غلط لہجہ پر مارتے تھے۔

۳۴۵- باب الرجل يقول: ليس بشيء، وهو يريد أنّه ليس بحق

وہ کچھ نہیں ہے کہنا، اور مقصد یہ ہو کہ وہ صحیح نہیں ہے

٦٧٧. عن عائشة زوج النّبى ﷺ: سأل ناس النبى ﷺ عن الكهان؟ فقال لهم: ليسوا بشيء فقالوا: يا رسول الله! فإنّهم يحدثون بالشيء يكون حقاً؟ فقال النبى ﷺ: تلك الكلمة [من الحق] يخطفها الشيطان فيقرقرها بأذُنَى وليه كقرقرة الدجاجة فيخلطون فيها أكثر من مائة كذبة.

امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ لوگوں نے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ کچھ ایسی چیزوں کے متعلق کہہ رہے ہیں جو صحیح ہوجاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حق کلمہ شیطان اچک لاتا اور اپنے دوستوں کے کانوں میں مرغیوں کی طرح بول دیتا ہے۔ یہ لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

۳۴۶- باب المعاريض

معاریض

٦٧٨. عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ فى مسير له، فحدا الحادى، فقال

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دوران سفر میں تھے کہ حدی خوان نے حدی کہی، اس پر آپ ﷺ نے

النبي ﷺ: اِرفق يا أنجشة - ويحك - بالقوارير. (صحيح)

فرمایا: اے انجشہ! ذرا نرمی سے تیرا بھلا ہو، کانچ سے واسطہ ہے۔

٦٧٩. عن عمر (فيما أرى، شك أبي) أنّه قال: حسب امرىء من الكذب أن يحدث بكل ما سمع. (صحيح موقوفاً)

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: کسی شخص کے لیے اتنا ہی جھوٹ ہونے کو کافی ہے کہ جو کچھ سنے وہ سب کچھ بیان کرے۔

٦٨٠. قال: وفيما أرى قال: قال عمر: أما في المعاريض ما يكفي المسلم [من] الكذب. (صحيح موقوفاً)

راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاریض میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ایک مسلمان کے لیے جھوٹ کہلانے کو کافی ہے۔

۳۴۷- باب إفشاء السر

افشائے راز

٦٨١. عن عمرو بن العاص قال: عجبتُ من الرجل يفر من القدر وهو مواقعه! ويرى القذاة في عين أخيه ويدع الجِذعَ في عينه! ويخرج الضّغنَ من نفس أخيه ويدع الضغن في نفسه! وما وضعت سرّي عند أحد فلمته على إفشائه، وكيف ألومه وقد ضِقتُ به ذرعاً. (صحيح الإسناد)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص سے تعجب ہوتا ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے، جبکہ تقدیر ناگزیر ہے اور اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا تو دیکھ لیتا ہے مگر اپنی آنکھ میں شہتیر نہیں دیکھتا اور اپنے بھائی کے اندر سے کینہ نکالنے کا خواہش مند ہوتا ہے، مگر اپنی ذات سے کینہ نہیں نکالتا اور میں نے جب کبھی اپنا راز کسی کو بتایا تو پھر اس کے افشا پر ملامت نہیں کی۔ میں کسی کو ملامت کیا کروں جب خود اپنے راز کو میں ہی نہ چھپا سکا۔

۳۴۸- باب التّؤدة في الأمور

آہستہ اور اطمینان سے کام کرنا

٦٨٢. عن محمد بن الحنفية

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ انھوں

قال: ليس بحكيم من لا يعاشر بالمعروف من لا يجد من معاشرته بدأ حتى يجعل الله له فرجاً أو مخرجاً.

(صحيح الاسناد)

نے کہا وہ آدمی دانش مند نہیں جو کسی امر کو جسے جھیلے بغیر چارہ نہ ہو، متعارف طریقہ پر جھیل نہ جائے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی کشایش یا راستہ پیدا کردے۔

۳۴۹- باب من هدى زقاقاً أو طريقاً

راستہ اور سڑک بتادینا

٦٨٣. عن البراء بن عازب، عن النبي ﷺ قال: من منح منيحة أو هدى زقاقاً - أو قال: طريقاً - كان له عدل عتاق نسمة.

(صحيح)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کو اپنے جانور سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا کیا یا راستہ یا سڑک بتادی، اس کے لیے ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔

٦٨٤. عن أبي ذر يرفعه (قال: ثم قال بعد ذلك: لا أعلمه إلّا رفعه) قال: إفراغك من دلوك في دلو أخيك صدقة، وأمرُك بالمعروف ونهيك عن المنكر صدقة وتبسمُك في وجه أخيك صدقة، وإماطتك الحجر والشوك والعظم عن طريق النّاس لك صدقة، وهدايتك الرجل في أرض

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، اس کے بعد راوی کہنے لگا کہ مجھے تو اس روایت میں کے مرفوع ہونے کے علاوہ کچھ معلوم نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے ڈول سے کسی بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا، ایک صدقہ ہے۔تمہارا اچھی بات کا حکم دینا، بری بات سے منع کرنا، کسی بھائی کو دیکھ کر مسکرانا، عام راستہ سے پتھر، کانٹے، ہڈی ہٹا دینا، یہ سب صدقہ ہے۔ کسی شخص کو جو راہ بھول گیا ہو راہ پر لگا دینا

الضالة صدقة. (صحيح)

ایک صدقہ ہے۔

۳۵۰- باب من كمّه أعمى

کسی اندھے کو بھٹکا دینا

٦٨٥. عن ابن عباس، أنّ رسول الله ﷺ قال: لعن الله من كَمَهَ أعمى عن السبيل.

(حسن صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جس نے کسی اندھے آدمی کو راستہ سے بھٹکا دیا۔

۳۵۱- باب عقوبة البغي

بدکاری کی سزا

٦٨٦. عن أنس عن النبي ﷺ قال: من عال جاريتين حتى تُدركا، دخلتُ أنا وهو في الجنّة كهاتين، وأشارَ محمد [بن عبدالعزيز] بالسبابة والوسطى.

(صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دولڑکیوں کی اس وقت تک کفالت کی جب تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ جائیں، تو وہ شخص اور میں اس طرح جنت میں جائیں گے اور آپ نے اپنی انگشت شہادت اور انگشت وسطیٰ سے اشارہ فرمایا۔

[٦٨٧. وعن أنس]: بابان يعجلان في الدنيا: البغي وقطيعة الرحم.

(صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اور دو (عذاب کے) دروازے وہ ہیں جن کی جلد ہی سزا دنیا میں مل جاتی ہے، ایک بدکاری اور دوسرے قطع رحم۔

۳۵۲- باب الحسب

حسب نسب

٦٨٨. عن أبي هريرة: أنّ رسول الله ﷺ قال: إنّ أوليائي يوم القيامة المتقون، وإن كان نسب أقرب من نسب، فلا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اولیا قیامت کے دن متقی لوگ ہوں گے۔ اگر کسی کا نسب دوسرے کے بہ نسبت زیادہ قریب ہوگا تو کچھ

يأتيني النّاس بالأعمال، وتأتون بالدنيا تحملونها على رقابكم، فتقولون: يا محمد! فأقول هكذا وهكذا: لا وأعرض في كلا عطفيه. (حسن)

نہ ہوگا۔ لوگ میرے پاس اعمال لے کر نہیں آتے ہیں اور تم دنیا کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے آتے ہو اور کہتے ہو: یا محمد ﷺ! میں کہتا ہوں: ایسا ویسا۔ یاد رکھو! میں ہر طرف سے اعراض کرتا ہوں۔

٦٨٩. عن ابن عباس قال: لا أرى أحداً يعمل بهذه الآية: ﴿يا أيها النّاس إنّا خلقناكم من ذَكر وأُنثى﴾ حتى بلغ: ﴿إنَّ أكرمكم عندَ الله أتقاكُم﴾ [الحجرات: ١٣] فيقول الرجل للرجل: أنا أكرم منك! فليس أحد أكرم من أحد إلّا بتقوى الله. (صحيح الإسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نہیں دیکھتا کہ کوئی شخص اس آیت پر عمل کرتا ہے: (اے انسانو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پیدا کیا۔ تا بہ۔ تم میں سے زیادہ مکرم بے شک وہی ہے جو زیادہ متقی ہے) اس کے بعد بھی ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے: میں تجھ سے زیادہ مکرم ہوں۔ اللہ کے خوف کے سوا کسی اور سبب سے کوئی شخص دوسرے سے زیادہ مکرم نہیں ہوسکتا ہے۔

٦٩٠. عن ابن عباس: ما تعدّون الكرم؟ قد بيّن الله الكرم، فأكرمكم عند الله أتقاكم، ما تعدّون الحسب؟ أفضلكم أحسنكم خُلُقاً. (صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تم کس کو مکرم شمار کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے مکرم کو بیان کر دیا ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اور تم حسب کس کو شمار کرتے ہو؟ سب سے افضل حسب والا وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق رکھتا ہو۔

٣٥٣- باب الأرواح جنود مُجنَّدة

روحیں صف بستہ فوجیں ہیں

٦٩١. عن عائشة رضي الله

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ

عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: الأرواح جنود مجنّدة فما تعارف منها ائتلف، وما تناكر منها اختلف. (صحيح)

سے میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: روحیں صف بستہ فوجیں ہیں۔ ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں، آپس میں ملتی ہیں اور جو ایک دوسرے سے اجنبی ہوتی ہیں وہ آپس میں اختلاف رکھتی ہیں۔

٦٩٢. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: الأرواح جنود مجنّدة فما تعارف منها ائتلف، وما تناكر منها اختلف. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحیں صف بستہ فوجیں ہیں، جسے پہچانتی ہیں، اس سے ملتی ہیں اور جسے نہیں پہچانتیں، اس سے الگ رہتی ہیں۔

۳۵۴- باب قول الرجل عند التعجُّب: سبحان الله

تعجب کے موقع پر کسی کا سبحان اللہ کہنا

٦٩٣. عن أبي هريرة قال: سمعت النّبي ﷺ يقول: بينما راع في غنمه، عدا الذئب فأخذ منه شاةً، فطلبه الراعي، فالتفت إليه الذئب فقال: من لها يوم السّبع؟ ليس لها راع غيري. فقال الناس: سبحان الله! فقال رسول الله ﷺ: فإنّي اؤمن بذلك أنا وأبوبكر وعمر. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک گڈریا اپنے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیا جھپٹا اور ایک بکری کو لے گیا۔ گڈریا اس کے لیے بھاگا تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: اس دن بکری کو کون بچائے گا جو درندوں ہی کا دن ہوگا اور میرے سوا کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا۔ لوگوں نے اس پر کہا: سبحان اللہ۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس سے مامون ہوں۔ ابوبکر اور عمر بھی۔

٦٩٤. عن عليّ رضي الله

علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

عنه قال: كان النبی ﷺ فی جنازة فأخذ شيئاً فجعل ينكت فی الأرض، فقال: ما منكم من أحد إلّا قد كتب مقعده من النّار ومقعده من الجنّة. قالوا: يا رسول الله! أفلا نتكل على كتابنا وندع العمل؟ قال: اعملوا فكل ميسر لما خلق له، (قال): أمّا من كان من أهل السعادة فَسَيُيَسّر لعمل السعادة، وأمّا من كان من أهل الشقاوة فَسَيُيسّر لعمل الشقاوة ثم قرأ ﴿فأمّا من أعطى واتّقى وصدّق بالحُسنى﴾ [الليل: ٥-٧].

(صحيح)

ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ کوئی چیز اٹھالی اور زمین پر اس سے لکیر دینے لگے۔ فرمایا: تم میں سے کوئی نہیں جس کا ٹھکانا جنت میں یا ٹھکانا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: پھر ہم اپنے نوشتہ پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل کو چھوڑ دیں۔ فرمایا: عمل کیے جاؤ، ہر شخص کے لیے وہی آسان ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا: جو سعادت والوں میں سے ہے اس کے لیے عمل سعادت ہی آسان ہوجائے گا اور جو بدبختی والوں میں سے ہے، اس کے لیے بدبختی ہی کا عمل آسان ہوجائے گا۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی: (پس جس نے دیا، تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی تصدیق کی، الخ۔)

٣٥٥- باب الخَذف

کنکری پھینکنا

٦٩٥. عن عبدالله بن مُغفّل المُزَنی قال: نهى رسول الله ﷺ عن الخذف، وقال: إنّه لا يقتل الصّيد، ولا ينكى العدو وإنّه يفقأ العين، ويكسر السن. (صحيح)

عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ نہ تو شکار کو مار ڈالتا ہے اور نہ اسے بھاگنے سے روکتا ہے، بلکہ آنکھیں پھوڑ دیتا ہے، دانت توڑ دیتا ہے۔

٣٥٦- باب لا تسبُّوا الريح

ہوا کو بری نہ کہو

٦٩٦. عن أبی هريرة قال:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أخذت الناس الريح في طريق مكة وعمر حاجّ فاشتدت، فقال عمر لمن حوله: ما الريح؟ فلم يرجعوا بشيء! فاستحثثت راحلتي فأدركته فقلت: بلغني أنّك سألت عن الرّيح، وإنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: الرّيح من روح اللّه، تأتي بالرّحمة، وتأتي بالعذاب، فلاتسبوها، وسلوا اللّه خيرها وعوذوا من شرّها.
(حسن صحيح)

مکہ کی راہ میں لوگوں کو ہوا نے آلیا۔ عمر رضی اللہ عنہ حج کو جا رہے تھے۔ ہوا بہت تیز ہوگئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد وپیش والوں سے کہا: ہوا ہے کیا چیز؟ تو کسی نے جواب نہ دیا۔ میں نے اپنی سواری کو تیز کیا اور ان کے قریب پہنچ گیا تو میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ہوا کے بارے میں سوال کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہوا اللہ کی طرف سے ہے، رحمت کے ساتھ بھی آتی ہے اور عذاب کے ساتھ بھی، اسے بری نہ کہو، بلکہ اس کے خیر کی اللہ سے دعا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

٣٥٧- باب قول الرجل: مُطِرنا بِنَوءِ كذا وكذا

کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں کارتی نے پانی برسایا

٦٩٧. عن زَيد بن خالد الجُهَني أنّه قال: صلّى لنا رسول الله ﷺ صلاة الصّبح بالحديبيّة؛ على أثر سماء كانت من الليلة، فلما انصرف النّبي ﷺ أقبل على النّاس فقال: هل تدرون ماذا قال ربكم؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: أصبح من عبادي مؤمن بي وكافر؛

زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام حدیبیہ پر ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ رات کو تھوڑی سی بارش ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا، تمہیں معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ نے فرمایا: میرے بندوں میں سے کچھ میرے مومن ہوگئے اور کچھ کافر،

فأما من قال: مُطِرنا بفضل الله ورحمته، فذلك مؤمن بی، کافر بالکوکب، وأما من قال: بنوء کذا وکذا، فذلك کافر بی مؤمن بالکوکب. (صحيح)

جس نے کہا کہ اللہ کے فضل و رحمت سے ہم پر بارش ہوئی تو وہ میرا مومن اور ستاروں کا کافر (انکاری) ہوا، اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں کارتی نے پانی برسایا تو وہ میرا کافر اور ستارے کا مومن ہوا۔

۳۵۸- باب ما يقول الرجل إذا رأى غيماً

جب آدمی بدلی دیکھے تو کیا کہے

٦٩٨. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: قال النبی ﷺ: الطّیرةُ شرك، وما منّا، ولکن الله يُذهبه بالتوکل. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بدفالی لینا شرک ہے۔ ہم مسلمان اس پر عقیدہ نہیں رکھتے۔ اللہ پر توکل کرنے سے اس کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں۔

۳۵۹- باب الطّيرة

شگون

٦٩٩. عن أبی هريرة قال: سمعت النّبی ﷺ يقول: لا طيرة، وخيرها الفأل. قالوا: وما الفأل؟ قال: کلمة صالحة يسمعها أحدکم. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ شگون نہیں ہے اور شگون میں سب سے بہتر فال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ کوئی بہتر جملہ جو کسی کو سنائی دے۔

۳۶۰- باب فضل من لم يتطيّر

جو شگون نہ لے اس کی فضیلت

٧٠٠. عن عبدالله [بن مسعود]، عن النبی ﷺ قال: عُرِضَت علیّ الأمَم بالموسم أيام الحج، فأعجبنی کثرة أمتی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے سامنے قومیں حج کے زمانہ میں میلہ کی طرح پیش کی گئیں تو مجھے اپنی امت کی کثرت نے مسرور

قد ملأوا السّهل والجبل، قالوا: يا محمد، أرضيت؟ قال: نعم، أى ربّ! قال: فإن مع هؤلاء سبعين ألفاً يدخلون الجنّة بغير حساب، وهم الذين لا يسترقون ولا يكتوون، ولا يتطيزون، وعلى ربّهم يتوكلون. قال عُكّاشة: فادع الله أنّ يجعلني منهم، قال: اللهم اجعله منهم فقال رجل آخر: اُدع الله أن يجعلني منهم، قال: سبقك بها عُكّاشة. (حسن صحيح)

کیا۔ یہ سنگلاخ اور نرم زمینوں میں بھری ہوئی تھی۔ مجھ سے کہا کہ اے محمد! پسند آئی؟ کہا: ہاں اے میرے رب! فرمایا: ان کے ساتھ وہ ستر ہزار بھی ہیں جو بغیر حساب کتاب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں، نہ شگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ نے کہا کہ میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان ہی میں سے بنا دے۔ کہا کہ اے اللہ! اس کو ان ہی میں سے بنا دے۔ ایک اور شخص نے کہا کہ میرے لیے بھی دعا کیجیے۔ فرمایا کہ عکاشہ تم سے آگے نکل گیا۔

۳۶۱- باب الفأل

فال

۷۰۱. عن أنس، عن النبی ﷺ: لا عدوی ولا طيرة، ويعجبنی الفأل الصّالح، والكلمة الحسنة. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت ہوتا ہے اور نہ شگون۔ فال نیک مجھے پسند ہے اچھے کلمہ کا۔

۷۰۲. عن حيّة بن حابس التّميمی أنّ أباه أخبره، أنّه سمع النّبی ﷺ يقول: لا شیء فی الهام وأصدق الطيرة الفأل والعين حق. (صحيح لغيره)

حیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ الّو کی نحوست کوئی چیز نہیں ہے اور سب سے سچا شگون فال ہے اور نظر کا لگنا حق ہے۔

٣٦٢- باب التبرّك بالاسم الحسن

٧٠٣. عن عبدالله بن السائب: أنّ النبي ﷺ عام الحُديبية، حين ذكر عثمان بن عفان أنّ سهيلاً قد أرسله إليه قومه، صالحوه على أن يرجع عنهم هذا العام ويخلوها لهم قابل ثلاثة، فقال النبي ﷺ حين أتى فقيل: أتى سهيل سهّل الله أمركم. وكان عبدالله بن السائب أدرك النبي ﷺ. (حسن لغيره)

اچھے نام سے حصول برکت

عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سہیل کو ان کی قوم نے بھیجا ہے، تاکہ مصالحت اس شرط پر کریں کہ امسال مسلمان لوٹ جائیں اور قریش آئندہ سال تین دن کے لیے مکہ کو مسلمانوں کے واسطے خالی کر دیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے سہیل کے آنے کی خبر پر فرمایا: سہیل آیا، اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام آسان کر دیا۔ عبداللہ بن السائب نے نبی ﷺ کو دیکھا تھا۔

٣٦٣- باب الشّؤم في الفرس

٧٠٤. عن سهل بن سعد، أنّ رسول الله ﷺ قال: إن كان الشؤم في شيء ففي المرأة والفرس والمسكن. (صحيح)

گھوڑوں میں نحوست

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کہیں نحوست ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

٧٠٥. عن أنس بن مالك قال: قال رجل: يا رسول الله، إنّا كنا في دار كثر فيها عددنا، وكثرت فيها أموالنا، فتحولنا إلى دار أخرى،

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں تھے، ہماری تعداد بھی کثیر تھی اور ہمارا مال بھی زیادہ تھا، پھر ہم

فقلّ فيها عددنا، وقلّت فيها أموالنا؟ قال رسول الله ﷺ: ردّها أو دعوها وهي ذميمة، قال أبوعبدالله: في إسناده نظر.

(حسن)

ایک دوسرے گھر میں منتقل ہوگئے۔ یہاں ہماری تعداد بھی کم ہوگئی اور ہمارا مال بھی گھٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس گھر کو چھوڑ دو اور پہلے والے گھر میں چلے جاؤ، یہ گھر برا ہے۔ ابوعبداللہ (یعنی امام بخاری) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے۔

۳۶۴- باب العُطاس

چھینک

۷۰۶. عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: إنّ الله يحب العطاس ويكره التثاؤب، فإذا عطس فحمد الله فحقّ على كل مسلم سمعه أن يُشمّتهُ، وأما التثاؤب فإنّما هو من الشيطان [فإذا تثائب أحدكم] فليرده ما استطاع فإذا قال هاه، ضحك منه الشيطان. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلم پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے جواب دے۔ رہی جماہی تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے ٹالے۔ جب کوئی شخص ہاہ کرتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۳۶۵- باب مايقول إذا عطس

چھینک پر کیا کہے

۷۰۷. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: إذا عطس [أحدكم] فليقل: الحمد للّه، فإذا قال [الحمدللّٰه]، فليقل له أخوه أو صاحبه: يرحمك الله، فإذا قال له: يرحمك اللّه، فليقل [هو]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو الحمدللہ کہے اور جب وہ الحمدللہ کہہ لے تو اس کا بھائی یا دوست یرحمک اللہ کہے، اس پر وہ شخص کہے: یھدیک اللہ ویصلح بالک. (اللہ تجھے ہدایت دے اور تیرے

يهديك الله ويصلح بالك. قال أبو عبدالله: أثبت ما يروى في هذا الباب هذا الحديث. (صحيح)

دل کو درست رکھے) ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ اس باب میں یہی حدیث سب سے زیادہ صحیح اور ثابت ہے۔

٣٦٦- باب تشميت العاطس

چھینک کا جواب دینا

٧٠٨. عن ابن مسعود عن النبي ﷺ قال: أربع للمسلم على المسلم: يعوده إذا مرض، ويشهده إذا مات، ويجيبه إذا دعاه، ويشمته إذا عطس. (صحيح)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں: جب بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرے، جب مر جائے تو اس کے گھر جائے، جب دعوت دے تو قبول کرے اور جب چھینکے تو جواب دے۔

٧٠٩. عن البراء بن عازب قال: أمرنا رسول الله ﷺ بسبع، ونهانا عن سبع: أمرنا بعيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس وإبرار المقسم و نصر المظلوم وإفشاء السلام وإجابة الدّاعي ونهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسّيّة والإستبرق والديباج والحرير. (صحيح)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا: ہمیں مریض کی عیادت، جنازے پر شرکت، چھینک پر جواب، قسم کی تکمیل میں اعانت، مظلوم کی نصرت اور دعوت کی قبولیت کا حکم دیا۔ سونے کی انگوٹھی، چاندی کے برتن، جوا، کمان سے فال، استبرق، دیباج اور حریر کے استعمال سے منع فرمایا۔

٣٦٧- باب كيف تشميت من سمع العطسة؟

جو چھینک سنے کس طرح جواب دے

٧١٠. عن أبي جَمرة قال:

ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو

سمعت ابن عباس يقول إذا شمّت: عافانا الله وإياكم من النّار، يرحمكم الله. (صحيح الاسناد)

چھینک کے جواب میں عافانا الله وایاکم من النار یرحمکم الله کہتے ہوئے سنا ہے۔

٧١١. عن أبي هريرة قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ فعطس رجل فحمد الله، فقال له رسول الله ﷺ: يرحمك الله، ثم عطس آخر فلم يقل له شيئاً، فقال: يا رسول الله! رددت على الآخر ولم تقل لي شيئاً؟ قال: إنّه حمد الله، وسكتَّ. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ کہا۔ آپ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے چھینکا، آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ نے اس کو تو یرحمک اللہ کہا اور مجھ سے کچھ نہ کہا۔ فرمایا: اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

٣٦٨- باب إذا لم يحمد الله لا يُشمّت

جب الحمدللہ نہ کہے گا تو چھینک کا جواب نہیں دیا جائے گا

٧١٢. عن أنس قال: عطس رجلان عند النّبي ﷺ، فشمت أحدهما ولم يشمت الآخر، فقال: شمّتّ هذا ولم تشمتني؟ قال: إنّ هذا حمد الله ولم تحمده. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخصوں کو نبی ﷺ کے سامنے چھینک آئی۔ ایک کو آپ ﷺ نے جواب دیا اور دوسرے کو نہیں۔ اس نے عرض کیا: آپ نے اسے جواب دیا اور مجھے نہیں جواب دیا؟ فرمایا: اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تم نے نہیں کہا تھا۔

٧١٣. ومن طريق أخرى عن أبي هريرة قال: جلس

ایک دوسری سند سے ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی

رجلان عند النّبی ﷺ أحدهما أشرف من الآخر، فعطس الشریف منهما فلم یحمد اللہ، ولم یشمتہ، وعطس الآخر، فحمد اللہ، فشمتہ النّبی ﷺ، فقال الشریف: عطستُ عندك فلم تشمتنی وعطس ھذا الآخر فشمتہ! قال: إنّ ھذا ذکر اللہ فذکرتُہ، وأنت نسیتَ اللہ فنسیتُك.

(حسن)

خدمت میں دو اشخاص بیٹھے تھے، ان میں ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ معزز تھا۔ معزز کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ نہیں کہا۔ آپ نے اس کا جواب نہ دیا اور دوسرے آدمی کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ کہا۔ نبی ﷺ نے اسے جواب دیا۔ اس پر ان معزز صاحب نے عرض کیا: مجھے آپ کے سامنے چھینک آئی آپ نے جواب نہ دیا اور اس آدمی کو چھینک آئی تو آپ نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے خدا کو یاد کیا تو میں نے بھی اسے یاد کیا اور تم خدا کو بھول گئے تو میں بھی تمہیں بھول گیا۔

۳۶۹- باب کیف یبدأ العاطس؟

چھینک پر ابتدائی اور بعد کے جملے

۷۱۴. عن عبداللہ بن عمر: أنّہ کان إذا عطس فقیل لہ: یرحمك اللہ، قال: یرحمنا وإیّاکم ویغفر لنا ولکم.

(صحیح الاسناد)

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ جب انھیں چھینک آتی تھی تو الحمدللہ کہتے تھے اور کوئی یرحمک اللہ کہتا تھا تو جواب دیتے تھے: یرحمنا وایاکم و یغفرلنا و لکم.

۷۱۵. عن عبداللہ [ھو ابن مسعود] قال: إذا عطس أحدکم فلیقل: الحمد للّہ ربّ العالمین، ولیقل من یرد: یرحمك اللہ، ولیقل ھو: یغفر اللہ لی ولکم.

(صحیح الإسناد موقوفاً)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: جب تمہیں چھینک آئے تو کہو: الحمدللہ رب العلمین، اور جو اس کا جواب دے، کہے: یرحمک اللہ، پھر وہ شخص کہے: یغفر اللہ لی ولکم.

٧١٦. عن سلمة [هو ابن الأكوع] قال: عطس رجل عند النبي ﷺ فقال: يرحمك الله، ثم عطس أخرى فقال النبي ﷺ: هذا مزكوم. (صحيح)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی، آپ نے فرمایا: یرحمک اللہ، پھر دوسری بار چھینک آئی تو آپ نے کہا: اسے زکام ہوگیا ہے۔

۳۷۰- باب لا يقل: آب

آب نہ کہو

٧١٧. عن مجاهد قال: عطس ابن لعبد الله بن عمر - إما أبوبكر وإما عمر - فقال: آب. فقال ابن عمر: وما آب؟ إنّ آب اسم شيطان من الشياطين جعلها بين العطسة والحمد. (صحيح الاسناد)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا ابوبکر یا عمر کے ایک لڑکے کو چھینک آئی تو اس نے کہا کہ آب۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آب تو شیطانوں میں ایک شیطان کا نام ہے۔ چھینک اور الحمدللہ کے درمیان میں اس نام کو داخل کردیا۔

۳۷۱- باب إذا عطس مراراً

جب کئی بار چھینک آئے

٧١٨. عن أبي هريرة قال: شَمّتهُ واحدة وثنتين وثلاثاً فما كان بعد هذا فهو زكام. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھینک کا جواب ایک بار، دو بار، تین بار ہے۔ اس سے زیادہ چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔

۳۷۲- باب إذا عطس اليهودي

جب یہودی کو چھینک آئے

٧١٩. عن أبي موسى قال: كان اليهود يتعاطسون عند النّبي ﷺ رجاء أن يقول لهم: يرحمكم الله، فكان يقول: يهديكم الله و

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہودی اس امید میں چھینکا کرتے تھے کہ آپ انھیں یرحمک اللہ کہیں گے۔ آپ انھیں کہا کرتے تھے: یهديكم الله و

يهديكم الله ويصلح بالكم. (صحيح)

يصلح بالكم. (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے دل کو درست کردے)۔

٣٧٣- باب تشميت الرجل المرأة

عورت کی چھینک کا مرد جواب دے

٧٢٠. عن أبي بُردَةَ قال: دخلت على أبي موسى - وهو في بيت [ابنته] أم الفضل بن العباس - فعطستُ فلم يشمتني وعَطَسَت فشمتها، فأخبرتُ أمي فلما أن أتاها وقعت به وقالت: عطس ابني فلم تشمته، وعَطَست فشمتّها! فقال لها: إنّي سمعت النبي ﷺ يقول: إذا عطس أحدكم فحمد الله فشمتوه، وإن لم يحمد الله فلا تشمتوه. وإنّ ابني عطس فلم يحمد الله فلم أشمته، وعَطَست فحمدَت الله فشَمَّتّها، فقالت: أحسنت. (صحيح)

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس آیا، وہ اس وقت اپنی بیٹی فضل بن عباس کی والدہ کے گھر میں تھے۔ مجھے چھینک آئی، انھوں نے جواب نہ دیا۔ اس کے بعد ان کی بیٹی کو چھینک آئی تو اس کو جواب دیا۔ میں نے یہ قصہ اپنی والدہ سے بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ وہاں آئے تو والدہ نے ان سے کہا اور کہا کہ میرے بچے کو چھینک آئی اور تم نے جواب نہیں دیا۔ بیٹی کو چھینک آئی تو اس کو جواب دیا۔ اس پر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: اگر کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دو اور اگر الحمدللہ نہ کہے تو جواب نہ دو۔ تیرے لڑکے نے چھینک پر الحمدللہ نہیں کہا تو میں نے جواب نہیں دیا اور اسے چھینک آئی تو اس نے الحمدللہ کہا تو میں نے اس کا جواب دیا، اس پر والدہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا۔

٣٧٤- باب التثاؤب

جماہی

عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: إنّ الله يحب

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ

العطاس ويكره التثاؤب، فإذا عطس فحمد الله فحقٌ على كل مسلم سمعه أن يُشمّتهُ، وأما التثاؤب فإنّما هو من الشيطان [فإذا تثائب أحدكم] فليرده ما استطاع فإذا قال هاه، ضحك منه الشيطان. (صحيح)

چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلم پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے جواب دے۔ رہی جماہی تو یہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے ٹالے۔ جب کوئی شخص ہاہ کرتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۳۷۵- باب من يقول: لبيك عند الجواب

جواب میں لبیک کہنا

۷۲۱. عن معاذ قال: أنا رديف النّبي ﷺ، فقال: يا معاذ! قلت: لبيك وسعديك، ثم قال مثله ثلاثاً: هل تدرى ما حق الله على العباد؟ [قلت: لا، قال: حق الله على العباد] أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً. ثم سار ساعة فقال: يا معاذ! قلت: لبيك وسعديك، قال: هل تدرى ما حق العباد على الله عزّوجلّ إذا فعلوا ذلك؟ أن لا يعذبهم. (صحيح)

معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ہی سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ آپ نے فرمایا: معاذ! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک، پھر اسی طرح تین بار فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں، پھر فرمایا: معاذ! میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک۔ فرمایا: کیا جانتے ہو کہ اگر بندے یہ کریں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے۔ اگر بندے یہ کریں تو ان کا اللہ پر یہ حق ہے کہ انھیں عذاب نہ دے۔

۳۷۶- باب قيام الرجل لأخيه

کسی کا اپنے بھائی کے لیے کھڑا ہونا

۷۲۲. عن عبدالله بن كعب

عبداللہ بن کعب (کعب جب نابینا ہو گئے

- وكان قائدَ كعب من بنيه حين عَمي - قال: سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله ﷺ عن غزوة تبوك، فتاب الله عليه: وآذن رسول الله بتوبة الله علينا حين صلّى صلاة الفجر، فتلقاني النّاس فوجاً فوجاً يهنوني بالتوبة، يقولون: لِتهنِكَ توبةُ الله عليك، حتى دخلت المسجد، فإذا برسول الله ﷺ حوله النّاس، فقام إلىّ طلحة بن عبيد الله يُهَروِلُ حتى صافحني وهنّاني، والله ما قام إلىّ رجل من المهاجرين غيره، لا أنساها لطلحة. (صحيح)

تھے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی عبداللہ ان کے رہنما تھے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت اللہ تعالیٰ کے توبہ قبول فرمانے کا اعلان فرمایا تو میرے پاس لوگ فوج کی فوج قبولیت توبہ پر مبارک باد دینے کے لیے آئے۔ لوگ آتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی، مبارک باد۔ میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس بہت سے لوگ تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ اٹھ کر تیزی کے ساتھ میرے پاس آئے انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔ خدا کی قسم، مہاجرین میں بجز طلحہ کے اور کوئی اٹھ کر نہیں آیا اور میں طلحہ کی اس محبت کو کبھی نہ بھولوں گا۔

۷۲۳. عن أبي سعيد الخُدري: أنّ ناساً نزلوا على حكم سعد بن معاذ، فأرسل إليه فجاء على حمار، فلما بلغ قريباً من المسجد قال النّبي ﷺ: ائتوا خيركم،

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو گئے، ان کو بلا بھیجا گیا۔ وہ ایک گدھے پر بیٹھ کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے بہترین کا یا فرمایا:

أو سيدكم فقال: يا سعد، إنّ هؤلاء نزلوا على حكمك فقال سعد: أحكم فيهم أن تقتل مقاتلتهم، وتسبى ذريتهم، فقال النّبی ﷺ: حكمت بحكم الملك.

(صحيح)

اپنے سردار کا استقبال کرو۔ پھر (جب وہ آگئے تو) فرمایا: اے سعد! یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر اتر آئے ہیں۔ سعد نے کہا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ لڑنے کے قابل ان میں سے قتل کر دیے جائیں۔ بچے ان کے غلام بنا لیے جائیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے حکم خداوندی کے مطابق فیصلہ کیا یا فرمایا: بادشاہوں کی طرح کا فیصلہ کیا۔

۷۲۴. عن أنس قال: ما كان شخصٌ أحبّ إليهم رؤيةً من النّبی ﷺ، وكانوا إذا رأوه لم يقوموا إليه لما يعلمون من كراهيته لذلك.

(صحيح)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ صحابہ کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی اور شخص کا دیکھنا زیادہ پسند نہ تھا، مگر پھر بھی وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوا کرتے تھے، کیونکہ لوگ یہ جانتے تھے کہ آپ اس کو ناپسند کیا کرتے ہیں۔

۷۲۵. عن عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها قالت: ما رأيت أحداً من النّاس كان أشبه بالنّبی ﷺ كلاماً ولا حديثاً ولا جلسة من فاطمة قالت: وكان النّبی ﷺ إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبلها، ثم أخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها فی

امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کلام میں، بات چیت میں اور بیٹھنے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کسی کو نہ دیکھا۔ وہ جب آتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ ان کو مرحبا کہتے تھے، ان کے لیے کھڑے ہوتے، ان کا بوسہ لیتے، پھر ہاتھ پکڑ کر انھیں لاتے اور اپنی جگہ پر انھیں بٹھاتے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آتے تو وہ مرحبا کہتیں،

مكانه، وكانت إذا اتاها النّبى ﷺ رحبت به، ثم قامت إليه [فأخذت بيده] فقبلته. وإنّها دخلت على النّبى ﷺ فى مرضه الذي قبض فيه، فرحب وقبلها وأسرّ إليها، فبكت! ثم أسرّ إليها فضحكت! فقلت للنساء: إن كنت لأرى أنّ لهذه المرأة فضلاً على النساء، فإذا هى من النساء! بينما هى تبيكى إذا هى تضحك! فسألتها: ما قال لك؟ قالت: إنّى إذاً لَبَذرة! فلما قُبِضَ النّبى ﷺ، فقالت: أسرّ إلىّ فقال: إنّى ميت فبكيت، ثمّ أسرّ إلىّ فقال: إنّك أوّل أهلى بى لحوقاً فسررت بذلك وأعجبنى. (صحيح)

اٹھتیں اور آپ کا بوسہ لیتی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس مرض میں آئیں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی ہے تو آپ ﷺ نے انھیں مرحبا کہا، بوسہ دیا اور راز میں کوئی بات کہی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر کوئی بات کہی اور وہ ہنس پڑیں۔ میں نے عورتوں سے کہا: یقیناً یہ عورت بھی ایک عورت ہی ہے، مگر اسے عام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ ابھی روتی تھیں اور ابھی ہنس پڑیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: راز میں کیا بات کہی؟ جواب دیا: ابھی تو میں رازدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوگئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے پہلے فرمایا کہ میں مرجاؤں گا۔ میں رونے لگی، پھر فرمایا: میرے اہل و عیال میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملوگی، اس سے میں خوش ہوگئی اور مجھے بات پسند آئی۔

٣٧٧- باب قيام الرجل للرجل القاعد

بیٹھے ہوئے شخص کے لیے کھڑا ہونا

٧٢٦. عن جابر قال: اشتكى النّبى ﷺ، فصلينا وراءه وهو قاعد وأبوبكر يسمع النّاس تكبيره، فالتفت إلينا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی

فرآنا قياماً، وأشار إلينا فقعدنا فصلينا بصلاته قعوداً، فلما سلم قال: إن كدتم لتفعلوا فعل فارس والروم، يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا، ائتموا بأئمتكم إن صلّى قائماً فصلّوا قياماً، وإن صلّى قاعداً فصلّوا قعوداً. (صحيح)

تکبیریں سنا رہے تھے۔ آپ نے ہم لوگوں کو دیکھا تو اشارہ کیا اور ہم لوگ بیٹھ گئے۔ آپ کے پیچھے ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر چکے تو فرمایا: تم فارس و روم کی طرح کرنے لگے کہ ان کے بادشاہ بیٹھے اور لوگ سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسا نہ کرو، اپنے امام کی اتباع کرو۔ جب وہ کھڑا ہوکر نماز پڑھائے تو کھڑے ہوکر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھائے تو بیٹھ کر پڑھو۔

٣٧٨- باب إذا تثائب فليضع يده على فيه

جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لیا کرو

٧٢٧. عن أبي سعيد، عن النّبي ﷺ قال: إذا تثائب أحدكم فليضع يده بفيه، فإن الشيطان يدخل فيه. (صحيح)

ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے، کیونکہ شیطان داخل ہوجاتا ہے۔

٧٢٨. عن ابن عباس قال: إذا تثائب فليضع يده على فيه فإنّما هو من الشيطان. (صحيح الإسناد موقوفاً)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھ لیا جائے، کیونکہ وہ شیطان سے ہے۔

٣٧٩- باب هل يَفلي أحدٌ رأسَ غيره؟

کیا کوئی شخص دوسرے شخص کے بالوں سے جوئیں نکال سکتا ہے؟

٧٢٩. عن أنس بن مالك قال: كان النّبي ﷺ يدخل

انس بن مالک رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ امّ حرام بنت ملحان جو

علی أم حَرام بنت ملحان فتطعمه، وكانت تحت عبادة بن الصّامت فأطعمته، وجعلت تَفلی رأسه فنام، ثم استيقظ يضحك. (صحيح)

عبادہ بن الصامت کی اہلیہ تھیں، آپ ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ ایک بار گئے تو انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا، اس کے بعد امّ حرام آپ کے بالوں سے جوئیں نکالنے لگیں اور آپ سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور ہنسے۔

۷۳۰. عن قيس بن عاصم السّعدی قال: أتيت رسول الله ﷺ فقال: هذا سيد أهل الوبر. فقلت: يا رسول الله! ما المال الذی ليس علیّ فيه تبعة من طالب ولا من ضيف؟ فقال رسول الله ﷺ: نعم المال أربعون، والأكثر ستون، وويل لأصحاب المئين إلّا من أعطی الكريمة ومنح الغزيرة ونحر السمينة فأكل وأطعم القانع والمُعتَرّ. قلت: يا رسول الله! ما أكرم هذه الأخلاق لا يحل بوادٍ أنا فيه من كثرة نَعَمی، فقال: كيف تصنع بالعطيّة؟ قلت: أعطی البِكر، وأعطی النّاب، قال: كيف تصنع فی المَنيحة؟ قال: إنّی لأمنح

قیس بن عاصم السعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا: یہ خیمہ نشینوں کے سردار ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا مال ہے جس پر میری مانگنے والے یا مہمان کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا: بہتر مال، چالیس سے زیادہ ہو تو ساٹھ تک اور دو سو والوں کے لیے تو تباہی ہے، بجز ان کے جو جوان اونٹنی کسی کو دے دے۔ کسی کو اونٹنی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے۔ فربہ اونٹنی کو (اللہ کی راہ) میں ذبح کرے، خود کھائے، قانع اور ضرورت مند کو کھلائے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ اخلاق چیز کیا ہیں؟ جس وادی میں میں رہتا ہوں وہاں میرے جانوروں کی کثرت میں ایسی باتیں کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یعنی تم عطیہ کس طرح کرتے ہو؟ عرض کیا: جوان اونٹ اور اونٹنی دے دیتا

المائة. قال: كيف تصنع فى الطّروقة؟ قال: يغدو النّاس بحبالهم ولا يوزع رجل من جمل يختطمه، فيمسك ما بداله، حتى يكون هو يرده، فقال النّبى ﷺ: فمالك أحب إليك أم مواليك؟ [قال: مالى]، قال: فإنّما لك من مالك ما أكلت فأفنيت أو أعطيت فأمضيت وسائره لمواليك. فقلت: لا جرم لئن رجعت لأقلن عددها. فلما حضره الموت جمع بنيه فقال: يا بنى، خذوا عنى فإنّكم لن تأخذوا عن أحد هو أنصح لكم منّى، لا تنوحوا علىّ فإنّ رسول الله ﷺ لم ينح عليه، وقد سمعت النّبى ﷺ ينهى عن النياحة، وكفنونى فى ثيابى التى كنت أصلّى فيها وسوّدوا أكابركم فإنّكم إذا سوّدتم أكابركم لم يزل لأبيكم فيكم خليفة، وإذا سوّدتم أصاغركم هان

ہوں۔ فرمایا: لوگوں کو استفادہ کا موقع کس طرح دیتے ہو؟ عرض کیا کہ اونٹنیاں انھیں سپرد کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اور ٹیڑھی میڑھی چال والی اونٹنیوں کا کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: لوگ اپنی رسیاں لے کر صبح کو آتے ہیں اور جوان کا جی چاہے ناک میں نکیل دے کر لے جاتے ہیں۔ جب ان کا دل بھر جاتا ہے واپس کر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تم کو اپنا مال زیادہ عزیز ہے یا اپنے وارثوں کا؟ کہا: اپنا۔ فرمایا: تمہارا مال تو اتنا ہی ہے جو کھالو خرچ کر لو اور کسی کو دے دو، باقی سب تمہارے وارثوں کا ہے۔ میں نے عرض کیا: بلاشبہ، اب واپس جا کر تعداد جانوروں کی کم کر دوں گا۔ جب ان کی موت کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور کہا کہ اے بچو! میری نصیحت سنو۔ تم مجھ سے زیادہ مخلص آدمی کی نصیحت کبھی نہ سن سکو گے۔ میرے لیے نوحہ نہ کرنا، رسول اللہ ﷺ کے لیے نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ نوحہ کرنے سے ممانعت فرماتے تھے۔ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دینا جن میں نماز پڑھا کرتا تھا اور اپنے بڑے کو سردار بنانا۔ اگر تم نے بڑے کو سردار بنایا تو تم

أكـابـركـم عـلى النّاس وزهدوا فيكم. وأصلحوا عيشكم فإنّ فيـه غـنـى عـن طـلـب الـنـاس، وإيـاكـم والـمسـألة فـإنّها آخر كسب الـمـرء. وإذا دفـنـتمونى فسـووا عـلـىّ قبرى فـإنّـه كـان يـكـون شـىء بيـنـى وبين هذا الـحـى مـن بـكـر بن وائل: خُـمـاشـات، فلا آمن سفيهاً أن يأتى أمراً يدخل عليكم عيباً فى دينكم. (حسن لغيره)

میں تمہارے باپ کا جانشین موجود رہے گا اور اگر چھوٹے کو سردار بناؤ گے تو لوگوں میں تمہارا بڑا ذلیل ہو جائے گا اور کمتر اخراجات کی زندگی اختیار کرو۔ اپنی زندگی کے طریقوں میں اصلاح کرلو، اس سے تم میں غنا پیدا ہوگا اور دیکھو! سوال سے احتراز کرنا۔ کسی شخص کی یہ آخری کمائی ہے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کو برابر کر دینا، ممکن ہے کہ اس قبیلہ بکر بن وائل سے جو میرا جھگڑا تھا، اس کی وجہ سے کوئی احمق یہ حرکت کر بیٹھے جس سے تمہارے دین میں عیب کو دخل ہو جائے۔

۳۸۰- باب تحريك الرأس وعضّ الشفتين عندالتعجُّب

تعجب کے وقت سر ہلانا اور ہونٹوں کو دانت میں دبانا

عـن أبـى الـعـالية البراء قال: مـرّ بى عبدالله بن الصامت، فـألـقيـت لـه كـرسيّاً فجلس، فـقـلـت لـه: إنّ ابن أبـى زيـاد قد أخّـر الـصـلاة فمـا تأمـر؟ فـضـرب فـخـذى ضـربةً - أحسبـه قـال: حتـى أثر فيهـا - ثـم قـال: سـألت [خليلى] أباذر كمـا سـألتنى، فضرب فخذى كمـا ضـربـتُ فـخذك، فقـال:

ابوالعالیہ البراء سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الصامت میرے پاس آئے، میں نے ان کے لیے ایک کرسی رکھ دی، وہ اس پر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ ابن أبي زیاد نے نماز کو مؤخر کر دیا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انھوں نے میرے زانو پر ہاتھ مارا، اتنے زور سے کہ میں نے اس کا اثر محسوس کیا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے سوال کیا اور انھوں نے اسی طرح میرے زانو پر ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ

[أتيت النّبي ﷺ بوضوء فحرك رأسه وعضّ على شفتيه! قلت: بأبي أنت وأمي آذيتك؟ قال: لا، ولكنك تدرك أمراء - أو أئمّة - يؤخرون الصلاة لوقتها. قلت: فما تأمرني؟ قال:] صلّ الصّلاة لوقتها فإن أدركت معهم فصلّ ولا تقل (وفي رواية: ولا تقولنّ) قد صليت فلا أصلّي.
(صحيح)

مارا اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لایا۔ آپ نے سر کو جنبش دی اور لب کو دانتوں میں دبایا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں نے آپ کو تکلیف دی؟ فرمایا: نہیں، لیکن تم ایسے امیروں اور اماموں کو پاؤ گے جو نماز کو اپنے وقت سے دیر کیا کریں گے۔ عرض کیا کہ مجھے کیا حکم ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا اور اگر ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا۔ یہ ہرگز نہ کہنا کہ میں نے تو نماز پڑھ لی ہے، اس لیے اب نہیں پڑھتا۔

۳۸۱- باب ضرب الرجل يده على فخذه عند التعجُّب أو الشيء

تعجب میں زانو پر یا کسی اور چیز پر ہاتھ مارنا

۷۳۱. عن علي رضي الله عنه: أنّ رسول الله ﷺ طَرَقَهُ وفاطمةَ بنتَ النّبي ﷺ، فقال: ألا تصلون؟ فقلت: يا رسول الله! إنّما أنفسنا عند الله فإذا شاء أن يبعثنا بعثنا! فانصرف النّبي ﷺ - ولم يُرجع إليّ شيئاً - ثم سمعت وهو مدبر يضرب فخذه يقول: ﴿وكان الإنسانُ أكثرَ شيء جدلًا﴾ [الكهف: ٥٤] (صحيح)

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہیں پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب اٹھائے گا، اٹھ جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آواز سنی، وہ واپس جارہے تھے اور اپنے زانو پر ہاتھ مار کر فرماتے تھے: (انسان ہر چیز سے زیادہ بحث کرنے والا ہوتا ہے۔)

۷۳۲. عن أبي رَزِين عن أبي هـريـرة، قـال: رأيتـه يضـرب جبهتـه بيده ويقـول: يا أهـل العراق أتزعمون أنّي أكذبُ على رسول الله ﷺ؟! أيكون لكم المهنأ وعليّ المأثم؟! أشهد لسمعت من رسول الله ﷺ يقول: إذا انقطع شِسع أحدكم، فلا يمشي في نعله الأخرى حتى يصلحه. (صحيح)

ابورزین کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اہل عراق کو مخاطب کر کے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے: عراق والو! تم یہ غلط گمان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب کر کے جھوٹ کہتا ہوں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارے لیے تو راحت و چین ہو اور میرے لیے گناہوں کا انبار۔ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے ایک جوتے کا تسمہ کٹ جائے تو وہ صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دوسرے کو بھی درست کرے۔

۳۸۲- باب إذا ضرب الرجلِ فخذ أخيه ولم يُرِد به سوءاً

اگر کسی نے اپنے بھائی کے زانو پر نیک نیتی سے ہاتھ مارا

۷۳۳. عنِ أبي العالية البراء قـال: مـرّ بي عبدالله بن الصامت، فألقيت له كرسيّاً فجلس، فقلت له: إنّ ابن أبي زياد قد أخّر الصلاة فما تأمر؟ فضرب فخذي ضربةً - أحسبه قال: حتى أثر فيها - ثم قال: سألت [خليلي] أباذر كما سألتني، فضرب فخذي كما ضربتُ فخذك، فقال:

ابوالعالیہ البراء سے روایت ہے کہ عبداللہ بن الصامت میرے پاس آئے، میں نے ان کے لیے ایک کرسی رکھ دی، وہ اس پر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا کہ ابن أبی زیاد نے نماز کو مؤخر کر دیا ہے۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انھوں نے میرے زانو پر ہاتھ مارا، اتنے زور سے کہ میں نے اس کا اثر محسوس کیا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے سوال کیا اور انھوں نے اسی طرح میرے زانو پر ہاتھ مارا تھا جیسے میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ

[أتيت النبي ﷺ بوضوء فحرك رأسه وعض على شفتيه! قلت: بأبي أنت وأمي آذيتك؟ قال: لا، ولكنك تدرك أمراء - أو أئمة - يؤخرون الصلاة لوقتها. قلت: فما تأمرني؟ قال:] صلّ الصّلاة لوقتها فإن أدركت معهم فصلّ ولا تقل (وفي رواية: ولا تقولنّ) قد صليت فلا أصلّي.

(صحيح)

مارا اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لایا۔ آپ نے سر کو جنبش دی اور لب کو دانتوں میں دبایا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں نے آپ کو تکلیف دی؟ فرمایا: نہیں، لیکن تم ایسے امیروں اور اماموں کو پاؤ گے جو نماز کو اپنے وقت سے دیر کیا کریں گے۔ عرض کیا کہ مجھے کیا حکم ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا اور اگر ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا۔ یہ ہرگز نہ کہنا کہ میں نے تو نماز پڑھ لی ہے، اس لیے اب نہیں پڑھتا۔

٧٣٤. عن عبدالله بن عمر: أنّ عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله ﷺ في رهط من أصحابه قِبَلَ ابن صياد، حتى وجدوه يلعب مع الغلمان في أُطُم بني مَغالَة، وقد قارب ابنُ صياد يومئذ الحُلُم فلم يشعر حتى ضرب النبي ﷺ ظهره بيده ثم قال: أتشهد أنّي رسول الله؟ فنظر إليه فقال: أشهد أنّك رسول الأمّيين! قال ابن صيّاد:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ اور چند اصحاب چل کر ابن صیاد کی طرف گئے۔ اسے بنی مغالہ کے ٹیلوں میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا۔ ابن صیاد اس زمانہ میں قریب البلوغ تھا۔ اسے کسی کے آنے کی اس وقت تک خبر بھی نہ ہوئی، جب تک رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر ہاتھ نہ مارا۔ آپ نے اس سے کہا کہ کیا تو اس کی شہادت دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اُمیوں (اَن پڑھوں) کے رسول

فتشهد أنّی رسول الله؟ فرصّه النّبی ﷺ ثم قال: آمنت بالله ورسوله، ثم قال لابن صیاد: ماذا تری؟ فقال ابن صیّاد: یأتینی صادق و کاذب. فقال النّبی ﷺ خُلّطَ علیك الأمر، قال النّبی ﷺ: إنّی خبأت لك خبیئاً قال: هو الدّخ، قال: اخسَأ فلم تعدُ قدرك. قال عمر: یا رسول الله أتأذن لی فیه أن أضرب عنقه؟ فقال النبیّ ﷺ: إن یكُ هو لا تسلط علیه وإن لم یك هو فلا خیر لك فی قتله.

ہیں۔اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کہ آپ اس کی شہادت دیتے ہیں، میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے اس کے کاندھے پر تھپکی دی اور فرمایا: میں ایمان لایا ہوں اللہ پر اور اللہ کے رسول پر، پھر آپ نے ابن صیاد سے کہا: کیا دکھائی دیتا ہے؟ تو ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب تو معاملہ مخلوط ہوگیا تمہارے اوپر۔ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے ایک چیز چھپائی ہے، اس نے کہا: الدخ۔ آپ نے فرمایا: گھٹیا درجہ ہے، نا قابل شمار۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اسے قتل کردوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر غالب نہ آسکو گے اور اگر وہ نہیں ہے تو اس کے قتل سے تمھیں کیا حاصل ہوگا۔

۷۳۵. قال عبدالله بن عمر: انطلق بعد ذلك النّبی ﷺ هو وأبیّ بن كعب الأنصاری یوماً إلی النخل التی فیها ابن صیاد، حتی إذا دخل النّبی ﷺ طفق النّبی ﷺ یتّقی بجذوع النّخل وهو یسمع من ابن صیاد شیئاً قبل أن یراه، وابن صیاد

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے بعد نبی ﷺ ایک دن ابی بن کعب کے ساتھ اس نخلستان کی طرف گئے، جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر کھجوروں کی آڑ لے کر اس طرح ٹھہرے کہ وہ آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور آپ سننے لگے کہ ابن صیاد کیا بولتا ہے۔ اس وقت ابن صیاد ایک سائبان میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا

كان شعر النبي ﷺ أكثر من شعرك وأطيب. (صحيح الاسناد)

اور تم سے صاف ستھرے تھے۔

۳۸۳- باب من كره أن يقعد ويقوم له النّاس

خود بیٹھا ہو اور لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں، یہ ناپسندیدہ عمل ہے

٧٣٨. عن جابر قال: صُرِعَ رسولُ الله ﷺ من فرس بالمدينة على جذع نخلة، فانفكت قدمه فكنا نعوده في مشربة لعائشة رضي الله عنها فأتيناه وهو يصلّي قاعداً فصلينا قياماً، ثم أتيناه مرّة أخرى وهو يصلّي المكتوبة قاعداً، فصلينا خلفه قياماً، فأومأ إلينا أن اقعدوا فلما قضى الصلاة قال: إذا صلّى الإمام قاعداً فصلّوا قعوداً وإذا صلّى قائماً فصلّوا قياماً، ولا تقوموا والإمام قاعد كما تفعل فارس بعظمائهم. (صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں گھوڑے سے ایک کھجور کے تنے پر گر گئے تو آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ ہم لوگ آپ ﷺ کی عیادت کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جایا کرتے تھے۔ ایک بار آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ دوسری بار آئے تو آپ فرض نماز پڑھ رہے تھے، ہم سب آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز پوری کر چکے تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب کھڑے ہو کر پڑھائے تو کھڑے ہو کر پڑھو اور امام بیٹھا ہو تو اس کے لیے کھڑے نہ رہو، جیسے اہل فارس اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں۔

٧٣٩. قال [جابر:] وولد لرجل من الأنصار غلام فسماه محمد، فقالت الأنصار: لا نكنيك برسول الله حتى قعدنا

جابر کہتے ہیں کہ ایک انصاری کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے لڑکے کا نام محمد رکھا۔ انصار نے کہا کہ ہم تمھیں رسول اللہ ﷺ کے نام پر کنیت رکھ کر نہیں یاد کریں گے۔ ہم راستہ

مضطجع على فراشه في قطيفة له فيها زَمزَمة فرأت أم ابن صياد النّبي ﷺ وهو يتّقي بجذوع النخل، فقالت لابن صياد: أي صاف! (وهو اسمه) هذا محمد، فتناهى ابن صياد، قال النّبي ﷺ: لو تَرَكته لَبَيّن.

تھا اور گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا اور ابن صیاد سے کہا کہ اے صاف! (یہی ابن صیاد کا نام تھا) یہ ہیں محمد ﷺ۔ تو ابن صیاد دور ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ چھوڑ دیتی تو معاملہ صاف ظاہر ہو جاتا۔

٧٣٦. قال عبدالله: قام النّبي ﷺ في النّاس فأثنى على الله بما هو أهله، ثم ذكر الدجال فقال: إنّي أنذر كموه، وما من نبي إلّا وقد أنذر به قومه، لقد أنذر نوح قومه، ولكن سأقول لكم فيه قولاً لم يقله نبي لقومه: تعلمون أنّه أعور، وأنّ الله ليس بأعور. (صحيح)

عبداللہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے لوگوں میں خطبہ دیا۔ پہلے تو حمد خدا کی، اس کے بعد دجال کا ذکر کیا، پھر فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے متنبہ کرتا ہوں۔ کوئی نبی نہیں جس نے دجال سے نہ متنبہ کیا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے متنبہ کیا تھا، لیکن میں تم کو ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم کو جاننا چاہیے کہ دجال کانا ہے اور اللہ کانا نہیں ہے۔

٧٣٧. عن جابر قال: كان النّبي ﷺ إذا كان جُنُباً يصبّ على رأسه ثلاث حفنات من ماء. قال الحسن بن محمد: أبا عبدالله! إن شَعري أكثر من ذاك! قال: وضرب [جابر] بيده على فخذ الحسن فقال: يا ابن أخي!

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالتے تھے۔ حسن بن محمد نے کہا: اے ابوعبداللہ! میرے بال اس سے زیادہ ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حسن کے زانو پر ہاتھ مارا اور کہا: بھتیجے! نبی ﷺ کے بال تم سے زیادہ

فی الطریق نسأله عن الساعة؟ فقال: جئتمونی تسألونی عن السّاعة؟ قلنا: نعم، قال: ما من نفس منفوسة، یأتی علیها مائة سنة، قلنا: ولد لرجل من الأنصار غلام فسماه محمداً، فقالت الأنصار: لا نكنیك برسول الله، قال: أحسنت الأنصار، سمّوا باسمی ولا تكنوا بكنیتی. (صحیح)

میں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: آج جتنے لوگ موجود ہیں ان پر سو سال آجائیں گے۔ ہم نے عرض کیا: انصاریوں میں ایک غلام کا لڑکا پیدا ہوا ہے، اس نے بچہ کا نام محمد رکھ دیا تو انصار نے کہا کہ رسول اللہ کے نام پر تمہاری کنیت نہیں رکھیں گے۔ فرمایا: انصار نے اچھا کیا۔ میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

۳۸۴- باب

——باب——

۷٤۰. عن جابر بن عبدالله: أنّ رسول الله ﷺ مرّ فی السوق داخلاً من بعض العالیة - والناس كَنَفیه - فمر بجدی أسكّ [میت]، فتناوله فأخذ بأذنه ثم قال: أیكم یحبّ أنّ هذا له بدرهم؟ فقالوا: ما نحب أنّه لنا بشیء وما نصنع به؟ قال: أتحبون أنّه لكم؟ قالوا: لا (قال ذلك لهم ثلاثاً). فقالوا: لا والله! لو كان حیّاً لكان عیباً فیه أنّه أسكّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بازار اوپر والے راستہ سے آئے۔ لوگ اس کے دونوں کناروں پر تھے تو بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس جو بوچا تھا گزرے۔ اس کو پکڑ لیا، اس کے کان پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ تم میں کون ہے جو ایسا کان ایک درہم میں لینا پسند کرے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم کچھ دے کر اسے لینا پسند نہیں کرتے، ہم اس کا کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی فرمایا کہ کیا تم پسند کرو گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، ہرگز نہیں۔ واللہ اگر وہ زندہ رہتا تو عیب ہی ہوتا، وہ اسک تھا۔ اسک اسے کہتے ہیں کہ

(والأسكّ الذي ليس له أذنان) فكيف وهو ميت؟ قال: فوالله، للدنيا أهون على الله من هذا عليكم. (صحيح)

جس کے دونوں کان نہ ہوں (بوچا) مزید برآں جب کہ وہ مردہ بھی ہے۔ فرمایا: یہ تمہارے لیے جس قدر بے کار شے ہے اللہ کے نزدیک یہ دنیا اس سے بھی کمتر ہے۔

٧٤١. عن عُتَيّ بن ضَمرة قال: رأيت عند أبيّ رجلًا تعزّى بعزاء الجاهلية، فأعضّه أُبيّ ولم يكنه فنظر إليه أصحابه قال: كأنكم أنكرتموه؟ فقال: إنّي لا أهاب في هذا أحداً أبداً إنّي سمعت النّبي ﷺ يقول: مَن تعزّى بعزاء الجاهليّة فأعضّوه ولا تُكنوه. (صحيح)

عتی بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب کے پاس ایک شخص کو دیکھا کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اس نے ماتم کیا۔ ابی بن کعب نے اسے اس کے باپ کے حوالہ سے مخاطب کیا، کنیت سے اسے نہیں پکارا۔ ان کے دوست دیکھنے لگے، اس پر انھوں نے کہا کہ شاید تم لوگ اسے برا سمجھ رہے ہو، لیکن میں اس بارے میں کسی سے کبھی نہ ڈروں گا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو جاہلیت کی طرح سے ماتم کرے اس کو اس کے باپ کے حوالہ سے پکارو، کنیت سے نہیں۔

٣٨٥- باب

—باب—

٧٤٢. عن أبي موسى: أنّه كان مع النّبي ﷺ في حائط من حيطان المدينة - وفي يد النّبي ﷺ عود يضرب به من الماء والطين - فجاء رجل يستفتح فقال النّبي ﷺ: افتح له، وبشّره

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک بار مدینہ کے احاطوں میں سے ایک احاطہ میں نبی ﷺ کے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اور آپ اس سے پانی اور کیچڑ پر مار رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور باہر سے دروازہ کھولنے کو کہا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو

بالجنّة. فذهب فإذا هو أبوبكر رضي الله عنه، ففتحت له وبشرته بالجنّة. ثم استفتح رجل آخر فقال: افتح له وبشره بالجنّة. فإذا عمر رضي الله عنه ففتحت له وبشرته بالجنّة. ثم استفتح رجل آخر - وكان متكئاً فجلس - وقال: افتح له وبشره بالجنّة على بلوى تصيبه أو تكون. فذهبت فإذا عثمان ففتحت له فأخبرته بالذي قال، قال: الله المستعان.

(صحيح)

جنت کی بشارت دے دو۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں گیا اور میں نے دروازہ کھول دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی۔ پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ دروازہ کھول دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ میں گیا تو دیکھا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دے دی۔ اس کے بعد پھر ایک آدمی نے دستک دی۔ آپ ﷺ اب تکیہ پر ٹیک لگائے تھے۔ آواز پر بیٹھ گئے اور فرمایا: جاؤ کھول دو اور جنت کی بشارت دے دو، آزمائش کے بعد جو لاحق ہوگی۔ میں آیا تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور آپ نے جو فرمایا تھا: انھیں سنا دیا۔ انھوں نے کہا: اچھا اللہ مددگار ہے۔

۳۸۶- باب مُصافحة الصبيان

لڑکوں سے مصافحہ کرنا

۷۴۳. عن سلمة بن وَردان قال: رأيت أنس بن مالك يصافح النّاس فسألني: من أنت؟ فقلت: مولى لبني ليث فمسح على رأسي ثلاثاً وقال: بارك الله فيك.

(حسن الإسناد)

سلمہ بن وردان کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ لوگوں سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: بنی لیث کا مولیٰ۔ میرے سر پر تین بار ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

۳۸۷- باب المصافحة

مصافحہ

٧٤٤. عن أنس بن مالك قال: لما جاء أهل اليمن، قال النبي ﷺ: قد أقبل أهل اليمن وهم أرق قلوباً منكم. فهم أول من جاء بالمصافحة. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یمن والے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یمن والے آئے ہیں اور وہ تم لوگوں سے زیادہ نرم دل ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے پہلے مصافحہ کیا ہے۔

٧٤٥. عن البراء بن عازب قال: من تمام التحية أن تصافح أخاك. (صحيح الإسناد موقوفاً)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے مصافحہ کرو۔

۳۸۸- باب المعانقة

معانقہ

٧٤٦. عن جابر بن عبدالله: أنّه بلغه حديث عن رجل من أصحاب النّبي ﷺ، فابتعت بعيراً فشددت إليه رحلي شهراً حتي قدمت الشام فإذا عبدالله بن أنيس فبعثت إليه أنّ جابراً بالباب فرجع الرسول فقال: جابر بن عبدالله؟ فقلت: نعم، فخرج فاعتنقني قلت: حديث بلغني لم أسمعه خشيت أن أموت أو تموت، قال: سمعت النّبي ﷺ يقول: يحشر الله العباد - أو النّاس - عراةً غرلاً

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک حدیث نبی ﷺ کے ایک صحابی سے پہنچی تو میں نے ایک اونٹ خریدا۔ اس پر کاٹھی کسی اور ایک ماہ کا سفر اختیار کیا، یہاں تک کہ میں شام آ گیا تو پتہ چلا کہ وہ عبداللہ بن انیس ہیں۔ ان کو اطلاع دی کہ دروازے پر جابر آیا ہے۔ پیامی واپس آیا اور اس نے سوال کیا: جابر بن عبداللہ؟ میں نے کہا: ہاں، تو عبداللہ بن انیس نکلے اور انھوں نے مجھے گلے لگایا۔ (معانقہ کیا) میں نے کہا کہ ایک حدیث مجھے ملی ہے جو میں نے نہیں سنی۔ مجھے خوف ہوا کہ میں مر جاؤں یا آپ مر جائیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

بهماً، قلنا: ما بهما؟ قال: ليس معهم شيء، فيناديهم بصوت يسمعه من بعد (أحسبه قال: كما يسمعه من قرب): أنا الملك لا ينبغي لأحد من أهل الجنّة يدخل الجنّة وأحد من أهل النّار يطلبه بمظلمة، ولا ينبغي لأحد من أهل النّار يدخل النّار وأحد من أهل الجنّة يطلبه بمظلمة. قلت: وكيف؟ وإنّما نأتي اللّه عراةً بُهماً؟ قال: بالحسنات والسيئات. (حسن)

کہ اللہ کے بندے یا فرمایا: انسان حشر میں اٹھائے جائیں گے، ننگے، بے سر و سامان اور بے خانماں۔ ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو ایک فرشتہ ان کو آواز دے گا جو نزدیک و دور سنی جائے گی کہ میں فرشتہ ہوں۔ کسی جنتی کے لیے جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی جہنمی اس کے ظلم کی وجہ سے دادخواہ ہے اور کسی جہنمی کو جہنم میں جانے کا موقع نہیں، اگر کوئی جنتی اس کے ظلم کی وجہ سے دادخواہ ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ بدلہ کیسے دیا جائے گا؟ ہم لوگ تو ننگے بے سروسامان اللہ کے پاس جائیں گے۔ کہا کہ حسنات و سیئات (نیکی، بدی) کے ذریعہ۔

۳۸۹- باب الرجل يُقَبّل ابنته

کوئی اپنی بیٹی کا بوسہ لے

عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: ما رأيت أحداً من النّاس كان أشبه بالنّبي ﷺ كلاماً ولا حديثاً ولا جلسة من فاطمة قالت: وكان النّبي ﷺ إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبلها، ثم أخذ بيدها فجاء بها حتى يجلسها في مكانه، وكانت إذا

امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کلام میں، بات چیت میں اور بیٹھنے میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کسی کو نہ دیکھا۔ وہ جب آتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ ان کو مرحبا کہتے تھے، ان کے لیے کھڑے ہوتے، ان کا بوسہ لیتے، پھر ہاتھ پکڑ کر انھیں لاتے اور اپنی جگہ پر انھیں بٹھاتے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آتے تو وہ مرحبا کہتیں،

اتاها النّبی ﷺ رحبت به، ثم قامت إليه [فأخذت بيده] فقبلته. وإنّها دخلت على النّبی ﷺ فی مرضه الذی قبض فيه، فرحب وقبلها وأسرّ إليها، فبكت! ثم أسرّ إليها فضحكت! فقلت للنساء: إن كنت لأرى أنّ لهذه المرأة فضلاً على النساء، فإذا هی من النساء! بينما هی تبكی إذا هی تضحك! فسألتها: ما قال لك؟ قالت: إنّی إذاً لَبَذرة! فلما قُبِضَ النّبی ﷺ، فقالت: أسرّ إلیّ فقال: إنّی ميت فبكيت، ثمّ أسرّ إلیّ فقال: إنّك أوّل أهلی بی لحوقاً فسررت بذلك وأعجبنی. (صحيح)

اُٹھتیں اور آپ کا بوسہ لیتی تھیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس مرض میں آئیں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی ہے تو آپ ﷺ نے انھیں مرحبا کہا، بوسہ دیا اور راز میں کوئی بات کہی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر کوئی بات کہی اور وہ ہنس پڑیں۔ میں نے عورتوں سے کہا: یقیناً یہ عورت بھی ایک عورت ہی ہے، مگر اسے عام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ ابھی روتی تھیں اور ابھی ہنس پڑیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: راز میں کیا بات کہی؟ جواب دیا: ابھی تو میں راز دار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی جب وفات ہوگئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے پہلے فرمایا کہ میں مرجاؤں گا۔ میں رونے لگی، پھر فرمایا: میرے اہل وعیال میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے ملوگی، اس سے میں خوش ہوگئی اور مجھے بات پسند آئی۔

۳۹۰- باب تقبيل اليد.

ہاتھ چومنا

۷٤۷. عن عبدالرحمن بن رَزين قال: مررنا بالربذة فقيل لنا: ها هُنا سلمة بن الأكوع فأتيته فسلمنا عليه فأخرج يديه، فقال: بايعت

عبدالرحمٰن بن رزین بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک بار ربذہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہاں سلمہ بن الاکوع ہیں۔ ہم ان کے پاس آئے اور السلام علیکم کہا۔ انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر کیے اور کہا کہ میں

بهاتين نبيّ الله ﷺ. فأخرج كفّاً له ضخمة كأنّها كف بعير فقمنا إليها فقبلناها. (حسن الاسناد)

نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے۔ ان کا ہاتھ نہایت گداز تھا، جیسے اونٹ کے ہاتھ ہوں۔ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ہم نے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔

۳۹۱- باب قيام الرجل للرجل تعظيماً

کسی کا کسی کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا

٧٤٨. عن أبي مِجلَز قال: أنّ معاوية خرج و عبدالله بن عامر و عبدالله بن الزبير قعود، فقام ابن عامر و قعد ابن الزبير - وكان أرزنهما - قال معاوية: قال النّبي ﷺ: من سرّه أن يَمثُلَ له عبادُ الله قياماً فليتبوأ بيتاً من النّار. (صحيح)

ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے تو عبداللہ بن عامر اور عبداللہ بن زبیر بیٹھے ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عامر تو کھڑے ہو گئے، مگر عبداللہ بن الزبیر بیٹھے رہے اور وہ ان دونوں میں زیادہ وزنی بھی تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنا گھر جہنم میں بنا لے۔

۳۹۲- باب بدء السلام

سلام کی ابتدا

٧٤٩. عن أبي هريرة عن النّبي ﷺ قال: خلق الله آدم [على صورته] وطوله ستون ذراعاً، [ثم] قال: اذهب فسلم على أولئك - [نفر من] الملائكة [جلوس] - فاستمع ما يُحَيّونَك فإنّها تحيتُك وتحية ذريتك، فقال: السلام عليكم، فقالوا:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ اللہ نے ان سے کہا کہ یہ جو فرشتے بیٹھے ہیں ان کو جا کر سلام کرو اور جو جواب دیں اسے سن رکھو۔ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام ہے۔ انھوں نے جا کر کہا: السلام علیکم، تو فرشتوں نے کہا: السلام

السلام عليك ورحمة الله، فزادوه: ورحمة الله، فكل من يدخل الجنّة على صورته، فلم يزل ينقص الخلق حتى الآن. (صحيح)

علیک و رحمة الله. اس طرح فرشتوں نے حضرت آدم کو ورحمۃ اللہ زیادہ کہا۔ ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوتا ہے، اس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ اس وقت سے اب تک مخلوق چھوٹی ہوتی جارہی ہے۔

۳۹۳- باب إفشاء السّلام

سلام کو رائج کرنا

۷۵۰. عن البراء عن النّبي ﷺ قال: أفشوا السّلام تَسلموا. (حسن)

براء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کو رائج کرو، سلامت رہو گے۔

۷۵۱. عن أبي هريرة عن النّبي ﷺ قال: لا تدخلوا الجنّة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا، ألا أدلكم على ما تحابون به؟ قالوا: بلى، يا رسول الله، قال: أفشوا السّلام بينكم. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ جنت میں داخل نہ ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان نہ لاؤ گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا تمھیں وہ ترکیب نہ بتاؤں جس سے آپس میں محبت پیدا ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: آپس میں سلام کو رائج کرو۔

۷۵۲. عن عبدالله بن عمرو قال: قال رسول الله ﷺ: اعبدوا الرّحمن وأطعموا الطعام وأفشوا السلام، تدخلوا الجنان. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

٣٩٤- باب من بدأ بالسلام

جس نے سلام کی ابتدا کی

٧٥٣. عن بُشَير بن يسار قال: ما كان أحد يبدأ - أو يبدُر - ابن عمر بالسلام. (صحيح الاسناد)

بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پہلے کوئی شخص سلام نہیں کر پاتا تھا۔

٧٥٤. عن جابر قال: يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد، والماشيان أيهما يبدأ بالسلام فهو أفضل. (صحيح الاسناد موقوفاً، وصح مرفوعاً)

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سوار پیدل کو سلام کرے، پیدل بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے اور دو چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام کرے وہی افضل ہے۔

٧٥٥. عن ابن عمر: أنَّ الأغرَّ (وهو رجل من مُزينة وكانت له صحبة مع النّبي ﷺ) كانت له أوسُق من تمر على رجل من بني عمرو بن عوف، اختلف إليه مراراً، قال: فجئت إلى النّبي ﷺ، فأرسل معي أبابكر الصدّيق، قال: فكُلُّ من لقينا سلّموا علينا، فقال أبوبكر: ألا ترى النّاس يبدأونك بالسلام فيكون لهم الأجر؟ ابدأهم بالسلام يكن لك الأجر. يحدث هذا ابن عمر عن نفسه. (حسن)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اُغر، بنی مزینہ کے ایک صحابی، نے ان سے بیان کیا کہ بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی پر ان کی چند وسق کھجوریں باقی تھیں۔ وہ ان کے پاس کئی بار گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیا۔ میں ان کے ساتھ چلا تو راستہ میں جو ملتا وہ سلام کرتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھتے نہیں، لوگ تم کو پہلے سلام کرتے ہیں اور ثواب لے جاتے ہیں۔ تم پہلے سلام کیا کرو، ثواب تمہارے حصہ میں آئے گا۔ (اس روایت کو ابن عمر نے اپنا قصہ بھی بتایا ہے)۔

٧٥٦. عن أبي أيوب، أنّ

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول الله ﷺ قال: لا يحل لامرىء مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث فيلتقيان، فَيُعرِضُ هذا ويعرض هذا وخيرهما الذی يبدأ بالسلام. (صحيح)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ مدت تک چھوڑ دے۔ دونوں ایک دوسرے سے ملیں، وہ ادھر کترا جائے اور یہ ادھر۔ ان میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۳۹۵- باب فضل السلام

سلام کی فضیلت

۷۵۷. عن أبی هريرة: أنّ رجلاً مر علی رسول الله ﷺ وهو فی مجلس فقال: السلام عليكم، فقال: عشر حسنات. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله، فقال: عشرون حسنة. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقال: ثلاثون حسنة. فقام رجل من المجلس ولم يسلم، فقال رسول الله ﷺ: ما أوشك ما نسی صاحبكم! إذا جاء أحدكم المجلس فليسلم فإن بدا له أن يجلس فليجلس، وإذا قام (وفی رواية: فإن جلس ثم بدا له أن يقوم قبل أن يتفرق المجلس) فليسلم، ما الأولی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اس شخص نے کہا: السلام علیکم، آپ نے فرمایا: اس کو دس نیکیاں ملیں۔ دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا: اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ تیسرا آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے فرمایا: اس کو تیس نیکیاں ملیں۔ اس کے بعد ایک شخص اٹھ کر مجلس سے چلا گیا اور اس نے سلام نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیاس غالب یہ ہے کہ تمہارا دوست بھول گیا۔ تم میں سے جب کوئی کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے۔ اگر چاہے تو بیٹھے اور جب جانے لگے (ایک دوسری روایت کے مطابق: اگر بیٹھے پھر مجلس کے ختم ہونے سے پہلے جانے کی ضرورت محسوس کرے) تو پھر سلام کرے۔ پہلا سلام

بأحق من الآخرة. (صحيح)

دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔

۷۵۸. عن عمر قال: كنت رديف أبي بكر، فيمر على القوم فيقول: السلام عليكم فيقولون: السلام عليكم ورحمة الله، ويقول: السلام عليكم ورحمة الله، فيقولون: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقال أبوبكر: فضلنا النّاس اليوم بزيادة كثيرة. (صحيح الاسناد)

عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر تھا تو جن لوگوں کے پاس سے گزرتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں السلام علیکم کہتے اور وہ جواب دیتے: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ اور یہ کہتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ تو لوگ جواب دیتے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج تو لوگ فضیلت میں ہم سے بہت بڑھ گئے۔

۷۵۹. عن عائشة عن رسول الله ﷺ: ما حسدكم اليهود على شيء ما حسدوكم على السلام والتّأمين. (صحيح)

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ یہودیوں نے تم سے سلام اور آمین پر جتنا حسد کیا، کسی اور بات پر نہیں کیا۔

۳۹۶- باب السلام اِسمٌ من أسماء الله عزّ وجلّ

السلام اللہ عز وجل کے اسماء میں سے ہے

۷۶۰. عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ السلام اسم من أسماء الله تعالى وضعه الله في الأرض، فأفشوا السلام بينكم. (حسن)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: السلام اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے، جسے اللہ نے دنیا میں رکھ چھوڑا ہے، اس لیے آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔

۷۶۱. عن ابن مسعود قال: كانو يصلون خلف النّبي ﷺ،

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے

قـال الـقـائل: السلام على الله، فلما قضى النّبى ﷺ قال: من الـقـائـل: الســلام على الله؟ إنّ الـلـه هـو السّـلام، ولكن قولوا: التـحيـات لـلــه، والـصـلوات والـطيبـات، السـلام عليك أيها الـنّبى ورحـمة الـلـه وبركاتـه، السـلام عـلينـا وعلى عباد الله الـصـالحين، أشـهد أن لا اله إلّا الـلــه وأشـهـد أنّ مـحمداً عبده ورســولـــه. قـال: وقـد كـانـوا يتـعـلـمـونهـا كما يتعلم أحدكم السورة من القرآن. (صحيح)

تھے تو کسی نے کہا: السلام علی اللہ۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: السلام علی اللہ کس نے کہا؟ اللہ تو خود ہی السلام ہے۔ یہ کہا کرو: التحیات للہ... الخ (اللہ کے لیے عبادتیں، نمازیں اور پاکیزگی ہے۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔) ابن مسعود کا بیان ہے کہ لوگ ان کلمات کو اس طرح سیکھتے تھے جیسے کوئی قرآن مجید کی سورۃ سیکھتا ہے۔

۳۹۷- باب حق المسلم على المسلم أن يُسَلّم عليه إذا لقيــه

ایک مسلمان کی جب دوسرے مسلمان سے ملاقات ہو تو اس کا حق ہے کہ سلام کرے

۷٦۲. عـن أبـى هـريـرة، عن الـنّبـى ﷺ قـال: حق المسلم عـلـى الـمسـلـم ست. قيل: وما هـى [يـا رسـول الـلـه] قال: إذا لـقيتــه فسـلـم عليه وإذا دعاك فأجبه وإذا استنصحك فانصح لــه، وإذا عـطــس فـحـمد الـلـه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے، جب تم کو دعوت دے تو قبول کرو، جب تم سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرو، جب چھینکے

فشمته، وإذا مرض فعده، وإذا مات فاصحبه (وفي الراوية الأخرى فاتبعه). (صحيح)

اور الحمدللہ کہے تو جواب دو، جب بیمار پڑے تو عیادت کرو اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

۳۹۸- باب يُسَلِّم الماشي على القائد

آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

٧٦٣. عن عبدالرحمن بن شِبل قال: سمعت النبي ﷺ يقول: ليسلّم الراكب على الراجل، وليسلم الراجل على القاعد، وليسلم الأقل على الأكثر، فمن أجاب السلام فهو له، ومن لم يجب فلا شيء له. (صحيح)

عبدالرحمٰن بن شبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوار کو چاہیے کہ پیدل کو سلام کرے اور پیدل کو چاہیے کہ بیٹھے ہوئے آدمی کو سلام کرے اور جو تعداد میں کم ہوں انھیں چاہیے کہ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔ جس نے جواب دے دیا اسے ثواب ملے گا اور جس نے جواب نہیں دیا اسے کچھ نہیں ملے گا۔

٧٦٤. عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: يسلم الراكب على الماشي (وفي رواية: يسلم الصغير على الكبير) والماشي على القاعد، والقليل على الكثير. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے۔ ایک روایت میں ہے: چھوٹا بڑے کو سلام کرے، پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم تعداد لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

۳۹۹- باب تسليم الراكب على القاعد

سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

٧٦٥. عن فَضالة [بن عُبيد] عن النّبي ﷺ قال: يسلم

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل پر (ایک

الفارس على القاعد، (وفي رواية: يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد)، (وفي أخرى: القائم) والقليل على الكثير. (صحيح)

روایت کے مطابق: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو)، (ایک روایت کے مطابق: کھڑے ہوئے کو) اور قلیل کثیر پر سلام کرے۔

۴۰۰- باب هل يسلم الماشي على الراكب؟

کیا پیدل سوار کو سلام کرے؟

٧٦٦. عن الحُصين عن الشعبي: أنّه لقي فارساً فبدأه بالسلام، فقلت: تبدأه بالسلام؟ فقال: رأيت شُريحاً ماشياً يبدأ بالسلام.

(صحيح الاسناد)

حصین شعبی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انھیں ایک اسپ سوار ملا۔ انھوں نے پہلے سلام کیا تو میں نے کہا کہ آپ اس کو پہلے سلام کرتے ہیں؟ کہا کہ میں نے شریح کو پیدل چلتے ہوئے پہلے سلام کرتے دیکھا ہے۔

۴۰۱- باب يسلم القليل على الكثير

قلیل کثیر کو سلام کرے

عن فَضالة [بن عُبيد] عن النّبي ﷺ قال: يسلم الفارس على القاعد، (وفي رواية: يسلم الراكب على الماشي، والماشي على القاعد)، (وفي أخرى: القائم) والقليل على الكثير. (صحيح)

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل پر (ایک روایت کے مطابق: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو)، (ایک روایت کے مطابق: کھڑے ہوئے کو) اور قلیل کثیر پر سلام کرے۔

۴۰۲- باب يسلم الصغير على الكبير

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ قال: يسلم الراكب على الماشي (وفي رواية: يسلم الصغير على الكبير) والماشي على القاعد، والقليل على الكثير. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے۔ (ایک روایت میں ہے: چھوٹا بڑے کو سلام کرے) پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم تعداد لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

۴۰۳- باب منتهى السلام

سلام کی انتہا

عن أبي الزّناد أنّه أخذ هذه الرسالة من خارجة بن زيد ومن كبراء آل زيد: بسم الله الرحمن الرحيم، لعبد الله معاوية أمير المؤمنين، من زيد بن ثابت، سلام عليك أمير المؤمنين ورحمةُ الله فإنّي أحمد إليك الله الذي لا إله إلّا هو. أما بعد؛ فإنّك تسألني عن ميراث الجد والأخوة (فذكر الرسالة)، ونسأل الله الهدى والحفظ والتثبت في أمرنا كله، ونعوذ بالله أن نَضِل أو نجهل أو نكلف ما ليس لنا بعلم، والسلام عليك أمير المؤمنين

ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے یہ خط خارجہ بن زید اور خاندان زید بن ثابت کے بزرگوں سے حاصل کیا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے معاویہ امیرالمومنین کے لیے زید بن ثابت کی طرف سے، سلام علیک امیرالمومنین ورحمۃ اللہ۔ میں آپ کے پاس اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اما بعد۔ آپ مجھ سے دادا اور بھائیوں کی میراث کے متعلق سوال کرتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے پورے مراسلہ کو بیان کیا......اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں ہدایت کا، حافظہ کا اور اپنے تمام کاموں کو پوری طرح سمجھنے کا اور اللہ کی پناہ چاہتے ہیں گمراہی، جہالت اور ایسی ذمہ

ورحمة الله وبركاته ومغفرته [وطيب صلواته]. وكتب: وُهيب يوم الخميس لثنتي عشرة بقيت من رمضان سنة اثنتين وأربعين. (حسن الاسناد)

داری سے جس کا ہمیں علم نہیں ہے اور السلام علیک امیر المومنین ورحمۃ اللہ و برکاتہ و مغفرتہ وطیب صلواتہ۔ اور یہ مراسلہ لکھا جمعرات کے دن جب کہ رمضان ۴۲ھ کے بارہ دن باقی تھے۔

۴۰۴- باب من سلّم إشارةً

اشارے سے سلام کرنا

۷۶۷. وقالت أسماء: ألوى النّبي ﷺ بيده إلى النساء بالسلام. (صحيح)

اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سر کے اشارے سے سلام کیا۔

۷۶۸. عن عطاء بن أبي رباح قال: كانوا يكرهون التسليم باليد، أو قال: كان يكره التسليم باليد. (صحيح الاسناد)

عطاء بن اُبی رباح بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہاتھ سے سلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ یا فرمایا: ہاتھ سے سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۴۰۵- باب يسمع إذا سلّم

اپنا سلام سنانا

۷۶۹. عن ثابت بن عبيد قال: أتيت مجلساً فيه عبدالله بن عمر فقال: إذا سلمت فأسمع، فإنّها تحية من عند الله مباركة طيبة. (صحيح الاسناد)

ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں آیا جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انھوں نے فرمایا: جب سلام کرو تو سناؤ، کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے طیب اور مبارک دعا ہے۔

۴۰۶- باب من خرج يُسَلّم ويُسَلّم عليه

سلام کرنے اور سلام لینے کو باہر نکلے

۷۷۰. عن الطّفيل بن أبي بن كعب: أنّه كان يأتي عبدالله بن

طفیل ابن ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس جایا کرتے

عمر فيغدو معه إلى السوق، قال: فإذا غدونا إلى السوق لم يمرَّ عبدالله بن عمر على سقّاط ولا صاحبِ بيعة ولا مسكين ولا أحد إلّا يسلم عليه. قال الطفيل: فجئت عبدالله بن عمر يوماً فاستتبَعَني إلى السوق، فقلت: ما تصنع بالسوق؟ وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع، ولا تسوم بها، ولا تجلس في مجالس السوق، فاجلس بنا هنا نتحدث، فقال لي عبدالله: يا أبا بطن! (وكان الطفيل ذا بطن) إنّما نَغدو من أجل السلام [نسلم] على من لقينا. (صحيح)

تھے۔ وہ انھیں ساتھ لے کر بازار چلے جاتے۔ جب ہم بازار میں جاتے تو عبداللہ بن عمر کسی ادنیٰ آدمی، کسی بیوپاری اور کسی مسکین کے پاس نہیں پہنچتے کہ جسے سلام نہ کریں۔ ایک دن ابن عمر کے پاس گیا، وہ لے کر بازار چلے تو میں نے کہا کہ آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ نہ آپ کسی بیوپاری کے پاس کھڑے ہوتے ہیں، نہ کسی سامان کو پوچھتے ہیں، نہ کہیں قیمت لگاتے ہیں اور نہ کہیں بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ یہیں ہمارے ساتھ بیٹھے باتیں کریں۔ تو اس پر عبداللہ نے مجھ سے کہا: ارے واہ رے میاں توند والے! (طفیل کے توند نکلی ہوئی تھی) ہم روز اس لیے جاتے ہیں کہ جو ملے اس کو سلام کریں اور بس۔

٤٠٧- باب التسليم إذا جاء المجلس

مجلس میں آئے تو سلام کرے

عن أبي هريرة: أنّ رجلًا مر على رسول الله ﷺ وهو في مجلس فقال: السلام عليكم، فقال: عشر حسنات. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اس شخص نے کہا: السلام علیکم، آپ نے فرمایا: اس کو دس نیکیاں ملیں۔ دوسرا آدمی آیا، اس

ورحمة الله، فقال: عشرون حسنة. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقال: ثلاثون حسنة. فقام رجل من المجلس ولم يسلم، فقال رسول الله ﷺ: ما أوشك ما نسي صاحبكم! إذا جاء أحدكم المجلس فليسلم فإن بدا له أن يجلس فليجلس، وإذا قام (وفي رواية: فإن جلس ثم بدا له أن يقوم قبل أن يتفرق المجلس) فليسلم، ما الأولى بأحق من الآخرة. (صحيح)

نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا: اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ تیسرا آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے فرمایا: اس کو تیس نیکیاں ملیں۔ اس کے بعد ایک شخص اٹھ کر مجلس سے چلا گیا اور اس نے سلام نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیاس غالب یہ ہے کہ تمہارا دوست بھول گیا۔ تم میں سے جب کوئی کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے۔ اگر چاہے تو بیٹھے اور جب جانے لگے (ایک دوسری روایت کے مطابق: اگر بیٹھے پھر مجلس کے ختم ہونے سے پہلے جانے کی ضرورت محسوس کرے) تو پھر سلام کرے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔

٤٠٨- باب التسليم إذا قام من المجلس

کسی مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کرنا

عن أبي هريرة: أنّ رجلًا مر على رسول الله ﷺ وهو في مجلس فقال: السلام عليكم، فقال: عشر حسنات. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله، فقال: عشرون حسنة. فمر رجل آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اس شخص نے کہا: السلام علیکم، آپ نے فرمایا: اس کو دس نیکیاں ملیں۔ دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا: اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ تیسرا آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے فرمایا:

وبركاته، فقال: ثلاثون حسنة. فقام رجل من المجلس ولم يسلم، فقال رسول الله ﷺ: ما أوشك ما نسي صاحبكم! إذا جاء أحدكم المجلس فليسلم فإن بدا له أن يجلس فليجلس، وإذا قام (وفي رواية: فإن جلس ثم بدا له أن يقوم قبل أن يتفرق المجلس) فليسلم، ما الأولى بأحق من الآخرة. (صحيح)

اس کو تیس نیکیاں ملیں۔ اس کے بعد ایک شخص اٹھ کر مجلس سے چلا گیا اور اس نے سلام نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیاس غالب یہ ہے کہ تمہارا دوست بھول گیا۔ تم میں سے جب کوئی کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے۔ اگر چاہے تو بیٹھے اور جب جانے لگے (ایک دوسری روایت کے مطابق: اگر بیٹھے پھر مجلس کے ختم ہونے سے پہلے جانے کی ضرورت محسوس کرے) تو پھر سلام کرے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔

۴۰۹- باب حقّ من سلّم إذا قام

مجلس سے جو اٹھے سلام کرے

۷۷۱. عن معاوية بن قُرّة قال: قال لي أبي: يا بنيّ! إن كنتَ في مجلس ترجو خيره، فعجلت بك حاجة، فقل: سلام عليكم؛ فإنّك تشركهم فيما أصابوا في ذلك المجلس. وما من قوم يجلسون مجلساً فيتفرقون عنه لم يُذكر الله، إلّا كأنّما تفرقوا عن جيفة حمار. (صحيح موقوف)

معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ بیٹا! اگر کسی ایسی مجلس میں ہو جس کے خیر کی امید ہو اور تمھیں کسی ضرورت سے جلدی آنا پڑے تو کہو: السلام علیکم۔ اس طرح تم اس خیر میں شریک ہوجاؤ گے جو اہل مجلس کے لیے ہوگا اور جو لوگ ایک جگہ بیٹھیں، پھر متفرق ہوجائیں اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو تو گویا یہ لوگ ایک مردہ گدھے پر سے منتشر ہوئے۔

۷۷۲. عن أبي هريرة، أنّه قال: من لقي أخاه فليسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی سے ملے وہ اسے سلام

عليه؛ فإن حالت بينهما شجرة أو حائط، ثم لقيه فليسلم عليه. (صحيح موقوفاً، وصح مرفوعاً)

کرے۔ اگر ایک درخت یا ایک دیوار کی آڑ کے بعد دوبارہ ملے تو پھر سلام کرے۔

٧٧٣. عن أنس بن مالك: أنّ أصحاب النّبی ﷺ كانوا يكونون فتستقبلهم الشجرة، فتنطلق طائفة منهم عن يمينها وطائفة عن شمالها، فإذا التقوا سلم بعضهم على بعض. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اصحاب کا یہ طریقہ تھا کہ اگر سامنے درخت آ گیا۔ کچھ لوگ اس کے دائیں طرف اور کچھ لوگ اس کے بائیں طرف ہو گئے، پھر ملے تو ایک نے دوسرے کو سلام کیا۔

۴۱۰- باب مَن دَهَن يدَه للمصافحة

مصافحہ کے لیے ہاتھ میں خوشبو لگانا

٧٧٤. عن ثابت البُناني: أنّ أنساً كان إذا أصبح دهن يده بدُهن طيب لمصافحة إخوانه. (صحيح الاسناد)

ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ ہر صبح اپنے ہاتھ میں مصافحہ کے لیے خوشبو کا تیل لگاتے تھے۔

۴۱۱- باب التسليم بالمعرفة وغيرها

جسے جانو اسے بھی سلام کرو اور جسے نہ جانو اسے بھی

٧٧٥. عن عبدالله بن عمرو: أنّ رجلاً قال: يا رسول الله! أی الإسلام خير؟ قال: تُطعم الطّعام، وتقرىء السلام على من عرفت ومن لم تعرف. (صحيح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا: کھانا کھلاؤ اور سلام کیا کرو، جسے پہچانو اسے بھی اور جسے نہ پہچانو اسے بھی۔

۴۱۲- بـاب

۷۷٦. عـن أبـي هـريـرة: أنّ رسول الله ﷺ نهى عن الأفنية والـصّعُـدات أن يجلـس فيها، فـقال المسلمون: لا نستطيعه لا نطيقه، قال: أما لا فأعطوا حقّها، فـقـالـوا: وما حقها؟ قال: غض البـصـر وإرشـاد ابـن السبيل وتشـمـيـت الـعـاطـس إذا حمد الله ورد التحيّة. (صحيح)

—باب—

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکانوں کے باہر پشتوں اور چبوتروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم سے یہ کہاں ممکن ہے؟ فرمایا: بیٹھو تو پھر وہاں بیٹھنے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظریں نیچی رکھنا، مسافر کو راستہ بتانا، چھینکنے والے کو جواب دینا، جب وہ الحمد للہ کہے اور سلام کا جواب دینا۔

۴۱۳- باب لا يسلّم على فاسق

۷۷۷. عـن الـحـسـن [هـو البـصـرى] قـال: ليس بينك وبين الفاسق حرمة. (صحيح الاسناد)

فاسق کو سلام نہ کرنا

حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تمہارے اور فاسق کے مابین کوئی احترام نہیں ہے۔

۴۱۴- باب من ترک السلام على المُتخلّق وأصحاب المعاصي

۷۷۸. عـن عـلـيّ بـن أبـي طـالـب رضي الله عنه قال: مرّ الـنّبـي ﷺ عـلـى قـوم فيهم مُتَخـلّـق بـخـلـوق، فنظر إليهم وسلـم عـليهـم، وأعـرض عن الـرجل، فقال الرجل: أعرضت عني!؟ قال: بين عينيك جمرة.

رنگین غازہ لگانے والے اور منہیات کا ارتکاب کرنے والے کو سلام نہ کرنا

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس گئے۔ ان میں ایک شخص رنگین غازہ لگائے ہوئے تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو دیکھا، انھیں سلام کیا اور اس شخص کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس شخص نے کہا کہ آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا؟ فرمایا: تیری آنکھوں کے مابین ایک انگارہ ہے۔

۷۷۹. عن عبدالله بن عمرو بن العاص بن وائل السّهمي: أنّ رجلًا أتى النّبي ﷺ وفي يده خاتم من ذهب، فأعرض النّبي ﷺ عنه، فلما رأى الرجل كراهيته ذهب فألقى الخاتم، وأخذ خاتماً من حديد فلبسه، وأتى النّبي ﷺ، قال: هذا شر، هذا حلية أهل النار. فرجع فطرحه ولبس خاتم من ورق فسكت عنه النّبي ﷺ. (حسن)

عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل السہمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے جو نبی ﷺ کی ناپسندیدگی دیکھی تو گیا اور سونے کی انگوٹھی اتار کر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا۔ آپ نے فرمایا: یہ بری چیز ہے، اہل جہنم کا زیور ہے۔ وہ واپس گیا اور اسے پھینک کر چاندی کی انگوٹھی پہن کر آیا۔ اس پر آپ ﷺ چپ رہے۔

۴۱۵- باب التسليم على الأمير

حکمراں کو سلام کرنا

۷۸۰. عن ابن شهاب: أنّ عمر بن عبدالعزيز سأل أبا بكر بن سليمان بن أبي حثمة: لم كان أبوبكر يكتب: مِن أبي بكر خليفةِ رسول الله، ثمّ كان عمر يكتب بعده: من عمر بن الخطاب خليفة أبي بكر، من أول من كتب أمير المؤمنين؟ فقال: حدثتني جدتي الشفاء - وكانت المهاجرات الأول، وكان عمر بن الخطاب رضي الله عنه إذا هو

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن سلیمان بن حثمہ سے پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خطوط میں لکھا کرتے تھے: من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ لکھا کرتے تھے: من عمر بن الخطاب خلیفۃ ابی بکر، پھر کیا ہوا۔ پہلے پہلے امیر المومنین کس نے لکھا، تو ابوبکر بن سلیمان نے کہا کہ مجھ سے میری دادی الشفاء نے جو مہاجرات اولیٰ میں سے تھیں اور عمر رضی اللہ عنہ جب بازار آتے تھے تو اُن کے پاس بھی آتے تھے، بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے

دخل السوق دخل عليها - قالت: كتب عمر بن الخطاب إلى عامل العِراقين: أنِ ابعَث إليّ برجلين جلدين نبيلين أسألهما عن العراق وأهله، فبعث إليه صاحب العراق بلبيد بن ربيعة وعدى بن حاتم، فقدما المدينة، فأناخا راحليتهما بفناء المسجد، ثم دخلا المسجد، فوجدا عمرو بن العاص، فقالا له: يا عمرو! استأذن لنا على أمير المؤمنين عمر، فوثب عمرو فدخل على عمر فقال: السلام عليك ياأمير المؤمنين! فقال له عمر: مابدالك في هذا الاسم يا ابن العاص؟ لتخرُجنّ مما قلت: قال: نعم، قدم لبيد بن ربيعة وعدى بن حاتم، فقالا لى: استأذن لنا على أمير المؤمنين، فقلت: أنتما والله أصبتما اسمه، وإنّه الأمير ونحن المؤمنون، فجرى الكتاب من ذلك اليوم. (صحيح الاسناد)

عراقین (کوفہ و بصرہ) میں اپنے عامل کولکھا تھا کہ دو آدمی مضبوط اور شریف میرے پاس بھیجو، تا کہ میں اُن سے اہلِ عراق اور عراقین کے حالات پوچھوں، تو والی عراقین نے اُن کے پاس لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو بھیجا۔ دونوں مدینہ آئے اور اپنی سواری مسجد کے صحن میں روکی، پھر مسجد میں داخل ہوئے، وہاں عمرو بن عاص سے ملاقات ہوئی۔ دونوں نے ان سے عرض کیا: اے عمرو! امیرالمومنین عمر کے پاس جانے کے لیے ہمیں اجازت دلوائیے۔ یہ سن کر عمرو اچھل پڑے اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور عرض کیا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن العاص! تمہارے سامنے یہ نام کیسے آیا؟ یہ کہنے کی وجہ بتاؤ۔ انھوں نے کہا: ہاں، لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم آئے ہیں۔ ان ہی دونوں نے مجھ سے کہا کہ امیر المومنین سے میرے آنے کی اجازت مانگو، تو میں نے کہا: تم نے اُن کا یہ نام صحیح رکھا، وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں۔ اُسی دن سے خطوط میں یہ لکھا جانے لگا۔

۷۸۱. عن عُبيد الله بن عبد

عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ

الله قال: قدم معاوية حاجّاً حجته الأولى وهو خليفة، فدخل عليه عثمان بن حُنيف الأنصارى فقال: السلام عليك أيها الأمير ورحمة الله، فأنكرها أهل الشام وقالوا: من هذا المنافق الذى يقصر بتحية أمير المؤمنين؟ فبرك عثمان على ركبته، ثم قال: يا أمير المؤمنين، إنّ هؤلاء أنكروا علىّ أمراً أنت أعلم به منهم، فو الله لقد حيّيتُ بها أبابكر وعمر و عثمان، فما أنكره منهم أحد، فقال معاوية لمن تكلم من أهل الشام: على رِسلكم؛ فإنّه قد كان بعض ما يقول، ولكن أهل الشام لما حدثت هذه الفتن قالوا: لا تقصر عندنا تحية خليفتنا، فإنّى إخالكم يا أهل المدينة تقولون لعامل الصدقة: أيها الأمير. (صحيح الاسناد)

معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے بعد پہلے حج میں مکہ آئے تو عثمان بن حنیف انصاری ان کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ السلام علیک ایها الامیر و رحمة الله۔ اہل شام نے اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ یہ کون منافق ہے جو امیرالمومنین کو سلام کرنے میں اختصار کرتا ہے؟ عثمان دو زانو بیٹھ گئے اور انھوں نے کہا: اے امیرالمومنین! یہ لوگ ایک ایسی بات کو ناپسند کر رہے ہیں جسے آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے اسی طرح ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو بھی سلام کیا ہے اور کسی نے ناپسند نہیں کیا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام سے کہا: چپ رہو۔ انھوں نے وہی کہا جو لوگ کہتے ہیں، لیکن اہل شام نے فتنوں کے بعد یہ کہا کہ ہم اپنے خلیفہ کے سلام کو مختصر نہیں کرتے۔ اے اہل مدینہ! میں تمھیں یاد دلاتا ہوں کہ تم لوگ صدقہ کے عامل کو بھی تو ایها الامیر ہی کہتے ہو۔

۷۸۲. عن جابر قال: دخلت على الحجاج فما سلمت عليه. (صحيح الاسناد)

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حجاج کے پاس گیا اور میں نے اسے سلام نہیں کیا۔

٧٨٣. عن تميم بن حَذلَم قال: إنّي لأذكر أول من سُلّم عليه بالإمرة بالكوفة، خرج المغيرة بن شعبة من باب الرحبة فجائه رجل من كندة - زعموا أنّه أبوقرّة الكندى - فسلم عليه فقال: السلام عليك أيها الأمير ورحمة الله، السلام عليكم فكرهه، فقال: السلام عليك أيها الأمير ورحمة الله، السلام عليكم، هل أنا إلّا منهم أم لا؟! قال سِماك: ثم أقرّ بها بعد. (صحيح الاسناد)

تمیم بن حذلم بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو امیر کہہ کر سلام پہلے کس نے کیا تھا، مجھے یاد ہے۔ ایک بار مغیرہ بن شعبہ باب الرحبہ (کوفہ کا ایک دروازہ تھا) سے نکلے۔ بنی کندہ کا ایک شخص آیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ابوقرۃ الکندی تھا۔ اس نے مغیرہ کو سلام کیا: السلام علیک ایھا الامیر و رحمۃ اللہ السلام علیکم. تو اسے مغیرہ نے ناپسند کیا اور کہا کہ یہ السلام علیکم ایھا الامیر و رحمۃ اللہ السلام علیکم کیا ہے؟ کیا میں ان ہی لوگوں میں سے ہوں یا نہیں۔ سماک نے کہا کہ پھر بعد کو مغیرہ نے اس کو قبول کر لیا تھا۔

٤١٦- باب التسليم على النائم

سوتے ہوئے کو سلام کرنا

٧٨٤. عن المِقداد بن الأسود قال: كان النّبى ﷺ يجىء من الليل فيسلم تسليماً لا يوقظ نائماً، ويُسمع اليقظان. (صحيح)

مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو آتے تھے تو سلام اس طرح کیا کرتے تھے کہ سونے والے کی نیند نہ ٹوٹے اور جاگنے والا سن لے۔

٤١٧- باب مرحباً

مرحبا

٧٨٥. عن عائشة رضى الله عنها قالت: أقبلت فاطمة تمشى كأنّ مِشيتها مشى النبى ﷺ فقال: مرحبا بابنَتي. ثم أجلسها

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آئیں اور ان کی چال رسول اللہ کی چال کی سی تھی تو آپ نے فرمایا: مرحبا بیٹی! پھر انھیں

عن يمينه أو شماله. (صحيح)

اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔

٧٨٦. عن علي رضي الله عنه قال: استأذن عمار على النّبي ﷺ - فعرف صوته - فقال: مرحباً بالطيب المطيّب. (صحيح)

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ان کی آواز پہچان لی اور فرمایا: طیب فطیب مرحبا.

۴۱۸- باب كيف ردُّ السلام

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

٧٨٧. عن عبدالله بن عمرو قال: بينما نحن جلوس عند النّبي ﷺ - في ظل شجرة بين مكة والمدينة - إذ جاء أعرابي من أجلف الناس وأشدهم، فقال: السلام عليكم، فقالوا: وعليك. (صحيح الاسناد)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے سایہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نہایت اجڈ قسم کا بہت ہی سخت بدوی آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم تو لوگوں نے کہا: وعلیک.

٧٨٨. عن أبي جَمرة: سمعت ابن عباس إذا يُسلّم عليه يقول: وعليك، ورحمة الله. (صحيح الاسناد)

ابوجمرہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس کو جب کوئی سلام کرتا تھا تو کہتے تھے: وعلیک و رحمۃ اللہ۔

٧٨٩. قال أبو عبدالله: وقالت قَيلَة: قال رجل: السلام عليك يا رسول الله، قال: وعليك السلام ورحمة الله. (حسن صحيح)

ابوعبداللہ (یعنی امام بخاری) کہتے ہیں کہ قیلہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کسی شخص نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا تو آپ نے فرمایا: و علیک السلام و رحمة الله.

٧٩٠. عن أبي ذرّ قال: أتيت النّبي ﷺ حين فرغ من صلاته، فكنت أوّل من حيّاه بتحية الإسلام، فقال: وعليك، ورحمة الله، ممن أنت؟ قال: من غِفار. (صحيح)

ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز سے فارغ ہوئے تھے۔ میں وہ پہلا شخص تھا جس نے آپ کو اسلامی سلام کیا تو آپ نے فرمایا: وعلیک ورحمۃ اللہ۔ تم کس قبیلہ کے ہو؟ عرض کیا: بنی غفار کا۔

٧٩١. عن معاوية بن قُرة قال: قال لي أبي: يا بنيّ، إذا مر بك الرجل فقال: السلام عليكم، فلا تقل: وعليك، كأنك تخصه بذلك وحده؛ فإنّه ليس وحده، ولكن قل: السلام عليكم. (صحيح)

معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے کہا: بیٹے! جب تمہارے پاس کوئی شخص آئے اور السلام علیکم کہے تو تم وعلیک نہ کہو۔ اس طرح تم مخصوص اسی کو سلام کروگے اور وہ اکیلا نہیں ہے، بلکہ کہو: السلام علیکم۔

۴۱۹-باب من لم يَرُدّ السلام

سلام کا جواب نہ دیا

٧٩٢. عن عبدالله بن الصامت قال: قلت لأبي ذر: مررت بعبد الرحمن بن أم الحكم فسلمت فما ردّ علي شيئاً، فقال: يا ابن أخي! ما يكون عليك من ذلك؟ رد عليك من هو خير منه؛ مَلَك عن يمينه. (صحيح الاسناد موقوفاً على أبي ذرّ)

عبداللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ میں عبدالرحمٰن بن امّ الحکم کے پاس سے گزرا اور انھیں سلام بھی کیا، لیکن انھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو انھوں نے کہا کہ اے میرے بھائی کے فرزند! اس سے تمہارا کیا نقصان ہوا؟ تمہارے سلام کا جواب ان سے بہتر نے دیا، ان کے دائیں طرف کے فرشتہ نے۔

٧٩٣. عن عبدالله [هو ابن

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

مسعود] قال: إنّ السلام اسم من أسماء الله وضعه الله فی الأرض، فأفشوه بینکم، إنّ الرجل إذا سلم علی القوم فردّوا علیه کانت علیهم فضل درجة؛ لأنّه ذکرهم بالسلام، وإن لم یرد علیه رد علیه من هو خیر منه وأطیب. (صحیح موقوفاً، وصح مرفوعاً)

ہے کہ السلام اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے جس کو اس نے زمین پر رکھا ہے، اس لیے اسے پھیلاؤ۔ اگر کسی نے لوگوں کو سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا تو اوّل سلام کرنے والوں کو بمقابلہ جواب دینے والوں کے ایک درجہ فضیلت ملی، کیونکہ اس نے انھیں سلام کی یاد دلائی اور اگر جواب نہیں دیا تو اس کا جواب اسے بہتر اور پسندیدہ تر نے دے دیا۔ (یعنی فرشتے نے)۔

۷۹۴. عن الحسن [هو البصری] قال: التسلیم تطوع، والردّ فریضة. (صحیح الاسناد)

حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سلام کرنا ایک نفل ہے اور جواب دینا فرض ہے۔

۴۲۰- باب من بخل بالسلام

سلام میں بخل کرنا

۷۹۵. عن أبی هریرة قال: أبخل النّاس الذی یبخل بالسلام، وإن أعجز النّاس، من عجز بالدعاء. (صحیح الاسناد موقوفاً وصح مرفوعاً)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: سب سے بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرے اور سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا میں عاجز ہو۔

۴۲۱- باب السلام علی الصبیان

بچوں کو سلام کرنا

۷۹۶. عن أنس بن مالك: أنّه مرّ علی صبیان فسلم علیهم، وقال: کان النّبی ﷺ یفعله بهم. (صحیح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور کہا کہ نبی ﷺ ان کے ساتھ یہی عمل کرتے تھے۔

٧٩٧. عن عَنبسة [هو ابن عمار] قال: رأيت عمر يسلم على الصبيان في الكتّاب. (صحيح الاسناد)

عنبسہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر کو دیکھا ہے، وہ خط میں بچوں کو سلام لکھا کرتے تھے۔

۴۲۲- باب تسليم النساء على الرجال

عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

٧٩٨. عن أم هانيء قالت: ذهبت إلى النّبي ﷺ وهو يغتسل، فسلمت عليه فقال: من هذه؟ قلت: أم هانيء. قال: مرحباً [بأم هانيء]. (صحيح)

امّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کے پاس گئی، آپ غسل فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا، فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: امّ ہانی۔ فرمایا: مرحبا۔

٧٩٩. عن الحسن [هو البصري] قال: كنَّ النساء يسلّمن على الرجال. (حسن الاسناد)

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عورتیں مردوں کو سلام کیا کرتی تھیں۔

۴۲۳- باب التسليم على النساء

عورتوں کو سلام کرنا

٨٠٠. عن أسماء: أنّ النبي ﷺ مرّ في المسجد، وعُصبَة من النساء قعود، قال بيده إليهم بالسلام فقال: إياكنّ وكفرانَ المُنعمين، إيّاكن وكفران المنعمين. قالت إحداهن: نعوذ بالله - يا نبيّ الله - من كفران نعم الله، قال: بلى إنّ إحداكنّ.

اسماء (بنت یزید الانصاریہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد سے گزرے۔ تھوڑی سی عورتیں وہاں بیٹھی تھیں، آپ نے ہاتھ کے اشارے سے انھیں سلام کیا اور فرمایا: کفران منعمین سے بچو، کفران منعمین سے بچو۔ کسی عورت نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ کی نعمت کے کفران سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا:

تـطـول أيمتهـا، ثـم تـغـضـب الـغـضبة فتقول: والله ما رأيت مـنـه سـاعةً خيـراً قـط، وذلك كـفـران نـعم الله، وذلك كفران المنعمين. (صحيح دون ذكر اليد)

ہاں، تم میں سے کسی کا زمانہ بیوگی طویل ہو جاتا ہے، وہ غصہ ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ واللہ! میں نے تو اس سے ایک گھنٹہ بھی خیر کا نہ بسر کیا۔ یہ اللہ کی نعمت کا کفران ہے اور یہی کفران منعمین ہے۔

ومـن طريق آخر عن أسماء ابـنة يـزيـد الأنـصـاريّة: مرّ بي النبي ﷺ وأنا في جوار أتراب لـي، فسـلّم علينا وقـال: إيّاكنّ وكـفـر الـمـنـعـمين. وكنت من أجـرئهنّ عـلـى مسألتـه، فقلت: يـا رسـول الـلـه! ومـا كـفـر الـمـنـعمين؟ قال: لعلّ إحداكنّ تـطـول أيمتهـا مـن أبويهـا، ثـم يـرزقها الله زوجاً ويرزقها مـنـه ولـداً، فتـغـضـب الغضبة فتكـفـر، فتـقول: ما رأيت منك خيـراً قـط. (صحيح)

ایک دوسری سند کے مطابق اسماء بنت یزید الانصاریہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی ہم عمر عورتوں میں بیٹھی تھی تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔ فرمایا: کفر منعمین سے بچو۔ میں عورتوں میں آپ سے سوال کرنے کے معاملہ میں سب سے جری تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کفر منعمین کیا ہے؟ فرمایا: تم میں سے کسی کا اپنے باپ ماں کے پاس بےشوہری کا زمانہ طویل ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو شوہر دیتا ہے، پھر اسے بچہ پیدا ہوتا ہے، پھر بھی وہ غصہ میں آتی ہے تو کہتی ہے: واللہ! میں نے تجھ سے کبھی خیر نہ پایا۔

۴۲۴- باب من كره تسليم الخاصّة

کسی کو مخصوص کر کے سلام کرنے کو مکروہ سمجھا

٨٠١. عـن طـارق قـال: كـنـا عـنـد عبـدالـلـه جلوساً، فجـاء آذنـه [فقال]: قد قامت الصلاة،

طارق بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ عبداللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھیں اطلاع دی گئی کہ نماز کھڑی ہوگئی۔ وہ کھڑے ہوئے اور

فقام وقمنا معه فدخلنا المسجد، فرأى الناس ركوعاً في مقدم المسجد، فكبر وركع ومشينا وفعلنا مثل ما فعل، فمر رجل مُسرع فقال: عليكم السلام يا أبا عبدالرحمن! فقال: صدق الله، وبلّغ رسوله! فلما صلينا رجع فولج على أهله، وجلسنا في مكاننا ننتظرهُ حتى يخرج، فقال بعضنا لبعض: أيكم يسأله؟ قال طارق: أنا أسأله، فسأله فقال: عن النّبي ﷺ قال: بين يدي السّاعة: تسليم الخاصّة، وفشوّ التجارة حتى تعين المرأةُ زوجَها على التجارة، وقطع الأرحام، وفشوّ القلم، وظهور الشهادة بالزور، وكتمان الشهادة الحق. (صحيح)

ہم سب لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ مسجد میں آئے تو لوگ مسجد کے اگلے حصہ میں رکوع میں تھے۔ انھوں نے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں شریک ہو گئے اور ہم لوگ بھی آگے بڑھے اور جیسا انھوں نے کیا تھا ہم نے بھی کیا۔ ایک جلد باز آدمی گزرا اور اس نے کہا: علیکم السلام اے ابوعبدالرحمٰن! تو انہوں نے کہا کہ اللہ نے سچ کہا اور رسول اللہ ﷺ نے پوری تبلیغ فرمائی۔ جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے اور واپس ہوئے تو عبداللہ اپنے گھر میں اندر چلے گئے اور ہم لوگ وہیں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگے کہ وہ باہر آئیں۔ ہم میں سے کسی نے کسی سے کہا کہ ان سے سوال کون کرے گا؟ طارق کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں سوال کروں گا، چنانچہ میں نے سوال کیا اور انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب لوگوں کو مخصوص کر کے سلام کرنے کا رواج ہو جائے گا۔ تجارت کی گرم بازاری ہوگی، حتیٰ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی تجارت میں امداد کریں گی۔ قطع رحم عام ہوگا، قلم کا زور ہوگا، جھوٹی شہادتیں پیدا ہو جائیں گی اور سچی شہادتوں کو چھپایا جائے گا۔

۴۲۵- باب كيف نزلت آية الحجاب؟

آیتِ پردہ کیسے نازل ہوئی؟

۸۰۲. عن أنس: أنّه كان ابنَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عشر سنين مقدمَ رسول الله ﷺ المدينةَ، فكُنَّ أمهاتي يُوَطّوَنّني على خدمته، فخدمته عشر سنين وتوفي وأنا ابن عشرين، فكنت أعلم النّاس بشأن الحجاب، فكان أول ما نزل ما ابتني رسول الله ﷺ بزينب بنت جحش وأصبح بها عروساً، فدعى القوم فأصابوا من الطعام ثم خرجوا، وبقي رهط عند النّبي ﷺ فأطالوا المكث، فقام و خرج وخرجتُ لكي يخرجوا فمشي، فمشيت معه، حتى جاءَ عَتبة حجرة عائشة، ثم ظنّ أنّهم خرجوا فرجع ورجعت، حتى دخل على زينب فإذا هم جلوس، فرجع ورجعت حتى بلغ عتبة حجرة عائشة. وظن أنّهم خرجوا فرجع ورجعت معه، فإذا هم قد خرجوا، فضرب النّبي ﷺ

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے ہیں تو میری عمر دس سال تھی۔ میری والدہ مجھے آپ کی خدمت کی تاکید کرتی تھیں۔ میں نے آپ کی دس سال تک خدمت کی۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔ میں پردہ کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ سب سے پہلے حکم اس وقت نازل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے امّ المومنین زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا۔ آپ نے نکاح کے بعد پہلی رات بسر کی، صبح کو آپ نے لوگوں کو دعوت پر بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھایا، اس کے بعد لوگ نکل گئے۔ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس رہ گئے اور بہت دیر تک بیٹھے رہے تو آپ گھر سے باہر آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ٹہلتا رہا، حتیٰ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ تک آگئے، پھر آپ نے خیال کیا کہ لوگ نکل گئے ہوں گے۔ آپ لوٹے، میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت زینب کے پاس پہنچے تو وہ لوگ ابھی بیٹھے ہی تھے، پھر لوٹ آئے۔ میں بھی ساتھ رہا، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک آئے اور خیال کیا کہ اب وہ لوگ باہر آگئے ہوں گے، چنانچہ آپ پھر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ اب وہ لوگ باہر جا چکے تھے تو رسول اللہ

بينـي وبينـه الستر، وأنـزل الحجـاب. (صحيح)

ﷺ نے اپنے اور میرے درمیان پردہ گرا دیا اور اس کے بعد پردہ کا حکم نازل ہوا۔

۴۲۶- باب العورات الثلاث

پردے کے تین اوقات

۸۰۳. عـن ثـعلبة بن أبـي مـالك القـرظـي: أنـه ركب إلى عبدالـلـه بـن سُويد - أخي بني حارثة ابن الحارث - يسأله عن العـورات الثلاث، وكان يعمل بهن، فـقـال: مـا تـريـد؟ فقلت: أريـد أن أعـمـل بهـن، فقـال: إذا وضعتُ ثيابي من الظهيرة لـم يدخـل علـيّ أحد مـن أهـلـي بلغ الحُلُم؛ إلّا بإذنـي إلّا أن أدعـوه فذلك إذنـه. ولا إذا طـلـعَ الفجر وتحرك الناس حتى تُصـلّى الصلاة. ولا إذا صـليـتُ العشـاء ووضعـتُ ثيابي حتى أنـام.

ثعلبہ بن اُبی مالک القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں بنوحارثہ بن حارث کے اپنے ایک بھائی عبداللہ بن سوید کے پاس سوار ہو کر گیا۔ ان سے پردہ کے تین اوقات کے متعلق سوال کیا۔ وہ اس پر عامل تھے۔ انھوں نے سوال کیا کہ کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ ارادہ ہے کہ اسی پر عمل کروں، تو کہا کہ ایک وہ وقت جبکہ دوپہر کو میں کپڑے اتاروں، اس وقت میرے گھر کا بھی کوئی بالغ آدمی میرے پاس نہیں آتا، مگر میری اجازت سے، میں بلا لوں تو یہی اجازت ہے اور دوسرا وقت جب صبح ہو اور لوگ جماع اور غسل کے لیے بیدار ہوں، جب تک نماز فجر کی ادائیگی نہ ہو جائے اور تیسرا وقت جب نماز عشاء پڑھ چکوں اور کپڑے اتار دوں، یہاں تک کہ سو جاؤں۔

۴۲۷- باب أكل الرجل مع امرأته

اپنی بیوی کے ساتھ کھانا کھانا

۸۰۴. عن عائشة رضي الله عنهـا قـالت: كنت آكل مـع الـنّبي ﷺ حيسـاً فـمر عمـر، فـدعـاه فـأكل، فأصابت يـده

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حیس (کھجور اور ستو کا ایک مرکب) کھا رہی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، آپ نے انھیں بلا لیا۔ وہ بھی کھانے

إصبعي، فقال: حسّ! لو أطاع فيكن ما رأتكن عين، فنزل الحجاب. (صحيح)

میں شریک ہوئے۔ اتفاقاً ان کا ہاتھ میری انگلی سے لگا۔ انھوں نے کہا: اگر حس تم لوگوں میں کام کرتا تو کوئی آنکھ تمھیں نہ دیکھتی۔ اس کے بعد پردہ کا حکم نازل ہوا۔

٨٠٥. عن أم صبيّة بنت قيس - وهي خولة جدّة خارجة ابن الحارث - قالت: اختلفت يدي ويدُ رسول الله ﷺ في إناء واحد. (صحيح)

خارجہ بن حارث کی دادی خولہ امّ صبیہ بنت قیس بیان کرتی ہیں کہ ایک ہی برتن میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ چلے ہیں۔

۴۲۸- باب إذا دخل بيتاً غير مسكون

غیر مسکون گھر میں داخل ہونا

٨٠٦. عن عبدالله بن عمر قال: إذا دخل البيت غير المسكون فليقل: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. (حسن الاسناد)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی کسی غیر مسکون گھر (جہاں کوئی نہ رہتا ہو) میں داخل ہوتو اسے السلام علینا و علی عباداللہ الصالحین کہنا چاہیے۔

٨٠٧. عن ابن عباس قال: ﴿لا تدخلوا بيوتاً غير بيوتكم حتى تَستأنسوا وتسلموا على أهلها﴾ [النور: ٢٧]، واستثنى من ذلكِ فقال: ﴿ليس عليكم جُناحٌ أن تدخلوا بيوتاً غير مسكونة فيها متاعٌ لكم والله

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ”اپنے گھر کے سوا کسی گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ انھیں بتا نہ لو اور وہاں رہنے والوں کو سلام نہ کہہ لو۔“ ابن عباس نے کہا کہ اس میں سے یہ استثنا ہے کہ ”تمھارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے، اگر غیر مسکونہ گھروں میں داخل ہو، جہاں

يعلم ما تبدون وما تكتمون﴾ [النور: ٢٩]. (صحيح الاسناد)

تمہارا سامان ہو۔ جو کچھ تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو، اللہ کو سب کی خبر ہے۔''

۴۲۹- باب قول الله: ﴿وإذا بلغ الأطفالُ منكم الحُلُمَ﴾

اللہ تعالیٰ کا قول ''جب لڑکے بلوغ کو پہنچ جائیں''

٨٠٨. عن ابن عمر: أنّه كان إذا بلغ بعض ولده الحُلُم عزله؛ فلم يَدخل عليه إلّا بإذن. (صحيح الاسناد)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے بعض لڑکے جب بلوغ کو پہنچ گئے تو انھیں علیحدہ کر دیا۔ اب وہ بغیر اجازت ان کے پاس نہیں آتے تھے۔

۴۳۰- باب يَستأذن على أمّه

اپنی ماں سے بھی اجازت لے

٨٠٩. عن علقمة قال: جاء رجل إلى عبدالله قال: أأستأذن على أمي؟ فقال: ما على كل أحيانها تحب أن تراها. (صحيح الاسناد)

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے کی بھی اجازت لوں؟ کہا: کیا اس کے ہر وقت میں تم اسے دیکھنا پسند کرو گے۔

٨١٠. عن مُسلم بن نُذَير قال: سأل رجل حذيفة فقال: أستأذن على أمي؟ فقال: إنّ لم تستأذن عليها رأيتَ ما تكره، (وفي رواية: ما يسؤك). (حسن الاسناد)

مسلم بن نذیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حذیفہ سے سوال کیا: کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت طلب کروں؟ کہا کہ اگر تم اجازت نہ لوگے تو وہ دیکھو گے جسے پسند نہیں کرتے۔

۴۳۱- باب يستأذن على أخته

اپنی بہن سے اندر آنے کی اجازت لے

٨١١. عن عطاء قال: سألت ابن عباس فقلت: أستأذن على أختي؟ فقال: نعم، فأعدت

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا: کیا اپنی بہن سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں؟ کہا: ہاں۔ میں نے دوبارہ پوچھا

فقلت: أختان في حجري وأنا أمّونهما وأنفق عليهما أستأذن عليهما؟ قال: نعم، أتحبُّ أن تراهما عريانتين؟ ثم قرأ: ﴿يا أيُّها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين مَلكت أيمانُكُم والذين لم يبلُغوا الحُلُم منكم ثلاث مرّات من قبل صلاةِ الفجر وحين تضعونَ ثيابكم من الظّهيرة ومن بعدِ صلاةِ العشاءِ ثلاثُ عوراتٍ لكم﴾ [النور:۵۸] قال: فلم يؤمر هؤلاء بالإذن إلّا في هذه العورات الثلاث. قال: وإذا بلغَ الأطفالُ منكم الحُلُم فليستأذنوا كما استأذنَ الذينَ من قبلهم﴾ [النور: ۵۹]، قال ابن عباس: فالإذن واجب [على النّاس كلهم].

(صحيح الاسناد)

اور کہا کہ میری دو بہنیں ہیں، جو میرے زیر پرورش ہیں۔ میں ان پر خرچ کرتا ہوں۔ کیا میں ان سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں؟ کہا کہ ہاں، کیا تم انھیں عریاں دیکھنا پسند کروگے۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، لازم ہے کہ تمہارے لونڈی غلام اور تمہارے وہ بچے جو ابھی عقل کی حد کو نہیں پہنچے ہیں، تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں۔ صبح کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب کہ تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد۔ یہ تین وقت تمہارے لیے پردے کے وقت ہیں۔'' ابن عباس کہتے ہیں کہ آیت میں مذکور تمام لوگوں کو پردہ کے صرف ان تین اوقات میں اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ اس طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں: اجازت طلب کرنا تمام لوگوں کے لیے واجب ہے۔

۴۳۲- باب الاستئذان ثلاثاً

طلب اجازت تین بار

۸۱۲. عن عُبيد بن عُمير: أنّ أبا موسى الأشعري استأذنَ

عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری نے عمر بن الخطاب سے تین

علی عمر بن الخطاب فلم یؤذن له - وکأنّه کان مشغولاً - فرجع أبوموسی، ففرغ عمر فقال: ألم أسمع صوت عبدالله بن قیس؟ إیذنوا له، فقیل: قد رجع فدعاه، فقال: کنا نؤمر بذلك. فقال: تأتینی علی ذلك بالبینة. فانطلق إلی مجلس الأنصار فسألهم؟ فقالوا: لا یشهد لك علی هذا إلّا أصغرُنا: أبوسعید الخدری، فذَهب بأبی سعید، فقال عمر: أخفی علی [هذا] من أمر رسول الله ﷺ؟ ألهانی الصفقُ بالأسواق، یعنی الخروج إلی التجارة. (صحیح)

بار اجازت چاہی تو اجازت نہیں ملی۔ شاید عمر رضی اللہ عنہ بہت مشغول تھے۔ اس کے بعد ابو موسیٰ واپس چلے گئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کو فراغت ہوئی تو کہا کہ میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انھیں بلاؤ۔ ان سے کہا گیا کہ وہ واپس چلے گئے۔ عمر نے انھیں بلایا تو انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں ایسا ہی حکم دیا گیا تھا۔ کہا: اس بات کی دلیل پیش کرو تو ابوموسیٰ انصار میں گئے اور ان سے سوال کیا تو لوگوں نے کہا: آپ کی شہادت اس بارے میں ہمارے سب سے چھوٹے آدمی ابوسعید الخدری دیں گے۔ ابوسعید الخدری کو لے کر ابوموسیٰ الاشعری گئے، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر پوشیدہ رہا۔ مجھے بازاروں میں کاروبار نے مشغول کر رکھا تھا، یعنی تجارت کے لیے باہر جانے کی وجہ سے معلوم نہ ہوسکا۔

۴۳۳- باب الاستئذان غیر السلام

اجازت طلبی سلام کے علاوہ ہے

۸۱۳. عن أبی هریرة: فیمن یستأذن قبل أن یسلم، قال: لا یؤذن له حتی [یأتی بالمفتاح] یبدأ بالسلام. (صحیح الاسناد)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جو سلام کرنے سے پہلے اجازت طلب کرتا ہے، فرمایا: اسے اجازت نہ دی جائے جب تک دروازے پر آکر سلام نہ کرے۔

۴۳۴- باب إذا نظر بغير إذن تُفقأ عينه

اگر بغیر اجازت دیکھے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے

٨١٤. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: لو اطّلع رجل في بيتك، فخذفته بحصاة، ففقأت عينه، ما كان عليك جناح. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی گھر میں جھانکے اور تم اسے کنکر مار دو اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

٨١٥. عن أنس قال: كان النّبي ﷺ قائماً يصلي، فاطّلع رجل في بيته، (وفي طريق آخر: من خلل (وفي رواية: فألقم عينه خصاصة الباب) في حُجرة النّبي ﷺ) فأخذ سهماً من كنانته فسدد نحو عينيه [ليفقأ عينه] [فأخرج الرجل رأسه]، (وفي رواية: فانقمع الأعرابي، فذهب، فقال: أما إنّك لو ثبتَّ لفقأت عينك. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ کے گھر میں جھانکا تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کی آنکھ کی طرف سیدھا کیا، تا کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔ اس شخص نے اپنا سر باہر نکالا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس دیہاتی نے خود کو وہاں سے الگ کیا اور چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جمے رہتے تو میں تمھاری آنکھ پھوڑ دیتا۔

۴۳۵- باب الاستئذان من أجل النظر

اجازت طلب کرنا دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے

٨١٦. عن سهل بن سعد: أنّ رجلاً اطلع من جحر في باب النّبي ﷺ، ومع النبي

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے دروازے میں ایک شخص نے جھانکا اور آپ ﷺ کے پاس

ﷺ مدری یحك به رأسه، فلما رآه النّبی ﷺ قال: لو أعلم أنّك تنظرنی لطعنت به فی عینك. وقال النّبی ﷺ: إنّما جعل الإذن من أجل البصر. (صحیح)

ایک ڈھیلا تھا، جس سے آپ اپنا سر صاف کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم مجھ کو دیکھ رہے ہو تو وہ ڈھیلا تمہاری آنکھ میں مار دیتا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت تو دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے۔

۴۳۶- باب إذا سلّم الرجل علی الرجل فی بیته

کوئی شخص جب کسی کو گھر میں سلام کرے

۸۱۷۔ عن عُبید بن عُمیر عن أبی موسی: استأذنت علی عمر فلم یؤذن لی - ثلاثاً - فأدبرتُ، فأرسل إلی فقال: یا عبدالله! اشتد علیك أن تحتبس علی بابی؟ اعلم أنَّ النّاس کذلك یشتد علیهم أن یحتبسوا علی بابك، فقلت: استأذنت علیك ثلاثاً فلم یؤذن لی، فرجعت [وکنا نؤمر بذلك] فقال: ممن سمعت هذا؟ فقلت: سمعته من النّبی ﷺ، فقال: أسمعت هذا من النّبی ﷺ مالم نسمع؟ لئن لم تأتنی علی هذا ببینة لأجعلنك

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت طلب کی۔ مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس چلا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس آدمی بھیجا اور کہا کہ اے عبداللہ! تمھیں کیسا سخت معلوم ہوا کہ تم میرے دروازے پر کھڑے رہو، سمجھ لو کہ اسی طرح لوگوں پر جبر ہوتا ہے، جب تمہارے دروازے پر لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ تین بار آپ سے اجازت چاہی، مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس چلا گیا۔ کہا کہ یہ کس سے سنا ہے۔ کہا کہ نبی ﷺ سے۔ کہا کہ تم نے وہ باتیں بھی نبی ﷺ سے سنی ہیں جو ہم لوگوں نے نہیں سنی۔ اگر اس کی شہادت نہ پیش کی تو میں تمھیں سزا دوں گا، پھر میں وہاں سے

نكالا! فخرجت حتى أتيت نفراً من الأنصار جلوساً في المسجد، فسألتهم؟ فقالوا: لا يقوم معك إلّا أصغرنا فقام معي أبوسعيد الخدري - أو أبومسعود - إلى عمر، فقال: خرجنا مع النّبي ﷺ وهو يريد سعد بن عُبادَة حتى أتاه فسلم، فلم يؤذن له ثم سلم الثانية، ثم الثالثة فلم يؤذن له، فقال: قضينا ما علينا ثم رجع. فأدركه سعد فقال: يا رسول الله! والذي بعثك بالحق ما سلّمت من مرّة إلّا وأنا أسمع وأرد عليك، ولكن أحببت أن تكثر من السلام عليّ وعلى أهل بيتي. فقال أبوموسى: والله إن كنتُ لأميناً على حديث رسول الله ﷺ، فقال: أجل ولكن أحببت أن أستَثبت.

(صحيح لغيره)

نکلا۔ مسجد میں انصار کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس آیا۔ ان سے میں نے پوچھا تو انھوں نے کہا: اس میں بھی کسی کو شک ہے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو انھیں سنائی۔ انھوں نے کہا کہ ہم میں سے سب سے چھوٹا ہی تمہارے ساتھ جائے گا۔ تو ابوسعید الخدری یا ابومسعود رضی اللہ عنہما میرے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ کا ارادہ سعد بن عبادہ کے پاس جانے کا تھا۔ وہاں پہنچے، آپ نے سلام کیا۔ اجازت نہیں ملی، دوبارہ سلام کیا، پھر تیسری بار سلام کیا۔ اجازت نہیں ملی تو آپ نے فرمایا: ہم پر جو واجب تھا، پورا کر دیا اور واپس چلے آئے تو سعد دوڑ کر آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! جب آپ نے پہلی بار سلام کیا، اسی وقت میں نے سن لیا اور جواب بھی دیا، لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ آپ زیادہ بار مجھ پر اور میرے گھر والوں پر سلام بھیجیں۔ ابوموسیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں حدیث رسول کے سلسلے میں امین ہوں۔ انھوں نے کہا: ہاں، لیکن میں چاہتا تھا کہ اس کا اور ثبوت مل جائے۔

۴۳۷- باب دعاء الرجل إذنه

کسی کا بلانا اجازت ہے

۸۱۸. عن عبدالله [هو ابن مسعود] قال: إذا دعىَ الرجل فقد أذن له. (صحيح موقوف)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: کسی نے بلایا تو اس نے اجازت دے دی۔

۸۱۹. عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: إذا دُعي أحدكم فجاء مع الرسول فهو إذنه. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو بلا بھیجا گیا اور وہ پیغام رساں کے ساتھ ہی آ گیا تو وہی اس کے لیے اجازت ہے۔

۸۲۰. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: رسول الرجل إلى الرجل إذنه. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: آدمی کا کسی دوسرے آدمی کی جانب قاصد بھیجنا اجازت دینا ہے۔

۸۲۱. عن أبي العلانية قال: أتيت أبا سعيد الخدرى فسلمت، فلم يؤذن لي ثم سلمت، فلم يؤذن لي ثم سلمت الثالثة فرفعت صوتي وقلت: السلام عليكم يا أهل الدار، فلم يؤذن لي، فتنحّيتُ ناحيةً فقعدت، فخرج إلى غلام فقال: ادخل، فدخلت، فقال لي أبوسعيد: أما إنّك لو زدت لم يُؤذَن لك. فسألته عن الأوعية؟ فلم أسأله

ابوالعلانیہ کہتے ہیں کہ میں ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے سلام کیا۔ اجازت نہ ملی، پھر سلام کیا، پھر اجازت نہ ملی، پھر تیسری بار سلام کیا اور بہت زور سے کہا: اے گھر والو! السلام علیکم، پھر بھی اجازت نہ ملی۔ میں دور ہٹ کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد ایک غلام نکلا، اس نے کہا: اندر جائیے۔ میں اندر گیا تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم تین سے زیادہ کرتے تو اجازت نہ دیتا۔ میں نے ان سے شراب کے برتنوں کے بارے میں پوچھا تو جس چیز کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا: حرام ہے، حتیٰ کہ میں نے جف کے

عن شيء إلّا قال: حرام حتى سألته عن الجُفّ؟ فقال: حرام، فقال محمد: يتخذ على رأسه أدم فيوكأ. (صحيح)

بارے میں پوچھا۔ کہا: حرام ہے۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جف (چمڑے کا برتن جسے سرے پر باندھا نہ جائے) کے سرے پر چمڑا الگ سے لگا کر اسے باندھا جاتا ہے۔

۴۳۸- باب كيف يقوم عند الباب؟

دروازے کے پاس کیسے کھڑا ہو

۸۲۲. عن عبدالله بن بُسر صاحب النّبي ﷺ: [أنّ النبي ﷺ] [كان] إذا أتى باباً يريد أن يستأذن لم يستقبله؛ جاء يميناً وشمالاً فإن أُذن له وإلّا انصرف.

(حسن صحيح)

عبداللہ بن بسر صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی دروازے پر تشریف لاتے اور اجازت طلب کرتے تو دروازے کے سامنے منہ کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے، بلکہ دائیں اور بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے۔ اگر اجازت مل جاتی تو اندر داخل ہوتے ورنہ واپس لوٹ آتے۔

۴۳۹- باب إذا استأذن، فقيل: حتى أخرج، أين يقعد؟

کسی نے اجازت طلب کی، اسے کہا کہ وہ باہر آتے ہیں تو کہاں بیٹھے؟

۸۲۳. عن مُعاوية بن حُدَيج قال: قدمت على عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فاستأذنت عليه فقالوا لي: مكانك حتى يخرج إليك، فقعدت قريباً من بابه، قال: فخرج إليّ فدعا بماء فتوضأ ثم مسح على خفيه، فقلت: يا أمير المؤمنين،

معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے ان سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ لوگوں نے کہا کہ ٹھہرو، وہ باہر آتے ہیں۔ میں دروازے سے قریب ہی بیٹھ گیا۔ وہ باہر آئے، انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ وضو میں جرابوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا: یا امیر المومنین! یہ پیشاب کے بعد وضو کے لیے

أمن البول هذا؟ قال: من البول أو من غيره. (حسن الاسناد)

ہے۔ انھوں نے کہا کہ پیشاب یا کسی چیز کے بعد (یعنی وضو میں مسح کر لینا کافی ہے)۔

۴۴۰- باب قَرع الباب

دروازہ کھٹکھٹانا

۸۲٤. عن أنس بن مالك: إنّ أبواب النّبى ﷺ كانت تُقرع بالأظافير. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔

۴۴۱- باب إذا دخل ولم يستأذن

بغیر اجازت اندر آ جانا

۸۲٥. عن كَلَدة بن حنبل: أنّ صفوان بن أمية بعثه إلى النّبى ﷺ فى الفتح بلبن وَجِداية وضغابيس (قال أبوعاصم: يعنى البقل)، والنّبى ﷺ بأعلى الوادى، ولم أسلم ولم أستأذن، فقال: ارجع، فقل: السلام عليكم. أأدخُل؟ وذلك بعد ما أسلم صفوان. (صحيح)

کلدہ بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ اور بکری کا بچہ اور ترکاریاں لے کر اس وقت بھیجا جب آپ وادی مکہ کے بالائی حصہ میں مقیم تھے۔ میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں اندر آ جاؤں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب صفوان مسلمان ہو چکے تھے۔

۴۴۲- باب إذا قال: أدخل؟ ولم يسلّم

بغیر سلام کے اجازت طلب کرنا

۸۲٦. عن رجل من بنى عامر جاء إلى النّبى ﷺ فقال: أألج؟ فقال النّبى ﷺ للجارية: اخرجى فقولى له: قل: السلام عليكم، أأدخل؟ فإنّه لم يحسن

بنی عامر کے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور آواز دی ''گھر میں گھس جاؤں۔'' تو نبی ﷺ نے ایک لونڈی سے کہا کہ باہر جا کر اس سے کہو کہ اس طرح کہو: السلام علیکم، کیا اندر آ جاؤں؟ اس شخص

الاستئذان، قال: فسمعتها قبل أن تخرج إلىٰ الجارية، فقلت: السلام عليكم أأدخل؟ فقال: وعليك ادخل، قال: فدخلت، فقلت: بأى شىء جئت؟ فقال: لم آتكم إلّا بخير؛ أتيتكم لتعبدوا الله وحده لا شريك له، وتدعوا عبادة اللات والعزى، وتصلّوا فى الليل والنهار خمسَ صلوات، وتصوموا فى السنة شهراً وتحجوا هذا البيت، وتأخذوا من مال أغنيائكم فتردوها على فقرائكم. قال: فقلت له: هل من العلم شىء لا تعلمه؟ قال: لقد علّم الله خيراً، وإن من العلم ما لا يعلمه إلا الله؛ الخمس لا يعلمهنّ إلّا الله: ﴿إنّ الله عندَهُ علمُ السّاعة وينزّلُ الغيثَ ويعلمُ ما فى الأرحام وما تدرى نفسٌ ماذا تكسبُ غداً وما تدرى نفسٌ بأىّ أرض تموت﴾ [لقمان: ٣٤]. (صحيح)

نے صحیح طریقہ پر اجازت طلب نہیں کی۔ میں نے لونڈی کے باہر آنے سے پہلے ہی یہ بات سن لی اور کہا کہ السلام علیکم، کیا اندر آ جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا: وعلیک، آ جاؤ۔ میں اندر گیا اور میں نے سوال کیا کہ آپ کیا لے کر خدا کی طرف سے آئے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ اور لے کر نہیں آیا ہوں۔ میں یہ لے کر آیا ہوں کہ تمھیں اللہ ہی کی عبادت کرنی چاہیے، جس کا کوئی شریک نہیں اور لات وعزیٰ کی عبادت چھوڑ دینی چاہیے۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھنا چاہیے۔ بیت اللہ کا حج کرنا چاہیے اور اپنے دولت مندوں سے لے کر اپنے فقراء کو دینا چاہیے۔ اس شخص نے بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا: کچھ علم ایسا بھی ہے جو آپ کو بھی نہیں معلوم؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے خیر و نیکی کا علم عطا کیا ہے۔ بعض علم ایسے ہیں جنھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ پانچ علم یہ ہیں: بے شک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم، وہی پانی برساتا ہے، وہ جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کس زمین میں مرے گا۔

۴۴۳- باب كيف الاستئذان

طلب اجازت کی کیفیت

٨٢٧. عن ابن عباس قال: استأذن عمر على النبى ﷺ فقال: السلام على رسول الله، السلام عليكم، أيدخل عمر.

(صحيح الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو کہا: السلام على رسول الله السلام عليكم، کیا عمر اندر آ جائے۔

۴۴۴- باب مَن قال: مَن ذا؟ فقال: أنا

'کون ہے' کے جواب میں کہا 'میں ہوں'

٨٢٨. عن جابر قال: أتيت النبى ﷺ فى دين كان على أبى، فدققت الباب فقال: من ذا؟ فقلت: أنا، قال: أنا، أنا! كأنه كرهه.

(صحيح)

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے قرض کے بارے میں کچھ عرض کرنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ میں نے دروازے پر دستک دی تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ فرمایا: میں۔'میں' گویا آپ نے ناپسند فرمایا۔

۴۴۵- باب إذا استأذن فقيل: ادخل بسلام

اجازت طلب کی تو کہا 'سلام کر کے اندر آ جاؤ'

٨٢٩. عن عبدالرحمن بن جُدعان قال: كنت مع عبدالله بن عمر، فاستأذن على أهل بيت، فقيل: ادخل بسلام، فأبى أن يدخل عليهم. (صحيح الاسناد)

عبدالرحمٰن بن جدعان بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا۔ ایک گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو جواب ملا: 'سلام کر کے اندر آ جاؤ' انہوں نے اس پر اندر جانے سے انکار کر دیا۔

۴۴۶- باب النظر فى الدّور

گھروں کے اندر دیکھنا

٨٣٠. عن مُسلم بن نُذَير

مسلم بن نذیر بیان کرتے ہیں کہ ایک

قال: استأذن رجل على حذيفة فاطّلع وقال: أدخل؟ قال حذيفة: أما عينك فقد دخلت، وأما اِستُك فلم تدخل.
(صحيح الاسناد)

شخص نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اندر کی طرف جھانکا اور کہا: اندر آ جاؤں؟ کہا کہ اپنی آنکھ تو اندر داخل کر چکے، اب رہی تمہاری سرین تو وہ اندر داخل نہیں ہوئی۔

٨٣١. عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ، أنّ النبي ﷺ قال: لا يحل لامرىء مسلم أن ينظر إلى جوف بيت حتى يستأذن؛ فإن فعل فقد دخل ولا يؤمُّ قوماً فيخصُّ نفسه بدعوةٍ دونهم حتى ينصرف. ولا يصلّي وهو حاقن حتى يتخفّف. قال أبو عبدالله: أصح ما يروى في هذا الباب هذا الحديث.
(صحيح دون جملة الإمامة)

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ثوبان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اجازت لینے سے پہلے کسی گھر کے اندر دیکھے۔ جس نے ایسا کیا وہ اندر داخل ہو گیا اور نہ یہ جائز ہے کہ کسی قوم کی امامت کرے اور مخصوص اپنے ہی لیے دعا کرے اور لوٹ آئے اور نہ یہ جائز ہے کہ نماز پڑھے اور پیشاب پاخانہ کی ضرورت سے بیتاب ہو۔ پہلے اس سے فارغ ہو لے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح ترین حدیث یہی ہے۔

۴۴۷- باب فضل من دخل بيته بسلام

جو سلام کر کے گھر میں داخل ہو اس کی فضیلت

٨٣٢. عن أبي أُمامة قال: قال النّبي ﷺ: ثلاثة كلهم ضامن على الله إن عاش كُفي، وإن مات دخل الجنّة: من

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تین وہ ہیں جو سب کے سب اللہ عز و جل کی ضمانت میں ہیں۔ اگر زندہ رہے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے کافی

دخـل بيتـه بسـلام فهو ضـامن علـى الـله عزّوجل. ومن خرج إلـى الـمسجد فهو ضـامن على الـلـه. ومن خرج في سبيل الله فهو ضـامن على الله.

(صحيح)

ہے اور اگر مر گئے تو جنت میں جائیں گے۔ جو سلام کر کے گھر میں داخل ہوا، وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے۔ جو مسجد کی طرف چلا وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے۔

٨٣٣. عـن أبـي الـزّبير أنّـه سـمـع جـابراً يقول: إذا دخلت عـلـى أهـلك فسـلـم عليهم تحية من عند الله مباركة طيبة. قال: مـا رأيتـه إلّا يُوجبه قوله: ﴿وإذا حُيِّيتُـم بتحيّة فحيوا بـأحسن منها أو رُدّوها﴾ [النساء: ٨٦]

(صحيح الاسناد)

ابوالزبیر کی روایت ہے، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اپنے اہل وعیال کے پاس آؤ تو ان کو سلام کرو۔ اللہ کی طرف سے مبارک وطیب سلام۔ کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سلام کا جواب دینا اللہ کا یہ قول واجب قرار دیتا ہے: (جب تم کو سلام کیا جائے تو اس سے بہتر جواب دو، یا برابر سے جواب دے دو۔)

۴۴۸- باب إذا لم يذكر الله عند دخوله البيت يبيت فيه الشيطان

گھر میں داخل ہوتے ہوئے خدا کو نہ یاد کیا تو اس گھر میں شیطان رہے گا

٨٣٤. عـن جـابـر، أنّـه سمع الـنّبـي ﷺ يـقـول: إذا دخـل الـرجـل بيتـه فـذكر الله عزَّ وجل عـنـد دخـولـه وعـنـد طعامه؛ قال الشيطان: لا مبيت لكم ولا عشاء وإذا دخـل فـلـم يـذكـر الـلـه عند

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہے اور کھانے پر خدا کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے: نہ ہمارا یہاں کھانا ہے اور نہ ٹھکانا، اور

دخوله، قال الشيطان: أدركتم المبيت، وإن لم يذكر الله عند طعامه، قال الشيطان: أدركتم المبيت والعشاء. (صحيح)

جب بغیر خدا کا نام لیے گھر میں داخل ہو جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ٹھکانا تو پالیا اور اگر اس نے کھانے پر بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہے کہ کھانا بھی پالیا اور ٹھکانا بھی۔

۴۴۹- باب الاستئذان في حوانيت السوق

بازار کی دکانوں پر اجازت مانگنا

٨٣٥. عن مُجاهد قال: كان ابن عمر لا يستأذن على بيوت السوق. (صحيح الاسناد)

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کے لیے اجازت نہیں طلب کرتے تھے۔

٨٣٦. عن عطاء قال: كان ابن عمر يستأذن في ظُلَّة البزّاز. (صحيح الاسناد)

عطاء کا بیان ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بزاروں کے سائبانوں میں اجازت طلب کیا کرتے تھے۔

۴۵۰- باب إذا كتب الذّمّي فسلّم، يُردُّ عليه

کافر کے سلام پر جواب میں سلام لکھنا

٨٣٧. عن أبي عثمان النّهدي قال: كتب أبو موسى إلى رُهبان يسلم عليه في كتابه، فقيل له: أتسلم عليه وهو كافر؟ قال: إنّه كتب إليّ فسلم عليّ، فرددت عليه. (صحيح)

ابوعثمان النہدی بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ایک راہب کو خط لکھا تو اس میں سلام لکھا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ سلام لکھتے ہیں، حالانکہ وہ کافر ہے۔ کہا کہ اس نے مجھے خط لکھا تھا تو سلام لکھا تھا، تو میں نے اس کا جواب دے دیا۔

۴۵۱-باب لايبدأ أهل الذمة بالسلام

ذمیوں کو پہلے سلام نہ کیا جائے

٨٣٨. عن أبي بصرة الغفاري عن النّبي ﷺ قال: إنّي راكب

ابوبصرہ الغفاری نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں کل صبح

غداً إلى يهود، فلا تبدأوهم بالسلام فإذا سلّموا عليكم فقولوا: وعليكم. (صحيح)

یہودیوں کے پاس جاؤں گا تم لوگ پہلے سلام نہ کرنا۔ وہ لوگ سلام کریں تو وعلیکم کہہ دینا۔

٨٣٩. عن أبی هريرة عن النّبی ﷺ قال: [إذا لقيتم] أهل الكتاب (وفی رواية: المشركين، فَـ) لا تبدأوهم بالسلام، واضطروهم إلى أضيق الطريق. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (جب تمہاری ملاقات ہو) اہل کتاب سے (ایک روایت کے مطابق: مشرکین سے تو) پہلے سلام نہ کیا کرو اور ان کو تنگ سے تنگ راہ پر مجبور کرو۔

۴۵۲- باب من سلّم على الذمی إشارةً

ذمی کو اشارہ سے سلام کرنا

٨٤٠. عن علقمة قال: إنّما سلم عبدالله [هو ابن مسعود] على الدهاقين إشارة. (صحيح)

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دیہات کے مالدار رئیسوں کو صرف اشارہ سے سلام کرتے تھے۔

٨٤١. عن أنس قال: مرَّ يهودی على النّبی ﷺ فقال: السام عليكم، فرد أصحابه السلام! فقال: قال: السام عليكم، فأُخذَ اليهودیُّ فاعترف، قال: ردّوا عليه ما قال. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا ''السام علیکم'' (تم پر تباہی آئے) یہودی کو پکڑا گیا، اس نے اعتراف کیا۔ آپ نے فرمایا: جو اس نے کہا اسی پر لوٹا دو۔

۴۵۳- باب كيف الردُّ على أهل الذمة؟

اہل ذمہ کے سلام کا جواب

٨٤٢. عن عبدالله بن عمر

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

قال: قال رسول الله ﷺ: إنّ اليهود إذا سلم عليكم أحدهم، فإنّما يقول: السَّامُ عليك، فقولوا: وعليك. (صحيح)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اگر کوئی یہودی تمھیں سلام میں ''السام علیکم'' کہے تو کہہ دو ''وعلیک'' (اور تم ہی پر تباہی آئے)۔

٨٤٣. عن ابن عباس قال: ردُّوا السلام على من كان يهودياً أو نصرانياً أو مجوسياً، ذلك بأنَّ الله يقول: ﴿وإذا حُيّيتم بتحيَّة فحيُّوا بأحسنَ منها أو ردُّوها﴾ [النساء: ٨٦]. (حسن)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو سلام کرے اس کا جواب دو، چاہے یہودی ہو، نصرانی ہو، یا مجوسی اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: (جب تمھیں سلام کیا جائے تو اس سے بہتر سلام کرو یا جواب دے دو۔)

۴۵۴-باب التسليم على مجلس فيه المسلمُ والمشرك

ایک ایسی مجلس میں سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک دونوں موجود ہوں

٨٤٤. عن أُسامة بن زيد: أنّ النّبي ﷺ ركب على حمار عليه إكافٌ على قطيفةٍ فَدَكيّة، وأردفَ أسامة بن زيد ورائه يعود سعدَ بن عبادة، حتى مر بمجلس فيه عبدالله ابن أُبيّ بن سلول - وذلك قبل أن يسلم عبدالله - فإذا في المجلس أخلاط من المسلمين والمشركين وعبدة الأوثان فسلم عليهم. (صحيح)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک بار گدھے پر سوار ہوکر جس پر پالان فدکی چادر کے اوپر کسی ہوئی تھی، سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے روانہ ہوئے۔ اسامہ آپ کے پیچھے سواری پر تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول کے پاس سے گزرے۔ یہ واقعہ عبداللہ کے اقرار بہ اسلام سے پہلے کا ہے۔ وہاں مجلس میں سب لوگ مسلمان، مشرک، بت پرست سب ملے جلے بیٹھے تھے تو آپ نے ان سب کو کہا: السلام علیکم۔

۴۵۵- باب كيف يُكتب إلى أهل الكتاب؟

۸٤٥. عن عبدالله بن عباس: أنَّ أبا سفيان بن حرب أرسل إليه هِرَقل ملكُ الروم، ثم دعا بكتاب رسول الله ﷺ الذي [أرسل به] مع دِحية الكلبي إلى عظيم (بُصرى)، فدفعه إلى هرقل فقرأه، فإذا فيه: بسم الله الرحمن الرّحيم، من محمدٍ عبدالله ورسوله إلى هرقل عظيم الرّوم، سلامٌ على من اتّبع الهدى، أما بعدُ؛ فإنّي أدعوك بدِعاية الإسلام، أسلم تَسلَم؛ يؤتك الله أجرك مرتين؛ فإن تولّيت فإنَّ عليك إثمَ الأريسيين و﴿يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواءٍ بيننا وبينكم﴾ إلى قوله: ﴿اشهَدوا بأنّا مسلمون﴾. (صحيح)

اہل کتاب کو خط کس طرح لکھا جائے؟

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب کو شاہ روم ہرقل نے بلوا بھیجا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کا وہ مکتوب جو دحیہ کلبی کے ساتھ آپ نے بھیجا تھا اور حاکم بصریٰ (ہرقل) کا موسومہ تھا، منگوایا اور اسے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد اللہ کے بندے اور رسول کی طرف سے، ہرقل سربراہ روم کے نام۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امابعد: میں آپ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو جائیے تو آپ سلامت رہیں گے اور آپ کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دے گا اور اگر آپ نے نہیں مانا تو آپ پر اریسین (رومی حکومت والے) کا گناہ رہے گا۔ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے تمہارے درمیان میں برابر ہے......شہادت دو کہ ہم مسلمان ہیں۔

۴۵۶- باب إذا قال أهل الكتاب: السام عليكم

۸٤٦. عن جابر قال: سلّم

جب کوئی اہل کتاب السام علیکم کہے

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودیوں

نـاسٌ مـن اليهـود عـلـى النّبى ﷺ فـقـالـوا: السـام عليكم، قـال: وعـليكـم، فقالت عائشة رضـى الـلـه عنها - وغضبت -: ألـم تسـمـع مـا قالوا؟ قال: بلى، قـد [سمعت؛ فَـ] رددت عليهم، نـجـاب عـليهـم، ولا يـجـابون علينا. (صحيح)

میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو کہا: السام علیکم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: و علیکم۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصہ میں آ کر کہا: انھوں نے جو کہا آپ نے کیا نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، میں نے ان ہی پر لوٹا دیا۔ ہماری دعا ان کے بارے میں قبول ہوگی اور ان کی دعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔

۴۵۷- باب يُضطرُّ أهل الكتاب فى الطريق إلى أضيقها

اہل کتاب کو تنگ راہ کی طرف مجبور کر دیا جائے

عـن أبـى هـريـرة، عن النّبى ﷺ قال: [إذا لقيتم] أهل الكتاب (وفـى رواية: الـمشركين، فَـ) لا تبـدأوهـم بالسلام، واضطروهم إلى أضيق الطريق. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: راستہ میں مشرکین ملیں تو انھیں پہلے سلام نہ کرو اور ان کو تنگ راستہ کی طرف مجبور کرو۔

۴۵۸- باب كيف يدعو للذّمّى؟

ذمی کو کیسے دعا دے؟

۸٤٧. عـن عُـقبة بـن عـامـر الـجُـهَـنـى: أنّـه مـرَّ برجل هيئته هيـأة مسـلـم فسـلّـم فردَّ عليه: وعـليك ورحـمـة الـلـه وبركاته، فـقـال لـه الـغلام: إنّه نصرانى! فـقـام عـقبة فتبعـه حتى أدركـه فـقـال: إنَّ رحـمـة الـلـه وبركاته

عقبہ بن عامر الجہنی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے سامنے سے گزرا، جس کی ہیئت مسلمانوں کی سی تھی۔ اس نے سلام کیا تو عقبہ نے جواب دیا: و علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ غلام نے کہا کہ وہ نصرانی ہے تو عقبہ کھڑے ہوئے، اس کے پیچھے گئے، یہاں تک کہ اسے پالیا اور کہا کہ اللہ کی رحمت اور

علــى الـمؤمنيـن، لكـن أطـال الـلـــه حيــاتك، وأكثـر مــالك وولـدك. (حسـن)

اس کی برکات تو مومنوں کے لیے ہے، لیکن اللہ تمہاری حیات طویل کرے، تمہارے مال واولاد میں اضافہ کرے۔

۸٤۸. عـن ابـن عبـاس قـال: لـو قـال لـي فـرعون: بارك الله فيك، قـلـت: وفيك، وفرعون قد مـات. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر مجھ سے فرعون بھی کہے: بارک الله فیک تو میں کہوں گا: وفیک اور فرعون تو مر چکا۔

۴۵۹- باب إذا سلّم على النصراني ولم يعرفه

نصرانی کو بغیر پہچانے سلام کیا

۸٤۹. عـن عبـدالرحمن [هو ابـن محمد بن زَيد بن جُدعـان] قـال: مـرَّ ابـن عـمـر بـنصـراني فسلـم عليه فردَّ عليه، فأخبر أنّه نـصـراني، فلما علم رجع فقال: رُدَّ عليَّ سلامي. (حسـن)

عبدالرحمٰن بن محمد بن زید بن جدعان بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ایک نصرانی کے پاس سے گزرے تو اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا، پھر انھیں بتایا گیا کہ وہ نصرانی ہے۔ جب معلوم ہوا تو لوٹے اور اس سے کہا کہ میرا سلام واپس کر دو۔

۴۶۰- باب إذا قال: فلان يُقرئک السلام

فلاں شخص تمھیں سلام کہتا ہے

عـن عـائشة رضي الله عنها قـالت: قال رسول الله ﷺ: يا عـائـشُ! هـذا جبريل [وهو] يقرأ عـليك السـلام. قـالـت: [فقلت]: وعـليـه السـلام ورحـمة الـلــه [وبـركـاته]، قـالـت: وهو يرى ما

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جبریل تم کو سلام کہتے ہیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ (وبرکاتہ)۔ وہ کہتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام جو دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔ (اور ایک دوسری روایت کے

لا أرى. (وفي رواية: ترى ما لا أرى، تريد بذلك رسول الله ﷺ). (صحيح)

مطابق: آپ جو کچھ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی۔ اس سے ان کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔)

۴٦۱- باب جواب الكتاب

خط کا جواب

۸۵۰. عن ابن عباس قال: إنّي لأرى لجواب الكتاب حقاً كردّ السلام. (حسن الاسناد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خط کا جواب دینے کو میں سلام کا جواب دینے کی طرح واجب سمجھتا ہوں۔

۴٦۲- باب الكتابة إلى النساء وجوابهنّ

عورتوں کے نام خط اوران کا جواب

۸۵۱. عن عائشة بنت طلحة قالت: قلت لعائشة - وأنا في حِجرها - وكان الناس يأتونها من كل مصر، فكان الشيوخ ينتابوني لمكاني منها، وكان الشباب يتأخّوني فيهدون إلي، ويكتبون إلي من الأمصار، فأقول لعائشة: يا خالة! هذا كتاب فلان وهديته، فتقول لي عائشة: أي بنيّة! فأجيبيه وأثيبيه؛ فإن لم يكن عندك ثواب، أعطيتك. فقالت: فتعطيني. (حسن الاسناد)

عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی زیر تربیت تھی اور لوگ ان کے پاس ہر شہر سے آتے رہتے تھے۔ شیوخ اس وجہ سے میرے پاس موقع بہ موقع آتے رہتے تھے۔ جوان مجھے بہن بناتے تھے، لوگ مجھے ہدیے دیتے تھے اور مختلف ملکوں سے مجھے خطوط لکھا کرتے تھے۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھی: خالہ جان! یہ فلاں کا خط ہے، یہ فلاں کا ہدیہ ہے۔ تو عائشہ مجھ سے کہتی تھیں: بیٹی! اس کے جواب دے دے اور اسے ثواب پہنچا۔ اگر تیرے پاس ثواب نہ ہو تو میں تجھے دیتی ہوں۔ میں کہتی کہ دے دیجئے۔

۴۶۳- باب كيف يكتب صدر الكتاب؟

خط کا سرنامہ کس طرح لکھا جائے

۸۵۲. عن عبدالله بن دينار: أنَّ عبدالله بن عمر كتب إلى عبد الملك بن مروان يبايعه، فكتب إليه: بسم الله الرحمن الرحيم، لعبد الملك أمير المؤمنين من عبدالله بن عمر، سلام عليكم؛ فإنّى أحمد الله إليك الله الذى لا إله إلّا هو، وأقرّ لك بالسمع والطاعة على سنّة الله وسنّة رسوله، فيما استطعت. (صحيح الاسناد)

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو اپنی بیعت کا خط لکھا تو لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم. عبدالملک امیرالمومنین کے لیے عبداللہ بن عمر کی طرف سے، سلام علیکم۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمہارے لیے سمع و طاعت کا اللہ ورسول کی سنت کی حد تک جتنا مجھ سے ہو سکے، اقرار کرتا ہوں۔

۴۶۴- باب أمّا بعد

امابعد

۸۵۳. عن زيد بن أسلم قال: أرسلنى أبى إلى ابن عمر، فرأيته يكتب: (بسم الله الرحمن الرحيم)، أما بعد. (صحيح الاسناد)

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو میں نے انھیں دیکھا کہ خط لکھتے ہوئے لکھا: بسم الله الرحمن الرحيم، اما بعد.

۸۵۴. عن هشام بن عُروة قال: رأيت رسائل من رسائل النّبى ﷺ كلما انقضت قصة قال: أما بعد. (صحيح لغيره)

ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی خطوط دیکھے، جہاں کوئی بات ختم ہوتی ہے، اس جگہ لکھا ہے: امابعد۔

٤٦٥- باب صدر الرسائل: بسم الله الرحمن الرحيم

خطوط کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے

٨٥٥. عن كُبراءِ آل زيد بن ثابت أنَّ زيد بن ثابت كتب بهذه الرسالة: (بسم الله الرحمن الرحيم) لعبد الله معاوية أمير المؤمنين، من زيد بن ثابت؛ سلام عليك أميرَ المؤمنين ورحمة الله؛ فإنّى أحمد الله الذى لا إله إلّا هو، أما بعد. (حسن الاسناد)

خاندان حضرت زید بن ثابت کے بزرگوں سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے بندے معاویہ امیرالمومنین کو زید بن ثابت کی طرف سے، سلام علیک امیرالمومنین و رحمة الله، میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، أما بعد.

٨٥٦. عن أبى مسعود الجُريرى قال: سأل رجلٌ الحسن عن قرأة بسم الله الرحمن الرحيم؟ قال: تلك صدور الرسائل. (صحيح الإسناد عن الحسن؛ وهو البصرى).

ابومسعود الجریری کہتے ہیں کہ حسن سے کسی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے متعلق سوال کیا، انھوں نے بتایا کہ یہ تمام مراسلات کا ابتدائی حصہ ہے۔

٤٦٦- باب بمن يبدأ في الكتاب

مکاتبت میں ابتدا کس سے کی جائے

٨٥٧. عن نافع قال: كانت لابن عمر حاجة إلى معاوية، فأراد أن يكتب إليه فقالوا: ابدأ به! فلم يزالوا به حتى كتب: (بسم الله الرحمن الرحيم) إلى

نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کو معاویہ سے ایک کام تھا تو انھوں نے معاویہ کو خط لکھنا چاہا۔ لوگوں نے کہا کہ شروع میں ان ہی کا نام لکھیے۔ لوگ بار بار یہی کہتے رہے تو انھوں نے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم،

معاوية. (صحيح الاسناد)

معاویہ کی طرف۔

۸۵۸. عن أنس بن سيرين قال: كتبتُ لابن عمر فقال: أكتب (بسم الله الرحمن الرحيم)، أما بعد إلى فلان. (صحيح الاسناد)

انس بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کے خط لکھے ہیں۔ انھوں نے لکھوایا کہ لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم، بنام فلاں

وفي رواية عنه قال: كتب رجل بين يدى ابن عمر (بسم الله الرحمن الرحيم) لفلان، فنهاه ابن عمر وقال: قل: بسم الله، هو له. (صحيح الاسناد)

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کے سامنے لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لیے تو ابن عمر نے منع کیا اور کہا: کہو بسم اللہ، تو اللہ ہی کے لیے ہے۔

۴۶۷- باب كيف أصبحت؟

کیف اصبحت کہنا

۸۵۹. عن محمود بن لَبيد قال: لما أصيب أكحُل سعد يوم الخندق فثقل، حوّلوه عند امرأة يقال لها: رُفيدة، وكانت تداوى الجرحى، فكان النبى ﷺ إذا مرّ به يقول: كيف أمسيت؟ وإذا أصبح كيف أصبحت؟ فيخبره.

(صحيح)

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ سعد کو جب غزوۂ خندق میں آنکھ پر چوٹ آئی اور ان کی حالت خراب ہوئی تو انھیں ایک عورت کے یہاں، جس کا نام رفیدہ تھا اور زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھی، پہنچا دیا گیا۔ نبی ﷺ ان کے پاس جایا کرتے تھے اور صبح وشام پوچھا کرتے تھے: کیف اصبحت، اور کیف امسیت (کیسے صبح ہوئی، کیسے شام ہوئی) اور وہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دیا کرتے تھے۔

۸٦٠. عن ابن عباس: أنَّ علي بن أبي طالب رضي الله عنه خرج من عند رسول الله

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے، اس بیماری کے زمانہ

ﷺ في وجهه الذي توفي به، فقال الناس: يا أبا الحسن، كيف أصبح رسول الله ﷺ؟ قال: أصبح بحمد الله بارئاً. قال: فأخذ عباس بن عبد المطلب بيده فقال: أرأيتك؟ فأنت والله بعد ثلاث عبد العصا، وإنّي والله لأرى رسول الله ﷺ سوف يتوفى في مرضه هذا؛ إنّي أعرف وجوه بني عبدالمطلب عند الموت، فاذهب بنا إلى رسول الله ﷺ فلنسأله فيمن هذا الأمر؟ فإن كان فينا علمنا ذلك، وإن كان في غيرنا كلمناه فأوصى بنا، فقال علي: إنا والله، إن سألناه فمنعناها، لا يعطيناها الناس بعده أبداً وإنّي والله لا أسألها رسولَ الله ﷺ أبداً. (صحيح)

میں جس بیماری میں آپ نے وفات پائی تو لوگوں نے علیؓ سے پوچھا: اے ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے کیسی صبح کی؟ کہا: الحمد للہ افاقۂ مرض کے ساتھ صبح کی۔ ابن راوی کا بیان ہے کہ اس پر عباس بن عبدالمطلب نے علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: کیا تمھیں خبر ہے کہ تین دن کے بعد تم ماتحت ہو گے۔ میں تو واللہ یہ دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب اسی مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں پہچانتا ہوں کہ اولاد عبدالمطلب کے چہرے موت کے قریب کیسے ہوتے ہیں؟ میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، آپ سے پوچھیں کہ ان کے بعد سربراہ کون ہوگا؟ اگر ہم ہی میں سے کوئی ہوگا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر ہم میں سے نہ ہوگا تو آپ سے کہیں گے اور آپ ہمارے بارے میں وصیت کر دیں گے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ بخدا اگر آپ سے پوچھیں اور آپ ہم کو منع کر دیں تو لوگ آپ کے بعد ہمیں کبھی صاحب امر نہ بنائیں گے۔ میں تو خدا کی قسم یہ کبھی نہ پوچھوں گا۔

۴۶۸- باب من كتب آخر الكتاب: السلام عليكم ورحمة الله وكتب فلان بن فلان لعشر بقين من الشهر

خط کے آخر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھنا اور یہ لکھنا کہ یہ خط فلاں بن فلاں نے مہینہ کے دس دن باقی تھے کہ لکھا

٨٦١. عن أبي الزّناد أنّه أخذ

ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے یہ خط

هـذه الرسالة من خارجة بن زيد ومـن كبـراء آل زيـد: بسـم اللـه الـرحمن الرحيم، لعبد الله معاوية أمير المؤمنين، من زيد بن ثابت، سـلام عـليك أمير المـؤمـنيـن ورحـمةُ الله فإنّي أحمد إليك الله الـذي لا إلـه إلّا هو. أما بعد: فإنّك تسألني عن ميراث الجد والأخوة (فـذكـر الـرسـالة)، ونسـأل اللـه الهدى والحفظ والتثبت في أمرنا كلـه، ونعـوذ باللـه أن نَضِل أو نـجهل أو نكلف ما ليس لنا بعلم، والسـلام عـليك أميـر المـؤمنين ورحـمة اللـه وبـركـاتـه ومغفرته [وطيـب صلواته]. وكتب: وُهيب يوم الخميس لثنتي عشرة بقيت مــن رمــضـــان ســنة اثـنتيـن وأربعيـن. (حسن الاسناد)

خارجہ بن زید اور خاندان زید بن ثابت کے بزرگوں سے حاصل کیا ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے معاویہ امیرالمومنین کے لیے زید بن ثابت کی طرف سے، سلام علیک امیرالمومنین ورحمۃ اللہ۔ میں آپ کے پاس اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اما بعد۔ آپ مجھ سے دادا اور بھائیوں کی میراث کے متعلق سوال کرتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے پورے مراسلہ کو بیان کیا...... اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں ہدایت کا، حافظہ کا اور اپنے تمام کاموں کو پوری طرح سمجھنے کا اور اللہ کی پناہ چاہتے ہیں گمراہی، جہالت اور ایسی ذمہ داری سے جس کا ہمیں علم نہیں ہے اور السلام علیک امیرالمومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ وطیب صلواتہ۔ اور یہ مراسلہ لکھا جمعرات کے دن جب کہ رمضان ۴۲ھ کے بارہ دن باقی تھے۔

۴۶۹- باب كيف أنت؟

کیف انت؟ کہنا

٨٦٢. عـن أنـس بن مـالك: أنّـه سـمـع عـمـر بن الخطاب رضـي اللـه عـنـه، وسـلم عليه رجل فرد السلام، ثم سأل عمر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا: ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، انھوں نے جواب دیا اور پوچھا:

الرجل: كيف أنت؟ فقال: أحمد الله إليك، فقال عمر: هذا الذي أردت منك. (صحيح موقوفاً، وثبت مرفوعاً)

آپ کیسے ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں آپ کے پاس اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات میں آپ سے چاہتا تھا۔

۴۷۰- باب كيف يُجيب إذا قيل له: كيف أصبحت؟

جب کہا جائے کیسی صبح ہوئی تو کیا جواب دے؟

۸٦۳. عن جابر بن عبدالله: قيل للنبي ﷺ: كيف أصبحت؟ فقال: بخير؛ من قوم لم يشهدوا جنازة، ولم يعودوا مريضاً. (حسن لغيره)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: آپ نے کیسی صبح کی؟ تو فرمایا: ان لوگوں سے بہتر جنہوں نے نہ جنازے میں شرکت کی اور نہ مریض کی عیادت کی۔

۸٦٤. عن مُهاجِر (هو الصائغ) قال: كنت أجلس إلى رجل من أصحاب النّبي ﷺ ضخم من الحضرميين، فكان إذا قيل له: كيف أصبحت؟ قال: لا نشرك بالله. (حسن الاسناد موقوف).

مہاجر الصائغ بیان کرتے ہیں کہ حضرمی اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک صاحب کے پاس جو بھاری بدن کے تھے، میں بیٹھا کرتا تھا۔ ان سے جب کہا جاتا تھا: کیسی صبح کی؟ تو کہتے تھے کہ ہم اللہ کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔

۸٦٥. عن حذيفة قال: يا عمرو بن صُليح! إذا رأيت قيساً توالت بالشام فالحذر الحذر، فوالله لا تدع قيس عبداً للّه مؤمناً إلّا أخافته أو قتلته، والله

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے عمرو بن صلیح! جب دیکھو کہ بنی قیس شام پر چھا گئے تو الحذر الحذر (ڈرو، بچو) قیس کسی بندۂ مومن کو خائف کیے یا قتل کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ واللہ! ان پر ایک زمانہ

ليأتين عليهم زمان لا يمنعون منه ذنب تلعة. (صحيح لغيره موقوفاً، وقد صح مرفوعاً)

آئے گا کہ وہ کوئی گناہ بغیر ارتکاب نہ چھوڑیں گے۔

۴۷۱- باب خير المجالس أوسعها

وسیع تر مجلس اچھی مجلس ہوتی ہے

۸۶۶. عن عبدالرحمن بن أبي عَمرة الأنصاري قال: أوذِنَ أبوسعيد الخدري بجنازة، قال: فكأنّه تخلف حتى أخذ القوم مجالسهم، ثم جاء بعد، فلما رآه القوم تسرعوا عنه، وقام بعضهم عنه ليجلس في مجلسه فقال: لا إنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول: خير المجالس أوسعها. ثم تنحّى فجلس في مجلس واسع. (صحيح)

عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ الانصاری کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری کو ایک جنازے کی اطلاع دی گئی، وہ پیچھے رہ گئے۔ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، تب ابوسعید وہاں پر آئے۔ لوگوں نے جوانھیں دیکھا تو جلدی کی اوران میں سے بعض کھڑے ہو گئے کہ ان کی جگہ یہ بیٹھ جائیں۔ اس پر ابوسعید نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: وسیع تر مجلس اچھی مجلس ہوتی ہے۔ پھر کسی قدر ہٹ کر کشادہ جگہ پر بیٹھ گئے۔

۴۷۲- باب إذا قام ثم رجع إلى مجلسه

ایک نشست سے اٹھے اور پھر واپس وہیں آئے

۸۶۷. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ: إذا قام أحدكم من مجلسه، ثم رجع إليه فهو أحق به. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص ایک جگہ سے اٹھ کر دوبارہ وہاں آئے تو اس جگہ کا زیادہ حق دار وہی ہے۔

۴۷۳- باب الجلوس علی الطریق

راستہ میں بیٹھنا

٨٦٨. عن أنس: أتانا رسول الله ﷺ ونحن صبيان فسلم علينا، وأرسلني في حاجة وجلس في الطريق ينتظرني حتى رجعت إليه، قال: فأبطأتُ على أم سُليم، فقالت: ما حبسك؟ فقلت: بعثني النبي ﷺ في حاجة، قالت: وما هي، قلتُ: إنّها سرّ، قالت: فاحفظ سرّ رسول الله ﷺ. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ بچے تھے، اس وقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور مجھے ایک کام کے لیے بھیج دیا۔ خود راستہ میں بیٹھ کر میرا انتظار کرنے لگے، پھر میں واپس آیا۔ (اپنی والدہ) امّ سلیم کے پاس دیر سے پہنچا تو انھوں نے پوچھا: کیوں دیر کی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیج دیا تھا۔ انھوں نے پوچھا کہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا: یہ تو راز ہے۔ کہا: رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرو۔

۴۷۴- باب التوسُّع فی المجلس

بیٹھنے میں کشادگی

٨٦٩. عن ابن عمر قال: قال النّبي ﷺ: لا يقيمنَّ أحدُكم الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر کھڑے ہوکر وہیں ہرگز نہ بیٹھ جایا کرو، ذرا پھیل کر کشادہ بیٹھو۔

۴۷۵- باب یجلس الرجل حیث انتهی

آخر میں کسی کا بیٹھنا

٨٧٠. عن جابر بن سَمُرة قال: كنا إذا أتينا النبي ﷺ، جلس أحدنا حيث انتهى. (صحيح لغيره)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا کرتے تھے اور مجلس کے آخر میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔

۴۷۶-باب لا يُفرّق بين اثنين

دو آدمیوں کے درمیان جگہ بنا کر بیٹھنا

۸۷۱. عن عبدالله بن عمرو، أنّ النبي ﷺ قال: لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين، إلّا بإذنهما. (حسن)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے دو آدمیوں کے مابین بغیر ان دونوں کی اجازت کے بیٹھنا صحیح نہیں ہے۔

۴۷۷- باب يتخطّى إلى صاحب المجلس

لوگوں کی گردنیں پھاند صاحب مجلس تک جانا

۸۷۲. عن الشّعبي قال: جاء رجل إلى عبدالله بن عمرو، وعنده القوم جلوس- يتخطى إليه فمنعوه، فقال: أتركوا الرجل فجاء حتى جلس إليه، فقال: أخبرني بشيء سمعته من رسول الله ﷺ، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه. (صحيح)

شعبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمرو کے پاس آیا، ان کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ آنے والے نے لوگوں میں سے ہوکر ان کے پاس جانا چاہا۔ لوگوں نے منع کیا تو ابن عمرو نے کہا: چھوڑ دو۔ جب ان کے قریب جا کر بیٹھا تو بولا: مجھے کچھ ایسی باتیں بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوں۔ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

۴۷۸- باب أكرم الناس على الرجل جليسه

ہم نشین سب سے زیادہ مکرم ہے

۸۷۳. عن ابن عباس: أكرم الناس عليّ جليسي. (صحيح الاسناد)

ابن عباس کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم میرا ہم نشین ہے۔

۴۷۹- باب هل يُقدّم الرجل رِجله بين يدى جليسه؟

٨٧٤. عن كثير بن مُرّة قال: دخلت المسجد يوم الجمعة فوجدت عوف بن مالك الأشجعى جالساً فى حلقة، مد رجليه بين يديه، فلما رآنى قبض رجليه، ثم قال لى: تدرى لأى شىء مددت رجلى؟ ليجىء رجل صالح فيجلس. (حسن الاسناد)

۴۸۰- باب الرجل يكون فى القوم فيبزق

٨٧٥. عن الحارث بن عمرو السّهمى قال: أتيت النّبى ﷺ وهو بمنى - أو بعرفات - وقد أطاف به - الناس، ويجىء الأعراب فإذا رأوا وجهه قالوا: هذا وجة مبارك، قلت: يا رسول الله، استغفر لى، فقال: اللهم اغفر لنا. فدرت فقلت: استغفر لى، قال: اللهم اغفر لنا. فدرت فقلت: استغفر لى،

ہم نشیں کے سامنے پیر پھیلا کر بیٹھنا

کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے روز مسجد میں گیا تو عوف بن مالک الاشجعی کو ایک حلقہ میں اس طرح بیٹھا ہوا پایا کہ سامنے اپنے پیر پھیلائے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھا تو پیر سمیٹ لیے اور کہا کہ تمھیں معلوم ہے کہ میں پیر کیوں پھیلائے ہوئے تھا؟ اس لیے کہ کوئی نیک آدمی آئے تو اس جگہ بیٹھے۔

مجلس میں تھوکنا

حارث بن عمرو السہمی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مقام منیٰ میں تھے یا شاید عرفات میں تھے اور لوگ آپ کے گرد گھوم رہے تھے۔ بدوی آتے تھے اور آپ کا چہرہ دیکھتے تھے تو کہتے تھے: یہ مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں گھوم کر پھر آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیے۔ فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں پھر گھوم کر آیا اور پھر

فقال: اللهم اغفر لنا. فذهب [يبزق، فقال] بيده [فأخذ بها] بزاقه، ومسح به نعله، كره أن يصيب أحداً ممن حوله. (حسن)

عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔ آپ نے تھوک ہاتھ میں لے کر اس ڈر سے کہ ان کے گرد کسی پر پڑ جائے، اپنے جوتے میں پونچھ دیا۔

۴۸۱- باب مجالس الصُّعُدات

بیرونی چبوتروں کی مجلسیں

٨٧٦. عن أبي هريرة: أنَّ النبي ﷺ نهى عن المجالس بالصعدات، فقالوا: يا رسول الله ليشق علينا الجلوس في بيوتنا؟ قال: فإن جلستم فأعطوا المجالس حقها. قالوا: وما حقها يا رسول الله؟ قال: إدلال السائل ورد السلام وغض الأبصار والأمر بالمعروف والنّهيَ عن المنكر. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیرونی چبوتروں پر بیٹھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گھروں میں بیٹھنا بڑا بار ہوتا ہے۔ کہا کہ اگر بیرونی چبوتروں پر بیٹھو تو اس کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: راستہ پوچھنے والوں کو راستہ بتانا، سلام کا جواب دینا، آنکھیں نیچی رکھنا، اچھی باتوں کا حکم دینا، بری باتوں سے روکنا۔

٨٧٧. عن أبي سعيد الخدري، أنّ النّبي ﷺ قال: إياكم والجلوس في الطرقات قالوا: يا رسول الله! ما لنا بُدّ من مجالسنا نتحدث فيها، فقال رسول الله ﷺ: أما إذا أبيتم، فأعطوا الطريق حقه.

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے تو کوئی چارہ ہی نہیں، وہیں تو بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا: تو پھر راستہ کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کیا: راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا: آنکھیں نیچی رکھنا،

قالوا: وما حق الطريق يا رسول الله؟ قال: غض البصر وكف الأذى والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر. (صحيح)

تکالیف کو روکنا، اچھی باتوں کا حکم دینا، بری باتوں سے روکنا۔

٣٨٢- من أدلى رجليه إلى البئر إذا جلس و كشف عن الساقين

کوئیں پر پیر لٹکا کر اور پنڈلیاں کھول کر بیٹھے

٨٧٨. عن أبي موسى الأشعري قال: خرج النبي ﷺ يوماً إلى حائط من حوائط المدينة لحاجته، وخرجتُ في أثره، فلما دخل الحائط جلستُ على بابه وقلت: لأكونن اليوم بواب النبي ﷺ ولم يأمرني، فذهب النبي ﷺ فقضى حاجته وجلس على قف البئر وكشف عن ساقيه، ودلاهما في البئر، فجاء أبوبكر رضي الله عنه ليستأذن عليه ليدخل، فقلت: كما أنت حتى أستأذن لك فوقف، وجئت النبي ﷺ فقلت: يا رسول الله، أبوبكر يستأذن عليك، قال: ائذن له

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے احاطوں میں سے ایک احاطہ کو گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ اس احاطہ میں داخل ہو گئے تو میں دروازے پر بیٹھ گیا، اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ رسول اللہ ﷺ اندر گئے، رفع حاجت کی، اس کے بعد ایک کنویں کی جگت پر بیٹھ گئے۔ اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹا کر کنویں میں پیر لٹکا دیے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی۔ میں نے کہا: ٹھہرے رہیے، میں آپ کے لیے اجازت طلب کروں۔ وہ ٹھہر گئے، میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: آنے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور

وبشره بالجنة. فدخل فجاء عن يمين النّبي ﷺ فكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر. فجاء عمر فقلت: كما أنت، حتى أستأذن لك فقال النّبي ﷺ: ائذن له وبشره بالجنة، فجاء عمر عن يسار النّبي ﷺ فكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر، فامتلأ القُفُّ فلم يكن فيه مجلس. ثم جاء عثمان فقلت: كما أنت، حتى أستأذن لك، فقال النّبي ﷺ: ائذن له وبشره بالجنّة معها بلاء يصيبه. فدخل فلم يجد معهم مجلساً، فتحول حتى جاء مقابلهم على شَفَةِ البئر فكشف عن ساقيه ثم دلاهما في البئر. فجعلت أتمنى أن يأتي أخ لي وأدعو الله أن يأتي به، فلم يأت حتى قاموا. قال ابن المسيب: فأولت ذلك قبورهم اجتمعت هاهُنا وانفرد عثمان. (صحيح)

رسول اللہ ﷺ کے دائیں طرف، اسی طرح پنڈلی کھول کر پیر لٹکا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے، انھیں بھی کہا کہ ٹھہریئے، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: آنے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ عمر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف اسی طرح پنڈلی کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ جگت کی ساری جگہ بھر گئی، اب بیٹھنے کی اور جگہ باقی نہ رہی۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا کہ ٹھہریئے، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: آنے دو اور ان کو ایک مصیبت کے بعد جو ان کو اٹھانی پڑے گی، جنت کی بشارت دے دو۔ عثمان رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور کوئی جگہ نہ پا کر کنویں کے دوسری طرف پنڈلی کھول کر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں تمنا کرنے لگا کہ میرے بھائی آجاتے اور میں دعا کرنے لگا کہ خدا انھیں لائے، لیکن وہ نہیں آئے، یہاں تک کہ وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ ابن المسیب نے کہا کہ میں نے اس واقعہ کی تاویل یہ کی کہ ان کی قبریں ایک جگہ ہوں گی اور عثمان رضی اللہ عنہ الگ دفن ہوں گے۔

٨٧٩. عن أبی هريرة: خرج النّبی ﷺ فی طائفة [من النهار] لا يكلمنی ولا أكلمه، حتی أتی سوق بنی قينقاع، فجلس بفناء بيت فاطمة؛ فقال: أثم لُكع؟ أثم لُكَع؟ فحبسته شيئاً فظننت أنها تُلبسه سخاباً أو تغسله، فجاء يشتد حتی عانقه وقبله وقال: اللهم أحببه وأحبب من يحبه.

(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ دن کے وقت باہر نکلے۔ نہ آپ مجھ سے کچھ بولتے تھے اور نہ میں آپ سے کچھ بولتا تھا، یہاں تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار تک آئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سایہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ فاطمہ نے بچے کو تھوڑی دیر روکے رکھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید کپڑے بدل رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں، پھر حسین دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ نے انھیں سینے سے لگالیا، بوسہ دیا اور کہا کہ یا اللہ! اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر۔

۴۸۳- باب إذا قام له رجلٌ من مجلسه لم يقعد فيه

اگر کوئی آدمی کسی کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو اس کی جگہ پر نہ بیٹھے

٨٨٠. عن ابن عمر قال: نهی النّبی ﷺ أن يقيم الرجلَ من مجلسه ثم يجلس فيه. وكان ابن عمر إذا قام له رجل من مجلسه، لم يجلس فيه.

(صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور دوسرا اس جگہ بیٹھ جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اگر کوئی آدمی کھڑا ہو جاتا تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

۴۸۴- باب الأمانة

امانت

٨٨١. عن أنس خدمت

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

رسـول الله ﷺ يوماً حتى إذا رأيت أني قد فرغت من خدمته قـلـت: يَـقيل النّبـي ﷺ، فـخـرجتُ من عنده، فإذا غِلمة يـلعبون فقمتِ أنظر إلى لعبهم، فـجـاء النّبي ﷺ فانتهى إليهم فسلم عليهم، ثم دعاني فبعثني إلى حـاجة فكان في فَيءٍ حتى أتيتـه، وأبـطـأت عـلـى أمـي فقالت: ما حبسك؟ قلت: بعثني الـنّبي ﷺ إلـى حـاجة، قالت: مـاهـي؟ قـلـت: إنّـه سرّ للنّبي ﷺ، فـقـالـت: احـفـظ على رسـول الـلـه ﷺ سـرّه، فمـا حـدثـت بتلك الـحاجة أحداً من الـخلق فلو كنت محدثاً حدثتك بها. (صحيح الاسناد)

نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، اس کے بعد جب خدمت سے فارغ ہوگیا تو سوچا کہ اب نبی ﷺ قیلولہ فرمائیں گے تو میں آپ ﷺ کے پاس سے نکلا۔ راستہ میں لڑکے کھیل رہے تھے، میں کھڑا ہوکر ان کا کھیل دیکھنے لگا۔ نبی ﷺ آئے اور جب لڑکوں کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کو سلام کیا، اس کے بعد مجھے ایک کام کے لیے بھیجا۔ وہ کام گویا میری زبان پر ہے۔ میں واپس آیا اور اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ انھوں نے پوچھا: کیوں رک گئے تھے؟ میں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیج دیا تھا۔ ماں نے پوچھا: کس کام کے لیے؟ میں نے کہا کہ یہ تو نبی ﷺ کا راز ہے۔ ماں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کرو، تو میں نے کسی سے وہ نہیں بیان کیا۔ اگر بیان کرتا تو تمھیں بتا دیتا۔

۴۸۵- باب إذا التفتَ التفتَ جميعاً

جب آپ ﷺ متوجہ ہوتے تھے تو پوری طرح متوجہ ہوتے تھے

۸۸۲. عـن سـعـيـد بـن الـمُسيّب: أنّـه سـمـع أباهريرة يـصف رسـول الله ﷺ: كـان رَبـعةً، وهـو إلـى الـطول أقرب،

سعید بن مسیّب سے مروی ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے، طویل القد سے قریب تر، نہایت گورے چٹے، داڑھی کے بال کالے،

شديد البياض، أسود شعر اللحية، حسن الثغر، أهدب أشفار العينين، بعيد ما بين المنكبين، مُفاض الخدين، يطأ بقدمه جميعاً، ليس لها أخمص، يقبل جميعاً ويدبر جميعاً، لم أر مثله قبل ولا بعد. (حسن لغيره)

ہنس مکھ، لمبی اور ابھری آنکھیں، چوڑا سینہ، نرم گال، آپ ﷺ کے پیر پورے پڑتے تھے۔ تلوے میں گہرائی نہ تھی۔ جب کسی طرف متوجہ ہوتے تو پورے اور جب منہ پھیرتے تو مکمل۔ میں نے آپ ﷺ کے جیسا شخص نہ پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔

۴۸٦- باب من استمع إلى حديث قوم وهم له كارهون

کسی کی گفتگو اس کی ناپسندیدگی کے باوجود سننا

۸۸۳. عن ابن عباس، عن النّبي ﷺ قال: من صوّر صورة كُلّف أن ينفخ فيها وعذب، ولن ينفخ فيها. ومن تحلّم كُلّف أن يعقد بين شعيرتين وعذب، ولن يعقد بينهما. ومن استمع إلى حديث قوم [وهم] يفرون منه، صب في أذنيه الآنك. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے کوئی تصویر بنائی اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور اس پر عذاب ہوگا۔ وہ کبھی نہیں روح پھونک سکے گا اور جس نے نقلی بردباری دکھائی اسے مجبور کیا جائے گا کہ جو کے دو دانوں میں گرہ لگائے۔ اس پر عذاب ہوگا اور وہ گرہ نہ لگا سکے گا اور جو کسی قوم کی گفتگو سنے، حالانکہ وہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں تو اس کے کان میں گرم سیسہ ڈالا جائے گا۔

۴۸۷- باب الجلوس على السرير

تخت پر بیٹھنا

۸۸٤. عن أبي العالية قال: جلست مع ابن عباس على سرير. (صحيح الاسناد)

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس کے پاس بیٹھا کرتا تھا تو وہ مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔

وفي رواية عن أبي جمرة قال: أقم عندي حتى أجعل لك سهماً من مالي. كنت أقعدُ مع ابن عباس، فكان يقعدني على سريره، فقال لي: فأقمت عنده شهرين. (صحيح)	ایک دوسری روایت میں ابو جمرہ سے مروی ہے کہ انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم میرے ہی ساتھ رہا کرو، میں اپنے مال میں تمہارا ایک حصہ مقرر کردوں گا۔ میں ابن عباس کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ وہ مجھے تخت پر بٹھایا کرتے تھے، پھر مجھ سے وہ بات کہی، چنانچہ میں ان کے پاس دو مہینے رہا۔
٨٨٥. عن خالد بن دينار أبوخلدة قال: سمعت أنس بن مالك - وهو مع الحكم أمير بالبصرة على السرير- يقول: كان النّبي ﷺ إذا كان الحر أبرد بالصلاة، وإذا كان البرد بكّر بالصلاة. (حسن الاسناد، والمرفوع منه صحيح)	ابوخلدہ خالد بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، جب کہ وہ الحکم امیر بصرہ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ جب گرمی ہوتی تھی تو ذرا ٹھنڈی کر کے نماز پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تھی تو جلد ہی پڑھ لیتے تھے۔
٨٨٦. عن أنس بن مالك قال: دخلت على النّبي ﷺ وهو على سرير مرمول بشريطٍ تحت رأسه وسادةً من أدم حشوها ليف، ما بين جلده وبين السرير ثوب، فدخل عليه عمر فبكى، فقال له النّبي ﷺ: ما يُبكيك يا عمر؟ قال: أما والله ما أبكي يا	انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ کھجور کی رسّی کے ایک پلنگ پر لیٹے تھے۔ آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا، جس میں پتیاں بھری ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ کے بدن اور پلنگ کے مابین کوئی کپڑا بھی نہ تھا۔ اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور رو پڑے تو ان سے نبی ﷺ نے فرمایا: عمر! کیوں رو

رسول اللـه ألا أكون أعلم أنّك أكرم على اللـه من كسرى و قيصر، فهما يعيشان فيما يعيشان فيه من الدنيا، وأنت يا رسول الله بالمكان الذى أرى، فقال النّبى ﷺ: أما ترضى يا عُمر أن تكون لهم الدنيا ولنا الآخرة؟ قلت: بلى يا رسول الله، قال: فإنّه كذلك. (حسن صحيح)

رہے ہو؟ عرض کیا: واللہ میں نہ روتا یارسول اللہ! اگر مجھے یہ نہ معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ قیصر و کسریٰ سے زیادہ واجب التکریم ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں جس عیش و عشرت سے رہتے ہیں، معلوم ہے اور آپ جس مقام پر ہیں وہ بھی دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا: کیا تم اس سے راضی نہیں ہو اے عمر کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت؟ عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ تو یہ اسی طرح ہوتا ہے۔

۸۸۷. عـن أبى رِفـاعة العـدوى قـال: انتهيت إلـى النّبى ﷺ وهو يخطب، فقلت: يا رسول الله! رجل غريب جاء يسأل عن دينه لا يدرى ما دينه، فأقبل إلى وترك خُطبته. فأتى بكرسى خِلتُ قوائمه حديداً، (قال حميد: أراه خشباً أسود حسبه حديداً) فقعد عليه، فجعل يعلمنى مما علمه الله، ثم أتى خُطبته فأتم آخرها. (صحيح)

ابو رفاعہ العدوی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ایک غریب الدیار شخص اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے، اس کو خبر نہیں ہے کہ اس کا دین کیا ہے؟ تو آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ دیا اور میرے پاس آ گئے۔ آپ آ کر ایک کرسی پر بیٹھے، جس کے پائے میرے خیال میں لوہے کے تھے۔ حمید کہتے ہیں کہ غالباً سیاہ لکڑی کے تھے جسے انھوں نے لوہا سمجھ لیا۔ وہاں بیٹھ کر مجھے وہ سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں علم دیا تھا، پھر بعد میں اپنے خطبہ کو مکمل فرمایا۔

۸۸۸. عن عمران بن مُسلم قال: رأيت أنسا جالساً على

عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک تخت پر اس طرح

سرير، واضعاً إحدى رجليه على الأخرى. (حسن الاسناد)

بیٹھے دیکھا ہے کہ ایک پیر دوسرے پر چڑھائے تھے۔

۴۸۸- باب إذا رأى قوماً يتناجَون فلا يدخل معهم

جب کچھ لوگوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھے تو ان میں نہ شریک ہو

۸۸۹. عن سعيد المقبُرى قال: مررت على ابن عمر ومعه رجل يتحدث فقمت إليهما فلطم في صدري فقال: إذا وجدت اثنين يتحدثان فلا تقم معهما، ولا تجلس معهما، حتى تستأذنهما. فقلت: أصلحك الله يا أبا عبد الرحمن، إنما رجوتُ أن أسمع منكما خيراً. (صحيح الاسناد)

سعید المقبری کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے پاس گیا اور وہ کسی سے باتیں کررہے تھے۔ میں ان دونوں کے قریب جا کھڑا ہوا تو انھوں نے میرے سینہ پر ایک تھاپ مارا اور کہا کہ جب دیکھو کہ دو آدمی باتیں کر رہے ہیں تو ان کی اجازت کے بغیر نہ ان کے پاس کھڑے ہو اور نہ بیٹھو۔ اس پر میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ آپ کا بھلا کرے، میں نے تو امید کی تھی کہ آپ دونوں سے کوئی اچھی بات سنوں گا۔

۸۹۰. عن ابن عباس قال: من تسمع إلى حديث قوم وهم له كارهون، صبّ في أذنه الآنك، ومن تحلم بحلم كلف أن يعقد شعيرة. (صحيح الاسناد موقوفاً)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: جس شخص نے کسی ایسی جماعت کی گفتگو سننے کی کوشش کی جو اسے ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کان میں گرم سیسہ ڈال دیا جائے گا اور جس نے بہ تکلف نقلی بردباری دکھائی اس کو جو کے دانہ میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا۔

۴۸۹- باب لا يتناجى اثنان دون الثالث

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

۸۹۱. عن عبدالله (هو ابن عمر)، أنّ رسول الله ﷺ قال:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین

إذا كانوا ثلاثة، فلا يتناجى اثنان دون الثالث. (صحيح)

ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔

۴۹۰- باب إذا كانوا أربعةً

جب چار ہوں

٨٩٢. عن عبدالله (هو ابن مسعود) قال: قال النبي ﷺ: إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجي اثنان دون الثالث [حتى يختلطوا بالناس] فإنّه يحزنه ذلك. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں، اس سے اس کو صدمہ ہوگا۔

٨٩٣. عن ابن عمر، عن النّبي ﷺ مثله. قلنا: فإن كانوا أربعة؟ قال: لا يضره (وفي رواية: فلا بأس).

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کرتے ہیں۔ ہم نے ابن عمر سے عرض کیا: اگر چار ہوں؟ فرمایا: اس میں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ (ایک روایت کے مطابق فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔)

۴۹۱- باب لا يجلس على حرف الشمس

آفتاب کے رخ پر نہ بیٹھے

٨٩٤. عن قيس عن أبيه (هو أبو حازم البَجَلي): أنّه جاء ورسول الله ﷺ يخطب، فقام في الشمس فأمره، فتحول إلى الظل. (صحيح)

قیس اپنے والد ابوحازم البجلی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ یہ دھوپ میں کھڑے ہوگئے۔ آپ نے حکم دیا تو یہ سایہ میں چلے گئے۔

۴۹۲- باب الاحتباء في الثوب

احتباء

٨٩٥. عن أبي سعيد الخُدري قال: نهى رسول الله

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس

ﷺ عن لِبسَتين وبَيعَتين: نهى عن الملامسة والمنابذة فى البيع (الملامسة: أن يمس الرجل ثوبه، والمنابذة: ينبذ الآخر إليه ثوبه) ويكون ذلك بيعهما عن غير نظر. واللبستان: اشتمال الصماء (والصماء أن يجعل طرف ثوبه على إحدى عاتقيه فيبدو أحد شقيه ليس عليه شيء) واللبسة الأخرى احتباؤه بثوبه وهو جالس، ليس على فرجه منه شيء. (صحيح)

اور دو طرح کے بیع سے منع فرمایا ہے۔ بیع کی دو اقسام ملابسہ و منابذہ سے منع فرمایا۔ ملابسہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس کے کپڑے کو چھولے اور منابذہ یہ ہے کہ کپڑا پھینک دے اور یہی بیع قرار پائے، وہ فروخت ہونے والی چیز کو دیکھے نہیں اور دو لباس سے منع کیا۔ وہ ہیں اشتمال صماء۔ صماء یہ ہے کہ کپڑے کو ایک کاندھے پر ڈالے، دوسرا کاندھا بالکل ننگا ہو، جس پر کچھ نہ ہو، اور دوسری قسم لباس کی احتباء ہے۔ احتباء یہ ہے کہ بیٹھ کر اپنے چاروں طرف کپڑا لپیٹ لے، شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۴۹۳- باب من أُلقي له وسادةٌ

کسی کے لیے تکیہ پیش کرنا

٨٩٦. عن أبي قِلابة قال: أخبرني أبو المليح قال: دخلت مع أبيك زيد على عبدالله بن عمرو، فحدثنا: أنّ النبي ﷺ ذكر له صومي، فدخل عليّ فألقيتُ له وسادة من أدم حشوها ليف، فجلس على الأرض وصارت الوسادة بيني وبينه، فقال لي: أما يكفيك من كل شهر ثلاثة أيام؟ قلت: يا

ابوقلابہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالملیح نے بتایا کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے میرے روزے کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے سامنے تکیہ پیش کیا، یہ چمڑے کا تھا، جس میں پتیاں بھری تھیں۔ آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے۔ میرے اور آپ کے درمیان تکیہ تھا۔ مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں؟ میں

رسول الله، قال: خمساً، قلت: يا رسول الله، قال: سبعاً، قلت: يا رسول الله، قال: تسعاً، قلت: يا رسول الله، قال: إحدى عشرة، قلت: يا رسول الله، قال: لا صوم فوق صوم داود، شطر الدهر، صيام يوم وإفطار يوم. (صحيح)

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: پانچ؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: سات؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: نو؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: گیارہ؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا کہ حضرت داؤد کے روزوں سے زیادہ روزے نہیں ہیں۔ انھوں نے وقت کو دو برابر حصوں پر تقسیم کردیا تھا: ایک روز روزہ اور ایک روز افطار۔

۴۹۴- باب القُرفُصاء

اکڑوں بیٹھنا

۸۹۷. عن قَيلَة قالت: رأيت النّبي ﷺ قاعداً القرفصاء فلما رأيت النّبى المتخشع فى الجلسة أُرعِدتُ من الفرق. (حسن)

قیلہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پیروں پر اکڑوں بیٹھے ہوئے دیکھا، جب میں نے آپ کو خشوع کی حالت میں اس طرح بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں بہت گھبرائی۔

۸۹۸. عبدالله بن بُسر: أنّ النبى ﷺ مرَّ على أبيه، فألقى له قطيفة فجلس عليها. (صحيح الاسناد)

عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے والد کے پاس آئے تو انھوں نے چھوٹا سا گدا پیش کیا، آپ اس پر بیٹھے۔

۴۹۵- باب التربُّع

چار زانو بیٹھنا

۸۹۹. عن حَنظلة بن حذيم قال: أتيت النّبى ﷺ فرأيته جالساً متربعاً. (صحيح لغيره)

حنظلہ بن حذیم بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

۹۰۰. عن عِمران بن مُسلم قال: رأيت أنس بن مالك يجلس هكذا - متربعاً - ويضع إحدى قدميه على الأخرى.(صحيح الاسناد)

عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ اس طرح اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھ کر چار زانو بیٹھتے تھے۔

۴۹۶- باب الاحتباء

الاحتباء

۹۰۱. عن سُليم بن جابر الهُجيمي قال: أتيت النّبي ﷺ وهو محتب في بُردة، وإنّ هُدابها لعلى قدميه. فقلت: يا رسول الله، أوصني، قال: عليك باتقاء الله ولا تحقرنّ من المعروف شيئاً ولو أن تُفرغَ للمستسقي من دلوك في إنائه أو تكلم أخاك ووجهك منبسط، وإياك وإسبال الإزار فإنّها من المخيلة ولا يحبها الله وإن امرؤ عَيَّرك بشيء يعلمه منك فلا تُعيّره بشيء تعلمه منه، دعه يكون وباله عليه وأجره لك ولا تسبنّ شيئاً. قال: فما سَببتُ بعدُ دابةً ولا إنساناً.

(صحيح لغيره)

سلیم بن جابر الھجیمی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ اس کے پھندنے آپ کے قدموں پر تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا: اللہ سے تقویٰ کو لازمی کرلو اور کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، چاہے پانی چاہنے والے کو اپنے ڈول سے ایک ڈول اس کے برتن میں پانی ہی ڈال دیا ہو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ باتیں کرو۔ تہبند کو بہت نیچا لٹکانے سے پرہیز کرو۔ یہ ایک غرور ہے، جسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ اگر کوئی شخص تمھیں کسی ایسے عیب کا عار دلائے جو وہ جانتا ہو تو تم اسے کسی عیب کا جو تم اس کا جانتے ہو عیب نہ دلاؤ بلکہ چھوڑ دو۔ اس کا وبال اسی پر رہے گا اور اجر تمھیں ملے گا اور کسی چیز کو کبھی گالی نہ دیا کرو۔ سلیم نے بیان کیا: میں نے اس کے بعد سے کسی جانور یا آدمی کو کبھی گالی نہیں دی۔

۹۰۲. عن أبي هريرة قال:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ما رأيت حَسناً قط إلّا فاضت عيناى دموعاً وذلك أنّ النبى ﷺ خرج يوماً، فوجدنى فى المسجد فأخذ بيدى، فانطلقت معه فما كلمنى حتى جئنا سوق بنى قينقاع فطاف فيه ونظر، ثم انصرف وأنا معه؛ حتى جئنا المسجد فجلس فاحتبى، ثم قال: أينَ لَكاع؟ ادع لى لكاع. فجاء حسن يشتد فوقع فى حجره، ثم أدخل يده فى لحيته، ثم جعل النّبى ﷺ يفتح فاه فيدخل فاه فى فيه ثم قال: اللهم إنّى أحبّه، فأحببه وأحِبَّ من يحبه. (حسن)

میں نے حسن کو جب کبھی دیکھا، میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور یہ اس وجہ سے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے، مجھے مسجد میں پایا، میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ راستے میں مجھ سے کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ ہم بنوقینقاع کے بازار میں آ گئے۔ ادھر ادھر گھومے، دیکھا بھالا، پھر واپس لوٹے۔ میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔ ہم مسجد میں آ گئے، آپ چادر پلیٹ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ چھوٹے بچے کو میرے پاس بلاؤ۔ اتنے میں حسن دوڑتے آئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے۔ آپ کی داڑھی میں اپنا ہاتھ ڈال کر کھیلنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اپنا منہ کھولتے اور حسن اپنا منہ آپ کے منہ سے ملاتے، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

۴۹۷- باب مَن بَرکَ علی رکبتیه

گھٹنے ٹیک کر بیٹھنا

۹۰۳. عن أنس بن مالك: أنَّ النبى ﷺ صلّى بهم الظهر فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر أنَّ فيها أموراً عظاماً، ثم

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیر لیا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور یاد دلایا کہ قیامت

قال: من أحب أن يسأل عن شيء فليسأل عنه، فو الله لا تسألوني عن شيء إلا أخبرتكم، ما دمت في مقامي هذا. قال أنس: فأكثر الناس البكاء حين سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ، وأكثر رسول الله ﷺ أن يقول: سلوا. فبرك عمر على ركبتيه وقال: رضينا بالله رباً وبالإسلام ديناً وبمحمد رسولاً، فسكت رسول الله ﷺ حين قال ذلك عمر، ثم قال رسول الله ﷺ: أولى، أما والذي نفس محمد بيده، لقد عُرِضَت عليّ الجنّة والنار في عُرض هذا الحائط - وأنا أصلّي - فلم أر كاليوم في الخير والشر. (حسن صحيح)

میں بڑی بڑی باتیں ہوں گی، پھر فرمایا: جس کو کوئی بات پوچھنی ہو وہ پوچھ لے۔ واللہ! جب تک میں اس جگہ پر ہوں، تم جو پوچھو گے بتادوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے جب یہ بات سنی تو بہت رونے لگے اور آپ ﷺ بار بار یہ کہتے رہے کہ پوچھو۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھٹنے ٹیک کر کہا کہ ہم اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد کو رسول مان کر راضی ہیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، مجھ پر نماز پڑھنے میں جنت دوزخ اس دیوار کی پہنائیوں میں پیش کی گئیں۔ میں نے آج کی طرح کبھی خیر و شر کو نہیں دیکھا تھا۔

۴۹۸- باب الاستلقاء

چت لیٹنا

٩٠٤. عن عبدالله بن زيد بن عاصم المازني قال: رأيته (يعني): النّبي ﷺ مستلقياً واضعاً إحدى رجليه على الأخرى. (صحيح)

عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ کا ایک پیر دوسرے پیر پر تھا۔

۴۹۹- باب الضَّجعة على وجهه

منہ کے بل سونا

۹۰۵. عن طِخفة الغفاری أنّه كان من أصحاب الصفة، قال: بينا أنا نائم فی المسجد من آخر الليل، أتانی آتٍ وأنا نام على بطنی، فحركنی برجله فقال: قُم هذه ضجعة يبغضها الله. فرفعت رأسی، فإذا النّبی ﷺ قائم على رأسی. (صحيح)

طخفہ الغفاری جو اصحاب صفہ میں تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا۔ آخر شب تھی کہ میرے پاس ایک شخص آیا، میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا۔ آنے والے نے اپنے پیر سے مجھے ہلایا اور کہا: اس طرح سونے سے اللہ تعالیٰ کو نفرت ہے، اٹھو۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو رسول اللہ ﷺ میرے سر پر کھڑے تھے۔

۵۰۰- باب لا يأخذ ولا يُعطى إلاّ باليمنى

دائیں ہاتھ ہی سے لے اور دے

۹۰۶. عن سالم عن أبيه [عبدالله بن عمر] قال: قال النّبی ﷺ: لا يأكل أحد بشماله، ولا يشربن بشماله؛ فإن الشيطان يأكل بشماله ويشرب بشماله. قال: كان نافعٌ يزيد فيها: ولا يأخذ بها ولا يعطى بها. (صحيح)

سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ کچھ پیے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ نافع اس روایت میں یہ بھی اضافہ کرتے ہیں: نہ بائیں ہاتھ سے کچھ لے اور نہ کچھ دے۔

۵۰۱- باب الشيطان يجیءُ بالعود والشیء يطرحُه على الفراش

شیطان تنکے اور دوسری چیزیں لاکر بستر پر بکھیر دیتا ہے

۹۰۷. عن أبی أمامة قال: إنّ الشيطان يأتی إلى فراش أحدكم

ابوامامہ کہتے ہیں کہ جب کسی کا بستر اس کی بیوی تیار کر چکتی ہے تو شیطان اس پر تنکے،

بعدما يفرشه أهله ويهيئونه فيلقى عليه العود والحجر والشيء ليغضبه على أهله، فإذا وجد ذلك فلا يغضب على أهله، قال: لأنّه من عمل الشيطان.
(حسن الاسناد. وقد صحّ مرفوعاً عن أبي هريرة نحوه)

کنکر اور دوسری چیزیں اس لیے ڈال دیتا ہے کہ آدمی اپنی بیوی پر غصہ کرے۔ جسے یہ چیزیں بستر پر ملیں وہ غصہ نہ ہو، کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے۔

۵۰۲- باب من بات على سطح ليس له سُترة

کھلی چھت پر بغیر پردہ کے سونا

۹۰۸. عن علی، عن النبی ﷺ قال: من بات على ظهر بيت ليس عليه حجاب فقد برئت منه الذمة. قال أبوعبدالله: في إسناده نظر. (صحيح)

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کسی گھر کی چھت پر سوجائے اور کوئی پردہ حائل نہ ہو تو میری ذمہ داری سے باہر ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے۔

۹۰۹. عن رجل من أصحاب النّبی ﷺ عن النّبی ﷺ قال: من بات على انجار فوقع منه فمات برئت منه الذمة ومن ركب البحر حين يرتج (يعني يغتلم) فهلك برئت منه الذمة. (حسن)

ایک صحابی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مچان پر سوجائے اور اس پر سے گر جائے تو وہ ذمہ داری سے باہر ہے اور جو طوفان بحر میں بحری سفر شروع کردے اور ہلاک ہوجائے تو وہ ذمہ داری سے باہر ہے۔

۵۰۳- باب هل يُدلي رجليه إذا جلس؟

کیا پیر لٹکا کر بیٹھے

۹۱۰. عن أبي موسى الأشعرى: أنّ النّبی ﷺ كان في

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک احاطہ میں کنویں

حـائط عـلـى قُفّ البئر، مدلياً رجليه في البئر. (حسن صحيح)

کی جگت پر اس طرح تشریف فرماتھے کہ اپنے پیر کنوئیں میں لٹکا رکھے تھے۔

۵۰۴- باب ما يقول إذا أصبح

صبح کے وقت کی دعا

۹۱۱. عـن أبـي هـريرة قال: كان النّبي ﷺ إذا أصبحَ قال: اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نـحيا وبك نـموت وإليك النشـور. وإذا أمسـى قـال: اللهم بك أمسينا وبك أصبحنا وبك نحيا وبك نموت وإليك المصير. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح ہوتی تھی، یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تیرے حکم سے ہماری صبح ہوئی، تیرے حکم سے شام، تیرے ہی حکم سے ہماری زندگی ہے اور ہماری موت اور تیرے ہی پاس اٹھ کر جانا ہے اور جب شام ہوتی تو کہتے: اے اللہ! تیرے حکم سے شام ہوئی، تیرے ہی حکم سے صبح، تیرے ہی حکم سے ہماری زندگی ہے اور ہماری موت اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۹۱۲. عـن ابـن عـمر قال: لم يـكـن رسـول الله ﷺ يدع هؤلاء الـكـلمات إذا أصبح وإذا أمسى: اللهم إنّي أسألك العافية في الدنيا والآخرة. اللهم إنّي أسألك العفو والعافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي. اللهم استر عوراتي وآمن روعاتي. اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني و عن شمالي، ومن فوقي، وأعوذ بعظمتك من

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح وشام ان کلمات کو چھوڑتے نہ تھے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرا پردہ رکھ اور مجھے خوف سے امن دے۔ اے اللہ! میری حفاظت کر میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اپنے نیچے

أن أغتال من تحتي. (صحيح)

سے میں خطرے میں ڈالا جاؤں۔

٥٠٥- باب ما يقول إذا أمسى

شام کے وقت کی دعا

٩١٣. عن أبي هريرة قال: قال أبوبكر: يا رسول الله! علمني شيئاً أقوله إذا أصبحت وأمسيت، قال: قل: اللهم عالمَ الغيب والشهادة، فاطرَ السموات والأرض، ربَّ كل شيء ومليكه، أشهد أن لا إله إلّا أنت، أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وَشِركه؛ قله إذا أصبحت وإذا أمسيت، وإذا أخذت مضجعك. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کچھ مجھے بتا دیجئے جو میں صبح شام کہا کروں۔ فرمایا: یہ کہا کرو: اے اللہ! تو عالم غیب وشہادت ہے، فاطر آسمان وزمین ہے، ہر چیز تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرک سے۔ تم یہ صبح وشام اور رات کو بستر پر لیٹتے وقت کہہ لیا کرو۔

٩١٤. عن أبي راشد الحُبراني: أتيت عبدالله بن عمرو فقلت له: حدثنا بما سمعتَ من رسول الله ﷺ، فألقى إلي صحيفةً فقال: هذا ما كتب لي النبي ﷺ، فنظرت فيها فإذا فيها: إنَّ أبابكر الصديق رضي الله عنه سأل النبي ﷺ قال: يا رسول الله! علمني ما أقول إذا أصبحت وإذا أمسيت، فقال: يا

ابوراشد الحبرانی بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انھوں نے میری طرف ایک نوشتہ بڑھا دیا اور کہا کہ یہ وہ ہے جو نبی ﷺ نے میرے لیے لکھوا دیا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس میں تھا کہ ایک بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں صبح وشام کیا دعا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ کہا کرو: اے

أبابكر! قل: اللهم فاطر السموات والأرض، عالمَ الغيب والشهادةِ، ربَّ كل شيء ومليكه، أعوذُ بك من شرّ نفسي، ومن شرّ الشيطان وشركه، وأن أقترف على نفسي سوئاً أو أجرّه إلى مسلم. (صحيح)

اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کا علم رکھنے والے، ہر چیز کے پالنے والے اور اس کے مالک! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے، اور اس بات سے کہ میں اپنے حق میں کوئی برائی کروں یا کسی مسلمان کے حق میں۔

۵۰۶- باب ما يقول إذا أوى إلى فراشه

بستر پر جاتے ہوئے کیا دعا کرے

٩١٥. عن حُذيفة قال: كان النبي ﷺ إذا أراد أن ينام قال: باسمك الله أموت وأحيا. وإذا استيقظ من منامه قال: الحمد للّه الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور. (صحيح)

حذیفہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تھے تو کہتے تھے: تیرے نام کے ساتھ اے اللہ میں مرتا اور جیتا ہوں۔ جب سو کر اٹھتے تھے تو کہتے تھے: شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھے مردہ کر کے پھر زندہ کیا اور اٹھ کر اسی کے پاس جانا ہے۔

٩١٦. عن أنس قال: كان النبي ﷺ إذا أوى إلى فراشه قال: الحمد للّه الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا، كم ممن لا كافي له ولامؤوي! (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بستر پر جاتے تو فرماتے تھے: شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہماری کفالت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا۔ بہت سے ہیں جن کا نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ان کا کوئی ٹھکانا ہے۔

٩١٧. عن جابر قال: كان رسول الله ﷺ لا ينام حتى يقرأ (الم تنزيل [السجدة) و (تبارك

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ الم تنزیل السجدة اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے بغیر نہیں سویا

الذی بیده الملك).(صحیح لغیره)

قـال أبـوالزبیر: فهما تفضلان كـل سـورة فی القـرآن بسبعین حسنة، ومن قرأهما كتب له بهما سبـعـون حسـنة، ورفـع بهما لـه سبـعـون درجة، وحـطّ بهما عنه سبعون خطیئة. (صحیح من قول أبی الزبیر فهو مقطوع موقوف).

کرتے تھے۔

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ یہ دونوں سورتیں قرآن مجید کی اور تمام سورتوں پر ستر حسنات کے برابر زائد فضیلت رکھتی ہیں۔ جو انھیں پڑھے گا اسے ستر نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ ستر درجہ اس کو رفعت عطا ہوگی اور ان کی وجہ سے اس کے ستر گناہ معاف ہوں گے۔

۹۱۸. قـال عبـدالـله (هو ابن مسـعـود) الـنـوم عند الذكر من الشیطان، إن شئتم فجرّبوا، إذا أخـذ أحـدكـم مضجعه وأراد أن ینامِ فلیذكر الله عزّ وجلّ. (صحیح موقوف)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کو یاد کرو، شیطان کی طرف سے نیند آجائے گی۔ اگر چاہو تو تجربہ کرکے دیکھ لو۔ جب کوئی خواب گاہ میں لیٹے تو اللہ عز و جل کو یاد کرے۔

۹۱۹. عـن أبـی هـریـرة قـال: كـان رسـول الـله ﷺ یقول إذا أوی إلـی فـراشـه: الـلهـم ربّ السـمـواتِ والأرض، وربَّ كـل شیء، فالقَ الحبّ والنّوی، منزل الـتـوراة والإنـجیل والقرآن أعوذ بك مـن شـر كـل ذی شـر أنـت آخـذ بـناصیته، أنت الأول فلیس قبـلك شـیء، وأنـت الآخـر فلیـس

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر جاتے تھے تو کہتے تھے: اے اللہ! آسمانوں، زمینوں اور ساری چیزوں کے پالنے والے، بیجوں میں سے پھل پھول اور دانے پیدا کرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر برے کی برائی سے، جس کی چوٹی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ تو اوّل ہے، تجھ سے قبل کچھ نہیں۔ تو آخر ہے،

بعدك شيء، وأنت الظاهر فليس فوقك شيء، وأنت الباطن فليس دونك شيء، اقض عنّي الدين، وأغنني من الفقر. (صحيح)

تجھ سے بعد کچھ نہیں۔ تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کچھ نہیں، تو باطن ہے، جس کے اندر کچھ نہیں۔ میرا قرض ادا کردے اور فقر سے مجھے غنا عطا کر۔

۵۰۷- باب فضل الدعاء عند النوم

سونے کے وقت دعا کی فضیلت

۹۲۰. عن البراء بن عازب قال: كان رسول الله ﷺ إذا أوى إلى فراشه نام على شقه الأيمن ثم قال: اللهم أسلمت نفسي إليك، ووجهت بوجهي إليك، وفوضت أمري إليك، وألجأت ظهري إليك، رغبة ورهبة إليك، لا منجا ولا ملجأ منك إلا إليك، آمنت بكتابك الذي أنزلت، وبنبيك الذي أرسلت، (قال رسول الله ﷺ) من قالهن ثم مات تحت ليلته مات على الفطرة. (صحيح)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بستر پر آتے تھے تو دائیں پہلو پر لیٹتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اپنا منہ تیری طرف کیا، اپنا کام تیرے حوالہ کیا، اپنی پشت دل سے یا خوف سے تجھ ہی پر ٹکائی۔ تجھ سے چھوٹ کر یا بھاگ کر تیری ہی طرف جانا ہے۔ جو کتاب تو نے نازل کی اور جو نبی تو نے بھیجے، میں ان پر ایمان لایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ جملے کہہ لے گا اور اسی رات وفات پائے گا تو اس کی موت فطرت پر ہوگی۔

۵۰۸- باب يضع يده تحت خدّه

گال کے نیچے ہاتھ رکھنا

۹۲۱. عن البراء قال: كان النّبي ﷺ إذا أرادَ أن ينام وضع يده تحت خده الأيمن

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ دائیں گال کے نیچے رکھ لیتے تھے اور کہتے تھے:

ويقول: اللهم قني عذابك، يوم تبعث عبادك. (صحيح)

اے اللہ! مجھے اس دن جب کہ تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔

۵۰۹- باب

—باب—

٩٢٢. عن عبدالله بن عمرو، عن النّبي ﷺ قال: خلّتان لا يُحصيهما رجلٌ مسلم إلّا دخل الجنّة وهما يسير، ومن يعمل بهما قليل. قيل: وما هما يا رسول الله؟ قال: يكبر أحدكم في دبر كل صلاة عشراً ويحمد عشراً ويسبح عشراً فذلك خمسون ومائة على اللسان وألف وخمس مائة في الميزان. فرأيت النّبي ﷺ يعقدُهنُ بيده. وإذا أوى إلى فراشه سبحه وحمده وكبره، فتلك مائة على اللسان، وألف في الميزان فأيكم يعمل في اليوم والليلة ألفين وخمس مائة سيئة؟ قيل: يا رسول الله! كيف لا يحصيهما؟ قال: يأتي أحدَكم الشيطان في صلاته فيذكره حاجة كذا وكذا، فلا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دو عادتیں وہ ہیں کہ ایک مسلمان جب انھیں ہمیشہ اختیار کرے گا تو جنت میں جائے گا، وہ بہت مختصر اور ہلکی ہیں اور جوان پر عمل کرتے ہیں وہ بہت کم ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا: کوئی شخص ہر نماز کے بعد دس بار اللہ اکبر کہہ لے، دس بار الحمدللہ کہہ لے اور دس بار سبحان اللہ کہہ لے، یہ ڈیڑھ سو ہوں گے زبان پر اور قیامت کے میزان میں پندرہ سو ہوں گے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو اپنے ہاتھوں پر گنا کرتے تھے اور جب اپنے بستر پر جاتے تھے، سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔ یہ سو ہیں زبان پر اور ہزار ہیں میزان حشر میں۔ تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیسے یہ عادتیں ڈالی جائیں؟ فرمایا: نماز میں شیطان آتا ہے اور اسے یہ وہ کام یاد دلاتا ہے، اسے نہ

يذكره. (صحيح)

۵۱۰- باب إذا قام من فراشه ثم رجع فلينفضه

۹۲۳. عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: إذا أوى أحدكم إلى فراشه فليأخذ داخلةَ إزاره فلينفض بها فراشه وَلْيُسم الله؛ فإنه لايعلم ما خلفه بعده على فراشه، فإذا أرادَ أن يضطجع فليضطجع على شقه الأيمن وليقل: سبحانك ربي بك (وفي رواية: باسمك) وضعت جنبي وبك أرفعه إن أمسكت نفسي فاغفرلها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين. (صحيح)

۵۱۱- باب ما يقول إذا استيقظ بالليل

۹۲۴. عن رَبيعة بن كعب قال: كنت أبيت عند باب النّبي ﷺ فأعطيه وَضوءه، قال: فأسمعه الهوى من الليل يقول: سمع الله لمن حمده. وأسمعه الهوى من الليل يقول: الحمد

یاد کیا کرے۔

بستر سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو اسے جھاڑ دے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنے تہبند کے اندرونی حصہ کو کھول کر اس سے بستر کو جھاڑ لے اور اللہ کا نام لے۔ اسے نہیں معلوم کہ بستر پر کیا پڑا ہے اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ کہے: پاک ہے میرا پروردگار، تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو ٹکایا اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان نکال لے تو اس کی مغفرت فرما اور اگر اسے محفوظ رکھے تو جیسے اپنے صالح بندوں کو محفوظ رکھتا ہے اس کی بھی حفاظت فرما۔

رات کو جاگ اٹھے تو کیا کہے

ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کے قریب سوتا تھا اور آپ کے لیے وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ رات کے پچھلے حصہ میں سنا کرتا تھا کہ آپ سمع الله لمن حمده اور الحمد لله رب العالمين کہہ

لله ربّ العالمين. (صحيح)

رہے ہیں۔

۵۱۲- باب من نام وبيده غَمَر

رات کو جھوٹے ہاتھوں سمیت سو جانا

۹۲۵. عن ابن عباس، عن النّبي ﷺ قال: من نام وبيده غَمَر قبل أن يغسله فأصابه شيء فلا يلومن إلّا نفسه.

(صحيح لغيره)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اس حالت میں سو جائے کہ ہاتھ میں شوربا لگا رہ گیا ہو اور دھویا نہ ہو، پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنی ذات کے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

۹۲٦. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: من بات وبيده غَمر فأصابه شيء، فلا يلومنّ إلّا نفسه.

(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص جھوٹے ہاتھ لے کر رات گزارے اور اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اپنی ذات کے علاوہ کسی کی ملامت نہ کرے۔

۵۱۳- باب إطفاء المصباح

چراغ گل کر دینا

۹۲۷. عن جابر بن عبدالله، أنّ رسول الله ﷺ قال: أغلقوا الأبواب وأوكوا السقاء وأكفئوا الإناء وخمّروا الإناء وأطفئوا المصباح؛ فإنّ الشيطان لا يفتح غَلَقاً ولا يحل وكاء ولا يكشف إناء وإن الفُويسقَة تضرم على الناس بيتهم. (صحيح)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دروازوں کو بند کر دو، مشکیزے کو باندھ دو، برتنوں کو چھپا دو، برتن پر ڈھکنے ڈال دو اور چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، بندھن ڈھیلے نہیں کرتا، برتن کے ڈھکن نہیں اُلٹتا اور چوہیا لوگوں کے گھر پھونک دیتی ہے۔

۹۲۸. عن ابن عباس قال: جائت فأرة فأخذت تجر الفتيلة

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی کو کھینچنے لگی۔ ایک

فذهبت الجارية تزجرها، فقال النبي ﷺ: دعيها. فجائت بها فألقتها على الخمرة التي كان قاعداً عليها، فاحترق منها مثل موضع درهم فقال رسول الله ﷺ: إذا نمتم فأطفئوا سرجكم، فإن الشيطان يدل مثل هذه فتحرقكم. (صحيح)

لڑکی اسے ہنکانے کو چلی تو آپ نے منع کیا اور فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ چوہیا بتی کو لے کر آئی اور اس نے اس چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ بیٹھے تھے تو اس میں سے ایک درہم کے برابر جل گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو۔ شیطان اسی طرح کی مخلوق کی رہنمائی کرے گا اور وہ تمھیں جلا دے گی۔

۵۱۴- باب لا تُترک النار في البيت حين ينامون

گھر میں آگ چھوڑ کر سارے لوگ سو نہ جائیں

۹۲۹. عن ابن عمر، عن النبي ﷺ قال: لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون؛ [فإنّها عدو]. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھر میں آگ نہ رہنے دو، کیوں کہ وہ دشمن ہے۔

۹۳۰. عن ابن عمر، قال: قال عمر: إنّ النار عدو فاحذروها. فكان ابن عمر يتبع نيران أهله ويطفئها قبل أن يبيت. (صحيح الاسناد موقوفاً)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آگ ہماری دشمن ہے، اس سے بچو، اس لیے ابن عمر اپنے گھر کی آگ کو سونے سے پہلے ضرور بجھا دیا کرتے تھے۔

۹۳۱. عن أبي موسى قال: احترق بالمدينة بيت على أهله من الليل، فحُدّث بذلك النبي ﷺ فقال: إنَّ [هذه] النار عدو لكم فإذا

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ کے ایک گھر میں رات کو آگ لگ گئی۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: آگ دشمن ہے،

نمتم فأطفئوها عنكم. (صحيح)

سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

٥١٥- باب التيمّن بالمطر

بارش سے حصول برکت ومسرت

٩٣٢. عن ابن عباس: أنّه كان إذا مطرت السماء يقول: يا جارية أخرجي سرجي، أخرجي ثيابي، ويقول: ﴿ونزّلنا من السماء ماء مباركاً﴾ [ق:٩] (صحيح الاسناد موقوفاً)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ جب بارش ہوتی تھی تو وہ لونڈی سے کہتے تھے کہ میری زین اور میرے کپڑے نکال کر رکھ دو اور پڑھتے تھے: اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا ہے۔

٥١٦- باب تعليق السّوط في البيت

گھر میں چابک لٹکا کر رکھنا

٩٣٣. عن ابن عباس: أنّ النبي ﷺ أمر بتعليق السوط في البيت. (صحيح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھر میں چابک لٹکا کر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

٥١٧- باب غَلق الباب بالليل

رات کو دروازہ بند کر دینا

٩٣٤. عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ: إيّاكم والسمر بعد هدوء الليل فإنّ أحدكم لا يدري ما يبث الله من خلقه، غلقوا الأبواب وأوكوا السقاء وأكفئوا الإناء وأطفئوا المصابيح. (حسن)

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کو دیر گئے تک قصہ کہانیوں سے پرہیز کرو، تمھیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ اپنی کون کون سی مخلوق زمین میں پھیلا دیتا ہے۔ دروازوں کو بند کر دو، مشکیزوں کو باندھ دو، برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو۔

٥١٨- باب ضمّ الصبيان عند العشاء

بچوں کو ابتدائے شب میں سمیٹ لینا

٩٣٥. عن جابر عن النبي

جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت

ﷺ قال: كفوا صبيانكم حتى تذهب فحمة - أو فورة- العشاء، ساعة تهب الشياطين. (صحيح)

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ابتدائے شب میں اپنے بچوں کو سمیٹ لیا کرو، اس وقت شیاطین اڑتے پھرتے ہیں۔

۵۱۹-باب التحريش بين البهائم

جانوروں کو مقابلہ کے لیے للکارنا

۹۳۶. عن ابن عمر: أنّه كره أن يحرش بين البهائم. (حسن لغيره موقوفاً، وروى مرفوعاً)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جانوروں کو مقابلہ پر للکارنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۵۲۰- باب نُباح الكلب ونهيق الحمار

کتوں کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا

۹۳۷. عن جابر بن عبدالله عن النبي ﷺ قال: أقلّوا الخروج بعد هدوء؛ فإنّ للّه دوابّ يبثهن فمن سمع نُباح كلب أو نهاق حمار [من الليل] فليستعذ بالله من الشيطان الرجيم؛ فإنّهم يرون ما لا ترون. (صحيح لغيره)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیر گئے رات میں کم نکلا کرو۔ اللہ کے بہت سے جانور ہیں جنہیں وہ چھوڑ دیتا ہے۔ جو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینکنا سنے، وہ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگے، کیونکہ یہ جانور وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

۵۲۱- باب إذا سمع الدّيكة

مرغ کی آواز سن کر دعا کرنا

۹۳۸. عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ أنّه قال: إذا سمعتم صياح الديكة من الليل فإنّها رأت ملكاً، فسلوا الله من فضله وإذا سمعتم نهاق الحمير من الليل فإنّها رأت شيطاناً،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کو مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا کرو۔ مرغ نے فرشتہ کو دیکھا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو اس نے شیطان کو دیکھا ہے، شیطان سے اللہ کی

فتعوذوا بالله من الشيطان. (صحيح)

پناہ مانگو۔

۵۲۲- باب القائلة

قیلولہ کرنا

۹۳۹. عن السائب (هو ابن يزيد) عن عمر قال: ربما قعد على باب ابن مسعود رجال من قريش، فإذا فاء الفيء قال: قوموا فما بقي فهو للشيطان، ثم لا يمر على أحد إلّا أقامه. قال: ثم بينا هو كذلك إذ قيل: هذا مولى الحِماس يقول الشعر، فدعاه فقال: كيف قلت؟ فقال:

ودع سُليمى إن تجهزت غازياً
كفى الشيبُ والإسلامُ للمرء ناهياً

فقال: حسبك، صدقت صدقت. (حسن الإسناد)

سائب بن یزید، عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن مسعود کے دروازے پر اکثر قریش کے لوگ بیٹھا کرتے تھے۔ جب سایہ ڈھل جاتا تو کہتے: اب جاؤ، جو دن باقی رہ گیا ہے وہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کے بعد جس آدمی کے پاس سے گزرتے اس کو اٹھا دیتے۔ راوی نے بیان کیا کہ ایک بار یہ ہوا کہ وہ یہی کر رہے تھے کہ ان سے کہا گیا: یہ مولیٰ بنی الحماس شعر کہتا ہے۔ اسے بلایا اور کہا کہ کیا کہا ہے؟ اس نے کہا:
"سلمیٰ کو اگر تم نے معشوق بنا رکھا ہے تو رخصت کرو۔ انسان کے لیے بڑھاپا اور اسلام روکنے کے لیے کافی ہیں۔" اس پر کہا کہ بس کرو، سچ کہا، سچ کہا۔

۹۳۹. وفي رواية عن السائب قال: كان عمر رضي الله عنه يمر بنا نصف النهار - أو قريباً منه - فيقول: قوموا فقيلوا، فما بقي فللشيطان. (حسن الإسناد)

ایک دوسری روایت میں سائب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے دوپہر کو یا اس کے قریب گزرتے تھے اور کہتے تھے: اٹھو، جا کے قیلولہ کرو، اب جو باقی رہ گیا ہے وہ شیطان کے لیے ہے۔

۹٤۰. عن أنس قال: كانوا يُجمّعون ثم يقيلون. (صحيح)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

٩٤١. عن أنس: ما كان لأهل المدينة شراب - حيث حرمت الخمر - أعجب إليهم من التمر والبسر؛ فإني لأسقي أصحاب رسول الله ﷺ - وهم عند أبي طلحة - مرّ رجل فقال: إنّ الخمر قد حرمت، فما قالوا: متى؟ أو حتى ننظر، قالوا: يا أنس أهرقها، ثم قالوا عند أم سُليم حتى أبردوا واغتسلوا، ثم طيبتهم أم سليم، ثم راحوا إلى النّبي ﷺ، فإذا الخبر كما قال الرجل. قال أنس: فماطعموها بعد. (صحيح الاسناد)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں شراب حرام قرار دی گئی ہے، اس زمانہ میں اہل مدینہ کی مرغوب ترین شراب کھجور اور چھوہارے سے بنی ہوئی ایک شراب تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو شراب پلا رہا تھا، یہ لوگ ابوطلحہ کے پاس تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام ہوگئی۔ لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ کب حرام ہوئی؟ تحقیق تو کرلیں، بلکہ یہ کہا: اے انس! اس کو بہادو۔ اس کے بعد امّ سلیم کے یہاں گئے، ٹھنڈے ہوئے، غسل کیا۔ اس کے بعد امّ سلیم نے ان سب کے خوشبو لگائی، پھر نبی ﷺ کے پاس گئے تو خبر وہی تھی جو اس شخص نے دی تھی۔ انس نے کہا کہ اس کے بعد پھر کبھی شراب نہ چکھی۔

۵۲۳- باب نوم آخر النهار

دن کے آخر میں سو جانا

٩٤٢. عن خوّات بن جُبير قال: نوم أول النهار خُرق وأوسطه خُلق وآخره حُمق. (صحيح الاسناد)

خوات بن جبیر کہتے ہیں کہ دن کے اوّل میں سونا جہالت ہے، وسط میں عادت ہے اور دن کے آخر میں سونا حماقت ہے۔

۵۲۴- باب المأدَبة

دعوتِ عام

٩٤٣. عن ميمون بن مِهران قال: سألت نافعاً: هل كان ابن عمر يدعو للمأدبة؟ قال: لكنّه

میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا: ابن عمر دعوت عام بھی دیتے تھے؟ کہا: کم، لیکن ایک بار یہ ہوا کہ ان کا

انكسر له بعير مرّة فنحرناه، ثم قال: احشر عليّ المدينة! قال نافع: فقلت: يا أبا عبدالرحمن! على أى شيء؟ ليس عندنا خبز، فقال: اللهم لك الحمد، هذا عُراق وهذا مَرَق، أو قال: مَرَق وبضع، فمن شاء أكل ومن شاء ودع. (صحيح الاسناد)

اونٹ بہت کمزور ہوگیا۔ ہم نے اسے ذبح کر ڈالا۔ انھوں نے کہا کہ شہر میں دعوت عام دے دو۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کس چیز پر؟ ہمارے پاس روٹی تو نہیں ہے، کہا کہ اللہ تیرا شکر ہے، یہ گوشت یہ پٹھے ہیں، شوربا ہے، یا کہا کہ شوربا بھی ہے اور کچھ زیادہ بھی، جو چاہے گا کھائے گا، جو چاہے گا واپس چلا جائے گا۔

۵۲۵- باب الخِتان

ختنہ

۹۴۴. عن أبى هريرة، أنَّ رسول الله ﷺ قال: اختتن إبراهيم ﷺ بعد ثمانين سنة واختتن بالقَدوم. (قال أبوعبدالله: يعنى موضعاً). (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کے بعد ختنہ کیا اور انھوں نے قدوم میں آکر ختنہ کیا۔ ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا کہ قدوم ایک جگہ ہے۔

۵۲۶- باب اللهو فى الختان

ختنہ میں کھیل تماشا

۹۴۵. عن أم علقمة: أنَّ بنات أخى عائشة [خُتِنَّ] فقيل لعائشة: ألا ندعو لهن من يلهيهن؟ قالت: بلى، فأرسلت إلى عدى فأتاهن فمرت عائشة فى البيت فرأته يتغنى ويحرك رأسه طرباً - وكان ذا شعر كثير - فقالت: أفّ، شيطان!

امّ علقمہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجیوں کا ختنہ ہوا تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ان کو بہلانے کو کسی کو بلا کیوں نہیں لیتیں؟ کہا: بہت اچھا۔ عدی کو بلا بھیجا گیا، وہ آیا۔ گھر میں عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو دیکھا کہ وہ گا رہا ہے اور خوشی میں اپنا سر دھن رہا ہے۔ اس کے بال بہت گھنے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُف یہ تو شیطان ہے،

أخرجوه، أخرجوه. (حسن)

اسے نکال باہر کرو، نکال باہر کرو۔

٥٢٧- باب الختان للكبير

بڑی عمر والے کا ختنہ

٩٤٦. عن أبي هريرة قال: اختتن إبراهيم ﷺ، وهو ابن عشرين ومائة، ثم عاش بعد ذلك ثمانين سنة. قال سعيد بن المسيب: إبراهيم أول من اختتن، وأول من أضاف وأول من قص الشارب، وأول من قص الظفر، وأول من شاب، فقال: يا رب! ما هذا؟ قال: وقار، قال: يا رب! زدني وقاراً. (صحيح الاسناد موقوفاً ومقطوعاً)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ اس وقت کرایا جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس سال ہوچکی تھی۔ اس کے بعد اسّی سال اور زندہ رہے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ وہ ابراہیم ہی تھے جنھوں نے پہلے ختنہ کرایا، مہمان داری کی، مونچھیں کتروائیں، ناخن کٹوائے، سفید بال رکھے۔ کہا کہ اے رب! یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا: وقار ہے۔ عرض کیا: اے اللہ! ہمارا وقار زیادہ کر۔

٩٤٧. عن الحسن [هو البصري] قال: أما تعجبون لهذا؟ (يعني مالك بن المنذر) عمد إلى شيوخ من أهل (كسكر) أسلموا، ففتشهم فأمر بهم فختنوا وهذا الشتاء فبلغني أنّ بعضهم مات ولقد أسلم مع رسول الله ﷺ الرومي والحبشي فما فتشوا. (صحيح الاسناد موقوفاً ومرسلاً).

حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ تم لوگ اس شخص کے یعنی مالک بن المنذر کے بارے میں کیوں تعجب کرتے ہو؟ یہ شخص اہل کسکر کے شیوخ کے یہاں گیا۔ وہ لوگ مسلمان ہوئے تھے تو انھوں نے کھول کھول کر دیکھا اور انھیں حکم دیا، چنانچہ انھوں نے ختنے کرائے اور امسال جاڑے میں مجھے معلوم ہوا کہ ان میں سے بعض مر گئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رومی اور حبشی ایمان لائے تھے اور انھیں کھول کر نہیں دیکھا گیا۔

٩٤٨. عن ابن شهاب قال: كان الرجل إذا أسلم أمر بالإختتان وإن كان كبيراً

(صحيح الاسناد موقوفاً أو مقطوعاً)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ایک شخص جب مسلمان ہوتا تھا تو چاہے وہ بڑی عمر کا ہوا سے ختنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

٥٢٨- باب تحنيك الصبىّ

بچے کی تحنیک
(کھجور دانتوں سے کچل کر چٹانا)

٩٤٩. عن أنس قال: ذهبتُ بعبدالله بن أبي طلحة إلى النّبى ﷺ يوم ولد، والنّبى ﷺ فى عباءة يهنأ بعيراً له، فقال: معك تمرات؟ فقلت: نعم فناولته تمرات فلاكهُنَّ، ثم فغرفا الصبى وأوجرهن إياه، فتلمّظ الصبى فقال النبى ﷺ: حب الأنصار التمر وسماه عبدالله.

(صحيح)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے، میں ان کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ لبادہ اوڑھے اپنے اونٹ پر قطران مل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس کھجور ہے؟ عرض کیا: جی ہاں اور چند کھجوریں آپ کو دیں۔ آپ نے انھیں اپنے دانتوں سے کچلا اور بچے کو گود میں لے کر اسے چٹایا۔ بچہ زبان چٹ پٹانے لگا۔ آپ نے فرمایا: انصار کی پسندیدہ شے کھجور ہے اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

٥٢٩- باب الدعاء فى الولادة

ولادت پر دعا

٩٥٠. عن معاوية بن قرّة قال: لما ولد لى إياس دعوت نفراً من أصحاب النّبى ﷺ فأطعمتهم فدعوا، فقلت: إنكم قد دعوتم فبارك الله لكم فيما دعوتم، وإنّى إن أدعو بدعاء

معاویہ بن قرہ کہتے ہیں جب میرے گھر ایاس پیدا ہوا تو میں نے نبی ﷺ کے چند اصحاب کو دعوت دی، ان کو کھانا کھلایا، ان لوگوں نے دعا کی۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ لوگوں نے دعا فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو برکت دے۔ آپ حضرات نے جو دعا کی اس

فأمّنوا قال: فدعوت له بدعاء كثير في دينه وعقله وكذا، قال: فإني لأتعرف فيه دعاءَ يومئذٍ. (صحيح الاسناد مقطوعاً)

کو قبولیت بخشے۔ میں دعا کرتا ہوں، آپ لوگ آمین کہیں، پھر میں نے اس کے دین اور عقل کے لیے بہت سی دعائیں کیں اور کہا کہ اس دن کی دعا کا اثر پاتا ہوں۔

۵۳۰- باب مَن حمد الله عند الولادة إذا كان سوياً، ولم يُبال ذكراً أو أنثى

بچہ کی ولادت پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی، جبکہ بچہ تندرست تھا، یہ پرواہ نہ کی کہ بچہ ہے یا بچی

عن كثير بن عُبيد قال: كانت عائشة رضى الله عنها إذا ولد فيهم مولود (يعنى من أهلها لا تسأل: غلاماً ولا جارية، تقول: خُلق سوياً؟ فإذا قيل: نعم، قالت: الحمدلله ربّ العالمين. (حسن الاسناد موقوفاً)

کثیر بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب ان کے گھرانے میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو یہ نہیں پوچھتی تھیں کہ لڑکا پیدا ہوا یا لڑکی، بلکہ یہ پوچھتی تھیں کہ تندرست بچہ ہوا۔ جب کہا جاتا کہ ہاں تو کہتیں الحمد لله رب العلمين.

۵۳۱- باب الوقت فيه

موئے زیر ناف صاف کرنے کے لیے وقت کا تعین

٩٥٢. عن نافع: أنّ ابن عمر كان يُقلّم أظافيره في كل خمس عشرةَ ليلة ويستحدُّ في كل شهر. (صحيح الاسناد موقوفاً)

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر پندرہ روز میں ناخن کاٹتے تھے اور ہر ماہ استرہ لیتے تھے۔

۵۳۲- باب القمار

قمار بازی (جوا)

٩٥٣. عن ابن عمر قال: الميسر: القمار. (صحيح الاسناد موقوفاً)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: تیر پر بازی لگانا جوا ہے۔

٥٣٣- باب من قال لصاحبه: تعال أقامرك

جو شخص اپنے بھائی سے کہے کہ آؤ تم سے جوا کھیلتا ہوں

٩٥٤. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من حلف منكم فقال في حلفه: باللات والعزى فليقل: لا إله إلا الله، ومن قال لصاحبه: تعال أقامرك فليتصدق. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اگر قسم کھانے میں لات وعزیٰ کا نام لے بیٹھے تو اسے لا الٰہ الا اللہ کہنا چاہیے اور اگر کوئی اپنے دوست سے کہے کہ آؤ تم سے جوئے کی شرط بدتے ہیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔

٥٣٤- باب الحُداء للنساء

عورتوں کی سواری میں حدی خوانی

عن أنس بن مالك قال: أتى النبيّ ﷺ على بعض نسائه ومعهن أمّ سُليم (وفي طريق أخرى عنه: أنّ البراء بن مالك كان يحدو بالرجال، وكان أنجشة يحدو بالنساء، وكان حسن الصوت). فقال [النبي ﷺ]: يا أنجشة! رويداً سوقك بالقوارير. قال أبو قِلابة: فتكلم النبي ﷺ بكلمة لو تكلّم بعضكم لعبتموها عليه: قوله: سوقك بالقوارير. (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور اُن کے ساتھ اُمّ سلیم بھی تھیں۔ (اور ایک دوسری سند میں انس سے مروی ہے کہ براء بن مالک مردوں کی سواریوں کے لیے حدی خوانی کرتے تھے اور انجشہ عورتوں کی سواریوں کے لیے، ان کی آواز بہت اچھی تھی) تو فرمایا: اے انجشہ! ذرا آہستہ، تمہاری سواریاں کانچ ہیں۔ ابوقلابہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی ایسی بات کہتا تو تم اس کے قول کو کہ تمہاری سواریاں کانچ ہیں، کھیل بنا لیتے۔

٥٣٥- باب الغناء

غناء

٩٥٥. عن ابن عباس في ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ عزوجل

قوله عزّ وجلّ: ﴿ومِنَ النّاس من يشتري لهوَ الحديث﴾ [لقمان:٦] قال: الغناء وأشباهه. (صحيح الإسناد موقوف)

کے اس قول: (اور کچھ لوگ وہ ہیں جو گفتگو کے کھیل خریدتے ہیں) کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد غناء (گانا بجانا) اور اسی قسم کی باتیں ہیں۔

٩٥٦. عن البراء بن عازب قال: قال رسول الله ﷺ: أفشوا السلام تسلموا والأشرة شر. (قال أبومعاوية: الأشرة: العبث). (حسن)

البراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ، سلامت رہو گے اور الاشرہ، سراپا برائی ہے۔ ابومعاویہ نے کہا ہے کہ الاشرہ یعنی عبث (بے کار باتیں)۔

٥٣٦- باب إثم من لعب بالنرد

پانسہ کھیلنے والوں کا گناہ

٩٥٧. عن أبي موسى الأشعري، أنّ رسول الله ﷺ قال: من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله. (حسن)

ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پانسہ کھیلا اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

٩٥٨. عن عبدالله بن مسعود قال: إياكم وهاتين الكعبتين الموسُومَتين؛ اللتين تُزجران زجراً فإنّهما من الميسر. (صحيح)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، خبردار بچو ان دونوں چوکور ٹکڑوں سے جو متعین ہیں اور پھینکے جاتے ہیں، کیونکہ ان کا تعلق جوئے سے ہے۔

٩٥٩. عن بُريدة (ابن الحُصيب)، عن النّبي ﷺ قال: من لعب بالنردشير فكأنما صبغ يده في لحم خنزير ودمه. (حسن)

بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نردشیر (ایک قسم کی پانسہ کی گوٹ) سے کھیلا، گویا اس نے خنزیر کے گوشت اور خون میں ہاتھ کو آلودہ کیا۔

۵۳۷- باب الأدب وإخراج الذين يلعبون بالنرد وأهل الباطل

تادیب اور نرد کھیلنے والوں کو نکال دینا، اور اہل باطل کو نکال دینا

۹٦٠. عن نافع: أنَّ عبدالله بن عمر كان إذا وجد أحد من أهله يلعب بالنرد، ضربه وكسرها. (صحيح الاسناد موقوف)

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر اگر کسی کو اپنے اہل وعیال میں سے نرد سے کھیلتے پاتے تھے تو اسے مارتے تھے اور اس کی نرد کو توڑ دیتے تھے۔

۹٦١. عن عائشة رضى الله عنها: أنه بلغها أنّ أهل بيت فى دارها كانوا سكاناً فيها عندهم نرد، فأرسلت إليهم: لئن لم تخرجوها لأخرجنكم من داری، وأنكرت ذلك عليهم.
(حسن الإسناد موقوف)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کو اطلاع ملی کہ ایک گھر والے جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان کے پاس نرد ہے، تو ان کے پاس آدمی بھیجا کہ اگر تم نرد (گوٹی) کو نہ نکال پھینکو گے تو میں تم کو اپنے گھر سے نکال دوں گی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کی اس حرکت کو سخت ناپسند کیا۔

۹٦٢. عن كُلثوم بن جبر قال: خطبنا ابن الزبير فقال: يا أهل مكة، بلغنى عن رجال من قريش يلعبون بلعبة يقال لها النردشير - وكان أعسر- قال الله: ﴿إنّما الخمر والميسر﴾ [المائدة:٩٠]، وإنى أحلف بالله لا أوتى برجل لعب بها إلّا عاقبته فى شَعره وبَشَره، وأعطيت سَلَبه لمن أتانى به.

کلثوم بن جبر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن زبیر نے ہمیں خطبہ دیا تو کہا کہ اے اہل مکہ! مجھے قریش کے بعض لوگوں کی یہ شکایت پہنچی ہے کہ وہ ایک کھلونے سے کھیلتے ہیں جسے نردشیر (پانسہ) کہا جاتا ہے اور جسے بائیں ہاتھ سے کھیلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خمر اور میسر اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جو کوئی شخص پانسہ کھیلے اور میرے پاس لایا جائے گا تو میں اسے اس کے بال اور چمڑے پر سزا دوں گا اور جو اس کو لائے گا اسے

(حسن الإسناد موقوف)

مجرم سے چھینی ہوئی سب چیز دے دوں گا۔

٩٦٣. عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال: اللاعب بالفصين قماراً؛ كآكل لحم الخنزير واللاعب بهما غير قمار، كالغامس يده في دم خنزير.

(صحيح الإسناد موقوف)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: دو مہروں سے جوا کھیلنے والا سور کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے اور بغیر شرط لگائے ان مہروں سے کھیلنے والا سور کے خون میں ہاتھ ڈبونے والے کی طرح ہے۔

٥٣٨- باب لا يُلدغ المؤمن من جُحر مرتين

مومن ایک ہی بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

٩٦٤. عن أبي هريرة: أنّ رسول الله ﷺ قال: لا يلدغ المؤمن من جُحر مرتين. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک ہی بل سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

٥٣٩- باب من رمى بالليل

رات کو تیر اندازی کرنا

٩٦٥. عن أبي هريرة، عن النّبي ﷺ قال: من رمانا بالليل فليس منا. (قال أبو عبدالله: في إسناده نظر).

(صحيح لغيره)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم پر رات کو تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابو عبداللہ (بخاری) کہتے ہیں کہ اس کی سند محل نظر ہے۔

٩٦٦. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٩٦٧. عن أبي موسى قال: قال رسول الله ﷺ: من حمل

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے

علينا السلاح فليس منا. (صحيح)

خلاف ہتھیار اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۵۴۰- باب إذا أراد الله قبض عبد بأرض جعل له بها حاجة

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو موت دینا چاہتا ہے تو اسی جگہ اس کا کوئی کام بنا دیتا ہے

٩٦٨. عن أبي المليح، عن رجل من قومه (وكانت له صحبةٌ) قال: قال النبي ﷺ: إذا أراد الله قبض عبد بأرض جعل له بها حاجة.

(صحيح)

ابوالملیح اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں، جنہیں صحبت رسول اللہ حاصل تھی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ کسی مقام پر کسی بندے کی روح قبض فرمائے تو اسی جگہ اس کے لیے کوئی کام بنا دیتا ہے۔

۵۴۱- باب من امتخط في ثوبه

کپڑے میں ناک صاف کرنا

٩٦٩. عن أبي هريرة: أنه تمخّط في ثوبه ثم قال: بخ بخ، أبوهريرة يتمخّط في الكتّان، رأيتني أصرع بين حجرة عائشة والمنبر، يقول الناس: مجنون وما بي إلّا الجوع.

(صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے ایک کپڑے میں ناک صاف کی، پھر کہا کہ واہ واہ ابوہریرہ کتان (ریشمی کپڑا) میں ناک صاف کرتے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے اور منبر مسجد کے درمیان لوٹ رہے ہیں۔ لوگ کہتے تھے کہ پاگل ہے، حالانکہ بھوک کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔

۵۴۲- باب الوسوسة

وسوسہ

٩٧٠. عن أبي هريرة: قالوا: يا رسول الله! إنا نجد في أنفسنا شيئاً ما نحب أن نتكلم به وإن لنا ما طلعت عليه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسی چیزیں بھی پاتے ہیں جسے ہم زبان پر لانا پسند

الشمس، قال: أو قد وجدتم ذلك؟ قالوا: نعم، قال: ذاك صريح الإيمان. (صحيح)

نہیں کرتے، چاہے آفتاب کے نیچے کی ہر چیز ہی ہمیں کیوں نہ مل جائے۔ فرمایا: کیا ایسی بات دل میں پاتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: یہی تو صریح ایمان ہے۔

۹۷۱. عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: لن يبرح الناس يسألون عما لم يكن، حتى يقولوا: هذا الله خالق كل شيء، فمن خلق الله! (صحيح)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اَن ہونی چیزوں کے بارے میں سوال کرنا کبھی نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے تو سب کو پیدا کیا، پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

۵۴۳- باب الظنّ

ظن (بدگمانی)

۹۷۲. عن أبي هريرة، أنَّ رسول الله ﷺ قال: إياكم والظن؛ فإنَّ الظن أكذب الحديث، ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا، وكونوا - عبادَ الله - إخوانا. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے ہوشیار رہو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کا تجسّس نہ کیا کرو، منافست نہ کرو، ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ آپس میں بغض رکھا کرو۔ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

۹۷۳. عن أنس قال: بينما النّبی ﷺ مع امرأةٍ من نسائه إذ مرّ به رجل، فدعاه النّبی ﷺ فقال: يا فلان، هذه زوجتي فلانة! قال: من كنت أظن به فلم أكن أظن بك، قال:

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی بیوی کے ساتھ تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا۔ آپ نے اسے پکارا اور کہا: اے فلاں! یہ میری بیوی ہے فلانہ۔ اس نے عرض کیا کہ کسی کے متعلق تو میں کوئی گمان بھی کرتا، لیکن آپ کے متعلق تو ہرگز

إنَّ الشيطان يجرى من ابن آدم مجرى الدم. (صحيح)

کوئی بدگمانی نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا: شیطان، انسان کے بدن میں خون کی طرح گھومتا ہے۔

٩٧٤. عن عبدالله قال: ما يزال المسروق منه يتظنّى حتى يصير أعظم من السارق. (صحيح الإسناد)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: جس کی چیز چوری جاتی ہے، وہ اتنی بدگمانیاں کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ خود چور سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

۵۴۴- باب نتف الإبط

بغل کے بال لینا

٩٧٥. عن أبى هريرة، عن النّبى ﷺ قال: الفطرة خمس: الختان والاستحداد ونتف الإبط وقص الشارب وتقليم الأظفار. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں (تقاضائے) فطرت ہیں۔ ختنہ کرنا، استرہ لینا، بغل کے بال لینا، مونچھیں ترشوانا اور ناخن کتروانا۔

ومن طريق آخر عن أبى هريرة: خمس من الفطرة: تقليم الأظفار وقص الشارب ونتف الإبط وحلق العانة والختان. (صحيح الإسناد موقوفاً، والأصح المرفوع الذى قبله)

ایک دوسری سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پانچ چیزیں تقاضائے فطرت ہیں: ناخن کتروانا، مونچھیں ترشوانا، بغل کے بال لینا، استرہ لینا اور ختنہ کرنا۔

۵۴۵- باب لعب الصبيان بالجوز

لڑکوں کا جوز سے کھیلنا

٩٧٦. عن إبراهيم [هو ابن يزيد النّخعى] قال: كان أصحابنا يُرخّصون لنا فى اللّعب كلها غير الكلاب. (قال

ابراہیم بن یزید نخعی سے مروی ہے، انھوں نے کہا: ہمارے اصحاب کتوں کے علاوہ باقی ہر طرح کا کھیل کھیلنے کی اجازت دیتے تھے۔ ابوعبداللہ (بخاری)

أبوعبدالله: يعنى للصبيان). (صحيح الإسناد مقطوع)

کہتے ہیں کہ یعنی لڑکوں کو اجازت دیتے تھے۔

۵۴۶- باب ذبح الحَمام

کبوتروں کو ذبح کرنا

۹۷۷. عن أبى هريرة قال: رأى رسول الله ﷺ رجلاً يتبع حمامة قال: شيطان يتبع شيطانة. (حسن صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک کبوتری کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو فرمایا: ایک شیطان ایک شیطانہ کے پیچھے پڑا ہے۔

۵۴۷- باب من كانت له حاجةٌ فهو أحق أن يذهب إليه

جس کو غرض ہو وہی جائے

۹۷۸. عن زيد بن ثابت: أنّ عمر بن الخطاب جائه يستأذن عليه يوماً فأذن له ورأسه فى يد جارية له تُرجّله فنزع رأسه، فقال له عمر: دعها تُرجّلك، فقال: يا أمير المؤمنين، لو أرسلت إلىّ جئتك، فقال عمر: إنّما الحاجة لى

(حسن الاسناد)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انھوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ زید نے اجازت دے دی۔ اس وقت زید کا سر ان کی ایک لونڈی کے ہاتھ میں تھا جو کنگھی کر رہی تھی۔ انھوں نے اپنا سر ہٹایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اس کو آپ اپنے سر میں کنگھی کرنے دیجئے۔ زید نے کہا: امیر المومنین! اگر آپ مجھے بلا بھیجتے تو میں آجاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: غرض تو میری تھی۔

۵۴۸- باب إذا حدّث الرجل القوم لايُقبل على واحد

کسی جماعت سے بات کرتے ہوئے ایک شخص کو مخاطب نہیں بنانا چاہیے

۹۷۹. عن حبيب بن أبى ثابت قال: كانوا يحبون إذا

حبیب بن أبی ثابت کہتے ہیں کہ لوگ یہ بات پسند کرتے تھے کہ جب کوئی شخص گفتگو

حدث الرجل أن لا يقبل على الرجل الواحد، ولكن ليعمهم.
(حسن الإسناد مقطوعاً)

کرے تو کسی ایک ہی شخص کے مقابل ہوکر نہ کہے، بلکہ ساری جماعت کو بالعموم مخاطب کرے۔

۵۴۹- باب فُضول النظر

فضول دیکھنا

٩٨٠. عن ابن أبي الهُذَيل قال: عاد عبدالله [هو ابن مسعود] رجلاً ومعه رجل من أصحابه، فلما دخل الدار جعل صاحبه ينظر، فقال له عبدالله: لو تفقّأت عيناك كان خيراً لك.
(حسن الإسناد موقوفاً)

ابن ابوالہذیل بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ایک شخص کی عیادت کو گئے، ان کے ساتھ دوستوں میں سے ایک اور آدمی بھی تھا۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو ان کا ساتھی جو تھا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس پر عبداللہ نے کہا کہ بخدا! اگر تیری آنکھ پھوڑ دی جاتی تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔

٩٨١. عن نافع: أنَّ نفراً من أهل العراق دخلوا على ابن عمر، فرأوا على خادم لهم طوقاً من ذهب، فنظر بعضهم إلى بعض! فقال: ما أفطَنكم للشر؟ (صحيح الإسناد)

نافع بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق میں سے کچھ لوگ ابن عمر کے پاس آئے تو انھوں نے اپنے ایک خادم کے پاس سونے کی ہنسلی دیکھی، اس پر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔ ابن عمر نے کہا کہ برائی کے لیے ان کی کیا چالاکی ہے۔

۵۵۰- باب فُضول الكلام

فضول باتیں کرنا

٩٨٢. عن أبي هريرة، عن النّبي صلى الله عليه وسلم قال: شرار أمتي الثرثارون والمتشدّقون المتَفيهِقون وخيار أمتي

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو بہت باتیں کرتے ہیں، بے تکان بولتے ہیں اور بے پناہ باتیں بناتے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو

أحاسنهم أخلاقاً. (صحيح)

بہترین اخلاق رکھتے ہیں۔

۵۵۱- باب ذی الوجهين

دورُخا آدمی

عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، وكونوا عباد الله إخواناً. (صحيح)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے برے لوگ وہ ہیں جو دورُخ ہیں۔ ان کے پاس ایک رخ سے آتے ہیں اور دوسروں کے پاس دوسرے رخ سے جاتے ہیں۔

۵۵۲- باب إثم ذی الوجهين

دورُخے آدمی کا گناہ

٩٨٣. عن عمار بن ياسر قال: سمعت النّبی ﷺ يقول: من كان ذا وجهين فی الدنيا كان له لسانان يوم القيامة من نار. فمر رجل كان ضخماً، قال: هذا منهم. (حسن)

عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں دورُخا ہوگا، قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ اس کے بعد ایک موٹا سا آدمی گزرا تو آپ نے فرمایا: یہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہے۔

۵۵۳- باب شرّ الناس من يُتّقی شره

سب سے برا آدمی وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔

٩٨٤. عن عائشة: استأذن رجل علی النّبی ﷺ فقال: ائذنوا له، بئس أخو العشيرة. فلما دخل ألان له الكلام (وفی طريق ثانية: انبسط إليه)، فقلت: يا رسول الله! قلت الذی قلت، ثم ألنت الكلام؟ قال: أی عائشة!

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اجازت دے دو، قبیلہ کا بدترین آدمی ہے۔ جب آیا تو آپ نے اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ میں نے کہا کہ آپ نے کہا تو اسے ایسا اور بات کی نرمی کے ساتھ۔ فرمایا: اے

إنّ شرّ النّاس من تركه الناس (أو ودعه الناس) اتّقاء فحشه، (وفي طريق ثالثة: إنّ الله لا يحب الفاحش المتفحش). (صحيح)

عائشہ! سب سے برا آدمی وہ ہے جسے لوگ چھوڑ دیں یا فرمایا کہ جسے لوگ رخصت کر دیں، اس لیے کہ اس کی فحش کلامی سے بچا جائے۔

۵۵۴- باب الحياء

حیا

۹۸۵. عن عمران بن حُصَين قال: قال النبي ﷺ: الحياء لا يأتي إلّا بخير. فقال بُشَير بن كعب: مكتوب في الحكمة: إن من الحياء وقاراً، إن من الحياء سكينة. فقال له عمران: أحدثك عن رسول الله وتحدثني عن صحيفتك؟ (صحيح)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا خیر کے سوا اور کچھ نہیں لاتی۔ بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت میں لکھا ہے کہ حیا سے سکینت ہے، حیا سے وقار ہے۔ اس پر عمران نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ سے حدیث سناتا ہوں اور تو اپنے کتابچے سے بیان کرتا ہے۔

۹۸٦. عن ابن عمر قال: إنّ الحياء والإيمان قُرنا جميعاً فإذا رُفعَ أحدهما رفع الآخر. (صحيح)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حیا اور ایمان کی نوعیت ایک ہی سی ہے۔ جب ایک اٹھایا جائے گا دوسرا بھی اٹھ جائے گا۔

۵۵۴- باب الجفاء

جفا

۹۸۷. عن أبي بكرة، عن النبي ﷺ قال: الحياء من الإيمان، والإيمان في الجنّة، والبذاء من الجفاء والجفاء في النار. (صحيح)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ بے حیائی جفا سے ہے اور جفا جہنم میں ہے۔

۹۸۸. عن علي قال: كان

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

النبی ﷺ ضخم الرأس، عظيم العينين، إذا مشى تكفأ؛ كأنما يمشي فى صعد، وإذا التفت التفت جميعاً. (حسن)

اللہ ﷺ بھاری سر والے آدمی تھے۔ بڑی بڑی آنکھیں تھیں۔ جب چلتے تھے تو جھوم جاتے تھے، جیسے آپ اونچائی پر چڑھ رہے ہوں اور جب التفات فرماتے تھے تو پورا پورا التفات ہوتا تھا۔

۵۵٦- باب إذا لم تَستَحى فاصنع ما شئت

شرماؤ نہیں تو پھر جو چاہو کرو

عن أبى مسعود عقبة قال: قال النبى ﷺ: إنّ مما أدرك الناسَ من كلام النبوّة [الأولى]: إذا لم تستَحى فاصنع ما شئت. (صحيح)

ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قبل کی نبوتوں کے کلام میں سے جو لوگوں نے پالیا ہے، ایک یہ ہے: شرماؤ نہیں تو پھر جو چاہو کرو۔

۵۵۷- باب الغضب

غضب (غصہ)

٩٨٩. عن أبى هريرة، أنَّ رسول الله ﷺ قال: ليس الشديد بالصّرعة، إنّما الشديد الذى يملك نفسه عند الغضب. (صحيح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ بہادر نہیں ہے جو کشتی مار دے، بلکہ وہ شخص بہادر ہے جو غصہ میں اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

٩٩٠. عن ابن عمر قال: ما من جرعة أعظم عند الله أجراً من جرعة غيظ كظمها عبد ابتغاء وجه الله. (موقوف، رجاله ثقات، وقد صح مرفوعاً)

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک اجر کے اعتبار سے کوئی گھونٹ غصہ کے اس گھونٹ سے بڑھ کر نہیں جو کوئی بندہ اللہ کی رضا کے لیے پی جائے۔

۵۵۸- باب ما يقول إذا غضب

غصہ میں کیا کہے

عن عَدِیّ بن ثابت قال: سمعت سليمان بن صُرَد - رجلاً من أصحاب النبي ﷺ - قال: استبّ رجلان عند النبي ﷺ، فغضب أحدهما، فاشتدّ غضبه حتى انتفخ وجهه وتغير، فقال النبي ﷺ: إنّي لأعلم كلمةً لو قالها لذهب عنه الذي يجد. فانطلق إليه الرجل فأخبره بقول النبي ﷺ وقال: [إنّ النبي ﷺ قال:) تعوّذ بالله من الشيطان الرجيم فقال: أترى بي بأساً! أمجنون أنا؟! اذهب! (صحيح)

عدی بن ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سلیمان بن صرد جو صحابی رسول تھے، سے سنا کہ دو آدمیوں نے نبی ﷺ کے سامنے گالی گلوج کی۔ ایک آدمی کو غصہ آیا، اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے۔ ایک شخص اس آدمی کے پاس کھڑا ہوا اور اسے نبی ﷺ کے قول کی خبر دی اور کہا: (نبی ﷺ نے فرمایا:) اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہو، تو اس نے کہا کہ کیا تم مجھ میں کوئی عیب دیکھتے ہو یا میں تم کو پاگل نظر آرہا ہوں۔ جاؤ!

۵۵۹- باب يَسكت إذا غضب

جب غصہ آئے تو چپ ہو جائے

۹۹۱. عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: عَلّموا ويسّروا، علّموا ويسّروا (ثلاث مرات) وإذا غضبت فاسكت (مرتين). (صحيح لغيره)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: سکھاؤ اور آسانی کرو اور دو بار فرمایا: جب تم کو غصہ آجائے تو چپ ہو جاؤ۔

۵۶۰- باب أحبب حبيبك هوناً ما

اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کرو

۹۹۲. عن عُبيد الكندي قال:

عبید الکندی روایت کرتے ہیں، انھوں نے

سـمعت علياً يقول لابن الكوّاء: هـل تدرى ما قال الأول؟ أحبب حبيبك هوناً ما، عسى أن يكون بغيضك يومــاً مــا، وأبغض بغيضك هـونـاً مـا، عسـى أن يكون حبيبك يوماً ما.

(حسـن لـغيـره موقوفاً، وقد صح مرفوعاً)

بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو ابن الکوا سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ پہلے کے لوگوں میں سے ایک نے کیا کہا ہے؟ کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کرو، ممکن ہے کبھی تم کو اس سے نفرت ہوجائے اور اپنے مخالف سے ایک حد تک ہی نفرت کرو، ممکن ہے کہ کسی دن وہی تمہارا حبیب ہوجائے۔

۵٦١- باب لا يكن بُغضک تَلفاً

تمہاری نفرت تباہی نہ ہوجائے

٩٩٣. عن أسلم عن عمر بن الخطاب قال: لا يكن حبك كلفاً ولا بـغـضك تـلـفاً. فقلت: كيف ذاك؟ قــال: إذا أحببـت كَـلِفتَ كَـلَفَ الـصّبـي وإذا أبـغَضـت أحببــتَ لـصــاحبك التَّـلَف.

(صحيح الإسناد)

اسلم بیان کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری محبت کو تکلف نہیں ہونا چاہیے اور تمہاری نفرت کو تباہی نہیں ہونا چاہیے۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ کیوں کر ہوگا؟ کہا کہ جب تم محبت کرتے ہو تو لڑکوں کی طرح چپک جاتے ہو اور جب تم نفرت کرتے ہو تو اپنے ساتھی کی تباہی چاہتے ہو۔

[تم بحمد الله]

[ختم شد]

فہرست موضوعات